

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# درسِ ابوداؤد

يعنى

(السنن لأبي داؤد المترجم)

مع الترقيم، والتشكيل، والتشريح، والتعيين، والتعريف المختصر للرجال  
الجزء الأول (كتاب الطهارة)  
(الحديث من ١ إلى ٣٩٠)

قد عني بإعداده ونشره بمساعدة شركة من العلماء مدير مجمع الحديث بمرادآباد

**محمد يامين منير أحمد القاسمي**

بمشورة فضيلة الشيخ **محمد يونس الموقر** حفظه الله

شيخ الحديث بالجامعة الإسلامية مظاهر العلوم بسهارنفور

تحت إشراف فضيلة شيخ الحديث بجامعة قاسمية مدرسه شاهي بمرادآباد

**عبد السلام القاسمي**

مجمع الحديث بمرادآباد (الهند)

TEL&FAX:00915912416559

MOB:00966507434615#00919997484366#9358167528

E.mail:yameenmadani@yahoo.com

درس البوداؤ ويعني السنن لأبي داؤد المتروجم الجزء الأول (كتاب الطهارة) من الحديث (١) إلى الحديث (٣٩٠)

مؤلف:- محمد يامين منير أحمد القاسمي

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# درسِ ابوداؤد

يعنى

(السنن لأبي داؤد المترجم)

مع الترقيم، والتشكيل، والتشريح، والتعيين، والتعريف المختصر للرجال  
الجزء الأول (كتاب الطهارة)  
(الحديث من ١ إلى ٣٩٠)

قد عني بإعداده ونشره بمساعدة شركة من العلماء مدير مجمع الحديث بمرادآباد

محمد يامين منير أحمد القاسمي

بمشورة فضيلة الشيخ محمد يونس الموقر حفظه الله

شيخ الحديث بالجامعة الإسلامية مظاهر العلوم بسهارنفور

تحت إشراف فضيلة شيخ الحديث بجامعة قاسمية مدرسه شاهي بمرادآباد

عبد السلام القاسمي

مجمع الحديث بمرادآباد (الهند)

TEL&FAX:00915912416559

MOB:00966507434615#00919997484366#9358167528

E.mail:yameenmadani@yahoo.com

(جملہ حقوق طبع محفوظ ہیں)

درسِ ابوداؤد (جلدِ اول)

۷۸۴

محمد یامین منیر احمد القاسمی

باہتمام مجمع الحدیث مراد آباد

۱۴۲۷ھ ۲۰۰۶ء

265/روپے

نام کتاب

صفحات

مؤلف

ترتیب و تحقیق

سنِ طباعت

ہدیہ

ملنے کے پتے

۰۵۹۱-۲۴۱۶۵۵۹

المکتبة المسلمة بمراد آباد. تلفون:

۰۱۳۳۶-۲۲۴۰۱۷

مکتبة طيبة دیوبند. تلفون:

۰۱۳۳۶-۲۲۳۲۲۳

کتبخانة ذکریا دیوبند. تلفون:

فرید بکلیو دلی

مکتبة حسینیة دیوبند

مکتبة الاصلاح (ولاء الطلبة مدرسه شاہی)

لال باغ مراد آباد

فون: 0591-2472178



## مقدمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والعاقبة للمتقین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم أما بعد .

اہوداؤد شریف کی تدریس کے دوران مختلف شروحات کے ساتھ ساتھ مترجم اہوداؤد شریف کا مطالعہ کرنے کی بھی توفیق ہوئی جس کو دیکھ کر دل میں یہ رجحان پیدا ہوا کہ اگر اہوداؤد داور دیگر تمام صحاح ستہ کا ترجمہ کچھ اس طرح سے کیا جائے کہ موقع بموقع بین القوسین احادیث شریفہ کے مطلب و مفہوم کو بھی واضح کر دیا جائے تو شاید موجودہ صحاح ستہ مترجمہ کے مقابلہ زیادہ افادیت ہوگی۔۔۔ نیز لڑکیوں کے مدارس میں جب یہ بات دیکھنے میں آئی کہ وہاں کی اساتذہ اور طالبات تو صرف مترجم صحاح ستہ ہی کو پڑھتی اور پڑھاتی ہیں اور عام طور پر انکے علاوہ کسی اور شرح کا مطالعہ نہیں کرتیں تو میرا یہ خیال و رجحان اور بھی زیادہ مضبوط ہو گیا لہذا میں نے بہت سے علماء اور اساتذہ حدیث سے اسکی درخواست کی تو انہوں نے مجھ ہی سے کہا کہ یہ کام تم ہی کر لو نیز سب ہی نے اسکی افادیت کو تسلیم کیا۔ اسکے بعد میں نے مختلف شیوخ الحدیث سے اس بارے میں مشورہ کیا تو سب ہی نے میری حوصلہ افزائی کی اور فوراً کام شروع کرنے کا مشورہ دیا۔ اخیر میں جب میں نے اپنے مشفق استاذ و مربی جناب حضرت مولانا محمد یونس صاحب حفظہ اللہ شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور سے اس سلسلہ میں رائے و مشورہ لیا تو حضرت والا نے نہایت مخلصانہ دعاؤں کے ساتھ اثبات میں مشورہ دیا اور بڑے حوصلہ افزا کلمات ارشاد فرمائے۔ حضرت والا کی تائید و مشورہ کے بعد تو میرے خیال و رجحان نے عزم مصمم کی شکل اختیار کر لی اور میں نے اپنی کم علمی و کم مائیگی کے باوجود اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کی شروعات کر دی۔

اور کام کی ترتیب یہ رکھی کہ سب سے پہلے موطا مالک اور مشکاة المصابیح سمیت تمام صحاح ستہ کی احادیث اور ابواب و کتب کو انٹرنیٹ اور مصری نسخوں کے مطابق مرقم کیا نیز مذکورہ بالا کتب متون کی جتنی بھی شروحات عربی، اردو اور فارسی میں مجھے دستیاب ہو سکیں ان کو بھی مرقم کیا تاکہ ترجمہ و تشریح کرتے وقت مراجعت و مطالعہ میں سہولت رہے۔ اور پھر ترجمہ و تشریح کے ساتھ ساتھ مکمل متن و سند کو با اعراب لکھنے اور ہر حدیث کے تحت اس کے رجال کی تعیین اور ان کے مختصر تعارف کو بھی ضروری رکھا اور اس تعارف کے دوران عام طور پر حافظ ابن حجر کے قول کو رائج رکھا ہے، دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر و ادنیٰ سی کوشش کو قبول فرما کر ذریعہ آخرت بنائے۔ آمین۔

اخیر میں میں یہ بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ اس کام کے دوران جن جن حضرات نے جس جس طرح سے بھی تعاون کیا ہے انکا شکریہ ادا کر لوں۔ تو میں اپنے ہر طرح کے تمام معاونین کا شکر گزار ہوں اور بطور خاص شکر گزار ہوں حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ سہارنپور۔ حضرت مولانا زین العابدین صاحب ناظم شعبہ تخصص فی الحدیث مظاہر علوم سہارنپور۔ حضرت مولانا مفتی عبداللہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم ہانسوڈ گجرات۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کھروڈ گجرات۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب مہتمم دارالعلوم کھروڈ گجرات۔ حضرت مولانا محمد ایوب صاحب استاذ دارالعلوم کھروڈ گجرات۔ حضرت مولانا حشمت اللہ صاحب سیتا پوری۔ حضرت مولانا خورشید احمد صاحب اعظمی اور الحاج محمد اکرم شمسی صاحب کاجکے مختلف قسم کے تعاون کے نتیجے میں یہ کام ہوا اور ہو رہا ہے۔ دعاء فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اسکی تکمیل کو آسان کر دے اور قبول فرما کر ذریعہ آخرت بنا دے۔ آمین۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والعاقبة للمتقين والصلاة والسلام

على رسوله الكريم أما بعد.

## ۱- کتاب الطہارۃ (پاکی کا بیان -۱)

(۱) بَابُ التَّخْلِیِّ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

قضائے حاجت کے وقت لوگوں سے دور ہونے کا بیان (۱)

الحديث / ۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنُ قَعْنَبٍ الْقَعْنَبِيُّ ثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا ذَهَبَ الْمَذْهَبُ أَبْعَدَ.

ترجمہ / ۱:- مصنف کتاب امام ابوداؤد سجستانی (م ۲۵۷ھ) نے کہا کہ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی نے بیان کیا (عبداللہ بن مسلمہ) نے کہا ہم سے عبدالعزیز یعنی عبدالعزیز بن محمد نے بیان کیا (عبدالعزیز) محمد یعنی محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں (محمد بن عمرو) ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں (ابوسلمہ) مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو بہت دور نکل جایا کرتے تھے۔

تعارف رجال حدیث (۱)

۱- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ: - یہ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی، حارثی، البصری

ہیں۔ کنیت ابو عبد الرحمن ہے آپ اصلاً مدنی ہیں، ثقہ راوی ہیں، مکہ مکرمہ میں ۲۲۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عبد العزیز:۔ یہ عبد العزیز بن محمد بن عبید دراوردی، المدنی ہیں، ابو محمد کنیت ہے، حافظؒ نے ”صدوق“ کہا ہے ۱۸۶ھ یا ۱۸۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ محمد بن عمرو:۔ یہ محمد بن عمرو بن علقمہ بن وقاص لکشی، المدنی ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو ”صدوق“ کہا ہے احادیث میں آپ کا وہم ثابت ہے۔ صحیح قول کے مطابق ۱۴۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبو سلمة:۔ یہ أبو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف زہری، المدنی ہیں، آپ کا نام عبد اللہ یا اسماعیل ہے، ابو سلمہ کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں، ثقہ اور کثیر الروایۃ ہیں۔ ۹۴ھ یا ۱۰۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ مغیرہ بن شعبہ:۔ آپ مغیرہ بن شعبہ بن مسعود ثقفی صحابی رسول ﷺ ہیں، صلح حدیبیہ سے پہلے مسلمان ہوئے صحیح قول کے مطابق ۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

الحديث / ۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ نَاعِيسِي بْنُ يُونُسَ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ الْبَرَاءَ انْطَلَقَ حَتَّى لَا يَرَاهُ أَحَدٌ -

ترجمہ / ۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد نے حدیث بیان کی (مسدد) نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا (عیسیٰ بن یونس) نے کہا ہم سے اسماعیل بن عبد الملک نے بیان کیا (اسماعیل) ابو الزبیر سے روایت کرتے ہیں، (ابو الزبیر) حضرت جابر بن عبد اللہؓ سے روایت کرتے ہیں

حضرت جابرؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کا ارادہ فرماتے تو آپ ﷺ (اتنی دور) چلے جاتے تھے جہاں آپ ﷺ کو کوئی دیکھ نہ سکے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲)

۱۔ مُسَدَّد بن مُسَرُّهْد :- یہ مسدد بن مسرہد بن مسرہل بن مُسَوَّر، اسدی، بصری ہیں، ابوالحسن کنیت ہے، ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں ۲۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
 ۲۔ عیسیٰ بن یونس :- یہ عیسیٰ بن یونس بن ابی اسحاق سبعی، کوفی ہیں، ابو عمر کنیت ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (م ۸۵۲ھ) نے آپ کو ”ثقہ، مامون“ کہا ہے، ۱۸ھ یا ۱۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ :- یہ اسماعیل بن عبد الملک بن ابی الصغیر (مصغراً) کوفی، مکی ہیں، ابو عبد الملک کنیت ہے حافظ ابن حجرؒ نے آپ کو ”صدوق، کثیر الوہم“ کہا ہے، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
 ۴۔ أَبُو الزُّبَيْرِ :- یہ محمد بن مسلم بن تدرس، اسدی، مکی ہیں، ابوالزبیر کنیت ہے حافظ ابن حجرؒ نے ”صدوق“ کہا ہے مگر آپ تدلیس کرتے تھے ۱۲۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ بذل المجہود میں سن وفات ۱۲۸ھ لکھا ہے، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :- آپ جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام، انصاری، خزرجی مشہور صحابی ہیں۔ آپ صحابی بن صحابی ہیں۔ ایک ہزار پانچ سو چالیس (۱۵۴۰) روایتیں آپ سے مروی ہیں ۷۷ھ کے بعد (۹۴) سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

## (۲) بَابُ الرَّجُلِ يَتَّبِعُ أَبَا لُبَابَةَ

یہ باب ہے اس بارے میں کہ آدمی اپنے پیشاب کرنے کے لئے (مناسب) جگہ تلاش کرے (۲)

الحديث ۳/ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ نَحْمَادُ أَنَا أَبُو التَّيَّاحِ حَدَّثَنِي شَيْخُ

قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ الْبَصْرَةَ فَكَانَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي مُوسَى فَكَتَبَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَى أَبِي مُوسَى يَسْأَلُهُ عَنْ أَشْيَاءَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَبُو مُوسَى أَنِّي كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ فَأَرَادَ أَنْ يَبُولَ فَاتَى دِمَشًا فِي أَصْلِ جِدَارٍ فَبَالَ ثُمَّ قَالَ إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَبُولَ فَلْيُرْتَدِّ لِبَوْلِهِ مَوْضِعًا۔

ترجمہ / ۳:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی (موسیٰ بن اسماعیل) نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا (حماد) نے کہا ہمیں ابوالتیاح نے خبر دی، (ابوالتیاح) نے کہا مجھ سے ایک شیخ نے بیان کیا کہ جب حضرت عبداللہ بن عباسؓ (عامل اور والی کی حیثیت سے) بصرہ تشریف لائے تو (ان کے سامنے) حضرت ابوموسیٰ (اشعریؓ) کے واسطے سے کچھ حدیثیں بیان کی گئیں تو حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے ان حدیثوں کے بارے میں (جو اہل بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ کے واسطے سے بیان کیا کرتے تھے) کچھ سوالات لکھ کر حضرت ابوموسیٰ کے پاس بھیجے تو حضرت ابوموسیٰ نے جواب دیتے ہوئے حضرت عبداللہ بن عباسؓ کو لکھا کہ میں ایک دن رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا۔ آپ ﷺ نے پیشاب کرنے کا ارادہ فرمایا تو دیوار کی جڑ میں (دیوار کی آڑ میں) نرم اور بھڑبھڑی زمین کی طرف تشریف لے گئے اور پیشاب کیا، (استنجے سے فراغت کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جب پیشاب کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ پیشاب کرنے کے لئے نرم زمین تلاش کرے (تاکہ پیشاب کی پھینٹیں نہ اڑیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳)

۱۔ مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ :- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری، تبوک کی، بصری ہیں۔ ابوسلمہ کنیت ہے نام اور کنیت دونوں سے مشہور ہیں حافظ ابن حجرؒ نے ”ثقة، ثبت“ کہا ہے ۲۲۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ بن دینار بصری ہیں ابوسلمہ کنیت ہے۔ ثقہ راوی ہیں آخر عمر میں آپ کا حافظہ کمزور ہو گیا تھا ۱۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی، آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ أبو التیاح:۔ یہ یزید بن حمید (مصرغاً) ضعی، بصری ہیں۔ ابوالتیاح کنیت ہے، اور اسی سے مشہور ہیں، حافظ (۸۵۲ھ) نے آپ کو ”ثقہ اور ثبت“ کہا ہے ۱۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی، پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ شیخ:۔ یہ مجہول اور غیر معروف راوی ہیں، کتب رجال و حدیث میں ان کی کوئی تعیین نہیں ملتی، البتہ مسند احمد کی روایت میں ”رجل أسود طویل“ کا لفظ آیا ہے یعنی ایک کالے رنگ لمبے قد کے شخص نے بیان کیا۔ مگر اس سے بھی کوئی وضاحت اور تعیین نہیں ہوتی،

۵۔ عَبْدُ اللَّهِ بن عَبَّاس:۔ آپ عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہاشمی، قرشی، مکی ہیں اور حضور اکرم ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں، فقہاء صحابہ میں آپ کو شمار کیا جاتا ہے کل ایک ہزار چھ سو ساٹھ (۱۶۶۰) حدیثیں آپ سے مروی ہیں۔ ۶۸ھ میں طائف میں آپ کی وفات ہوئی۔

۶۔ أَبُو مُوسَى:۔ آپ کا نام عبد اللہ بن قیس بن سلیم، اشعری ہے ابوموسیٰ کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں جلیل القدر صحابی ہیں ۵۰ھ یا اس کے بعد مکہ یا کوفہ میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۳) بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

(بیت الخلاء جائے تو کونسی دعا پڑھے) (۳)

الحديث/ ۴- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ نَاحِمًا ذُنْبُنُ زَيْدٍ وَعَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ عَنْ حَمَادٍ، قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ عَنْ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ -

ترجمہ / ۴ :- امام ابوداؤد (م ۲۷۵ھ) نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا (مسدد) نے کہا ہم سے حماد بن زید اور عبد الوارث نے بیان کیا (حماد اور عبد الوارث) عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں (عبد العزیز) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت انسؓ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء میں (داخل ہونے کا ارادہ فرماتے) مسدد نے (اپنے شیخ) حماد بن زید سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ (یہ دعا) پڑھتے - اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ، اور (اپنے دوسرے شیخ) عبد الوارث سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ آپ ﷺ (یہ دعا) پڑھتے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ - اے اللہ میں شیطان مرد اور شیطان عورتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

### تعارف رجالِ حدیث (۴)

۱- مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ :- یہ مسدد بن مسرہد اسدی، بصری ہیں۔ ابوالحسن کنیت ہے ۲۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲- حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ :- یہ حماد بن زید بن درہم ازدی، بصری ہیں، ابواسامعیل کنیت ہے حافظ نے ”ثقہ، ثبت اور فقیہ کہا ہے ۷۹ھ میں (۸۱) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- عَبْدُ الْوَارِثِ :- یہ عبد الوارث بن سعید بن ذکوان، غمری، بصری ہیں۔ کنیت ابو عبیدہ ہے، ابن حجرؒ نے آپ کو ”ثقہ، ثبت“ کہا ہے ۸۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- عَبْدُ الْعَزِيزِ :- یہ عبد العزیز بن صہیب (مصغراً)، بنانی، بصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں آپ نابینا تھے ۱۳۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵- أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ :- آپ انس بن مالک بن النضر، انصاری، خزرجی ہیں۔ رسول اکرم ﷺ کے خادم خاص اور حلیل القدر صحابی ہیں۔ آپ سے کل ایک ہزار دو سو چھیاسی (۱۲۸۶) روایتیں مروی



ہیں۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی اور ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں آپؐ کی وفات ہوئی۔

**الحديث / ۵-** حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو يَعْنِي السَّدُوسِيَّ قَالَ أَنَا وَكَثِيرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ هُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ أَنَسٍ بِهَذَا الْحَدِيثِ - قَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ وَقَالَ شُعْبَةُ وَقَالَ مَرَّةً أَعُوذُ بِاللَّهِ وَقَالَ وَهَيْبٌ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ -

**ترجمہ / ۵:-** امام ابوداؤد نے کہا ہم سے الحسن بن عمرو سدوسی نے بیان کیا (الحسن بن عمرو) نے کہا ہمیں وکیع نے خبر دی، (وکیع) شعبہ سے روایت کرتے ہیں (شعبہ) عبد العزیز سے روایت کرتے ہیں جو صہیب کے بیٹے ہیں (عبد العزیز) حضرت انسؓ سے مذکورہ حدیث (۴) روایت کرتے ہیں (شعبہ نے اپنے شیخ عبد العزیز سے روایت کرتے ہوئے) اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ روایت کیا۔ اور شعبہ نے کہا کہ (شیخ عبد العزیز نے) کبھی أَعُوذُ بِاللَّهِ (کے الفاظ) بیان کئے، اور وہیب نے عبد العزیز سے ”فَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ“ نقل کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۵)

۱۔ الحسن بن عمرو:۔ یہ الحسن بن عمرو سدوسی، بصری ہیں، حافظ نے ان کو ”صدوق“ کہا ہے اور علامہ ازدی کا ان کو ضعیف کہنا درست نہیں ہے، ۲۳۰ھ سے پہلے آپؐ کی وفات ہوئی۔ بذل المجہود میں ۲۲۲ھ میں وفات لکھی ہے۔

۲۔ وکیع:۔ یہ وکیع بن الجراح بن ملیح، رُواسی، کوفی ہیں۔ کنیت ابوسفیان ہے ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ۱۹۶ھ کے آخر میں یا ۱۹۷ھ کے شروع میں آپؐ کی وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپؐ کا شمار ہے۔

۳۔ شعبہ:۔ یہ شعبہ بن حجاج بن ورد، عتکی، بصری ہیں ابوبسطام کنیت ہے، سفیان ثوریؒ نے آپؐ کو ”امیر المؤمنین فی الحدیث“ کہا ہے، ثقہ، حافظ حدیث اور متقن راوی ہیں ۱۶۰ھ میں آپؐ کی وفات

ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عَبْدُ الْعَزِيزِ :- یہ عبدالعزیز بن صہیب، بنائی، بصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

۵۔ أَنَسُ :- آپ صحابی جلیل، خادمِ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

۶۔ وَهَيْبُ :- یہ وہیب بن خالد بن عجلان، باہلی، بصری ہیں۔ ابوبکر کنیت ہے۔ حافظؒ نے ”ثقة“

ثبت“ کہا ہے وفات ۱۶۵ھ میں۔ یا اس کے بعد ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

الحديث/ ۶- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ أَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْحُشُوشَ مُحْتَضِرَةٌ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ  
الْخَلَاءَ فَلْيَقُلْ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ -

ترجمہ ۶/- امام الہوداؤد نے کہا ہم سے عمرو بن مرزوق نے بیان کیا۔ (عمرو بن مرزوق)

نے کہا ہمیں شعبہ نے زبردی (شعبہ) قتادہ سے روایت کرتے ہیں (قتادہ) نضر بن انس سے (نضر بن انس) حضرت زید بن ارقم سے روایت کرتے ہیں، (زید بن ارقم) رسول اللہ ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قضائے حاجت کی جگہیں (بیت الخلاء) ان میں شیاطین رہتے ہیں لہذا جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء جائے تو اسے چاہئے کہ یہ دعا پڑھ لیا کرے أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ (میں شیطان مرد اور شیطان عورتوں سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں)۔

تعارف رجال حدیث (۶)

۱۔ عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ :- یہ عمرو بن مرزوق باہلی، بصری ہیں کنیت ابو عثمان ہے حافظؒ نے ثقہ اور

فاضل کہا ہے ان کے اندر وہم پایا جاتا ہے۔ ۲۲۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار

ہے۔

۲۔ شُعْبَةُ :- یہ شعبہ بن حجاج بن ورد، عتکی بصری ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ قَتَادَةُ:۔ یہ قتادہ بن دعامہ بن قتادہ، سدوسی، بصری ہیں، کنیت ابو الخطاب ہے، حافظ ابن حجر نے ان کو ”ثقة، مثبت“ کہا ہے، پیدائشی نابینا تھے۔ ۷۱ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ النَّضْرُ بْنُ أَنَسٍ:۔ یہ نضر بن انس بن مالک، انصاری، بصری ہیں، کنیت ابو مالک ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمٍ:۔ آپ زید بن ارقم بن زید بن قیس، انصاری، خزرجی، مشہور صحابی ہیں، اللہ تعالیٰ نے سورہ منافقین میں آپ کی تصدیق نازل فرمائی۔ ۶۱ھ یا ۶۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

#### (۴) بَابُ كَرَاهِيَّةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ

(قضائے حاجت کے وقت استقبالِ قبلہ کی کراہت کا بیان) (۴)

الحديث/ ۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرِّهٍ ثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ قِيلَ لَهُ لَقَدْ عَلَّمَكُمْ نَبِيُّكُمْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى الْخِرَاءَ قَالَ أَجَلُ لَقَدْ نَهَاَنَا ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ وَأَنْ لَا نَسْتَنْجِيَ بِالْيَمِينِ وَأَنْ لَا يَسْتَنْجِيَ أَحَدُنَا بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ أَوْ يَسْتَنْجِيَ بِرَجِيعٍ أَوْ عَظْمٍ۔

ترجمہ/ ۷:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسدد بن مسرہ نے بیان کیا (مسدد) نے کہا

ہم سے ابومعاریہ نے بیان کیا (ابومعاریہ) اعمش سے روایت کرتے ہیں (اعمش) ابراہیم سے (ابراہیم) عبدالرحمن بن یزید سے (عبدالرحمن) حضرت سلمانؓ سے روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن یزید نے کہا کہ حضرت سلمانؓ سے پوچھا گیا کہ تمہارے نبی نے تم لوگوں کو ہر چیز حتیٰ کہ قضائے حاجت کا طریقہ بھی سکھایا ہے؟ تو حضرت سلمانؓ نے (جواب میں) کہا ہاں (ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں ہر چیز کا

ادب اور طریقہ بتایا اور سکھایا ہے) آپ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا ہے کہ ہم پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلہ رو ہو کر (قبلہ کی طرف منہ کر کے) بیٹھیں۔ اور ہمیں داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے سے بھی منع فرمایا۔ اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی شخص تین پتھروں سے کم سے استنجا کرے۔ (یعنی صفائی میں کم سے کم تین پتھر استعمال کر لے تاکہ صفائی اچھی طرح حاصل ہو جائے) اور لید، ہڈی (وغیرہ) سے (بھی) استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ لید، گوہر وغیرہ تو خود ناپاک ہے۔ اور ہڈی میں نجاست کو جذب کرنے کی صلاحیت نہیں ہے نیز اس سے نقصان کا خطرہ بھی ہے، ایک دوسری حدیث میں آپ ﷺ نے اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ ہڈی جنات کی خوراک ہے۔ لہذا اس استنجانہ کرو)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۷)

- ۱۔ مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرَّهَدٍ:۔ یہ مسدد بن مسرہد اسدی، بصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔
- ۲۔ أَبُو مُعَاوِيَةَ:۔ یہ محمد بن خازم تمیمی، کوئی، ہیں ابو معاویہ کنیت ہے، بچپن ہی میں آٹھ سال کی عمر میں آپ کی آنکھیں جاتی رہیں، ثقہ راوی ہیں ۱۹۵ھ میں (۸۲) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۳۔ الْأَعْمَشُ:۔ یہ سلیمان بن مہران، اسدی، کاہلی، کوئی ہیں اعمش آپ کا لقب اور کنیت ابو محمد ہے، ثقہ اور حافظ حدیث ہیں لیکن تدلیس کرتے تھے، ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ إِبْرَاهِيمُ:۔ یہ ابراہیم بن یزید بن قیس بن الاسود، نخعی، کوئی ہیں، ابو عمران کنیت ہے، ثقہ راوی ہیں، مگر یہ کہ روایت حدیث میں بہت زیادہ ارسال کرتے ہیں ۹۶ھ میں تقریباً (۵۰) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ:۔ یہ عبد الرحمن بن یزید بن قیس نخعی کوئی ہیں، ابو بکر کنیت ہے، ثقہ

راوی ہیں۔ ۸۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی، حافظ ابن حجرؒ نے تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ سلمان: آپ حلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں۔ اصلاً اصفہان کے رہنے والے ہیں اور سلمان فارسی کے نام سے مشہور ہیں۔ ابو عبد اللہ کنیت ہے، ہجرت کے ابتدائی ایام میں مشرف باسلام ہوئے، غزوہ خندق کے موقع پر خندق کھودنے کا مشورہ آپؐ ہی نے دیا تھا۔ ۳۴ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں مدائن میں آپ کی وفات ہوئی۔

الحديث ۸/- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ بِمَنْزِلَةِ الْوَالِدِ أَعْلَمُكُمْ فَإِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا وَلَا يَسْتَتِبُ بِمِثْنِهِ وَكَانَ يَأْمُرُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ وَيَنْهَى عَنِ الرُّوْثِ وَالرِّمَّةِ۔

ترجمہ ۸/- امام الوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا (عبد اللہ بن

محمد) نے کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا (ابن المبارک) محمد بن عجلان سے روایت کرتے ہیں (محمد بن عجلان) قعقاع بن حکیم سے (قعقاع بن حکیم) ابوصالح سے (ابوصالح) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں تم لوگوں کے لئے بمنزلہ باپ کے ہوں (یعنی ایک باپ کی طرح ہوں) تمہیں (دین و شریعت کے احکام و آداب) سکھاتا ہوں، سنو! تم میں سے کوئی جب قضائے حاجت کے لئے جائے تو قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھے اور نہ ہی اس کی طرف پیٹھ کر کے بیٹھے، اور داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے، اور آپ ﷺ (لوگوں کو پاکی اور صفائی حاصل کرنے کے لئے) تین پتھروں کے استعمال کا حکم دیا کرتے تھے۔ اور لید (گوبر وغیرہ) سے اور بوسیدہ ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

## تعارف رجال حدیث (۸)

۱۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن علی بن نفیل (مصغراً) نشیلی حِزّانی ہیں۔ ابو جعفر کنیت ہے، آپ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں ۲۳۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی، حافظ نے دسویں طبقہ میں آپ کا شمار کیا ہے۔

۲۔ ابْنُ الْمُبَارَكِ:۔ یہ عبد اللہ بن مبارک بن واضح، خطّی، مروزی ہیں ابو عبد الرحمن کنیت ہے، حافظ ابن حجرؒ نے آپ کو ”ثقہ، شہت، فقیہ، عالم، جواد، مجاہد“ کہا ہے ۱۸۱ھ میں (۶۳) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَجَلَانَ:۔ یہ محمد بن عجلان قرشی، مدنی ہیں کنیت ابو عبد اللہ ہے۔ حافظ نے انہیں ”صدوق“ کہا ہے مگر یہ کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی احادیث میں آپ کو اختلاط ہوا ہے۔ ۱۲۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی، پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ الْقَعْقَاعُ بْنُ حَكِيمٍ:۔ یہ قعقاع بن حکیم، کنانی، مدنی ہیں، حافظ نے ”ثقہ“ قرار دیتے ہوئے چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار کیا ہے۔

۵۔ أَبُو صَالِحٍ:۔ ان کا نام ذکوان، کنیت ابو صالح اور لقب سمان اور زیات ہے مدنی ہیں، کنیت سے مشہور ہیں ثقہ راوی ہیں، ۱۰۱ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ أَبُو هُرَيْرَةَ:۔ آپ انتہائی جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں، آپؓ کے نام اور باپ کے نام میں اختلاف ہے ابو ہریرہ کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں۔ صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ روایتیں آپ سے مروی ہیں۔ ان کی کل تعداد پانچ ہزار تین سو چوبتر (۵۳۷۴) ہے ۷۵ھ یا ۷۸ھ یا ۷۹ھ میں (۷۸) سال کی عمر میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

الحديث ۹/ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرِّهٍ ثَنَا سَفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ

يَزِيدُ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَوَايَةً قَالَ إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا، فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَّاحِيضَ قَدْ بُنِيَتْ قَبْلَ الْقِبْلَةِ فَكُنَّا نَحْرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللَّهَ۔

ترجمہ ۹:- امام البوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا، (مسدد بن مسرہد) نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا (سفیان) زہری سے روایت کرتے ہیں (زہری) عطاء بن یزید سے (عطاء بن یزید) حضرت ابویوبؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم لوگ قضائے حاجت کی جگہوں (بیت الخلاء) میں جاؤ تو پیشاب، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر کے نہ بیٹھو۔ البتہ اپنا رخ مشرق یا مغرب کی طرف کر لو (یہ حکم اہل مدینہ اور ان علاقوں کے لئے ہے جہاں سے قبلہ شمال یا جنوب کی طرف ہو) راوی حدیث حضرت ابویوبؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم نے ملک شام کا غزوہ کیا (اور اسے جنگ کے بعد فتح کر لیا) وہاں ہم نے بیت الخلاء قبلہ رخ پر بنے ہوئے پائے، مگر ہم لوگ (اس کو استعمال کرتے وقت) قبلہ کی طرف رخ کرنے سے بچتے تھے (اور اگر غلطی سے یا بھول کر کبھی قبلہ رخ ہی بیٹھ گئے تو) ہم لوگ اس غلطی پر اللہ سے استغفار (توبہ) کیا کرتے تھے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۹)

۱۔ مسدد بن مُسَرِّهَدٍ:- یہ مسدد بن مسرہد بن مسرہد، اسدی، بصری ہیں، آپ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں ۲۲۸ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ سُفْيَانُ:- یہ سفیان بن عیینہ بن ابی عمران ہلالی، کوئی، مکی ہیں۔ ابو محمد آپ کی کنیت ہے، ابن حجرؒ (۸۵۲ھ) نے آپ کو ثقہ، حافظ حدیث، فقیہ، امام اور حجت کہا ہے آخر عمر میں آپ کا حافظہ بگڑ گیا تھا ۱۹۸ھ میں (۹۱) سال کی عمر پر آپ کی وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ الزُّهْرِيُّ:- یہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب، زہری، قرشی، مدنی ہیں ابو بکر

کنیت ہے، آپ کی جلالتِ شان، فقاہت اور حفظ و اتقان پر سب کا اتفاق ہے ۱۲۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی یا اس سے ایک سال یا دو سال پہلے، آپ کا شمار چوتھے طبقہ میں ہوتا ہے۔

۴۔ عطاء بن یرید:۔ یہ عطاء بن یرید، لیشی، مدنی ہیں، ثقہ راوی ہیں ۱۰۵ھ یا ۱۰۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی، (۸۰) سال سے زیادہ عمر پائی، تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ أبو ایوب:۔ آپ کا نام خالد بن زید بن کلب (مصغراً) انصاری، مدنی ہے، ابویوب کنیت ہے۔ انتہائی جلیل القدر بدری صحابی ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں آنحضرت ﷺ نے انہیں کے گھر قیام فرمایا تھا ۵۷ھ میں یا اس کے بعد غزوہ روم میں شہید ہوئے۔

الحديث / ۱۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ ثَنَا وَهَيْبٌ قَالَ ثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ أَبِي مَعْقِلٍ الْأَسَدِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَتَيْنِ بَبُولٍ أَوْ غَائِطٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَأَبُو زَيْدٍ هُوَ مَوْلَى بَنِي ثَعْلَبَةَ۔

ترجمہ / ۱۰:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (موسیٰ بن اسماعیل) نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا (وہیب) نے کہا ہم سے عمرو بن یحییٰ نے بیان کیا (عمرو بن یحییٰ) ابوزید سے روایت کرتے ہیں (ابوزید) معقل بن ابی معقل اسدیؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت معقل بن ابی معقلؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پاخانہ، پیشاب کرتے وقت قبلتین (یعنی خانہ کعبہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے بیٹھنے سے منع فرمایا۔

(مصنف کتاب) امام ابوداؤد نے کہا کہ ابوزید بن ثعلبہ کے آزاد کردہ ہیں۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۰)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل، منقری، بصری ہیں، کنیت ابوسلمہ ہے، حافظؓ نے



”ثقة، ثبت“ کہا ہے ۲۲۳ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۲- وَهَيْبُ:۔ یہ وہیب (مصرغاً) ابن خالد بن عجلان، بابل، بصری ہیں، کنیت ابوبکر ہے، حافظ نے ”ثقة، ثبت“ کہا ہے، آخر عمر میں حافظہ کمزور ہو گیا تھا۔ ۱۶۵ھ میں یا اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- عَمْرُو بْنُ يَحْيَى:۔ یہ عمرو بن یحییٰ بن عمارہ بن ابی حسن انصاری، مازنی، مدنی ہیں، ثقة راوی ہیں ۱۳۰ھ کے بعد آپ کی وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- أَبُو زَيْدٍ:۔ یہ ابوزید مولیٰ بنی ثعلبہ ہیں ابوزید کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں آپ کا نام ولید ہے، مجہول راوی ہیں چوتھے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۵- مَعْقِلُ بْنُ أَبِي مَعْقِلٍ:۔ یہ معقل بن ابی معقل، اسدی، انصاری ہیں معقل اور ان کے باپ ابومعقل دونوں صحابی ہیں حضرت معاویہؓ کے زمانہ خلافت میں آپ کی وفات ہوئی، سنن میں آپ سے دو (۲) حدیثیں مروی ہیں۔

۶- أَبُو دَاوُدَ:۔ یہ مصنف کتاب امام ابوداؤد سجستانی ہیں۔ ابوداؤد آپ کی کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں، آپ کی مذکورہ کتاب ”السنن“ بھی ابوداؤد ہی کے نام سے مشہور و معروف ہے، آپ کا نام سلیمان بن الاشعث بن اسحاق بن بشیر، ازدی، سجستانی ہے، ثقة اور حافظ حدیث ہیں نیز علم حدیث و فقہ اور رجال حدیث کے زبردست عالم ہیں، آپ کی ولادت ۲۰۲ھ میں ہوئی اور ۲۵۷ھ میں بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔

الحديث / ۱۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسَ قَالَ تَنَاصَفُوا بْنُ عِيسَى عَنِ الْحَسَنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ مَرْوَانَ الْأَصْفَرِ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَمْرٍو أَنَا خَ رَاحِلَتَهُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ ثُمَّ جَلَسَ يَبُولُ إِلَيْهَا فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْيَسَّ قَدْ نَهَى عَنْ هَذَا، قَالَ بَلَى، إِنَّمَا

نُهِیَ عَنْ ذَلِكَ فِي الْفَضَاءِ فَإِذَا كَانَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ شَيْءٌ يَسْتُرُكَ فَلَا بُاسَ -

ترجمہ / ۱۱:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے محمد بن تکی بن فارس نے بیان کیا (محمد بن تکی) نے کہا ہم سے صفوان بن عیسیٰ نے بیان کیا۔ (صفوان بن عیسیٰ) حسن بن ذکوان سے روایت کرتے ہیں (حسن بن ذکوان) مروان الاصفر سے روایت کرتے ہیں، (مروان الاصفر) نے کہا میں نے حضرت ابن عمرؓ کو دیکھا کہ انہوں نے اپنی اوٹنی (سواری) قبلہ کی طرف رخ کر کے بیٹھائی (اوٹنی کا منہ قبلہ کی طرف تھا) پھر حضرت عبداللہ بن عمرؓ اس اوٹنی کی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے (اور آپؐ کا رخ کعبہ کی طرف تھا۔ بذل الجہود۔ اور آپؐ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا۔ یعنی۔) میں نے کہا اے ابوعبدالرحمن (یہ ابن عمرؓ کی کنیت ہے) کیا اس (استقبال قبلہ) سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ ابن عمرؓ نے کہا کیوں نہیں دراصل کھلی جگہ میں ایسا کرنے سے منع کیا گیا ہے، لہذا جب تمہارے اور قبلہ کے درمیان کوئی چیز (دیوار۔ وغیرہ) حائل ہو تو پھر (استقبال قبلہ اور استدبار قبلہ میں) کوئی حرج نہیں ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۱)

۱۔ محمد بن یحییٰ بن فارس :- یہ محمد تکی بن عبداللہ بن خالد بن فارس، ذہلی، نیساپوری ہیں۔ ابوعبداللہ کنیت ہے۔ آپ ثقہ اور جلیل القدر حافظ حدیث ہیں صحیح قول کے مطابق ۲۵۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ صفوان بن عیسیٰ :- یہ صفوان بن عیسیٰ، زہری، بصری ہیں، ابومحمد کنیت اور قسّام لقب ہے، ثقہ راوی ہیں ۲۰۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی اس سے پہلے ۹۸ھ اور بعد کے بھی اقوال ہیں۔۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ الحسن بن ذکوان :- یہ الحسن بن ذکوان بصری ہیں، ابوسلمہ کنیت ہے ابن حجرؒ نے ”صدوق، یخطی“ کہا ہے آپ تدلیس بھی کرتے تھے۔ نیز قدر یہ ہونے کا بھی الزام ہے۔ چھٹے طبقہ

میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ مروان الأصغر :- یہ مروان الاصفر، ابوخلیفہ بصری ہیں، کہا گیا ہے کہ ان کے باپ کا نام خاقان یا سالم ہے الاصفر لقب ہے۔ ثقہ راوی ہیں چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابنِ عَمَرَ :- آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب، عدوی۔ قرشی ہیں۔ ابو عبد الرحمن کنیت ہے۔ آپ جلیل القدر، عظیم المرتبہ صحابی ہیں۔ فقہاء صحابہ اور عبادلہ ثلاثہ میں آپ شمار ہوتے ہیں ۳۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

### (۵) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ - اس بارے میں رخصت کا بیان (۵)

الحديث / ۱۲ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ ارْتَقَيْتُ عَلَى ظَهْرِ الْبَيْتِ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ۔

ترجمہ / ۱۲ :- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا، (عبد اللہ بن مسلمہ) مالک سے روایت کرتے ہیں (مالک) یحییٰ بن سعید سے (یحییٰ بن سعید) محمد بن یحییٰ بن حبان سے (واسع بن حبان) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ میں (ایک دن) گھر کی چھت پر چڑھا (یہ ام المومنین حضرت حفصہؓ کے گھر کی چھت ہے مسلم میں اس کی صراحت ہے) تو (اتفاقاً، بلا قصد و ارادہ) میری نظر رسول اللہ ﷺ پر پڑی، آپ ﷺ قضائے حاجت کے لئے گھر میں بنے بیت الخلاء میں (دو کچی اینٹوں پر پاؤں رکھے بیٹھے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کا رخ بیت المقدس کی طرف تھا) اور پیٹھ خانہ کعبہ کی طرف تھی)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۲)

۱۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:۔ یہ عبداللہ بن مسلمہ بن تغلب، بصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔  
 ۲۔ مَالِکُ:۔ آپ مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر، صحیحی، مدنی ہیں، ابوعبداللہ کنیت ہے، آپ زبردست فقیہ، محدث اور ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں آپ کو امام دارالبحر ت کہا جاتا ہے ۹۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۳۔ یحییٰ بن سَعِيدٍ:۔ یہ یحییٰ بن سعید بن قیس، انصاری، مدنی ہیں۔ ابوسعید کنیت ہے حافظ نے ”ثقة، ثبت“ کہا ہے، ۱۴۴ھ میں یا اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی، پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
 ۴۔ محمد بن یحییٰ بن حَبَّان:۔ یہ محمد بن یحییٰ بن حَبَّان (بفتح مہملہ) ابن منقذ، انصاری، مدنی ہیں، ابوعبداللہ کنیت ہے، آپ فقیہ اور ثقہ راوی ہیں ۱۲۱ھ میں (۷۴) سال کی عمر پر آپ کی وفات ہوئی چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعِ بْنِ حَبَّان:۔ آپ واسع بن حَبَّان بن منقذ بن عمرو، انصاری، مدنی ہیں، حافظ ابن حجر نے انہیں صحابی بن صحابی کہا ہے اور ایک قول طبقہ ثانیہ یعنی تابعین میں شمار کرتے ہوئے ثقہ راوی ہونے کا بھی نقل کیا ہے۔

۶۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ:۔ آپ جلیل القدر صحابی رسول ﷺ عبداللہ بن عمر بن خطابؓ، عدوی، قرشی ہیں عبادلہ ثلاثہ (عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عمرو بن العاص) اور فقہاء صحابہ میں سے ایک ہیں ابوعبدالرحمن آپ کی کنیت ہے، حضرت ابوہریرہؓ کے بعد سب سے زیادہ روایتیں آپ سے مروی ہیں جن کی تعداد (۲۶۳۰) ہے، ۷۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

الحديث/ ۳ ۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ ثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ نَائِبِي قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

قَالَ نَهَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةَ بِبَوْلٍ فَرَأَيْنَاهُ قَبْلَ أَنْ يُقْبَضَ بِعَامٍ يَسْتَقْبِلُهَا۔

ترجمہ / ۱۳:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا (محمد بن بشار) نے کہا ہم سے وہب بن جریر نے بیان کیا (وہب بن جریر) نے کہا ہم سے میرے والد (جریر) نے بیان کیا (جریر) نے کہا میں نے محمد بن اسحاق کو بیان کرتے ہوئے سنا (محمد بن اسحاق) ابان بن صالح سے روایت کرتے ہیں (ابان بن صالح) مجاہد سے (مجاہد) حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں حضرت جابر نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ ہم لوگ پیشاب (اور پاخانہ) کرنے کے لئے قبلہ کی طرف منہ کر کے بیٹھیں، پھر میں نے آپ ﷺ کو وفات سے ایک سال پہلے قبلہ کی طرف رخ کر کے (استنجا کرتے ہوئے) دیکھا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۳)

۱۔ محمد بن بشار:۔ یہ محمد بن بشار بن عثمان، عبدی، بصری ہیں ابو بکر کنیت اور ”بندار“ لقب ہے آپ ثقہ راوی ہیں۔ ۲۵۲ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ اسی (۸۰) سال سے زیادہ عمر پائی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ وہب بن جریر:۔ یہ وہب بن جریر بن حازم بن زید، ازدی، بصری ہیں، ابو عبد اللہ کنیت ہے، ثقہ راوی ہیں ۲۰۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ أبی:۔ یہ وہب بن جریر کے والد جریر بن حازم بن زید، ازدی، بصری ہیں۔ ابو النضر آپ کی کنیت ہے ثقہ راوی ہیں لیکن حضرت قتادہ سے روایت کرنے میں ان کے اندر ضعف پایا جاتا ہے۔ ۷۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں شمار ہے۔

۴۔ محمد بن اسحاق:۔ یہ امام المغازی محمد بن اسحاق بن یسار، مطلی، مدنی ہیں، ابو بکر کنیت ہے، ابن حجر نے ”صندوق، یدلس“ کہا ہے ۱۵۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أَبَانُ بْنُ صَالِحٍ :- یہ ابان بن صالح بن عمیر قرشی ہیں، ثقہ راوی ہیں، حافظ نے لکھا ہے کہ ابن حزم کا ان کو مجہول کہنا اور ابن عبد البر کا ان کو ضعیف قرار دینا صحیح نہیں ہے بلکہ وہ ہم ہے۔

۶۔ مُجَاهِدٌ :- یہ مجاہد بن جبر، مخزومی، مکی ہیں، ابوالحجاج کنیت ہے، امام التفسیر کہے جاتے ہیں، ثقہ ہیں ۱۰۱ھ میں (۸۳) سال کی عمر میں آپ کی وفات ہوئی، ۱۰۲ھ، ۱۰۳ھ، ۱۰۴ھ کا بھی قول ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :- آپ مشہور صحابی جابر بن عبد اللہ بن عمرو بن حرام، انصاری ہیں، آپ سے (۱۵۴۰) روایتیں مروی ہیں (۹۴) سال کی عمر میں ۷۷ھ کے بعد مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

### (۶) بَابُ كَيْفِ التَّكْشِفِ عِنْدَ الْحَاجَةِ

قَضَاءُ حَاجَتِ كَيْفِ تَكْشِفُ عَمَّا كُنْتَ تَكْتُمُ (شرمگاہ کھولنے) کی کیفیت کا بیان (۶)

الحديث / ۱۴ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ نَاوَيْكُ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ رَجُلٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ حَاجَةً لَا يَرْفَعُ ثَوْبَهُ حَتَّى يَذْنُومِنَ الْأَرْضِ - قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ ضَعِيفٌ -

ترجمہ / ۱۴ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے زہیر بن حرب نے بیان کیا (زہیر بن حرب) نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا (وکیع) اعمش سے روایت کرتے ہیں (اعمش) ایک آدمی (قاسم بن محمد) سے روایت کرتے ہیں (قاسم بن محمد) حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب قضاے حاجت کا ارادہ فرماتے تو زمین سے انتہائی قریب ہونے کے بعد اپنا کپڑا (ازارنگی) اٹھاتے۔

امام ابوداؤد نے کہا اس روایت (مذکورہ) کو عبدالسلام بن حرب نے اعمش عن انس بن مالک کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہ (عبدالسلام والی روایت) ضعیف ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۴)

۱۔ زَهِیرُ بن حَرْبٍ :- یہ زہیر بن حرب بن شداد، نسائی ہیں ابو خثیمہ کنیت ہے، ابن حجرؒ نے ”ثقة“ ثبت“ کہا ہے، امام مسلمؒ (م ۲۶۱ھ) نے ایک ہزار سے زیادہ روایتیں ان سے نقل کی ہیں ۲۳۴ھ میں (۷۴) سال کی عمر پر آپ کی وفات ہوئی دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ وَکَیْعُ :- یہ وکیع بن الجراح بن ملیح، رُواسی، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ الْأَعْمَشُ :- یہ سلیمان بن مہران، اسدی، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ عَن رَجُلٍ :- مذکورہ سند میں رجل سے مراد قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق التیمی ہیں بیہقی کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے اور حافظؒ نے باب المہبات میں اسی طرف اشارہ کیا ہے قاسم بن محمد ثقہ راوی ہیں، فقہائے مدینہ میں سے ایک ہیں ۱۰۶ھ میں وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابْنُ عُمَرَ :- آپ عبداللہ بن عمر بن خطاب، عدوی، قرشی ہیں، کنیت ابو عبدالرحمن ہے۔ جلیل القدر صحابی ہیں ۷۳ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۱۱)۔

۶۔ أَبُو دَاوُدَ :- یہ مصنف کتاب ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰)۔

۷۔ عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ :- یہ عبدالسلام بن حرب بن سلمہ، نہدی، ابوبکر، کوفی، اصلاً بصری ہیں، ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ۸۷ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے،

### (۷) بَابُ كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

قضائے حاجت کے وقت بات چیت کرنے کی کراہیت کا بیان (۷)

الحديث/ ۱۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنُ مَيْسَرَةَ - ثَنَا ابْنُ مَهْدِيٍّ ثَنَا

عُكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ لَا يَخْرُجُ الرَّجُلَانِ يَضْرِبَانِ الْغَائِطَ كَاشِفَيْنِ عَنْ عَوْرَتِهِمَا يَتَحَدَّثَانِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَمُقُّثُ عَلَى ذَلِكَ۔  
 قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يُسْنِدْهُ إِلَّا عُكْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ۔

ترجمہ / ۱۵:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر بن میسرہ نے بیان کیا (عبید اللہ بن عمر بن میسرہ) نے کہا ہم سے ابن مہدی نے بیان کیا (ابن مہدی) نے کہا ہم سے عکرمہ بن عمار نے بیان کیا (عکرمہ بن عمار) تکبی بن ابی کثیر سے روایت کرتے ہیں (تکبی بن ابی کثیر) ہلال بن عیاض سے روایت کرتے ہیں، (ہلال بن عیاض) نے کہا مجھ سے حضرت ابوسعید (خدری) نے بیان کیا، حضرت ابوسعیدؓ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایسے دو شخص جو قضائے حاجت کے لئے نکلیں (اور قضائے حاجت کے وقت) ان کی شرمگاہیں کھلی ہوئی ہوں اور وہ دونوں (اسی حالت میں) آپس میں باتیں (بھی) کر رہے ہوں تو اللہ پاک ایسے لوگوں پر (یا ایسی حالت میں بات کرنے پر) سخت غضبناک ہوتے ہیں۔

امام ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو مسنداً صرف عکرمہ بن عمار ہی روایت کرتے ہیں۔ (امام بیہقی ۴۵۸ھ) نے اس حدیث کو اپنی سنن کے اندر بطریق الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن النبی ﷺ مرسلً روایت کیا ہے اور ابوحاتم (م ۲۷۷ھ) نے اسی کو صحیح قرار دیا ہے۔ (اور عکرمہ والی روایت تفرد کی وجہ سے ضعیف ہے۔ بذل۔)

### تعارف رجال حدیث (۱۵)

۱۔ عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ:۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، قواری، بصری ہیں، ابوسعید کنیت ہے، حافظ نے ثقہ اور ثبت کہا ہے، ۲۳۵ھ میں (۸۵) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ



میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ابنُ مَہْدِیّ :- یہ عبدالرحمن بن مہدی بن حسان، غزیری، بصری ہیں۔ ابوسعید کنیت ہے، ثقہ، ثبت اور حافظ حدیث ہیں، ۹۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی (۶۳) سال عمر پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عَکْرِمَةُ بْنُ عَمَّارٍ :- یہ عکرمہ بن عمار، عجل، یمانی ہیں۔ اصلاً بصری ہیں۔ ابوعمار کنیت ہے، حافظ نے ”صدوق، یغلط“ کہا ہے اور تکی بن ابی کثیر سے روایت لینے میں ان کے اندر ”اضطراب“ پایا جاتا ہے ۱۵۹ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہے۔

۴۔ یحییٰ بن ابی کثیر :- یہ تکی بن ابی کثیر طائی، یمامی ہیں ابونصر کنیت ہے ثقہ اور ثبت ہیں مگر تدریس اور ارسال کرتے تھے، ۱۳۲ھ یا اس سے پہلے وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ہلال بن عیاض :- ابن حبان (م ۳۵۴ھ) نے کہا کہ ہلال بن عیاض وہم ہے راجع اور صحیح نام عیاض بن ہلال ہے، مجہول راوی ہیں، ان سے صرف تکی بن ابی کثیر روایت کرتے ہیں تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابوسعید :- آپ مشہور کثیر الروایہ صحابی رسول ﷺ حضرت سعد بن مالک بن سنان بن عبید الأنصاری ابوسعید الخدریؓ ہیں۔ ان کو اُحد میں صغیر قرار دے دیا گیا تھا پھر اس کے بعد کی تمام جنگوں میں شریک رہے ان کی وفات مدینہ منورہ میں ۶۳ھ یا ۶۴ھ یا ۶۵ھ میں ہوئی ہے۔ ایک قول ۶۷ھ کا بھی ہے۔

## (۸) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو پیشاب کرتے ہوئے سلام کا جواب دے (۸)

الحديث ۱۶ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ وَأَبُو بَكْرِ ابْنَايَا شَيْبَةَ قَالَا ثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَلَسَّمَهُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ۔

قَالَ أَبُو دَاوُدَ. وَرَوَى عَنْ ابْنِ عُمَرَ وَغَيْرِهِ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَيَمَّمَ ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ.

ترجمہ ۱۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابوشیبہ کے دو بیٹے عثمان اور ابوبکر نے بیان کیا (عثمان اور ابوبکر) نے کہا ہم سے عمر بن سعد نے بیان کیا (عمر بن سعد) سفیان سے روایت کرتے ہیں (سفیان) ضحاک بن عثمان سے (ضحاک بن عثمان) نافع سے (نافع) حضرت ابن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں، ابن عمرؓ نے کہا کہ ایک آدمی (صحابی) نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرے۔ اور آپ ﷺ (اس وقت) پیشاب کر رہے تھے، انہوں نے آپ ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے ان کے (سلام کا) جواب نہیں دیا۔

امام ابوداؤد نے کہا اور حضرت ابن عمرؓ اور ان کے علاوہ (حضرت ابوالجہم اور حضرت ابن عباسؓ) سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیمم کیا۔ پھر اس آدمی (صحابی) کے سلام کا جواب دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶)

۱۔ عثمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: - یہ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان، العنسی، کوفی ہیں۔ ابوالحسن کنیت ہے۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ۲۳۹ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
 ۲۔ ابوبکر بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: - یہ عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ ابراہیم بن عثمان، واسطی، کوفی ہیں۔ ابوبکر کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں۔ ثقہ، حافظ اور صاحب تصانیف ہیں، ۲۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ آپ کا شمار دسویں طبقہ میں ہے۔

۳۔ عُمَرُ بْنُ سَعْدٍ: - یہ عمر بن سعد بن عبید، حفری، کوفی ہیں۔ ابوداؤد کنیت ہے ثقہ راوی ہیں ۲۰۳ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ سُفْيَانُ: - یہ سفیان بن سعید بن مسروق، ثوری، کوفی ہیں، ابوعبداللہ کنیت ہے، ثقہ، حافظ حدیث، فقیہ، امام، عابد اور حجت ہیں، ۱۶۱ھ میں ۶۲ سال کی عمر میں وفات پائی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
 ۵۔ الضَّحَاكُ بْنُ عَثْمَانَ: - یہ ضحاک بن عثمان بن عبداللہ بن خالد بن حزام، اسدی، ابوعثمان مدنی

ہیں، حافظؒ نے ”صدوق یہم“ کہا ہے ۱۵۳ھ میں مدینہ میں وفات پائی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے،  
 ۶۔ نافع:۔ یہ نافع، عدوی ابو عبد اللہ مدنی ہیں، عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ آپ  
 جلیل القدر تابعی، ثقہ، ثبت، اور مشہور فقیہ ہیں ۱۷۱ھ یا اس کے بعد ۱۲۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔  
 تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ قولہ: مَرَّ رَجُلٌ۔ یہاں رجل سے مراد صحابی رسول ابوالجہیم (مصغراً) عبد اللہ بن الحارث  
 بن الصمۃ ہیں چنانچہ امام شافعیؒ (م ۲۰۴ھ) نے اپنی روایت میں اس کو بیان فرمایا ہے۔ اور مشکاة المصابیح  
 میں تیمم کے باب میں صفحہ (۵۴) پر اس کی صراحت بھی موجود ہے۔ وعن أبی الجہیم بن الحارث  
 بن الصمۃ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ -----  
 الحديث- فَلْيُرَاجِعْ۔

اور یہ بھی احتمال ہے کہ ”رجل“ سے مراد ”مہاجر بن قنفذ“ ہوں جو اس کے بعد والی حدیث کے  
 راوی ہیں المنہل العذب المورد ۱/۲۶۔

۸۔ ابْنُ عَمَرَ:۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب عدوی، ابو عبد الرحمن قرشی ہیں آپ جلیل القدر  
 صحابی رسول ﷺ اور فقہاء صحابہ میں سے ہیں ۳۷ھ میں آپؓ کی وفات ہوئی، دیکھیں حدیث (۱۱)۔

الحديث/ ۱۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى ثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى ثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ  
 عَنِ الْحَسَنِ عَنْ حُضَيْنِ بْنِ الْمُنْذِرِ أَبِي سَاسَانَ عَنِ الْمُهَاجِرِ بْنِ قَنْفِذٍ قَالَ إِنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ  
 ﷺ وَهُوَ يَبُولُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى تَوَضَّأْتُ ثُمَّ اعْتَذَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ  
 أَذْكَرَ اللَّهَ تَعَالَى ذِكْرَهُ إِلَّا عَلَى طَهْرٍ أَوْ قَالَ عَلَى طَهَارَةٍ۔

ترجمہ/ ۱۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا (محمد بن المثنیٰ) نے کہا  
 ہم سے عبد الاعلیٰ نے بیان کیا (عبد الاعلیٰ) نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا (سعید) قتادہ سے روایت

کرتے ہیں (قنادہ) حسن سے (حسن) حصین بن المنذر ابی ساسان سے (حصین بن المنذر ابی ساسان) مہاجر بن قنفذ سے روایت کرتے ہیں، حضرت مہاجر بن قنفذ کہتے ہیں کہ وہ (خود) نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ پیشاب کر رہے تھے انہوں نے آنحضرت ﷺ کو سلام کیا لیکن آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے وضو کیا اور پھر معذرت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجھے یہ بات اچھی نہ لگی کہ میں بغیر وضو کے اللہ تبارک و تعالیٰ کا ذکر کروں۔ یا آپ ﷺ نے فرمایا بغیر طہارت کے اللہ کا ذکر کرنا مجھے اچھا نہ معلوم ہوا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن شثی بن عبید بن قیس، عنزی، ابوموسیٰ بصری ہیں۔ نام، کنیت اور زَمَنُ کے لقب سے مشہور و معروف ہیں۔ حافظ نے ثقہ اور ثبت کہا ہے، ۲۵۲ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عَبْدُ الْأَعْلَى:۔ یہ عبدالاعلیٰ بن عبدالاعلیٰ، السَّامِی، ابو محمد بصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۸۹ھ میں وفات ہوئی۔ اٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ سَعِيدٌ:۔ یہ سعید بن ابی عروبہ مہران، عدوی، بشکری، ابوالنضر، بصری ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں لیکن کثیر التذلیس ہیں ۱۵۶ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ قَنَادَةُ:۔ یہ قنادہ بن دعامہ بن قنادہ، سدوسی، ابوالخطاب بصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۷۱ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۵۔ الْحَسَنُ:۔ یہ حسن بن ابی حسن یسار بصری، ابوسعید انصاری ہیں، حسن بصری سے مشہور و معروف ہیں۔ ثقہ، فقیہ اور مشہور بزرگ ہیں۔ روایات میں ارسال و تذلیس بہت کرتے تھے، ۱۱۰ھ میں تقریباً (۹۰) سال کی عمر میں وفات پائی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ حُضَيْنُ بْنُ الْمُنْذِرِ :- یہ حضین (بمہملۃ ثم معجمة، مصغراً) ابن المذرب بن حارث الرقاشی ہیں۔ ابو محمد کنیت اور ابوساسان لقب ہے۔ جنگ صفین میں حضرت علیؑ کے علم بردار تھے، ثقہ راوی ہیں۔ ۷۰ھ کے ابتداء ہی میں وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ المہاجر بن قنفذ :- آپ مہاجر بن قنفذ بن عمیر بن جُدعان، تہمی، قرشی ہیں۔ فتح مکہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے بصرہ میں آپ کا قیام رہا اور وہیں انتقال ہوا۔

## (۹) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو بغیر وضوء اللہ کا ذکر کرے (۹)

الحديث / ۱۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ثَنَا ابْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَلَمَةَ يَعْنِي الْفُفَاءَ عَنِ الْبُهَيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ -

ترجمہ / ۱۸ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا (محمد بن العلاء) نے کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا (ابن ابی زائدہ) اپنے باپ (ابوزائدہ ذکریا بن ابی زائدہ) سے روایت کرتے ہیں (ابوزائدہ ذکریا) خالد بن سلمہ یعنی الففاء سے (خالد بن سلمہ) یحییٰ سے (یحییٰ) عروہ سے (عروہ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہر وقت (یعنی ظاہر وغیر ظاہر دونوں حالتوں میں) اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے۔

## تعارف رجال حدیث (۱۸)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ :- یہ محمد بن العلاء بن گریب (مصغراً) ہمدانی، ابو کریم کوئی ہیں۔ کنیت

سے زیادہ مشہور ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ ۲۴ھ یا ۲۴۸ھ میں (۸۷) سال کی عمر میں وفات پائی۔  
دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ابنُ أَبِي زَائِدَةَ:۔ یہ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدہ، ہمدانی، ابوسعید کوفی ہیں۔ ثقہ، متقن اور حافظِ حدیث ہیں۔ ۱۸۳ھ یا ۱۸۴ھ میں (۶۳) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عَنْ أَبِيهِ:۔ یہ ابن ابی زائدہ کے والد زکریا ابو زائدہ خالد، ہمدانی، ابویحییٰ کوفی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ لیکن تدلیس کرتے تھے۔ ۱۴۸ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ خَالِدُ بْنُ سَلْمَةَ:۔ یہ خالد بن سلمہ بن عاص بن ہشام، مخزومی، ابوسلمہ کوفی ہیں اصلاً مدنی ہیں ”فَأَفَاءَ“ کے لقب سے جانے جاتے ہیں حافظ ابن حجرؒ نے ان کے بارے میں ”صدوق، دُعیٰ بالإِرجاء والنصب“ کہا ہے ۱۳۲ھ میں قتل کر دئے گئے تھے۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ الْبُہِیُّ:۔ یہ عبداللہ بن یسار ابو محمد مولیٰ مصعب بن الزبیر ہیں ”البہی“ آپ کا لقب ہے، حافظؒ نے ”صدوق یخطئ“ کہتے ہوئے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔ ابو حاتم رازی (م ۲۷۷) نے کہا یہ مضطرب الحدیث ہیں ان کی حدیث قابلِ حجت نہیں ہے۔

۶۔ عُروَةُ:۔ یہ عروہ بن زبیر بن العوام بن خویلد، اسدی، ابوعبداللہ مدنی ہیں۔ آپ حلیل القدر تابعی ہیں اور ام المومنین حضرت عائشہؓ کے بھانجے ہیں۔ اور فقہاء سبعہ میں سے ایک ہیں۔ ثقہ راوی ہیں صحیح قول کے مطابق ۹۴ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۷۔ عَائِشَةُ:۔ آپ ام المومنین حضرت عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بعد دیگر ازواجِ مطہرات میں حضرت عائشہؓ کو سب سے زیادہ افضلیت حاصل ہے آپ ”افقہ النساء“ کہی جاتی ہیں حضرت عائشہؓ سے کل دو ہزار دوسو دس (۲۲۱۰) روایتیں مروی ہیں۔  
رمضان ۵۷ھ میں انتقال ہوا۔ اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

(۱۰) بَابُ الْخَاتَمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ يَدْخُلُ بِهِ الْخَلَاءُ

اس انگوٹھی کو لے کر بیت الخلاء میں جانے کا بیان جس میں اللہ کا ذکر ہو (۱۰)

الحديث/ ۱۹ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ الْحَنْفِيِّ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ ابْنِ

جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ وَضَعَ خَاتَمَهُ -

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، وَإِنَّمَا يُعْرَفُ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ

عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ إِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرَقٍ ثُمَّ أَلْقَاهُ، وَالْوَهْمُ فِيهِ مِنْ هَمَّامٍ وَلَمْ يَرَوْهُ إِلَّا هَمَّامٌ -

ترجمہ ۱۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا (نصر بن علی) ابوعلی الحنفی

سے روایت کرتے ہیں (ابوعلی حنفی) ہمام سے (ہمام) ابن جریج سے (ابن جریج) زہری سے (زہری) حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء جاتے تو (بیت الخلاء میں داخل ہونے سے پہلے) اپنی انگوٹھی نکال دیا کرتے تھے،

امام ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث (سند کے اعتبار سے منکر ہے، اور (دوسری) معروف حدیث وہ ہے جو ابن جریج سے مروی ہے (ابن جریج) زیاد بن سعد سے (زیاد بن سعد) زہری سے (زہری) حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں - کہ نبی کریم ﷺ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی پھر اسے نکال دیا۔

اور اس (مذکورہ حدیث) میں حضرت ہمام کی طرف سے وہم ہوا ہے، اور اس حدیث کو ”ہمام“ کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔

تعارف رجال حدیث (۱۹)

۱- نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ: - یہ نصر بن علی بن صُہْبَانَ الْأَزْدِي، أَبُو عَمْرٍو

الصغیر، البصری ہیں۔ ثقہ، ثبت اور حافظ حدیث ہیں، ۲۵۰ھ میں یا اس کے بعد آپ کی وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ أبو علی الحنفی: یہ عبید اللہ بن عبد المجید، الحنفی، أبو علی، البصری ہیں۔ ابو علی کنیت سے مشہور ہیں، حافظ نے ”صدوق“ کہا ہے، نبلاء محدثین میں سے ہیں۔ ۲۰۹ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ہمام: یہ ہمام بن یحیٰ بن دینار، ازدی، أبو عبد اللہ، بصری ہیں، ثقہ راوی ہیں ۱۶۲ھ یا ۱۶۵ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ ابن جریج: یہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج أموی أبو الولید یا أبو خالد مکی ہیں۔ ثقہ، فقیہ، اور فاضل محدث ہیں۔ تدلیس و ارسال کرتے تھے، ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ الزُّهْرِيُّ: یہ محمد بن مسلم بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن شہاب زہری، قرشی، أبو بکر مدنی ہیں، ۱۲۵ھ میں یا سال دو سال پہلے آپ کی وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۹)۔  
۶۔ أنس: آپ أنس بن مالک بن النضر، انصاری، خزرجی، جلیل القدر صحابی اور خادم رسول ﷺ ہیں ۹۲ھ یا ۹۳ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۷۔ زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ: یہ زیاد بن سعد بن عبد الرحمن، خراسانی، أبو عبد الرحمن مکی، یمنی ہیں، حافظ نے ثقہ، ثبت کہا اور چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

(۱۱) بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبُؤْلِ - پیشاب سے پاکی کا بیان (۱۱)

الحديث / ۲۰ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَهَنَّادٌ قَالَ تَنَاوَعْتُ تَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُوسٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ



إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ أَمَّا هَذَا فَكَانَ لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ وَأَمَّا هَذَا فَكَانَ يَمْشِي بِاللَّيْمِيَّةِ، ثُمَّ دَعَا بَعْسِيبَ رَطْبٍ فَشَقَّهُ بِأَنْثَيْنِ ثُمَّ غَرَسَ عَلَى هَذَا وَاحِدًا وَعَلَى هَذَا وَاحِدًا وَقَالَ لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَبْسُ. قَالَ هَذَا يُسْتَتَرُ مَكَانَ يَسْتَنْزِهُ.

ترجمہ / ۲۰:- امام البوداؤد نے کہا ہم سے زہیر بن حرب اور ہناد نے بیان کیا (زہیر اور ہناد) نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا (وکیع) نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا (اعمش) نے کہا میں نے مجاہد کو بیان کرتے ہوئے سنا (مجاہد) طاؤس سے روایت کرتے ہیں (طاؤس) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں، (ابن عباسؓ) نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کا گزر دو قبروں کے پاس سے ہوا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان دونوں (قبر والوں) کو عذاب ہو رہا ہے، اور انہیں کسی بڑی (اہم بات) کی وجہ سے عذاب نہیں ہو رہا ہے، بہر حال یہ (شخص جو اس قبر میں ہے) تو یہ شخص پیشاب سے بچتا نہیں تھا (پیشاب کی چھینٹوں اور قطرات وغیرہ سے احتیاط نہیں کرتا تھا) اور رہا یہ (دوسرا شخص) تو یہ چغلی کیا کرتا تھا۔ (لوگوں میں اختلاف اور فساد پیدا کرنے کے لئے ادھر کی بات ادھر اور ادھر کی بات ادھر کیا کرتا تھا) پھر آپ ﷺ نے کھجور کی تازہ شاخ منگائی اور اسے دو حصوں میں بٹھا کر دونوں قبروں پر ایک ایک حصہ گاڑ دیا، اور (اس کے بعد) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان شاخوں کے خشک ہونے تک شاید ان کے عذاب میں تخفیف کر دی جائے۔

حضرت ہناد نے (روایت بیان کرتے ہوئے) ”یَسْتَنْزِهُ“ کی جگہ ”یَسْتَتِرُ“ کا لفظ بیان کیا ہے۔

## تعارف رجال حدیث (۲۰)

۱- زہیر بن حَرْب: - یہ زہیر بن حرب بن شداد، أبو خیشمہ نسائی ہیں ثقہ راوی ہیں

۲۳۴ھ میں (۷۴) سال کی عمر میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ہناد بن السری بن مُصعب، تمیمی، أبو السری، کوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۲۳۳ھ میں (۹۱) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ وَکیع بن الجراح بن مَلیح، رُواسی، أبو سفیان کوفی ہیں۔ آپ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں ۱۹۶ھ یا ۱۹۷ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ الأعمش: یہ سلیمان بن مهران، أسدی، أبو محمد کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۷۔

۵۔ مُجَاهِد: یہ مجاہد بن جبر، مخزومی، أبو الحجاج مکی ہیں، امام التفسیر اور ثقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۶۔ طاؤس: یہ طاؤس بن کُيسان، یمانی، أبو عبد الرحمن، حمیری ہیں، طاؤس آپ کا لقب ہے کہا گیا ہے کہ نام ذکوان ہے۔ حافظ نے ”ثقہ“ فقیہ اور فاضل کہا ہے۔ ۱۰۶ھ میں وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔

۷۔ ابن عَبَّاس: یہ عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم، ہاشمی، قرشی، مکی، اور رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

الحديث / ۲۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ ثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ كَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَقَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ يَسْتَنْزَهُ -

ترجمہ / ۲۱: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا (عثمان بن ابی شیبہ) نے کہا ہم سے جریر نے بیان کیا (جریر) منصور سے روایت کرتے ہیں (منصور) مجاہد سے (مجاہد) حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابن عباسؓ نبی کریم ﷺ سے اس کے (یعنی مذکورہ حدیث نمبر ۲۰ کے) ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔

(راوی حدیث ”جریر“ نے روایت بیان کرتے ہوئے) ”كَانَ لَا يَسْتَتِرُ“ بیان کیا اور (راوی حدیث) ابومعاویہ نے ”يَسْتَنْزِعُهُ“ بیان کیا۔

## تعارف رجال حدیث (۲۱)

۱۔ عثمانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: یہ عثمان بن محمد بن أبی شیبۃ بن عثمان، العبسی، أبو الحسن الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۲۔ جَرِيرٌ: یہ جریر بن عبد الحمید بن قُرْط، الضبی، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۸۸ھ میں (۷۱) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

۳۔ مَنْصُورٌ: یہ منصور بن المعتمر بن عبد اللہ، السَلَمی، أبو عثاب، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور ثبت ہیں ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ مجاہد: یہ مجاہد بن جبر، مخزومی، أبو الحجاج، مکی ہیں۔ دیکھو حدیث ۱۳۔

۵۔ ابن عباس: یہ عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب بن ہاشم، ہاشمی، قرشی، مکی، رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی۔ جلیل القدر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۶۔ أبو معاوية: یہ محمد بن خازم، تمیمی، أبو معاویہ، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۷۔

الحديث/ ۲۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ ثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهَبٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَسَنَةَ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ الْعَاصِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَرَجَ وَمَعَهُ دَرَقَةٌ ثُمَّ اسْتَتَرَبَهَا ثُمَّ بَالَ فَقُلْنَا أَنْظِرُوا إِلَيْهِ يُوَلُّ كَمَا تَبُولُ الْمَرْأَةُ فَسَمِعَ ذَلِكَ فَقَالَ أَلَمْ تَعْلَمُوا مَا لَقِيَ صَاحِبَ بَنِي إِسْرَائِيلَ، كَانُوا إِذَا أَصَابَهُمُ الْبَوْلُ قَطَعُوا مَا أَصَابَهُ الْبَوْلُ مِنْهُمْ فَتَنَاهُمْ فَعَذَّبَ فِي قَبْرِه -

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَنْصُورٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جَلَدَ

أَحَدِهِمْ وَقَالَ عَاصِمٌ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: جَسَدٌ أَحَدِهِمْ۔

ترجمہ / ۲۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا (مسدد) نے کہا ہم سے عبد الواحد بن زیاد نے بیان کیا، (عبد الواحد بن زیاد) نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا، (اعمش) زید بن وہب سے روایت کرتے ہیں (زید بن وہب) عبد الرحمن بن حسنہ سے روایت کرتے ہیں۔ (عبد الرحمن بن حسنہ) نے کہا کہ میں اور حضرت عمرو بن العاصؓ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے، تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں چمڑے کی ایک ڈھال تھی، آپ ﷺ نے اس ڈھال سے (اپنے اور لوگوں کے درمیان آڑ یعنی پردہ کیا) پھر (اس ڈھال کی آڑ میں بیٹھ کر) پیشاب کیا تو ہم لوگوں نے کہا، ذرا انہیں (رسول اللہ ﷺ) کو دیکھو، یہ تو اس طرح پیشاب کر رہے ہیں جیسے عورت پیشاب کرتی ہے۔ (بیٹھ کر اور پردہ کر کے) آپ ﷺ نے ان لوگوں کی یہ بات سن لی چنانچہ ارشاد فرمایا کہ کیا تم لوگوں کو وہ بات معلوم نہیں جو بنو اسرائیل کے ایک شخص کو پیش آئی، اگر بنو اسرائیل کے (کپڑے یا کسی چیز پر) پیشاب لگ جاتا تو اس حصہ کو جہاں پیشاب (ناپاکی) لگی ہے کاٹ دیا کرتے تھے (کیونکہ ان کی شریعت میں پاکی حاصل کرنے کا یہی طریقہ تھا) پھر ان لوگوں کو اس شخص نے (کاٹنے سے) منع کر دیا تو اس منع کرنے والے کو قبر میں عذاب دیا گیا۔ (خلاف شرع لوگوں کو حکم دینے کی وجہ سے)۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ”منصور“ نے ابو وائل عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ کے طریق سے اس (مذکورہ حدیث میں ”جِلْدٌ أَحَدِهِمْ“ نقل کیا ہے۔

اور عاصم نے ابو وائل عن ابی موسیٰ عن النبی ﷺ کے طریق سے ”جَسَدٌ أَحَدِهِمْ“ نقل کیا ہے۔

## تعارف رجال حدیث (۲۲)

۱۔ مُسَدَّدٌ:- یہ مسدد بن مسرہد بن مستورد، أسدی، أبو الحسن، البصری ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ: یہ عبد الواحد بن زیاد، العبدی، أبوبشراً أبو عبیدہ، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۶۷۱ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ الْأَعْمَشُ: یہ سلیمان بن مهران، أسدی، أبو محمد، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۴۔ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ: یہ زید بن وہب، جہنی، أبو سلیمان، کوفی ہیں، نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں مسلمان ہوئے اور آپ ﷺ سے ملاقات کے لئے ہجرت کر کے مدینہ روانہ ہوئے ابھی راستہ ہی میں تھے کہ حضور ﷺ کا وصال ہو گیا اور آپ ﷺ کو نہ پاسکے، ثقہ راوی، اور جلیل القدر تابعی مخضرم ہیں۔ ۸۰ھ کے بعد وفات ہوئی، ۹۰ھ اور ۹۶ھ کے اقوال بھی ہیں۔

۵۔ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَسَنَةَ: آپ عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مطاع بن عبد اللہ الغطریف صحابی ہیں، عبد الرحمن بن حسنہ کے نام سے مشہور ہیں آپ شریح بن حسنہ کے بھائی ہیں۔ عبد الرحمن بن حسنہ سے صرف یہی ایک روایت مروی ہے۔ اور ”حسنہ“ ان کی والدہ کا نام ہے۔

۶۔ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: آپ عمرو بن العاص بن وائل سہمی، مشہور صحابی ہیں، حدیبیہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ فاتح مصر کہے جاتے ہیں، حضرت عمر بن خطابؓ کے زمانہ خلافت میں مصر میں آپ ہی کے ہاتھوں فتح ہوا، ۴۳ھ میں مصر ہی میں آپؓ کی وفات ہوئی۔ ۵۰ھ کے بعد کا بھی قول ہے۔

۷۔ أَبُو دَاوُدَ: یہ مصنف کتاب سلیمان بن الأشعث بن إسحاق ازدی، أبوداؤد سجستانی ہیں۔ ۲۵۷ھ میں (۷۳) سال کی عمر میں بصرہ میں آپ کی وفات ہوئی۔ آپ کا شمار گیارہویں طبقہ میں ہوتا ہے۔

۸۔ منصور:- یہ منصور بن المعتمر بن عبد اللہ، سلمیٰ، أبو عثاب، کوفی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

۹۔ أبو وائل:- آپ شقیق بن سلمۃ أسدی، أبو وائل کوفی ہیں۔ کنیت ہی سے مشہور ہیں، حافظ ابن حجرؒ نے ثقہ کہتے ہوئے مخضر مین میں آپ کو شمار کیا ہے۔ بذل المجہود میں مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ نے لکھا ہے کہ آپؒ نے نعی کریم ﷺ کو پایا ہے، اور قِیل کے ذریعہ مخضر مین ہونے کی بات نقل کی ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کے دور خلافت میں آپ کی وفات ہوئی۔

۱۰۔ أبو موسیٰ:- آپ کا نام عبد اللہ بن قیس بن سلیم أشعری ہے ابو موسیٰ کنیت سے مشہور ہیں جلیل القدر صحابی ہیں ۵۰ھ یا اس کے بعد وفات پائی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۱۱۔ عاصم بن بہدلہ:- یہ عاصم بن بہدلہ بن أبی النجود الأسدی، الکوفی، أبو بکر المقرئ ہیں۔ صدوق صاحب وہم راوی ہیں نیز قرأ سبعہ میں سے ایک ایسے قاری ہیں جن کی قراءت کو حجت مانا جاتا ہے۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں، وفات ایک سو اٹھائیس ہجری ۱۲۸ھ میں ہوئی۔

(۱۲) بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کا بیان (۱۲)

الحديث / ۲۳- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَمُسْلِمُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَا ثَنَا شُعْبَةُ ح وَثَنَا مُسَدَّدٌ ثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا ثُمَّ دَعَا بَمَاءٍ فَمَسَحَ عَلَى خُفْيِهِ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مُسَدَّدٌ، قَالَ: فَذَهَبْتُ أَتْبَاعُهُ فَدَعَانِي حَتَّى كُنْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ۔

ترجمہ / ۲۳:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا (حفص بن عمر اور مسلم بن ابراہیم) نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (تحویل سند) اور (امام الوداؤد) نے

کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا (مسدد) نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا وہ سلیمان سے روایت کرتے ہیں وہ ابوداؤد سے وہ حضرت حذیفہؓ سے حضرت حذیفہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک قوم کی کوڑی پر تشریف لائے اور کھڑے کھڑے پیشاب کیا پھر پانی منگوا یا اور (وضوء فرمایا) اور آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ مسدد نے (روایت بیان کرتے ہوئے) کہا (اضافہ ذکر کیا) حضرت حذیفہؓ کہتے ہیں کہ (جب رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کرنے کا ارادہ کیا) تو میں پیچھے ہٹنے لگا لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ ﷺ کے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا (غالباً آپ ﷺ نے اس وجہ سے ایسا کیا تا کہ ایک طرح سے پردہ اور آڑ ہو جائے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳)

۱۔ حفصُ بْنُ عُمَرَ :- یہ حفص بن عمر بن حارث بن سَخْبَرَة، ازدی، نمری، أبو عمرو، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۲۲۵ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ مسلم بن ابراہیم :- یہ مسلم بن ابراہیم ازدی، أبو عمرو، البصری ہیں۔ ثقہ اور کثیر الروایۃ ہیں۔ امام ابوداؤدؒ کے سب سے بڑے شیخ ہیں۔ ۲۲۲ھ میں وفات پائی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ شُعْبَةُ :- یہ شعبہ بن حجاج بن ورد، عتکی، أبو بَسطان البصری ہیں، آپ ثقہ، حافظ حدیث، متقن اور امیر المؤمنین فی الحدیث ہیں۔ ۱۶۰ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ مُسَدَّد :- یہ مسدد بن مسرہد بن مستورد، أسدی، أبو الحسن، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۵۔ ابو عوانہ:۔ یہ وضّاح بن عبد اللہ، یشکری، ابو عوانہ، واسطی ہیں، کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۵۷ھ یا ۶۷ھ میں وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں شمار ہے۔

۶۔ سلیمان:۔ یہ سلیمان بن مهران، أسدی، أبو محمد کوفی ہیں، اعمش کے لقب سے مشہور ہیں۔ ثقہ، حافظ حدیث اور مدلس ہیں۔ ۶۷ھ یا ۱۲۸ھ میں وفات ہوئی پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۷۔ ابو وائل:۔ آپ شقیق بن سلمہ، أسدی، أبو وائل، کوفی ہیں۔ آپ کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔ حضرت عمر بن عبد العزیزؓ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۲۲)۔

۸۔ حذیفہ:۔ آپ حذیفہ بن الیمان عبسی، الأنصاری، جلیل القدر صحابی ہیں رسول اللہ ﷺ کے ”رازدار“ کہے جاتے ہیں، آپ ﷺ نے قیامت تک پیش آنے والے حالات اور واقعات آپؐ کو بتادے تھے، صحابی بن صحابی ہیں۔ غزوہ احد میں آپ کے والد شہید ہوئے۔ خلافت علیؓ کے ابتدائی ایام میں ۳۶ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۹۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب امام ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، ازدی، سجستانی ہیں ۲۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

(۱۳) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَهُ عِنْدَهُ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو رات میں کسی برتن میں پیشاب کرے اور

اُسے اپنے پاس رکھے (۱۳)

الحديث/ ۲۴- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى ثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ

حُكَيْمَةَ بِنْتِ أُمِّمَةَ ابْنَةِ رُقَيْقَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَدْحٌ مِنْ عِيدَانٍ تَحْتَ



سَرِيرُهُ يَبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ۔

ترجمہ / ۲۴:- امام الوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حجاج نے (حجاج) نے روایت کیا ابن جریج سے (ابن جریج) نے روایت کیا حکیمہ بنت امیمہ بنت رقیقہ سے (حکیمہ) نے روایت کیا اپنی ماں سے یہ کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا عیدان (لکڑی) کا ایک پیالہ تھا جو آپ کے تحت کے نیچے (رکھا رہتا تھا اور آپ ﷺ) اس میں رات میں پیشاب فرمایا کرتے تھے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۴)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ عَيْسَى:۔ یہ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، أبو جعفر بن الطباع، البغدادی ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں ۲۲۴ھ میں (۷۴) سال کی عمر میں وفات پائی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ حَجَّاجُ:۔ یہ حجاج بن محمد، المصيصی، أبو محمد الأعور، البغدادی ہیں اصلاً ترمذی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۲۰۶ھ میں بغداد میں وفات پائی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ابْنُ جُرَيْجٍ:۔ یہ عبد الملک بن عبد العزيز بن جریج اموی، أبو الولید یا أبو خالد مکی ہیں، ثقہ راوی ہیں، تدلیس اور ارسال کرتے تھے، ۱۴۹ھ یا ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ حُكَيْمَةُ بِنْتُ أُمِّمَةَ:۔ یہ حُكَيْمَةُ (مصغراً) بنت أُمِّمَةَ (مصغراً) بنت رُقَيْقَةَ (مصغراً) مجہول راویہ ہیں ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ عَنْ أُمِّهَا:۔ یہ حکیمہ کی والدہ اُمِّمَةَ بنت رقیقہ ہیں (اور ان کے والد کا نام عبد اللہ بن بجاد التیمی ہے) یہ یعنی امیمہ صحابیہ ہیں۔ ان کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ نے صراحت کی ہے کہ

ان کی صرف دو روایتیں ہیں۔

## (۱۴) بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نُهِيَ عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا

ان مقامات کا بیان جہاں پیشاب کرنے سے منع کیا گیا ہے (۱۴)

الحديث/ ۲۵- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ ثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اتَّقُوا اللَّاعِنِينَ قَالُوا: وَمَا اللَّاعِنَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ ﷺ الَّذِي يَتَخَلَّى فِي طَرِيقِ النَّاسِ أَوْ ظِلِّهِمْ۔

ترجمہ/ ۲۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا (قتیبہ بن سعید) نے کہا ہم سے اسماعیل بن جعفر نے بیان کیا (اسماعیل بن جعفر) علاء بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں (علاء بن عبد الرحمن) اپنے باپ (عبد الرحمن) سے (عبد الرحمن) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دو لعنت کرنے والی چیزوں سے بچو، صحابہ کرامؓ نے پوچھا، یا رسول اللہ! دو لعنت کرنے والی چیزیں کیا ہیں۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جو عام گزرگاہ (راستہ) میں یا سایہ دار جگہ میں (جہاں لوگ آتے جاتے سایہ حاصل کرتے اور آرام کرتے ہوں) پیشاب، پاخانہ کرے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۵)

۱- قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید بن جمیل بن طریف، ثقفی، أبو رجاء، بغلانی ہیں، قتیبہ لقب ہے نام تکی یا علی ہے، ثقہ راوی ہیں ۲۴۰ھ میں (۹۰) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲- إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ:- یہ اسماعیل بن جعفر بن أبي كثير، الأنصاري، زُرقي،

أبو إسحاق، القارئ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، ۸۰ھ میں وفات ہوئی آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ العلاء بن عبد الرحمن:۔ یہ العلاء بن عبد الرحمن بن یعقوب، حرقی، أبو شبل، المدنی ہیں، ”صدوق“ راوی ہیں کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتے تھے، ۱۳۲ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی، پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عَنْ أَبِيهِ:۔ یہ علاء بن عبد الرحمن کے والد محترم عبد الرحمن بن یعقوب جھنی، المدنی ہیں۔ ثقات تابعین اور حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو هريرة:۔ آپ انتہائی جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں۔ کنیت ہی سے مشہور ہیں۔ نام اور ولدیت دونوں میں اختلاف ہے، نام کے بارے میں پچاس سے زیادہ اقوال ہیں، صحابہ کرامؓ میں سب سے زیادہ روایتیں آپ سے مروی ہیں۔ (۷۸) سال کی عمر میں ۷ھ میں یا ایک دو سال بعد وفات پائی۔

الحديث/ ۲۶ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ سُوَيْدٍ الرَّمْلِيُّ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَبُو حَفْصٍ وَحَدِيثُهُ أَتَمُّ أَنْ سَعِيدَ بْنَ الْحَكَمِ حَدَّثَهُمْ قَالَ أَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَيَّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْحِمَيْرِيَّ حَدَّثَهُ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ الْبَرَّ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةَ الطَّرِيقِ وَالظِّلَّ -

ترجمہ/ ۲۶:- امام ابوداؤد نے کہا، ہم سے اسحاق بن سويد رملی اور ابو حفص عمر بن خطاب نے بیان کیا اور (ابو حفص عمر بن خطاب) کی روایت (اسحاق بن سويد کی روایت کے مقابلہ میں) مکمل ہے، سعيد بن الحكم نے (اسحاق بن سويد رملی اور ابو حفص عمر بن خطاب وغیرہ) سے بیان کیا (سعيد بن الحكم) نے کہا، ہمیں نافع بن يزيد نے خبر دی، (نافع بن يزيد) نے کہا مجھ سے حيوة بن شريح نے بیان کیا کہ ابو سعيد

حمیری نے ان سے بیان کیا (ابوسعید حمیری) حضرت معاذ بن جبلؓ سے روایت کرتے ہیں، حضرت معاذؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لعنت کرنے والی تین چیزوں سے بچو (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں) (۱) پانی پینے کی جگہوں میں (گھاٹ، چشمہ، نل وغیرہ کے پاس) پاخانہ (پیشاب) کرنا۔ (۲) راستہ کے بیچ میں (پیشاب) پاخانہ کرنا۔ (۳) سایہ دار جگہوں میں (جہاں لوگ اٹھتے بیٹھتے، آرام کرتے ہوں) پاخانہ (پیشاب) کرنا۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۶)

۱۔ اسحاق بن سوید الرملی:۔ یہ اسحاق بن ابراہیم بن سُؤید (مصرؓ) البَلَوی، أبو یعقوب، الرملی ہیں، ثقہ ہیں ۲۵۴ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
۲۔ عُمَرُ بْنُ خُطَّابٍ أَبُو حَفْص:۔ یہ عمر بن الخطاب أبو حفص، سجستانی قشیری ہیں۔ ”صدوق“ ہیں ۲۶۴ھ میں تقریباً (۹۰) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ سَعِيدُ بْنُ الْحَكَمِ:۔ یہ سعید بن حکم بن محمد بن سالم جُمَحی، أبو محمد، المصری ہیں، ثقہ ثبت اور فقیہ ہیں ۲۲۴ھ میں وفات ہوئی دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
۴۔ نَافِعُ بْنُ يَزِيدَ:۔ یہ نافع بن یزید، کلاعی، أبو یزید، مصری ہیں، کہا گیا ہے کہ شریح بن حسنہؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ ثقہ اور عابد ہیں۔ ۱۶۸ھ میں وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
۵۔ حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ:۔ آپ حَيَوَةُ بْنُ شَرِيحٍ (مصرؓ) ابن صفوان بن مالک، تجیبی، أبوزرعة، المصری ہیں، ثقہ، ثبت، فقیہ، عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھے۔ منقول ہے کہ کنکری آپ کے ہاتھ میں دعاء کی برکت سے کھجور بن جاتی تھی، ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ میں آپ کی وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں شمار ہے۔

۶۔ أَبُو سَعِيدٍ الْجَمْعِيُّ: یہ أبو سعید، حمیری، شامی ہیں، مجہول اور غیر معروف راوی ہیں، اور معاذ بن جبلؓ سے ان کی روایت مرسل ہے امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ حضرت معاذ بن جبلؓ سے ان کا سماع نہیں ہے، تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: آپ معاذ بن جبل بن عمرو بن اوس، الأنصاری، أبو عبد الرحمن، خزر جی، جلیل القدر اور مشہور صحابی ہیں، احکام و قرآن کے زبردست عالم اور حلال و حرام کے امام تھے، (۲۱) سال کی عمر میں غزوہ بدر میں شریک ہوئے ۱۸ھ میں ملک شام میں طاعون عمواس میں آپؓ کی وفات ہوئی۔

### (۱۵) بَابُ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ

### غسل خانہ میں پیشاب کرنے کا بیان (۱۵)

الحديث / ۲۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَا سَنَاعَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَحْمَدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ أَخْبَرَنِي أَشْعَثُ وَقَالَ الْحَسَنُ عَنْ أَشْعَثِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَعْقِلٍ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي مُسْتَحَمِّهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ - قَالَ أَحْمَدُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ فِيهِ، فَإِنَّ عَامَّةَ الْوَسْوَاسِ مِنْهُ -

ترجمہ / ۲۷:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل اور حسن بن علی نے بیان کیا (احمد بن حنبل اور حسن بن علی) نے کہا ہم سے عبد الرزاق نے بیان کیا۔ احمد بن حنبل نے کہا (عبد الرزاق) نے کہا ہم سے معمر نے بیان کیا (معمر) نے کہا مجھے اشعث (بن عبد اللہ) نے خبر دی، (امام ابوداؤدؒ کے دوسرے شیخ) حسن نے کہا عن اشعث بن عبد اللہ (حسن بن علی اشعث بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں) (اشعث بن عبد اللہ) حسن (بصری) سے (حسن بصری) عبد اللہ بن مغفل سے روایت

کرتے ہیں۔ عبد اللہ بن مغفل نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص غسل خانہ (اور وضو خانہ) میں پیشاب نہ کرے۔ پھر اسی میں غسل (یا وضو) کرے۔ احمد (بن محمد بن حنبل) نے کہا پھر اس میں وضو کرے کیونکہ عام طور سے وساوس (کی بیماری) اسی سے ہوتی ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۷)

۱۔ أحمدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَنْبَلٍ:۔ یہ أحمد بن محمد بن حنبل بن ہلال، الشیبانی، أبو عبد اللہ، المروزی ہیں، ثقہ، حافظ حدیث، فقیہ اور ائمہ اربعہ میں سے ایک ہیں ۲۴۱ھ میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ الحسنُ بْنُ عَلِيٍّ:۔ یہ حسن بن علی بن محمد، ہذلی، أبو علی، خلال، حلوانی ہیں۔ ثقہ، حافظ حدیث اور صاحب تصانیف ہیں۔ ۲۴۲ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عَبْدُ الرَّزَّاقِ:۔ یہ عبد الرزاق بن ہمام بن نافع، حمیری، أبوبکر صنعانی ہیں، ثقہ، حافظ حدیث اور مشہور محدث ہیں۔ ۲۱۱ھ میں (۸۵) سال کی عمر میں وفات پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ مَعْمَرٌ:۔ یہ معمر بن راشد، ازدی، أبوعروۃ البصری ہیں۔ ثقہ، ثبت ہیں مگر ان کی مرویات میں کچھ کلام بھی پایا جاتا ہے ۱۵۴ھ میں (۵۸) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أَشْعَثُ:۔ یہ أشعث بن عبد اللہ بن جابر، الحدانی، الأزدی، أبو عبد اللہ، البصری ہیں۔ ”صدوق“ راوی ہیں، ابن حبان اور نسائی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ الحسن: یہ حسن بن ابی الحسن، البصری، أبوسعید، الأنصاری ہیں۔ حسن بصری سے مشہور و معروف ہیں۔ ثقہ، فقیہ اور مشہور بزرگ ہیں، روایات بیان کرنے میں ارسال اور تدریس بہت کرتے تھے۔ ایک سو دس ۱۱۰ھ میں تقریباً نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث (۱۷)۔

۷۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُغَفَّلٍ: آپ عبد اللہ بن عبد نہم، أبو عبد الرحمن، المزنی، مشہور صحابی ہیں، بیعت رضوان میں شریک رہے ہیں۔ بصرہ میں ۶۵ھ ستاون ہجری یا اسکے بعد وفات پائی۔

الحديث / ۲۸ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ الْحَمِيرِيِّ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: ((لَقِيتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ أَوْ يَبُولَ فِي مُعْتَسِلَةٍ))۔

ترجمہ / ۲۸: امام الہوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا (احمد بن یونس) نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا (زہیر) داؤد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں (داؤد بن عبد اللہ) حمید حمیری (جو عبد الرحمن کے بیٹے ہیں) سے روایت کرتے ہیں۔ (حمید حمیری) نے کہا میں ایک شخص (صحابی) سے ملا جو نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایسے ہی رہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ آپ ﷺ کے ساتھ رہے۔ (یعنی چار سال) اس شخص (صحابی) نے کہا رسول اللہ ﷺ نے روزانہ تیل نگٹھا کرنے اور غسل خانہ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا۔

## تعارف رجال حدیث (۲۸)

۱۔ أحمد بن یونس: یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس بن عبد اللہ بن قیس، تمیمی،

کوفی ہیں، ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ کوفہ میں دوسو ستائیس ۲۲۷ھ میں وفات پائی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ زُہَیْر:۔ یہ زہیر بن معاویہ بن حُدیج (بضم المهمله وفتح الدال مصغراً) أبو خيثمه، جُعَفَى، کوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں مگر یہ کہ ان کا سماع ابوالخث سے اختلاط کے بعد ہے۔ ۱۰۲ھ میں یا ایک سال بعد وفات ہوئی۔ ۴۷ھ کا بھی قول حافظ نے نقل کیا ہے۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:۔ یہ داؤد بن عبد اللہ، الأودى، أبو العلاء، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ حمید الحمیری:۔ یہ حمید بن عبد الرحمن، الحمیری، البصری ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ لَقِیْتُ رَجُلًا:۔ یہاں ”رجل“ کی تعیین میں اختلاف ہے۔ علامہ خلیل احمد سہارنپوری نے بذل المجہود میں مندرجہ ذیل اقوال نقل کئے ہیں (۱) عبد اللہ بن سرجس (۲) الحکم بن عمرو غفاری (۳) عبد اللہ بن مغفل مزی۔ ان میں سے جو بھی مراد ہوں۔ بہر حال وہ صحابی ہیں اور صحابی کی جہالت سے روایت غیر مقبول یا متروک نہیں ہوتی کیونکہ صحابہ کرامؓ سب کے سب عادل ہیں۔

۶۔ أبو هريرة:۔ آپ ابو ہریرہ، دوسی، یمانی، جلیل القدر صحابی ہیں، آپ حافظ صحابہ اور رسول اللہ ﷺ کے حاضر باش ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں نام اور ولدیت میں کافی اختلاف ہے۔ (۷۸) سال کی عمر میں ۷۵ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

(۱۶) بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ۔ سورخ میں پیشاب کرنے کی ممانعت کا بیان (۱۶)

الحديث / ۲۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مَيْسَرَةَ حَدَّثَنَا مَعَاذُ بْنُ هِشَامٍ



حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَرْجَسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يُبَالَ فِي الْجُحْرِ: ((قَالَ: قَالُوا لِقَتَادَةَ: مَا يَكْرَهُ مِنَ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ؟ قَالَ: كَانَ يُقَالُ إِنَّهَا مَسَاكِينُ الْجَنِّ)).

ترجمہ / ۲۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبید اللہ بن عمر بن میسرہ نے بیان کیا (عبید اللہ بن عمر) نے کہا ہم سے معاذ بن ہشام نے بیان کیا (معاذ بن ہشام) نے کہا مجھ سے میرے والد (ہشام) نے بیان کیا (ہشام) قتادہ سے روایت کرتے ہیں (قتادہ) حضرت عبد اللہ بن سرجسؓ سے روایت کرتے ہیں (عبد اللہ بن سرجس) نے کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے سوراخ (جس میں عام طور سے حشرات الارض کیڑے، مکوڑے اور موزی جانور وغیرہ رہتے ہیں) میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا (ہشام) نے کہا لوگوں نے حضرت قتادہ سے پوچھا کہ سوراخ میں پیشاب کرنا کیوں مکروہ (منوع) ہے۔ تو حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ کہا جاتا ہے کہ سوراخ جنوں (اور حشرات الارض اور جانوروں) کے رہنے کی جگہیں ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹)

۱- عبید اللہ بن عمر بن میسرہ: یہ عبید اللہ بن عمر بن میسرہ، القواری، ابوسعید، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۲۳۵ھ دو سو پینتیس ہجری میں پچاسی (۸۵) سال کی عمر میں وفات پائی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲- معاذ بن ہشام: یہ معاذ بن ہشام بن ابی عبد اللہ، الدستوائی، البصری ہیں۔ ”صدوق“ راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، ابن معین نے کہا کہ یہ حجت نہیں ہیں۔ ۲۰۰ھ دو سو ہجری میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- حَدَّثَنِي أَبِي: یہ معاذ بن ہشام کے والد ہشام بن ابی عبد اللہ سنبر، الدستوائی، ابوبکر، البصری ہیں۔ ثقہ ہیں۔ ۱۵۴ھ ایک سو پچوڑن ہجری میں (۷۸) سال کی عمر میں وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

- ۴۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامة بن قتادة، السدوسی، أبو الخطاب، البصری ہیں۔ ثقہ ہیں، ۱۷ھ ایک سوترہ ہجری میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث (۶)۔
- ۵۔ عبد اللہ بن سرجس:۔ آپ عبد اللہ بن سرجس، المزنی، البصری، صحابی ہیں، آپ سے کل (۱۷) سوترہ حدیثیں مروی ہیں۔

## (۱۷) بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

### بیت الخلاء سے نکلے تو کونسی دعا پڑھے (۱۷)

الحديث / ۳۰- حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ حَدَّثَنِي عَائِشَةُ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ قَالَ: غُفْرَانِكَ))۔

ترجمہ / ۳۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عمرو بن محمد الناقد نے بیان کیا (عمرو بن محمد الناقد) نے کہا ہم سے ہاشم بن قاسم نے بیان کیا (ہاشم بن قاسم) نے کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا، (اسرائیل) یوسف بن ابی بردہ سے روایت کرتے ہیں (یوسف بن ابی بردہ) اپنے باپ (ابو بردہ) سے روایت کرتے ہیں۔ (ابو بردہ) نے کہا مجھ سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے باہر آتے تو (یہ دعا) پڑھتے، غُفْرَانِكَ، (اے اللہ! ہم تیری مغفرت کے طلبگار ہیں)۔

## تعارف رجال حدیث (۳۰)

- ۱۔ عمرو بن محمد الناقد:۔ یہ عمرو بن محمد بن بُکَیر، الناقد، أبو عثمان، البغدادی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ۲۳۲ھ دوسو بیس ہجری میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۲۔ ہاشم بن القاسم:۔ یہ ہاشم بن القاسم بن مسلم، اللیثی، أبو النصر، البغدادی

ہیں اصلاً خراسانی ہیں، قصر آپ کا لقب ہے کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں ۲۰ھ دوسو سات ہجری میں (۷۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ إِسْرَائِيلُ: یہ اسرائیل بن یونس بن اُبی إسْحَق، السَّيِّعِي، الهمداني، أبويوسف، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۱۶۰ھ ایک سو ساٹھ ہجری میں یا اس کے بعد وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ یوسف بن اُبی بُرْدَة:۔ یہ یوسف بن اُبی بُردہ بن اُبی موسیٰ، الأشعری ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ ابنِ حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عن أبيه:۔ یہ یوسف بن اُبی بردہ کے والدِ محترم أبو بردة بن اُبی موسیٰ، الأشعری، الفقیہ ہیں، ان کا نام حارث اور عامر بتایا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۱۰۴ھ ایک سو چار ہجری یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ اسی (۸۰) سال سے زیادہ عمر پائی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عائشة:۔ آپ أم المؤمنین حضرت عائشة بنت اُبی بکر الصديقؓ ہیں۔ ۵۷ھ متاوان ہجری میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

## (۱۸) بَابُ كَرَاهِيَةِ مَسِّ الذِّكْرِ بِالْيَمِينِ فِي الْاِسْتِبْرَاءِ

استبراء (استنجاء) کرتے وقت ذکر (شرم گاہ) کو داہنے ہاتھ سے چھونا مکروہ ہے (۱۸)

الحديث / ۳۱- حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا حَدَّثَنَا

أَبَانُ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا بَالَ

أَحَدُكُمْ فَلَا يَمَسُّ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ، وَإِذَا شَرِبَ فَلَا يَشْرَبُ

نَفْسًا وَاحِدًا))۔

ترجمہ / ۳۱:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا (مسلم بن ابراہیم اور موسیٰ بن اسماعیل) نے کہا ہم سے ابان نے بیان کیا۔ (ابان) نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا (یحییٰ) عبد اللہ بن ابی قتادہ سے روایت کرتے ہیں (عبد اللہ بن ابی قتادہ) اپنے والد (ابوقتادہ) سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوقتادہؓ نے کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی پیشاب کرے تو داہنے ہاتھ سے ذکر (شرمگاہ) کو نہ چھوئے۔ اور جب بیت الخلاء جائے تو داہنے ہاتھ سے استنجاء نہ کرے۔ (یعنی ڈھیلے، پتھر وغیرہ کا استعمال داہنے ہاتھ سے نہ کرے) اور جب پانی پیئے تو ایک سانس میں نہ پیئے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۱)

۱۔ مسلم بن ابراہیم: - یہ مسلم بن ابراہیم، الأزدی، أبو عمرو، البصری ہیں۔ ثقہ اور کثیر الروایۃ ہیں۔ ۲۲۲ھ میں وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔  
۲۔ موسیٰ بن اسماعیل: - یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری، أبو سلمۃ، التبوذکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ أبان: - یہ أبان بن یزید، العطار، أبو یزید، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۶۰ھ ایک سو ساٹھ ہجری میں وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ یحییٰ: - یہ یحییٰ بن أبی کثیر، الطائی، أبو نصر، البمامی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تدلیس کرتے تھے۔ ۱۳۲ھ ایک سو تیس ہجری یا اس سے پہلے وفات ہوئی، پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي قَتَادَةَ: - یہ عبد اللہ بن أبی قتادہ، الأنصاری، أبو ابراہیم یا أبو یحییٰ، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۹۵ھ پچانوے ہجری میں وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عن أبيه: آپ عبد اللہ بن ابی قتادہ کے والد ابوقتادۃ الأنصاری السلمی ہیں۔ مشہور قول کے مطابق آپ کا نام حارث بن ربیع، المدنی ہے۔ ابوقتادہ کنیت ہے اور اسی سے مشہور ہیں جلیل القدر صحابی ہیں، صحابہ کرام میں ان کے علاوہ ابوقتادہ کسی اور کی کنیت نہیں ہے۔ آپ رسول اللہ ﷺ کے شہسوار کہے جاتے ہیں۔ غزوہ بدر کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔ صحیح قول کے مطابق ۵۴ھ چٹان ہجری میں ستر (۷۰) سال کی عمر میں وفات پائی۔

الحديث / ۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمَصِصِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ

أَبِي زَائِدَةَ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي أَيُّوبَ، يَعْنِي الْإِفْرِيقِيَّ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ وَمَعْبُدٍ عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخَزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَجْعَلُ يَمِينَهُ لَطْعَامِهِ، وَشَرَابَهُ وَثِيَابَهُ، وَيَجْعَلُ شِمَالَهُ لِمَا سِوَى ذَلِكَ))۔

ترجمہ / ۳۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن آدم بن سلیمان المصیسی نے بیان کیا (محمد بن آدم) نے کہا ہم سے ابن ابی زائدہ نے بیان کیا، (ابن ابی زائدہ) نے کہا ہم سے ابویوب یعنی الافریقی نے بیان کیا (ابویوب افریقی) عاصم سے روایت کرتے ہیں، (عاصم) مسیب بن رافع اور معبد سے (مسیب بن رافع اور معبد) حارثہ بن وہب خزاعی سے روایت کرتے ہیں، (حارثہ بن وہب) نے کہا مجھ سے زوج النبی ﷺ (ام المؤمنین) حضرت حفصہؓ نے بیان کیا حضرت حفصہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ کھانے، پینے اور کپڑے پہننے میں داہنے ہاتھ کا استعمال کرتے تھے، اور اس کے علاوہ (استنجا وغیرہ کے لئے) بائیں ہاتھ کا استعمال کرتے تھے۔

تعارف رجال حدیث (۳۲)

۱۔ محمد بن آدم بن سلیمان المصیسی: یہ محمد بن آدم بن سلیمان، الجہنی،

المصیسی ہیں، ”صدوق“ راوی ہیں، ۲۵۰ھ دوسو پچاس ہجری میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ابن ابی زائدة:۔ یہ یحییٰ بن زکریا بن ابی زائدة، الہمدانی، أبو سعید، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور متقن فی الحدیث ہیں۔ ۱۸۳ھ ایک سوتراسی یا ۱۸۴ھ ایک سو چوراسی ہجری میں وفات ہوئی، ترانوے (۹۳) سال کی عمر پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۳۔ أبو ایوب:۔ یہ عبد اللہ بن علی، الإفريقي۔ أبو ایوب، الکوفی ہیں۔ حافظ نے ”صدوق یخطی“ کہا ہے، ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عاصم:۔ یہ عاصم بن بھدلة بن أبی النجود، الأسدی، أبوبکر، المقرئ، الکوفی ہیں۔ قراء سبعہ میں سے ایک ہیں اور فن قراءت میں حجت مانے جاتے ہیں۔ صدوق راوی ہیں مگر وہم کا شکار ہیں۔ ۱۲۸ھ ایک سو اٹھائیس ہجری میں وفات ہوئی چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ المسیب بن رافع:۔ یہ مسیب بن رافع، الأسدی، أبو العلاء، الکوفی ہیں۔ پیدائشی نابینا تھے، ثقہ راوی ہیں ۱۰۵ھ ایک سو پانچ ہجری میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ مَعْبُدٌ:۔ یہ معبد بن خالد بن مُریر (مصغراً) الجدلی، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور عبادت گزار ہیں ۱۱۸ھ ایک سو اٹھارہ ہجری میں وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ حارثة بن وَهْب:۔ آپ حارثة بن وَهْب الخزاعی، صحابی ہیں۔ عبید اللہ بن عمر بن خطابؓ کے ماں شریک بھائی ہیں۔ آپ سے کل چھ (۶) حدیثیں مروی ہیں، جن میں سے چار (۴) متفق علیہ ہیں۔

۸۔ حَفْصَةُ:۔ آپ أم المؤمنین حضرت حفصة بنت عمر بن خطابؓ ہیں۔ حضرت عائشہؓ

کے بعد آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں، حضرت حفصہؓ سے کل ساٹھ (۶۰) حدیثیں مروی ہیں۔ ان میں سے تین (۳) متفق علیہ ہیں۔ حضرت امیر معاویہؓ کے دور خلافت میں ۴۵ھ پینتالیس ہجری یا ایک قول کے مطابق ۴۱ھ اکتالیس ہجری میں وفات ہوئی۔

**الحديث / ۳۳-** حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ أَبِي مُعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَتْ يَدْرُسُوكَ اللَّهُ ﷺ الْيُمْنَى لَطُفُورِهِ وَطَعَامِهِ، وَكَانَتْ يَذُوهُ الْيُسْرَى لِخَلَائِهِ وَمَا كَانَ مِنْ أَدَى))۔

ترجمہ / ۳۳:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے ابوتوبہ بن الربیع نے بیان کیا (ابوتوبہ بن الربیع) نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا (عیسیٰ بن یونس) ابن ابی عروبہ سے روایت کرتے ہیں (ابن ابی عروبہ) ابو معشر سے (ابو معشر) ابراہیم سے (ابراہیم) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا داہنا ہاتھ کھانے، پینے اور وضو وغیرہ (جیسے اچھے کاموں) کے لئے تھا اور آپ ﷺ کا بائیں ہاتھ استنجاء وغیرہ کے لئے تھا۔ (مثلاً ناک وغیرہ صاف کرنے کے لئے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳)

۱- ابوتوبہ:- یربیع بن نافع، الحلبي، ابوتوبه، الطرسوسي ہیں، ثقہ، حجت اور عابد ہیں۔ ۲۴۱ھ دو سو اکتالیس ہجری میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲- عیسیٰ بن یونس:- یہ عیسیٰ بن یونس بن ابی إسحاق، السیعی، أبو عمرو، الکوفی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ ۱۸۷ھ ایک سو ستاسی یا ۱۹۱ھ ایک سو اکیانوے ہجری میں وفات ہوئی، آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳- ابن ابی عروبہ:- یہ سعید بن ابی عروبہ، الیشکری، أبو النصر، البصري ہیں۔

ثقة اور حافظِ حدیث ہیں، کثیر التذلیس اور مختلط ہیں، ۱۵۶ھ ایک سو چھپن یا ۱۵۷ھ ایک سو ستاون ہجری میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبو معشر:۔ یہ زیاد بن کلیب (مصغراً) الحنظلی، أبو معشر، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۱۹ھ ایک سو انیس ہجری میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ إبراہیم:۔ یہ إبراہیم بن یزید بن قیس بن أسود، النخعی، أبو عمران، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۶۔ عائشة:۔ آپ أم المؤمنین حضرت عائشہ بنت أبی بکر الصدیقؓ ہیں۔ چھ سال کی عمر میں حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں اور نو سال کی عمر میں شوال ۱۱ھ ایک ہجری میں رخصتی ہوئی۔ آنحضور ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر اٹھارہ سال تھی صحیح قول کے مطابق ۱۷ھ ستاون ہجری میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۳۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ بْنُ بَزْجٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمَعْنَاهُ۔

ترجمہ / ۳۴:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن حاتم بن بزج نے بیان کیا (محمد بن حاتم) نے کہا ہم سے عبد الوہاب بن عطاء نے بیان کیا (عبد الوہاب بن عطاء) سعید سے روایت کرتے ہیں۔ (سعید) ابو معشر سے (ابو معشر) ابراہیم سے (ابراہیم) اسود سے (اسود) حضرت عائشہؓ سے (حضرت عائشہؓ) نبی کریم ﷺ سے (مذکورہ حدیث نمبر ۳۳) کے ہم معنی روایت نقل کرتی ہیں۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۴)

۱۔ محمد بن حاتم بن بزج:۔ یہ محمد بن حاتم بن بزج، البصری، أبو بکر



البغدادی ہیں، ثقہ راوی ہیں ۲۴۹ھ دو سواڑ نچاس ہجری میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عبد الوہاب :- یہ عبد الوہاب بن عطاء، الخفاف، أبو نصر، العجلی، البصری ہیں، حافظ نے ”صدوق“ کہا ہے مگر کبھی کبھی غلطی کر جاتے تھے۔ ابن معین، دارقطنی، ابن سعد اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ۲۰۴ھ دو سو چار یا ۲۰۶ھ دو سو چھ ہجری میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ سعید :- یہ سعید بن أبی عروبۃ، الیشکری، أبو النصر، البصری ہیں۔ ثقہ، حافظ حدیث ہیں، کثیر التذلیس ہیں، ۱۵۶ھ ایک سو چھپن ہجری یا اس کے بعد ۱۵۷ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۴۔ أبو معشر :- یہ زیاد بن کلیب (مصغراً) الحنظلی، أبو معشر، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۱۹ھ ایک سو انیس ہجری میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث (۳۳)۔

۵۔ إبراہیم :- یہ إبراہیم بن یزید بن قیس، النخعی، أبو عمران، الکوفی ہیں۔ ثقہ مدلس ہیں ۹۶ھ چھیانوے ہجری میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۶۔ الأسود :- یہ أسود بن یزید بن قیس، النخعی، أبو عمرو یا أبو عبد الرحمن، الکوفی، الفقیہ ہیں۔ ثقہ، کثیر الروایۃ، مخضرم، تابعی ہیں ۷۴ھ چوتھ ہجری یا ۷۵ھ میں وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ عائشۃ :- آپ أم المؤمنین حضرت عائشۃ بنت أبی بکر الصدیقؓ ہیں۔ ۷۵ھ ستاون ہجری میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

## (۱۹) بَابُ الْإِسْتِثَارَةِ فِي الْخَلَاءِ

قَضَائِ حَاجَتِ كَ وَتِ پَر دہ كرنے كا بیان (۱۹)

الحديث ۳۵- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ ثَوْرٍ عَنِ الْحَصِينِ الْجُبَرَانِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((مَنْ أَكْتَحَلَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ اسْتَجَمَرَ فَلْيُوتِرْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ، وَمَنْ أَكَلَ فَمَا تَحَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ، وَمَا لَكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْتَلِعْ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ وَمَنْ أَتَى الْغَائِطَ فَلْيَسْتَتِرْ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ إِلَّا أَنْ يَجْمَعَ كَثِيرًا مِنْ رَمْلٍ فَلْيَسْتَنْدِرْهُ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِي آدَمَ، مَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْسَنَ وَمَنْ لَا فَلَا حَرَجَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبُو عَاصِمٍ عَنْ ثَوْرٍ. قَالَ حُصَيْنُ الْحِمَيْرِيُّ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الصَّبَّاحِ عَنْ ثَوْرٍ فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو سَعِيدٍ الْخَيْرُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ -

ترجمہ / ۳۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ، رازی نے بیان کیا۔ (ابراہیم بن موسیٰ) نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا (عیسیٰ بن یونس) ثور سے روایت کرتے ہیں (ثور) حصین جبرانی سے (حصین الجبرانی) ابوسعید سے (ابوسعید) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں (ابو ہریرہؓ) نخی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سرمہ لگائے تو اس کو چاہئے کہ طاق مرتبہ (ایک، تین، یا پانچ دفعہ) لگائے۔ جو ایسا کرے تو اس نے مستحب (اچھا) کام کیا اور جو شخص ایسا نہ کرے تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ اور جو شخص پتھر (ڈھیلے وغیرہ) سے استنجا کرے تو اسے چاہئے کہ طاق (پتھر) استعمال کرے۔ جس نے ایسا کیا اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے تو کوئی حرج

(گناہ) نہیں ہے۔ اور جو شخص کھانا کھائے پھر (دانتوں میں خلال کرے) تو خلال کے ذریعہ جو (کھانا وغیرہ) دانتوں کے درمیان سے نکلے (تو اسے پھینک دے، اور زبان کے ذریعہ) جو کھانا وغیرہ دانتوں سے نکالے (تو اسے نگل جائے، جو ایسا کرے تو اس نے اچھا کیا اور جو ایسا نہ کرے تو کوئی حرج (گناہ) نہیں ہے۔ اور جو شخص بیت الخلاء جائے تو اسے چاہئے کہ پردہ کرے۔ اگر (پردہ کے لئے کوئی چیز) نہ پائے مگر یہ کہ ریت کو جمع کر کے ٹیلہ بنائے تو ایسا کر لے اور اس کی طرف پیٹھ کر لے۔ کیونکہ شیطان بنو آدم کی شرمگاہوں کے ساتھ کھلوڑ کرتا ہے، جو ایسا کر لے تو اس نے اچھا کیا اور جو نہ کرے تو کوئی حرج نہیں۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ (اس حدیث کو) ابو عاصم نے ثور سے روایت کیا۔ ابو عاصم نے (حصین السمرانی کے بجائے) حصین الحمری کہا۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ اس روایت کو ثور سے عبد الملک بن الصباح نے روایت کیا تو کہا ابوسعید الخیر (یعنی ابوسعید کے بعد الخیر کا اضافہ کیا) اور یہ ان کی خطا ہے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ابوسعید الخیر صحابی ہیں۔ (اور یہاں ابوسعید سے مراد ابوسعید۔ الجبرانی۔ الحمری۔ تابعی ہیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵)

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ الرازی:۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید بن زاذان، التمیمی، أبو اسحاق، الفراء، الصغیر ہیں، ثقہ اور حافظ حدیث ہیں ۲۲۰ھ دو سو بیس ہجری کے بعد وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عیسیٰ بن یونس:۔ یہ عیسیٰ بن یونس بن أبی إسحق، السبعی، أبو عمرو، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۱۸۰ھ ایک سو ستاسی یا ۱۹۱ھ ایک سو اکیانوے ہجری میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳۔ ثور:۔ یہ ثور بن یزید بن زیاد الکلاعی، أبو خالد، الحمصی، ہیں۔ صدوق، ثبت ہیں۔ ابن حبان۔ نسائی اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ ۱۵۰ھ یا ۱۵۵ھ ایک سو پچاس یا ایک سو پچپن ہجری میں وفات ہوئی۔

۴۔ الحُصَيْنُ الحُبْرَانِي:۔ یہ حُصَيْنُ (بمہملتین، مصغراً) ابن عبد الرحمن، الحُبْرَانِي (بضم مہملہ و سکون موحدة) الحمیری ہیں، مجهول راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو سعید:۔ یہ أبو سعید، الحُبْرَانِي، الحمصی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کے نام میں تین قول ہیں ۱۔ زیاد ۲۔ عامر ۳۔ عمر بن سعد، حافظ ابن حجر اور ابوزرعہ نے مجهول کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ أبو ہریرۃ:۔ آپ أبو ہریرۃ، دوسی، یمانی، جلیل القدر صحابی ہیں۔ ۷۵ھ ستاون ہجری میں (۷۸) اٹھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۷۔ أبو داؤد:۔ یہ مصنف کتاب ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، سجستانی ہیں۔ ۲۵۷ھ دو سو پچتر ہجری میں وفات ہوئی۔ (۲۲، ۲۳)۔

۸۔ أبو عاصم:۔ یہ ضحاک بن مخلد بن ضحاک بن مسلم، الشیبانی، أبو عاصم النبیل البصری ہیں ثقہ راوی ہیں۔ ۲۱۲ھ دو سو بارہ ہجری میں نوے سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۹۔ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ الصَّبَّاح:۔ یہ عبد الملک بن الصباح، المسمعی، أبو محمد، الصنعانی، البصری ہیں۔ حافظ نے ”صدوق“ اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ ۱۹۹ھ یا ۲۰۰ھ ایک سو ننانوے یا دو سو ہجری میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۱۰۔ ابوسعید الخیر: آپ ابوسعید، الخیر، الأنمارى، صحابی ہیں۔ آپ سے صرف ایک

حدیث مروی ہے۔

(۲۰) بَابُ مَا يُنْهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ

ان چیزوں کا بیان جن سے استنجاء کرنا ممنوع ہے (۲۰)

الحديث ۳۶- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهُمْدَانِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ الْمَصْرِيَّ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقُتَيْبَانِيِّ أَنَّ شَيْمَ بْنَ بَيْشَانَ أَخْبَرَهُ عَنْ شَيْبَانَ الْقُتَيْبَانِيِّ، ((أَنَّ مُسْلِمَةَ بْنَ مُخَلَّدٍ اسْتَعْمَلَ رُؤَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ عَلَى أَسْفَلِ الْأَرْضِ: قَالَ شَيْبَانُ: فَبَسَرْنَا مَعَهُ مِنْ كَوْمٍ شَرِيكَ إِلَى عُلَقَمَاءَ أَوْ مِنْ عُلَقَمَاءَ إِلَى كَوْمٍ شَرِيكَ يُرِيدُ عُلَقَامَ فَقَالَ رُؤَيْفِعُ: إِنْ كَانَ أَحَدُنَا فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيَأْخُذَ نَضْوًا خِيَةً. عَلَى أَنَّ لَهُ النِّصْفَ مِمَّا يَغْنَمُ وَلَنَا النِّصْفُ إِنْ كَانَ أَحَدُنَا لَيَطِيرُ لَهُ النَّصْلُ وَالرَّيْشُ وَلِلْآخِرِ الْقَدْحُ. ثُمَّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((يَارُؤَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُولُ بِكَ بَعْدِي فَأَخْبِرِ النَّاسَ أَنَّهُ مِنْ عَقْدٍ لِحَيَّتِهِ، أَوْ تَقْلَدَوْتُمْ أَوْ اسْتَنْجَى بِرَجِيعِ دَابَّةٍ أَوْ عَظْمٍ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا مِنْهُ بَرِيءٌ)).

ترجمہ ۳۶/- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے یزید بن خالد بن عبد اللہ بن مویہب الہمدانی نے بیان کیا (یزید بن خالد) نے کہا ہم سے مفضل یعنی ابن فضالہ مصری نے بیان کیا۔ (مفضل بن فضالہ) عیاش قتبانی سے روایت کرتے ہیں کہ شیم بن بیتان نے (عیاش بن عباس) کو خبر دی (شیم بن بیتان) شیبان القتبانی سے روایت کرتے ہیں (شیبان قتبانی) نے کہا حضرت مسلمہ بن مخلد نے رؤیف بن ثابت کو (مصر) کی سمندری جانب یا مغربی جانب کا والی (اور امیر) بنایا۔ حضرت شیبان نے کہا ہم لوگ

حضرت روبیعؓ کے ساتھ کوم شریک (ایک جگہ کا نام ہے) سے علقماء (ایک جگہ کا نام ہے) کی طرف چلے۔ یا (راوی حضرت شیبان کو شک ہے) علقماء سے کوم شریک کی طرف چلے۔ حضرت روبیعؓ کا ارادہ علقام (ایک جگہ کا نام ہے) تک جانے کا تھا۔ پھر حضرت روبیعؓ نے کہا ہم میں سے ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں اپنے بھائی (دوسرے شخص) سے اونٹ اس شرط پر لے لیتا تھا کہ (جنگ میں) مالِ غنیمت کے طور پر جو کچھ بھی اسے حاصل ہوگا اس کا آدھا (اونٹ) والے کے لئے ہوگا اور آدھا حصہ میرے لئے ہوگا۔ اگرچہ ایک کے حصہ میں تیر اور اس کا پر اور دوسرے کے حصہ میں اس کی لکڑی آتی تھی۔

پھر حضرت روبیعؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا (تھا) اے روبیع! شاید تمہیں میرے بعد لمبی زندگی ملے لہذا تم لوگوں کو یہ بات بتا دینا کہ جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ لگائی یا گلے میں دھاگہ (تانت، تعویذ وغیرہ) باندھا یا جانور کی لید سے یا ہڈی سے استنجاء کیا تو محمد ﷺ کا (ذمہ) اس سے بری ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۶)

۱۔ یزید بن خالد بن عبد اللہ بن مَوْہب الہمدانی :- یہ یزید بن خالد بن عبد اللہ بن مَوْہب، الرملی، أبو خالد، الہمدانی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ۲۳۲ھ دو سو تیس ہجری میں یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ المَفْضَل یعنی ابن فضالۃ المصری :- یہ مفضل بن فضالہ بن عبید بن ثمامہ، القتبانی، أبو معاویہ، المصری ہیں، ثقہ، فاضل، عابد اور قاضی مصر تھے۔ ابن سعد کا ان کو ضعیف کہنا خطا ہے ۱۸۱ھ ایک سو اکیاسی یا ۱۸۲ھ ایک سو بیاسی ہجری میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عباش بن عباس القتبانی :- یہ عباش بن عباس بن جابر، القتبانی، المصری،

أبو عبد الرحمن، الحمیری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ۳۳ھ ایک سو تینتیس ہجری میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ شُیْم بن بَیْتَان :- یہ شُیْم (مصغراً) اور تقریب میں شین کے کسرہ اور یا کے فتح کے ساتھ ہے (ابن بیتان، القتبانی، المصری ہیں، ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ شَیْبَان القتبانی :- یہ شیبان بن أمیة، یاشیبان بن قیس، القتبانی، أبو حذیفہ، المصری ہیں، مجہول راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے، سنن ابی داؤد میں ان سے یہی ایک روایت مروی ہے۔

۶۔ مَسْلَمَةُ بْنُ مُخَلَّدٍ :- آپ مسلمہ بن مخلد، الأنصاری، الزرقی، صحابی، ہیں۔ ۶۲ھ میں وفات ہوئی۔

۷۔ رُوَيْفِع بن ثابت :- آپ رُوَيْفِع بن ثابت بن السکن بن عدی، الأنصاری، المدنی، صحابی ہیں۔ ۵۶ھ میں وفات ہوئی۔

الحديث/ ۳۷- حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ عَنْ عِيَّاشٍ أَنَّ شَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ أَخْبَرَهُ بِهَذَا الْحَدِيثِ أَيْضًا عَنْ أَبِي سَالِمٍ الْجَيْشَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، يُذَكِّرُ ذَلِكَ وَهُوَ مَعَهُ مُرَابِطٌ بِحِصْنِ بَابِ الْيُونِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حِصْنُ الْيُونِ عَلَى جَبَلٍ بِالْفُسْطَاطِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ شَيْبَانُ بْنُ أُمِيَّةَ، يُكْنَى أَبَا حَذِيفَةَ.

ترجمہ / ۳۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے یزید بن خالد نے بیان کیا (یزید بن خالد) نے کہا ہم سے مفضل نے بیان کیا (مفضل) عیاش سے روایت کرتے ہیں، کہ شُیْم بن بَیْتَان نے ان کو (یعنی عیاش کو)۔ ابوسالم جیشانی سے بھی روایت کرتے ہوئے اس حدیث (یعنی حدیث نمبر ۳۶) کی خبر دی (ابوسالم جیشانی) عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں (ابوسالم نے کہا) کہ عبد اللہ بن عمرو

بن العاص ذکر کر رہے تھے اس (حدیث) کو اس حال میں کہ وہ (یعنی ابوسالم جیشانی) ان کے (یعنی عبداللہ بن عمرو) کے ساتھ قلعہ پر بابِ ایون کا محاصرہ کئے ہوئے تھے (یعنی قلعہ بابِ ایون کے محاصرہ کے وقت انہوں نے اس حدیث کو بیان کیا)۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ایون کا قلعہ فسطاط (یعنی مصر) میں پہاڑ پر واقع ہے۔ اور امام ابوداؤد نے کہا کہ وہ (یعنی شیبان) شیبان بن امیہ ہیں جن کی کنیت ابوحنیفہ ہے۔  
نوٹ:۔ امام ابوداؤد اس دوسری تعلیق سے شیبان کا تعارف کرانا چاہتے ہیں کہ شیبان مجہول راوی نہیں ہیں کیونکہ ان کے والد کا نام امیہ اور ان کی کنیت ابوحنیفہ معلوم ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷)

۱۔ یزید بن خالد:۔ یہ یزید بن خالد بن عبداللہ الہمدانی، أبو خالد، الرملی، ہیں ۲۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۲۔ مُفَضَّل:۔ یہ مفضل بن فضالہ بن عبید، القتبانی، أبو معاویہ، المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۳۔ عیاش:۔ یہ عیاش بن عباس بن جابر، القتبانی، أبو عبدالرحمن، الحمیری، المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۴۔ شمیم بن بَیْتَان:۔ یہ شمیم بن بیتان القتبانی، المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۶۔

۵۔ أبوسالم الجیشانی:۔ یہ سفیان بن ہانی، المصری، أبوسالم، الجیشانی، مخضرم، تابعی ہیں، آپ کے صحابی ہونے کا بھی قول ہے۔ ۸۰ھ اسی ہجری کے بعد وفات ہوئی۔

۶۔ عَبْدُ اللَّهِ بن عمرو:۔ یہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن وائل، السہمی،

أبو محمد یا أبو عبدالرحمن، القرشی ہیں۔ عبادلہ ثلاثہ اور فقہاء صحابہ میں سے ہیں آپ سے سات



سودھشیں مروی ہیں۔

الحديث/ ۳۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ حَدَّثَنَا زَكْرِيَّا بْنُ إِسْحَقَ أَخْبَرَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: ((نَهَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ نَتَمَسَّحَ بَعْضُ أَوْبَعْرِ))-

ترجمہ/ ۳۸:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا (احمد بن حنبل) نے کہا ہمیں روح بن عبادہ نے خبر دی (روح بن عبادہ) نے کہا ہم سے زکریا بن اسحاق نے بیان کیا (زکریا بن اسحاق) نے کہا ہم سے ابوالزبیر نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اس بات سے منع فرمایا کہ ہم ہڈی یا (جانوروں کی) لید سے استنجا کریں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸)

۱- أحمد بن محمد بن حنبل: دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۲- روح بن عبادہ: یہ روح بن عبادہ بن العلاء، القیس، أبو محمد، البصری ہیں۔ ثقہ اور صاحب تصانیف ہیں۔ دو سو پانچ یا سات ہجری ۲۰۵ھ میں وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- زکریا بن اسحاق: یہ زکریا بن اسحاق المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- أبو الزبیر: یہ محمد بن مسلم بن تدرس، الأسدی، أبو الزبیر المکی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۵۔ جابر بن عبد اللہ :- آپ جابر بن عبد اللہ، الأنصاری، الخزرجی، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

الحديث / ۳۹ - حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ الْحِمَصِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي عَمْرٍو السَّيَّانِيُّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: ((قَدِمَ وَقَدْ أُلْجِنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ أُمْتُكَ أَنْ يَسْتَنْجُوا بِعَظْمٍ أَوْ رُوثَةٍ أَوْ حُمَمَةٍ، فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ لَنَا فِيهَا رِزْقًا. قَالَ: فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ)).

ترجمہ / ۳۹ :- امام الہوداؤد نے کہا کہ ہم سے حیوہ بن شریح حمصی نے بیان کیا (حیوہ بن شریح) نے کہا ہم سے ابن عیاش نے بیان کیا (ابن عیاش) نے تکلی بن ابی عمرو سبیانی سے روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن الدیلمی سے انہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جناتوں کا ایک وفد آیا اور ان لوگوں نے کہا اے محمد ﷺ! آپ اپنی امت کو ہڈی، لید اور کونکہ سے استنجا کرنے سے منع کر دیں کیونکہ اللہ پاک نے ان چیزوں میں ہمارا رزق رکھا ہے۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمادیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۹)

۱۔ حیوہ بن شریح :- یہ حیوہ بن شریح (مصغراً) ابن یزید، الحضرمی، أبو العباس، الحمصی ہیں، ثقہ راوی ہیں، دو سو چوبیس ہجری ۲۲۴ھ میں وفات ہوئی دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ابن عیاش :- یہ اسماعیل بن عیاش بن سلیم (مصغراً) العنسی، أبو عتبہ، الحمصی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ اپنے شہر کے علاوہ دوسرے شہر کے اساتذہ سے روایت کرنے میں اختلاط کا شکار تھے ایک سواکیا سی یا بیاسی ہجری ۸۲/۸۱ھ میں وفات ہوئی، آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار

ہے۔

۳۔ یحییٰ بن ابی عمرو السَّیَّانِی:۔ یہ یحییٰ بن ابی عمرو السَّیَّانِی، أبوزرعة، الحمصی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ صحابہ کرامؓ سے مرسل روایت کرتے ہیں، ایک سواڑتالیس ہجری ۱۴۸ھ میں یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ الدَّیْلَمِی:۔ یہ عبد اللہ بن فیروز، الدیلمی، أبوبشر یا أبوبسر، المقدسی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ کبار تابعین میں سے ہیں، بعض لوگوں نے صحابہ میں شمار کیا ہے۔

۵۔ عَبْدُ اللَّهِ بن مسعود:۔ آپ عبد اللہ بن مسعود بن غافل، أبوعبد الرحمن، الہذلی ہیں۔ سابقین اولین اور کبار صحابہ میں سے ہیں۔ مدینہ میں بیس ہجری ۳۲ھ میں یا اس کے بعد وفات ہوئی۔

## (۲۱) بَابُ الْأَسْتِنَاجَاءِ بِالْأَحْجَارِ۔ پتھروں سے استنجا کرنے کا بیان (۲۱)

الحديث / ۴۰ - حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ قُرْطٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلْيَذْهَبْ مَعَهُ ثَلَاثَةُ أَحْجَارٍ يَسْتَطِيبُ بِهِنَّ فَإِنَّهَا تُجْزِي عَنْهُ))۔

ترجمہ / ۴۰:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے سعید بن منصور اور قتیبہ بن سعید نے بیان کیا۔ ان دونوں نے کہا ہم سے یعقوب بن عبد الرحمن نے بیان کیا (یعقوب بن عبد الرحمن) ابوحازم سے روایت کرتے ہیں، (ابوحازم) مسلم بن قرط (مسلم بن قرط) عروہ سے (عروہ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی جب بیت الخلاء جائے تو اپنے ساتھ (کم

از کم) تین پتھر لے جائے جن کے ذریعہ صفائی حاصل کرے کیونکہ تین پتھر اس کے لئے کافی ہوں گے۔  
(یعنی ان پتھروں سے مقام نجاست کی اچھی طرح صفائی ہو جائے گی)۔

### تعارف رجال حدیث (۴۰)

۱۔ سعید بن منصور:۔ یہ سعید بن منصور بن شعبۃ ابو عثمان، الخراسانی، المروزی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو ستائیس ہجری ۲۲۷ھ میں یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ قتیبہ بن سعید:۔ یہ قتیبہ بن سعید، ثقفی ہیں، دیکھیں حدیث (۲۵)۔

۳۔ یعقوب بن عبد الرحمن:۔ یہ یعقوب بن عبد الرحمن بن محمد بن عبد اللہ، القاری، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو اکیاسی ہجری ۱۸۱ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبو حازم:۔ یہ سلمہ بن دینار، أبو حازم، الأعرج، الأفرج، التمار، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ منصور کے دورِ خلافت میں ایک سو پینتیس ہجری ۱۳۵ھ میں یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ مسلم بن قرط:۔ یہ مسلم بن قرط، المدنی ہیں۔ حافظ نے مقبول کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، ان سے بہت کم روایتیں مروی ہیں سنن البوداؤد میں ان کی صرف یہی ایک روایت ہے، ضعیف راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام، الأسدی، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۷۔ عائشہ:۔ آپ أم المؤمنین حضرت عائشہ بنت أبی بکر الصدیقؓ ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ٤١ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ

هَشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ، قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ الْإِسْطِطَابَةِ فَقَالَ: بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ لَيْسَ فِيهَا رَجِيعٌ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَذَارَوَاهُ أَبُو أُسَامَةَ وَابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ هِشَامٍ -

ترجمہ / ۴۱:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا (ابومعاویہ) ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں (ہشام بن عروہ) عمرو بن خزیمہ سے (عمرو بن خزیمہ) عمارہ بن خزیمہ سے (عمارہ بن خزیمہ) حضرت خزیمہ بن ثابتؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت خزیمہ بن ثابتؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے استنجا کرنے والی چیزوں (یعنی جن چیزوں سے استنجا کیا جاتا ہے اُن) کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین پتھروں سے استنجا کرے جن میں گوبر (جانور کی لید) نہ ہو۔

### تعارف رجالِ حدیث (۴۱)

۱- عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ :- یہ عبداللہ بن محمد بن علی، النفیلی ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲- أَبُو مُعَاوِيَةَ :- یہ محمد بن خازم، ابومعاویہ، الضریر، الکوفی ہیں۔ دیکھیں (۷)۔

۳- هَشَامُ بْنُ عُرْوَةَ :- یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام، الأسدی، أبو المنذر یا أبو عبداللہ ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں۔ لیکن کبھی کبھی تدریس کرتے تھے۔ ایک سو پینتالیس یا چھیالیس ہجری ۴۶/۴۵ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- عَمْرِو بْنُ خُزَيْمَةَ :- یہ عمرو بن خزیمہ، المزنی، أبو خزیمہ، المدنی ہیں مقبول

راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقہ کہا ہے، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عمارۃ بن خزیمہ:- یہ عمارۃ بن خزیمہ بن ثابت، الأنصاری، الأوسی، أبو عبد اللہ یا أبو محمد المدنی ہیں۔ ثقہ اور قلیل الحدیث راوی ہیں۔ ایک سو پانچ ہجری ۱۰۵ھ میں پچھتر سال کی عمر میں وفات پائی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ خزیمہ بن ثابت:- یہ خزیمہ بن ثابت بن الفاکہ بن ثعلبہ، الأنصاری، أبو عمارۃ، المدنی ہیں۔ آپ کو ذوالشہادتین کہا جاتا ہے۔ غزوہ بدر اور دیگر تمام غزوات میں شریک رہے۔ سینتیس ہجری ۳۷ھ میں جنگ صفین میں شہید ہوئے۔

۷۔ أبو أسامة:- یہ حماد بن أسامة بن زید، القرشی، أبو أسامة، الکوفی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تالیس بھی کرتے تھے۔ دو سو ایک ہجری ۲۰۱ھ میں (۸۰) اسی سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۸۔ ابن نمیر:- یہ عبد اللہ بن نمیر (مصغراً) الہمدانی، أبو ہشام، الکوفی ہیں، ثقہ راوی ہیں، ایک سو ننانوے ہجری ۱۹۹ھ میں چوراسی سال کی عمر میں وفات پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

## (۲۲) بَابُ فِي الْإِسْتِبْرَاءِ - استبراء کا بیان (۲۲)

الحديث/ ۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَخَلْفُ بْنُ هِشَامٍ الْمُقَرِّيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَحْيَى التَّوَّامُ ح. وَأَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ التَّوَّامُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنْ أُمِّهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((بَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَامَ عُمَرُ خَلْفَهُ بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا عُمَرُ؟ فَقَالَ: هَذَا مَاءٌ تَتَوَضَّأُ بِهِ. قَالَ: مَا أَمَرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ أَنْ اتَّوَضَّأَ، وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً))۔

ترجمہ / ۴۲ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید اور خلف بن ہشام المقری نے بیان کیا۔ ان دونوں حضرات نے کہا ہم سے عبد اللہ بن یحییٰ التوأم نے بیان کیا۔ تحویل۔ (تحویل سند) امام ابوداؤد نے کہا اور ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا (عمرو بن عون) نے کہا ہمیں ابویعقوب التوأم نے خبر دی۔ (ابویعقوب، عبد اللہ بن یحییٰ، التوأم) عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں۔ (عبد اللہ بن ابی ملیکہ) اپنی ماں (میمونہ بنت الولید) سے (میمونہ بنت الولید) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے پیشاب کیا اور حضرت عمر بن خطابؓ پانی کا کوزہ (وضو کا برتن لے کر) آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا اے عمر یہ کیا ہے۔ حضرت عمرؓ نے کہا وضو کا پانی ہے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے اس کا حکم نہیں دیا گیا کہ میں جب جب پیشاب کروں تو وضو کروں۔ اور اگر میں ایسا کروں تو یہ سنت (مؤکدہ) ہو جائے گی۔ (لہذا اس سے یہ ثابت ہوا کہ استنجا کے بعد وضو کرنا صرف مستحب ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۴۲)

۱۔ قتیبہ بن سعید :- یہ قتیبہ بن سعید ثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ خلف بن ہشام :- یہ خلف بن ہشام بن ثعلب، المقری، البزار، البغدادی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو انتیس ہجری ۲۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عبد اللہ بن یحییٰ التوأم :- یہ عبد اللہ بن یحییٰ بن سلمان، الثقفی، ابویعقوب، التوأم، البصری ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں ضعیف راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عمرو بن عون :- یہ عمرو بن عون بن اوسی، الواسطی، أبو عثمان، البزار، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو پچیس ہجری ۲۲۵ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار

ہے۔

۵۔ أبویعقوب التوأم :- یہ عبداللہ بن یحییٰ ہیں جو ابھی اسی حدیث میں نمبر (۳) پر مذکور

ہوئے۔

۶۔ عَبْدُ اللَّهِ بن أَبِي مُلَيْكَةَ :- یہ عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ زبیر بن عبداللہ، التیمی، أبو محمد، المکی ہیں۔ ثقہ۔ فقیہ۔ تابعی ہیں۔ آپؑ نے تیس صحابہ کو پایا۔ ایک سو سترہ ہجری ۷۱ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔

۷۔ عن أمه :- یہ عبداللہ بن ابی ملیکہ کی والدہ میمونۃ بنت الولید بن الحارث، الأنصاریہ، ہیں۔ حافظؑ نے ثقہ کہتے ہوئے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔ مزنیؒ نے مبہمات میں ذکر کیا ہے۔ اور منذریؒ نے مجہول کہا ہے۔

۸۔ عائشۃ :- آپؐ ام المؤمنین حضرت عائشۃ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں (۱۸)۔

۹۔ عمر :- آپؓ عمر بن الخطاب بن نفیل (مصغراً) العدوی، القرشی، أبو حفص، المکی، أمير المؤمنین میں عشرہ مبشرہ اور فقہاء صحابہ، اور خلفائے راشدین میں سے ہیں۔ تیس ہجری ۲۳ھ میں، شہید ہوئے۔

(۲۳) بَابُ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ - پانی سے استنجا کرنے کا بیان (۲۳)

الحديث/ ۴۳ - حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْوَاسِطِيَّ عَنْ خَالِدٍ يَعْنِي الْحَدَّاءَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ حَائِطًا وَمَعَهُ غُلَامٌ مَعَهُ مِضَاةٌ وَهُوَ أَصْغَرُنَا، فَوَضَعَهَا عِنْدَ السِّدْرَةِ فَقَضَى حَاجَتَهُ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اسْتَنْجَى بِالْمَاءِ)) -



ترجمہ / ۴۳:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا (وہب بن بقیہ) خالد یعنی خالد الواسطی سے روایت کرتے ہیں (خالد الواسطی) خالد یعنی خالد الحذاء سے (خالد الحذاء) عطاء بن ابی میمونہ سے (عطاء بن ابی میمونہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ اور آپ ﷺ کے ساتھ ایک لڑکا تھا (یعنی حضرت عبد اللہ بن مسعود صحابیؓ)۔ جن کے ساتھ وضو کا برتن تھا۔ راوی حدیث (حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ) اور وہ لڑکا ہم میں سب سے چھوٹا تھا۔ پھر انہوں نے وہ برتن ایک پیری کے درخت کے پاس رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ضرورت پوری کی (پیشاب / پاخانہ کیا) اور پانی سے استنجا فرمایا پھر ہمارے پاس تشریف لے آئے۔ (اس حدیث میں اس امر کی دلیل موجود ہے کہ پانی سے استنجا کرنا شرعاً ثابت ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۴۳)

- ۱- وہب بن بقیہ: - یہ وہب بن بقیہ بن عثمان بن سابور، أبو محمد، الواسطی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسوا تالیس ہجری ۲۳۹ھ میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۲- خالد الواسطی: - یہ خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن، الواسطی، أبو الہیثم، یا أبو محمد، المزنی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ایک سو بیاسی ہجری ۸۲ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۳- خالد الحذاء: - یہ خالد بن مہران، الحذاء، أبو المنزل، البصری، القرشی ہیں۔ ثقہ تابعی ہیں۔ ارسال کرتے تھے۔ ایک سو بیاسی ہجری ۸۲ھ میں یا ایک سال قبل وفات ہوئی پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴- عطاء بن ابی میمونہ: - یہ عطاء بن ابی میمونہ أبو معاذ، البصری مولیٰ انس بن مالک ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو اکتیس ہجری ۱۳۱ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ انس بن مالک:۔ یہ انس بن مالک بن النضر، الأنصاری، صحابی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص تھے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۶۔ غُلام:۔ امام بخاریؒ نے کہا کہ غلام سے مراد یہاں۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہیں۔ اور صاحب المنہل نے لکھا ہے کہ حضرت جابرؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے مراد ہونے کا بھی احتمال ہے۔

الحديث / ۴۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا مَعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي مَيْمُونَةَ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((نَزَلَتْ هَذِهِ آيَةٌ فِي أَهْلِ قُبَاءَ فِيهِ رَجُلٌ يُحْبُونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا)) قَالَ: كَانُوا يَسْتَجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ فِيهِمْ هَذِهِ آيَةٌ۔

ترجمہ / ۴۴:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں معاویہ بن ہشام نے خبر دی (معاویہ بن ہشام) یونس بن الحارث سے روایت کرتے ہیں۔ (یونس بن الحارث) ابراہیم بن ابی میمونہ سے (ابراہیم) ابوصالح سے (ابوصالح) حضرت ابو ہریرہؓ سے (حضرت ابو ہریرہؓ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ آیت اہل قباء کے بارے میں نازل ہوئی۔ یعنی ﴿فِيهِ رَجُلٌ يُحْبُونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا﴾ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا وہ لوگ (یعنی اہل قباء) پانی سے استنجا کیا کرتے تھے۔ پھر ان کے بارے میں مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ (آیت مذکورہ میں ”تطہر“ سے مراد ”استنجا بالماء“ پانی سے استنجا کرنا ہے۔ کیونکہ صفائی اور پاکیزگی پانی ہی کے ذریعہ عمدہ اور اچھی طرح حاصل ہوتی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۴۴)

۱۔ محمد بن العلاء:۔ یہ محمد بن العلاء، الہمدانی ہیں، دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۲۔ معاویہ بن ہشام :- یہ معاویہ بن ہشام، الأزدی، أبو الحسن، الکوفی ہیں۔ ان کو معاویہ بن العباس بھی کہا جاتا ہے۔ صدوق، کثیر الخطاء ہیں۔ ابن حبان نے ثقہ اور کثیر الخطاء کہا ہے۔ دوسو چار یا پانچ ۲۰۴/۵ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ یونس بن الحارث :- یہ یونس بن حارث، ثقفی، اصلاً طائفی ہیں۔ کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ضعیف راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ ابراہیم بن اُبی میمونہ :- یہ ابراہیم بن اُبی میمونہ، حجازی ہیں۔ مجہول الحال ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو صالح :- یہ ذکوان، أبو صالح، السمان، الزیات، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو ایک ہجری ۱۰۱ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۶۔ أبو ہریرہ :- آپ أبو ہریرہ، دوسی، یمانی، صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

## (۲۴) بَابُ الرَّجُلِ يَدُلُّكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَجْلَى

استنجا کرنے کے بعد اپنا ہاتھ زمین پر (مٹی پر) رگڑنے کا بیان (۲۴)

الحديث/ ۵۰ ۴ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ خَالِدٍ اَخْبَرَنَا اسْوَدُ بْنُ غَامِرٍ اَخْبَرَنَا شَرِيْكُ (ح) وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ يَعْنِي الْمُخَرَّمِيَّ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ جَرِيرٍ عَنِ الْمُعْبِرَةِ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَى الْخَلَاءَ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فِي تَوْرٍ أَوْ رُكْوَةٍ فَاسْتَجْلَى قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثٍ وَكِيعٍ ثُمَّ مَسَحَ يَدَهُ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِإِنَاءٍ آخَرَ فَنَوَضًا.)) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ الْأَسْوَدِ بْنِ غَامِرٍ أَتَمُّ -

ترجمہ/ ۴۵ :- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا (ابراہیم) نے کہا

ہم سے اسود بن عامر نے بیان کیا (اسود بن عامر) نے کہا ہم سے شریک نے بیان کیا (تحویل سند) امام ابوداؤد نے کہا اور ہم سے محمد بن عبد اللہ، الحمری نے بیان کیا (محمد بن عبد اللہ) نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا۔ (وکیع) شریک سے (شریک) ابراہیم بن جریر سے روایت کرتے ہیں۔ (ابراہیم بن جریر) مغیرہ سے (واضح رہے کہ یہاں سند میں مغیرہ کا واسطہ ناخین کی غلطی ہے۔ اصل اور محفوظ سند ابراہیم بن جریر عن ابی زرہ ہے) (مغیرہ) ابوزرہ سے (ابوزرہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا نبی کریم ﷺ جب قضائے حاجت کے لئے تشریف لے جاتے تو میں تانبے یا پتھریا چمڑے کے برتن میں پانی لے کر حاضر ہوتا۔ پھر آپ ﷺ اس پانی سے استنجا کرتے۔ امام ابوداؤد نے کہا وکیع عن شریک کی روایت میں (اتنا اضافہ) ہے کہ پھر آپ ﷺ اپنا ہاتھ زمین پر رکھ کر دھوتے تھے۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں پھر میں پانی کا دوسرا برتن لے آتا تو آپ ﷺ اس سے وضو فرماتے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ اسود بن عامر کی روایت وکیع کی روایت سے زیادہ تام اور مکمل (ومفصل) ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۴۵)

۱۔ ابراہیم بن خالد:۔ یہ ابراہیم بن ابی الیمان، الکلبی، أبو ثور، الفقیہ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو چالیس ہجری ۲۴۰ھ میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ اسود بن عامر:۔ یہ الأسود بن عامر، أبو عبد الرحمن، الشامی ہیں۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک، النخعی، أبو عبد اللہ، الکوفی ہیں۔ واسط اور کوفہ کے قاضی رہے ہیں۔ صدوق، کثیر الخطاء ہیں۔ منصب قضاء پر فائز ہونے کے بعد حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ایک سو ستتر یا اٹھتر ۷۸/۷۷ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ محمد بن عبد اللہ المخرمی :- یہ محمد بن عبد اللہ بن المبارک المخرمی،

أبو جعفر البغدادی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دوسو پچوٹن یا پچپن ہجری ۵۵/۲۵۴ھ میں وفات ہوئی گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ وکیع :- یہ وکیع بن الجراح، الرواسی، أبوسفیان، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۶۔ إبراہیم بن جریر :- یہ إبراہیم بن جریر بن عبد اللہ، بجلي ہیں، صدوق ہیں مگر اپنے والد سے ان کا سماع نہیں ہے۔ والد سے بطریق عنعنہ، مرسل روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے ثقہ اور ابن قطان نے مجہول الحال کہا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ المغیرۃ :- شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ یہ نام سند میں نا سخی کی غلطی ہے صحیح نسخوں میں ابراہیم اور ابوزرعہ کے درمیان ”المغیرۃ“ نہیں ہے۔ اور یہی صحیح ہے کیونکہ المغیرۃ قدام کے نہ تو ابراہیم کے کوئی شیخ ہیں اور نہ ہی ابوزرعہ کا کوئی شاگرد ہے۔

۸۔ أبوزرعة :- یہ أبوزرعة بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ، البجلي، الکوفی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں نام میں اختلاف ہے ہرم، عمرو، عبد اللہ، عبد الرحمن اور جریر وغیرہ نام منقول ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔

۹۔ أبو هريرة :- آپ أبو هريرة، مشہور صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

(۲۵) بَابُ السَّوَاكِ - مسواک کرنے کا بیان (۲۵)

الحديث ۶/ ۴ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: ((لَوْلَا أَنِّي أَشَقُّ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ لَأَمَرْتُهُمْ بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ وَبِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ))۔

ترجمہ / ۴۶:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا (قتیبہ بن سعید) سفیان سے روایت کرتے ہیں (سفیان) ابوالزناد سے (ابوالزناد) أعرج سے (أعرج) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوہریرہؓ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مسلمانوں (مومنین) پر مشقت اور بوجھ کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں عشاء کی نماز کو (تہائی رات یا آدھی رات تک) مؤخر کرنے کا اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دے دیتا۔ (جمہور کے نزدیک دونوں مذکورہ امر استحبائی ہیں)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۴۶)

۱۔ قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید، ثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۵)۔

۲۔ سفیان:- یہ سفیان بن عیینہ، الہلالی، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹)۔

۳۔ ابوالزناد:- یہ عبداللہ بن ذکوان، القرشی، أبو عبدالرحمن المدنی ہیں۔ ابوالزناد کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں۔ ایک سو تیس ہجری ۱۳۰ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ الأعرج:- یہ عبدالرحمن بن ہرْمُز، الهاشمی، أبوداؤد، المدنی ہیں۔ الأعرج لقب ہے۔ ثقہ اور کثیر الحدیث ہیں۔ ایک سو سترہ ہجری ۱۷۰ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابوہریرہ:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث / ۴۷- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ زَيْدِ

بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((لَوْلَا أَنِ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)). قَالَ أَبُو سَلَمَةَ: فَرَأَيْتُ زَيْدًا يَجْلِسُ فِي الْمَسْجِدِ وَإِنَّ السَّوَاكَ مِنْ أَذْنِهِ مَوْضِعُ الْقَلَمِ مِنْ أَذُنِ الْكَاتِبِ، فَكُلَّمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ اسْتَاكَ۔

ترجمہ / ۴۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے محمد بن اسحاق نے بیان کیا (محمد بن اسحاق) محمد بن ابراہیم التیمی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے وہ زید بن خالد جہنیؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اگر مجھے اپنی امت پر مشقت کا خوف نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔ (راوی حدیث) حضرت ابوسلمہ کہتے ہیں کہ میں نے (اپنے شیخ) حضرت زیدؓ کو مسجد میں (نماز کے انتظار میں) بیٹھے ہوئے دیکھا ہے۔ اور آپؐ کی مسواک کان پر رکھی ہوتی تھی جہاں کا تب اپنا قلم رکھتا ہے۔ (یعنی کان کے اوپر کے حصہ میں) جب آپؐ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مسواک کرتے۔ (یہ آپؐ کا انفرادی عمل ہے۔ لہذا اس کو حجت نہیں بنایا جاسکتا، عام صحابہ کا معمول یہ نہ تھا)۔

### تعارف رجال حدیث (۴۷)

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ:- یہ ابراہیم بن موسیٰ الرازی ہیں دیکھیں حدیث (۳۵)۔

۲۔ عیسیٰ بن یونس:- یہ عیسیٰ بن یونس، السبیعی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۳۔ محمد بن إسحاق:- یہ محمد بن إسحاق، امام المغازی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۴۔ محمد بن ابراہیم:- یہ محمد بن ابراہیم بن الحارث، القرشی، أبو عبد اللہ التیمی، الممدنی ہیں۔ ثقہ راوی اور فقیہ محدث تابعی ہیں۔ لیکن منکر حدیثیں بھی روایت کرتے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ایک سو بیس ہجری ۱۲۰ھ میں مدینہ منورہ میں وفات ہوئی، چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبوسلمہ بن عبد الرحمن :- یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن یا اسماعیل بن

عبد الرحمن ہیں۔ ابوسلمہ کنیت سے مشہور ہیں یکھیں حدیث (۱)۔

۶۔ زید بن خالد الجہنی :- آپ زید بن خالد، الجہنی، المدنی، أبوعبد الرحمن یا

أبو طلحہ، مشہور صحابی ہیں کوفہ یا مدینہ منورہ ہیں۔ اڑسٹھ یا اٹھتر ہجری ۸/۶۸ھ میں پچاسی سال کی عمر

میں وفات پائی۔

الحديث ۸/ ۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ الطَّائِيُّ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ

إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ قُلْتُ:

((أَرَأَيْتَ تَوَضَّأَ (تَوَضَّؤُ) ابْنُ عُمَرَ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرِ طَاهِرٍ، عَمَّ ذَاكَ؟ فَقَالَ:

حَدَّثَنِيهِ أَسْمَاءُ بِنْتُ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنَ أَبِي عَامِرٍ حَدَّثَهَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِالْوُضُوءِ لِكُلِّ صَلَاةٍ طَاهِرًا وَغَيْرِ طَاهِرٍ، فَلَمَّا شَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ أَمَرَ

بِالسَّوَاكِ لِكُلِّ صَلَاةٍ)) فَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَرَى أَنَّ بِهِ قُوَّةً، فَكَانَ لَا يَدْعُ الْوُضُوءَ لِكُلِّ

صَلَاةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ رَوَاهُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ: غَيْبُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ.

ترجمہ ۴۸ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عوف الطائی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم

سے احمد بن خالد نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے محمد اسحق نے بیان کیا (محمد بن اسحق) محمد بن یحییٰ بن

حبان سے روایت کرتے ہیں۔ وہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں۔ محمد بن یحییٰ نے کہا میں

نے حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے پوچھا کہ کیا حضرت عبد اللہ بن عمر ہر نماز کے لئے (نیا) وضو

فرماتے تھے عام اس سے کہ آپؐ با وضو ہوتے یا نہ ہوتے۔ تو حضرت عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر نے کہا مجھ

سے اسماء بنت زید بن الخطاب نے بیان کیا یہ کہ ان سے عبد اللہ بن حنظلہ بن ابی عامر نے بیان کیا تھا کہ

رسول اللہ ﷺ کو ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنے کا حکم دیا گیا تھا چاہے آپ ﷺ (پہلے سے) با وضو ہوں



یا نہ ہوں، جب آپ ﷺ پر یہ چیز دشوار ہوئی (یعنی ہر نماز کے لئے نیا وضو کرنا) تو آپ ﷺ کو ہر نماز کیلئے مسواک کرنے کا حکم دیا گیا۔ لیکن ابن عمرؓ سمجھتے تھے کہ ان میں طاقت و قوت ہے لہذا وہ ہر نماز کے لئے (نیا) وضو کرنے کو نہیں چھوڑتے تھے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابراہیم بن سعد نے بھی اس روایت کو محمد بن اسحاق سے روایت کیا ہے لیکن انہوں نے (عبداللہ بن عبداللہ بن عمر کی بجائے اپنی روایت میں) عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر کہا۔

### تعارف رجال حدیث (۴۸)

۱۔ محمد بن عوف الطائی:۔ یہ محمد بن عوف بن سفیان، الطائی، أبو جعفر، الحمصی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دوسو بہتر یا دوسو بہتر ۲۷۳/۲۷۲ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ أحمد بن خالد:۔ یہ أحمد بن خالد بن موسیٰ، الوہبی، أبو سعید، الکندی ہیں۔ صدوق راوی ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ دوسو چودہ یا پابندرہ ۲۱۴/۱۱۵ھ میں وفات ہوئی نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ محمد بن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق بن یسار، إمام المغازی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۴۔ محمد بن یحیٰ بن حبان:۔ یہ محمد بن یحیٰ بن حبان بن منقذ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۵۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر:۔ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، العدوی، أبو عبد الرحمن، الممدنی ہیں۔ ابن عمرؓ کے بڑے لڑکے ہیں۔ ثقہ اور قلیل الحدیث ہیں۔ ایک سو پانچ ہجری ۱۰۵ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابن عمر :- آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدوی، القرشی، صحابی ہیں  
دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۷۔ أسماء بنت زید بن الخطاب :- یہ أسماء بنت زید بن الخطاب، القرشیۃ  
العدویۃ ہیں۔ ابن مندہ اور ابن حبان نے صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ائمہ ستہ میں سے صرف ابوداؤد  
نے ان کی روایت لی ہے۔ عبد اللہ بن عمرو بن نفیل سے پہلے ان کی وفات ہوئی۔

۸۔ عَبْد اللہ بن حنظلہ بن اُبی عامر :- یہ عبد اللہ بن حنظلہ بن اُبی عامر الراہب،  
أبو عبد الرحمن یا أبوبکر، الأنصاری، صحابی رسول ﷺ ہیں۔ چار ہجری ۴ھ میں پیدا ہوئے اور  
واقعہ حرہ میں ترسیٹھ ہجری ۶۳ھ میں شہید ہوئے۔

۹۔ إبراهيم بن سعد :- یہ إبراهيم بن سعد بن إبراهيم بن عبد الرحمن، الزہری،  
أبو إسحق، القرشی، المدنی ہیں۔ ثقہ اور حجت ہیں۔ ایک سو آٹھ میں ان کی پیدائش ہے ایک سو  
پچاس ہجری ۱۸۵ھ میں یا اس سے دو تین سال پہلے وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۱۰۔ عُبيد اللہ بن عَبْد اللہ :- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدوی،  
أبو بکر، المدنی ہیں، ثقہ راوی ہیں، تابعی ہیں۔ ایک سو چھ ہجری ۱۰۶ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ  
میں آپ کا شمار ہے۔

## (۲۶) بَابُ كَيْفَ يُسْتَاك

یہ باب ہے اس بارے میں کہ مسواک کس طرح کی جائے (۲۶)

الحديث/ ۹- ۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَ سَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا  
حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ غِيلَانَ بْنِ جَرِيرٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مُسَدَّدٌ، قَالَ: ((أَتَيْنَا رَسُولَ

اللہ ﷺ نَسْتَحْمِلُهُ فَرَأَيْتُهُ يَسْتَاكُ عَلَى لِسَانِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَقَالَ سُلَيْمَانُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَسْتَاكُ وَقَدْ وَضَعَ السَّوَاكَ عَلَى طَرَفِ لِسَانِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِهْ (۱) .. يَعْنِي يَتَهَوَّعُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مُسَدَّدٌ: كَانَ حَدِيثًا طَوِيلًا اخْتَصَرَهُ (وَلَكِنِّي اخْتَصَرْتُهُ).

ترجمہ / ۴۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد اور سلیمان بن داؤد العتکی نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا (حماد بن زید) غیلان بن جریر سے روایت کرتے ہیں وہ ابوبردہ سے وہ اپنے باپ (ابوموسیٰ اشعریؒ) سے روایت کرتے ہیں۔ مسدد کی روایت کے الفاظ یہ ہیں۔ ابوموسیٰ اشعریؒ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس سواری طلب کرنے کے لئے آئے (کہ غزوہ تبوک میں شرکت کے لئے آپ ﷺ ہمارے لئے سواری کا بندوبست اور انتظام فرمادیں) تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ زبان پر مسواک کر رہے تھے۔ ابوداؤدؒ نے کہا کہ اور سلیمان بن داؤد کے الفاظ یہ ہیں۔ ابوموسیٰ اشعریؒ نے کہا میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ (اس وقت) مسواک کر رہے تھے اور مسواک زبان کے ایک طرف رکھے ہوئے اُہ اُہ کر رہے تھے یعنی گلا صاف کر رہے تھے۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ مسدد نے کہا کہ یہ حدیث لمبی تھی میں نے اسے مختصر کر دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۴۹)

۱- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲- سلیمان بن داؤد العتکی:- یہ سلیمان بن داؤد، العتکی، أبو الربیع البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسو چونتیس ہجری ۲۳۴ھ میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- حماد بن زید:- یہ حماد بن زید، ازدی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

۴- غیلان بن جریر:- یہ غیلان بن جریر، المعولی، الأزدی، البصری ہیں۔ ثقہ راوی

ہیں۔ ایک سو انیس ہجری ۱۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

- ۵۔ ابوبردہ:- یہ ابوبردہ بن ابی موسیٰ الأشعری ہیں۔ نام حارث یا عامر ہے ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو چار ہجری ۱۰۴ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۶۔ عَنْ أَبِيهِ:- آپ ابوبردہ کے والد عبداللہ بن قیس، ابو موسیٰ، الأشعری، صحابی ہیں۔
- دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

### (۲۷) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو دوسرے کی مسواک سے مسواک کرے (۲۷)

الحديث / ۵۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى أَخْبَرَنَا عَبْدُ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتَنْ وَعِنْدَهُ رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ، فَأَوْحَى إِلَيْهِ فِي فَضْلِ السِّوَاكِ أَنْ كَبِّرَ، أَعْطِيَ السِّوَاكَ أَكْبَرُهُمَا))۔

ترجمہ / ۵۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عنبہ بن عبد الواحد نے بیان کیا (عنبہ بن عبد الواحد) ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ (حضرت عروہ بن الزبیر) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ مسواک کر رہے تھے اور آپ ﷺ کے پاس دو (۲) آدمی (صحابی) تھے، اُن میں سے ایک دوسرے سے بڑے تھے۔ پھر آپ ﷺ کے پاس مسواک کی فضیلت کے بارے میں وحی آئی (یعنی جب آپ ﷺ نے مسواک ان دونوں حضرات میں سے اس شخص کو جو چھوٹے تھے دینی چاہی تو وحی کے ذریعہ آپ ﷺ کو حکم دیا گیا کہ) بڑے کا ہا ز کیجئے (یعنی) مسواک ان میں سے بڑے کو دیجئے۔

### تعارف رجال حدیث (۵۰)

۱۔ محمد بن عیسیٰ:- یہ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، البغدادی ہیں دیکھیں حدیث ۲۴۔

۲۔ عَنبَسَةُ بن عَبْدِ الواحد :- یہ عَنبَسَةُ بن عبد الواحد بن أمية الأموي، أبو خالد، الكوفي، الأعور ہیں۔ ثقہ عابد ہیں آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ هشام بن عروة :- یہ هشام بن عروة بن الزبير بن العوام، الأسدي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۴۔ عَنْ أَبِيهِ :- یہ هشام بن عروة کے والد عروة بن الزبير بن العوام، الأسدي ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

## (۲۸) بَابُ غَسْلِ السَّوَاكِ - مسواک دھونے کا بیان (۲۸)

الحديث / ۵۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيُّ أَخْبَرَنَا عُبْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ الْحَاسِبُ أَخْبَرَنَا كَثِيرٌ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: ((كَانَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ يَسْتَاكُ فَيُعْطِينِي السَّوَاكَ لِأَغْسِلَهُ فَأَبْدَأُ بِهِ فَاسْتَاكُ ثُمَّ أَغْسِلُهُ وَأَدْعُهُ إِلَيْهِ)) -

ترجمہ / ۵۱ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن عبد اللہ الانصاری نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عنبہ بن سعید الکوفی الحاسب نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے کثیر نے بیان کیا وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ مسواک کرتے پھر مجھے مسواک دھلنے کے لئے دیتے تو میں پہلے خود اس سے مسواک کرتی پھر دھلتی اور آپ ﷺ کو دیتی تھی۔

## تعارف رجال حدیث (۵۱)

۱۔ محمد بن بشار :- یہ محمد بن بشار، البصری ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۲۔ محمد بن عبد اللہ الأنصاری:۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن المثنیٰ بن عبد اللہ

الأنصاری، البصری، القاضی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ دو سو پندرہ ہجری ۲۱۵ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عُبَيْسَةُ بْنُ سَعِيدٍ:۔ یہ عُبَيْسَةُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ بن عُبيد التیمی الحاسب،

القرشی، الکوفی، مولیٰ ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ کثیر:۔ یہ کثیر بن عبید، التیمی، أبو سعید، الکوفی ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے

آزاد کردہ اور حضرت عائشہ کے رضاعی بھائی ہیں۔ ثقہ اور مقبول راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار

ہے۔

۵۔ عائِشَةُ:۔ آپ أم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

## (۲۹) بَابُ السَّوَاكِ مِنَ الْفِطْرَةِ

مسواک کے (اشیائے) فطرت (یعنی دین) میں سے ہونے کا بیان (۲۹)

الحديث/ ۵۲ - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ

عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: ((عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ: قَصُّ الشَّارِبِ، وَإِعْفَاءُ اللَّحْيَةِ، وَالسَّوَاكِ، وَالِاسْتِنْشَاقُ

بِالْمَاءِ، وَقَصُّ الْأَظْفَارِ، وَغَسْلُ الْبُرْجَمِ، وَنَتْفُ الْإِبْطِ، وَحَلْقُ الْعَانَةِ، وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي

الِاسْتِنْجَاءَ بِالْمَاءِ)\_ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ: وَنَسِيتُ الْعَاشِرَةَ، إِلَّا أَنَّ تَكُونَ الْمَضْمَضَةَ))۔

ترجمہ/ ۵۲:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے

وکیع نے بیان کیا (وکیع) زکریا بن ابی زائدہ سے روایت کرتے ہیں وہ مصعب بن شبیبہ سے وہ طلق بن

حبیب سے وہ ابن الزبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے حضرت عائشہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دس چیزیں فطرت (یعنی دین) کا حصہ ہیں۔ ۱۔ مونچھوں کا کترنا۔ ۲۔ ڈاڑھی کو بڑھانا (ایک مشت)۔ ۳۔ مسواک کرنا۔ ۴۔ پانی سے ناک صاف کرنا۔ (وضو میں سنت اور غسل میں ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے)۔ ۵۔ ناخن کاٹنا۔ ۶۔ (انگلیوں وغیرہ کے) جوڑوں کو (اچھی طرح) سے دھونا۔ ۷۔ بغل کے بال اکھاڑنا۔ ۸۔ موئے زیرِ ناف مونڈنا۔ ۹۔ پانی سے استنجا کرنا۔ راوی حدیث حضرت زکریا بن ابی زائدہ نے کہا کہ میں دسویں چیز بھول گیا۔ شاید کہ وہ مضمضہ۔ کلی کرنا ہے۔ (منہ صاف کرنا)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۵۲)

۱۔ یحییٰ بن معین:۔ یہ یحییٰ بن معین بن عون، الغطفانی، أبوزکریا، البغدادی ہیں۔ ثقہ، حافظِ حدیث اور امام الجرح والتعديل ہیں۔ مدینہ منورہ میں دوسو تینتیس ہجری ۲۳۳ھ میں ستر سال کی عمر میں وفات پائی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ وکیع:۔ یہ وکیع بن الجراح، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ زکریا بن ابی زائدة:۔ یہ زکریا بن ابی زائدة، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۴۔ مصعب بن شیبہ:۔ یہ مصعب بن شیبہ بن جبیر بن شیبہ، العبدری، المکی ہیں۔ لین الحدیث اور کمزور راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ طلق بن حبیب:۔ یہ طلق بن حبیب العنزی، البصری ہیں۔ ”صدوق“ راوی ہیں۔ ابن سعد، ابن حبان اور ابوزرعمہ وغیرہ نے ثقہ کہا ہے، نوے ہجری ۹۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابن الزبیر:۔ آپ عبد اللہ بن الزبیر بن العوام، القرشی، أبوبکر و أبوحبیب الأسدی ہیں۔ ہجرت کے بعد مدینہ میں مہاجرین میں سب سے پہلی پیدائش ان ہی کی ہے۔ یزید بن

معاویہ کے بعد ۶۳ھ میں آپ کے ہاتھ پر لوگوں نے بیعتِ خلافت کی، اور نو سال آپ نے حکومت کی۔  
عبدالملک بن مروان کے زمانہ خلافت میں حجاج ثقفی نے ذی الحجہ ہجری ۳۷ھ میں آپ کو شہید کر دیا۔  
۷۔ عائشہ:۔ آپ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

**الحديث/ ۵۳ -** حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَا أَخْبَرَنَا  
حَمَّادٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمَّارٍ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ مُوسَى عَنْ أَبِيهِ، وَقَالَ  
دَاوُدُ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّ مِنَ الْفِطْرَةِ الْمَضْمَضَةَ  
وَالْإِسْتِشْقَ. فَذَكَرْ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِغْفَاءَ اللَّحْيَةِ، وَزَادَ الْخِتَانُ، قَالَ: وَالْإِنْبِصَاحَ. وَلَمْ  
يَذْكُرْ انْتِقَاصَ الْمَاءِ يَعْنِي الْإِسْتِجْعَاءَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى نَحْوَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ:  
وَقَالَ: خَمْسٌ كُلُّهَا فِي الرَّأْسِ)) وَذَكَرَ فِيهِ الْفَرْقُ وَلَمْ يَذْكُرْ إِغْفَاءَ اللَّحْيَةِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ:  
وَرَوَى نَحْوَ حَدِيثِ حَمَّادٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ وَمُجَاهِدٍ وَعَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ  
قَوْلَهُمْ، وَلَمْ يَذْكُرُوا إِغْفَاءَ اللَّحْيَةِ. وَفِي حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ أَبِي  
سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيهِ: وَإِغْفَاءُ اللَّحْيَةِ. وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ نَحْوَهُ،  
وَذَكَرَ إِغْفَاءَ اللَّحْيَةِ وَالْخِتَانِ۔

**ترجمہ/ ۵۳:-** امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شیب نے بیان  
کیا۔ ان دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا (حماد) علی بن زید سے روایت کرتے ہیں وہ سلمہ بن محمد  
بن عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں، موسیٰ بن اسماعیل کی روایت میں ”عن أبيه“ ہے (یعنی موسیٰ بن  
اسماعیل نے اپنی روایت میں سلمہ کا اپنے والد محمد بن عمار بن یاسر سے مسئلہ روایت کرنا ذکر کیا ہے) اور  
داؤد بن شیب کی روایت میں ”عن عمار بن ياسر“ ہے۔ (یعنی سلمہ کا اپنے دادا عمار بن یاسر سے  
مرفوعاً روایت کرنے کا ذکر ہے) انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کلی کرنا اور ناک میں



پانی ڈالنا۔ (یعنی منہ اور ناک صاف کرنا) فطرت (یعنی دین میں سے) ہے۔ پھر ذکر کیا انہوں نے اسی کی طرح (یعنی اور پھر محمد بن عمار بن یاسر نے یا عمار بن یاسر نے اوپر والی حدیث یعنی حضرت عائشہؓ کی حدیث نمبر ۵۲ کے مثل اپنی روایت کو) بیان کیا۔ لیکن انہوں نے نہیں ذکر کیا ہے (اپنی روایت میں) اعفاء اللحیہ کا (یعنی ڈاڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے۔ بلکہ زیادہ کیا ہے (اس کی بجائے)۔ اور ختنہ کرنا کو (جو عائشہؓ کی حدیث میں نہیں ہے)۔ راوی نے کہا کہ (اور عمار بن یاسر نے اپنی روایت میں والا انتضاح (یعنی وضوء کے بعد شرمگاہ پر پانی کے چھینٹے مارنے کا بھی) ذکر کیا۔ لیکن ”انتقاص الماء“ (یعنی پانی سے استنجاء کرنے کا) ذکر نہیں کیا ہے (یعنی عمار بن یاسر یا محمد بن عمار بن یاسر نے اپنی روایت میں انتضاح کو تو ذکر کیا ہے لیکن انتقاص الماء جو حضرت عائشہؓ کی حدیث میں ہے اس کو ذکر نہیں کیا ہے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابن عباسؓ سے بھی اسی طرح مروی ہے (لیکن) انہوں نے کہا کہ خصلتیں پانچ ہیں جو سب کی سب سر میں پائی جاتی ہیں (اور ابن عباسؓ نے اپنی روایت میں) مانگ نکالنے کا ذکر کیا ہے اور ڈاڑھی بڑھانے کا ذکر نہیں کیا (یعنی حضرت عائشہؓ کی مذکورہ روایت میں جو ڈاڑھی بڑھانے کا ذکر ہے اس کو انہوں نے ذکر نہیں کیا لیکن مانگ نکالنے کا ذکر جو عائشہؓ کی روایت میں نہیں ہے اس کو ذکر کیا ہے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ حضرت حماد کی روایت کے مثل طلق بن حبيب اور مجاہد اور بکر بن عبد اللہ المزنی سے بھی ان حضرات کے اقوال (موقوفاً) منقول ہیں۔ لیکن ان لوگوں نے اعفاء اللحیہ کا (یعنی ڈاڑھی بڑھانے کا) ذکر نہیں کیا ہے۔ اور محمد بن عبد اللہ بن ابی مریم کی حدیث میں جو انہوں نے عن ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ کے طریق سے روایت کی ہے اس میں (حضرت عائشہؓ کی حدیث کی طرح) اعفاء اللحیہ (یعنی ڈاڑھی بڑھانے کا تذکرہ) (موجود) ہے۔ اور ابراہیم نخعی

سے (بھی) اسی جیسی روایت مروی ہے لیکن انہوں نے اعفاء الحجیہ اور ختنہ کا ذکر کیا ہے (یعنی ابراہیم نخعی کی روایت بھی محمد بن عبد اللہ المزنی کی طرح ہے مگر انہوں نے اپنی روایت میں ڈاڑھی بڑھانے کے بعد والے جملہ کا جو ختنہ کرنے کے بارے میں ہے اس کا اضافہ کیا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۵۳)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔  
 ۲۔ داؤد بن شیب:۔ یہ داؤد بن شیب (مکبراً) الباہلی، أبو سلیمان، البصری ہیں۔  
 ”صدوق“ راوی ہیں، دوسوا کیس یا بانئیس ہجری ۲۲۱/۲۲۲ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۴۔ علی بن زید:۔ یہ علی بن زید بن عبد اللہ بن أبي مليكة، التیمی، أبو الحسن، البصری اصلاً کی ہیں۔ علی بن زید بن جدعان سے مشہور ہیں۔ ضعیف راوی ہیں۔ ایک سواکتیس ہجری ۱۳۱ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر:۔ یہ سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر، العنسی، المدنی ہیں، مجہول راوی ہیں۔ ان سے صرف علی بن جدعان ہی روایت کرتے ہیں۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عن ابیہ:۔ یہ سلمہ بن محمد بن عمار بن یاسر کے والد محمد بن عمار بن یاسر، العنسی، المدنی ہیں، مقبول راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ساٹھ ہجری ۶۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ آپ کو قتل کیا گیا تھا۔

۷۔ عمار بن یاسر:۔ یہ عمار بن یاسر بن عامر بن مالک، العنسی، أبو یقظان،

مولیٰ بنی مخزوم، جلیل القدر اور مشہور بدری صحابی ہیں۔ سابقین اولین میں سے ہیں۔ جنگ صفین، سینتیس ہجری ۳۷ھ میں حضرت علیؑ کی طرف سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ تینتیس (۳۳) سال کی عمر پائی۔

۸۔ ابن عباس :- آپ عبد اللہ بن عباس، القرشی، المکی، حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی اور جلیل القدر، فقیہ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۹۔ طلق بن حبيب :- یہ طلق بن حبيب، العنزی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۲)۔

۱۰۔ مجاہد :- یہ مجاہد بن جبر، أبو الحجاج، المخزومی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۱۱۔ بکر بن عبد اللہ المزنی :- یہ بکر بن عبد اللہ بن عمرو، المزنی، أبو عبد اللہ، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، ایک سو چھ یا آٹھ ہجری ۶۱/۸ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۱۲۔ محمد بن عبد اللہ بن أبي مریم :- یہ محمد بن عبد اللہ بن أبي مریم، المدنی، الخزاعی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔

۱۳۔ أبو سلمہ :- یہ أبو سلمہ بن عبد الرحمن، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

۱۴۔ أبو هريرة :- دیکھیں حدیث (۸)۔

۱۵۔ إبراهيم النخعي :- دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

### (۳۰) بَابُ السَّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ

رات میں اٹھنے والے کے لئے مسواک کرنے کا بیان (۳۰)

الحديث / ۵۴ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ وَحُصَيْنِ

عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ، قَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاَهُ بِالسَّوَاكِ))۔

ترجمہ / ۵۴:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا (سفیان) منصور اور حصین سے روایت کرتے ہیں، وہ دونوں ابوداؤد سے وہ حضرت حذیفہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کے کسی حصہ میں بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے تھے۔ (اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ تہجد کے لئے اٹھتے تھے تو مسواک کرتے تھے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۵۴)

۱۔ محمد بن کثیر:- یہ محمد بن کثیر العبدي، أبو عبد الله، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو تیس ہجری ۲۳۳ھ میں نوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ سفیان:- یہ سفیان بن سعید، الثوري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۳۔ منصور:- یہ منصور بن معتمر، السلمي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۱)۔

۴۔ حصین:- یہ حصین بن عبد الرحمن، السلمي، أبو الهذيل (مصغراً) الکوفي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو چھتیس ہجری ۱۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ ترانوے سال کی عمر پائی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو وائل:- یہ شقیق بن سلمہ، أسدی، الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۲)۔

۶۔ حذیفہ:- یہ حذیفہ بن الیمان صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۳)۔

الحديث / ۵۵- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا بَهْرُ بْنُ

حَكِيمٍ عَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُوضَعُ لَهُ وَضُوؤُهُ وَسِوَاكُهُ، فَإِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ تَحَلَّى ثُمَّ اسْتَكَ))۔

ترجمہ / ۵۵:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بہز بن حکیم نے بیان کیا۔ وہ زرارہ بن اوفیٰ سے روایت کرتے ہیں۔ وہ سعد بن ہشام سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے لئے وضو کا پانی اور مسواک رکھی رہتی تھی۔ آپ ﷺ جب رات میں بیدار ہوتے تو استنجا کرتے اور پھر مسواک کرتے تھے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۵۵)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۳۔ بَهْزُ بْنُ حَكِيمٍ:۔ یہ بہز بن حکیم بن معاویہ بن حیدہ ابو عبد الملك، القشیری، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ حافظ نے صدوق کہا ہے۔ ایک سو چالیس ہجری ۱۴۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ زرارۃ:۔ یہ زرارۃ بن اوفیٰ، العامری، أبو حجاب، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ فجر کی نماز میں ﴿فَإِذَا انْقَرَفَى النَّافُورُ فَذَلِكَ يَوْمٌ مِّنْ دِيْنِ عَسِيرٍ﴾ پر پہنچے تو ایک چیخ ماری اور انتقال ہو گیا سن وفات ترانوے ہجری ۹۳ھ ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ سعد بن ہشام:۔ یہ سعد بن ہشام بن عامر، الأنصاری، المدنی ہیں۔ حضرت انسؓ کے پچازاد بھائی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ہندوستان کی سرزمین ”مکران“ میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

۶۔ عائشۃ:۔ یہ أم المؤمنین عائشۃ صدیقۃؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث/ ٥٦ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا هَمَامٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أُمِّ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرْقُدُ مِنْ لَيْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَيَسْتَقِظُ إِلَّا تَسَوَّكَ قَبْلَ أَنْ يَتَوَضَّأَ)).

ترجمہ/ ٥٦:- امام الہوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہمام نے خبر دی، وہ علی بن زید سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اُم محمد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ رات اور دن میں (جب بھی) سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک (ضرور) کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (٥٦)

- ۱۔ محمد بن کثیر:- یہ محمد بن کثیر العبدی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (٥٢)۔
- ۲۔ ہمام:- یہ ہمام بن یحیٰ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث (١٩)۔
- ۳۔ علی بن زید:- یہ علی بن زید بن جدعان ہیں۔ دیکھیں حدیث (٥٣)۔
- ۴۔ اُم محمد:- یہ زید بن جدعان کی بیوی ہیں۔ ان کا نام آمنہ یا اُمینہ بنت عبد اللہ ہے۔ ان کا شمار تیسرے طبقہ میں ہے۔

۵۔ عائشہؓ:- آپ اُم المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر، ۱۸۔

الحديث/ ٥٧ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((بُتُّ لَيْلَةً عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ مِنْ مَنَامِهِ أَتَى طَهُورَهُ فَأَخَذَ سِوَاكَهُ فَاسْتَاكَ ثُمَّ تَلَاهُذِهِ الْآيَاتِ إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ

وَالنَّهَارِ لَاَيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ {حَتَّىٰ قَارَبَ أَنْ يَخْتِمَ السُّورَةُ أَوْ خَتَمَهَا، ثُمَّ تَوَضَّأَ فَأَتَىٰ مُصَلَّاهُ فَصَلَّىٰ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَنَامَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَنَامَ، ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَىٰ فِرَاشِهِ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذَلِكَ كُلِّ ذَلِكَ يَسْتَاكُ وَيُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ.} قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ ابْنُ فَضِيلٍ عَنْ حُصَيْنٍ قَالَ: فَتَسَوَّكَ وَتَوَضَّأَ وَهُوَ يَقُولُ {إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ {حَتَّىٰ خَتَمَ السُّورَةَ۔

ترجمہ / ۵۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہُشیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں حصین نے خبر دی، وہ حبیب بن ابی ثابت سے روایت کرتے ہیں۔ وہ محمد بن علی بن عبد اللہ بن عباس سے وہ اپنے باپ (علی بن عبد اللہ بن عباس) سے وہ اپنے دادا حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں (ابن عباس) نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کے پاس ایک رات گزاری، جب آپ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو وضو کا پانی اور مسواک لی اور مسواک کی پھر یہ آیتیں تلاوت فرمائیں ”إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاجْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاَيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ“، یہاں تک کہ سورت کے ختم کے قریب پہنچ گئے یا آپ ﷺ نے پوری سورت ہی ختم کر لی (راوی کو شک ہے) پھر آپ نے وضو فرمایا اور مصلے پر تشریف لائے اور دو رکعتیں (نفل تحیۃ الوضو) پڑھیں پھر اپنے بستر پر چلے گئے، اور سو گئے جب تک اللہ نے چاہا (آپ ﷺ سوتے رہے) پھر بیدار ہوئے اور اسی جیسا عمل کیا (یعنی وضو کیا، آیتیں تلاوت کیں اور دو رکعتیں ادا فرمائیں) پھر اپنے بستر پر آئے اور سو گئے، پھر بیدار ہوئے اور اسی جیسا عمل کیا۔ ہر مرتبہ آپ ﷺ نے مسواک کی اور دو رکعتیں پڑھیں، پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھے۔

امام ابوداؤد نے کہا اس حدیث کو ابن فضیل (محمد بن فضیل الضمی) نے حصین (بن عبد الرحمن) سے

روایت کیا (تو) کہا، پھر آپ ﷺ نے مسواک کیا اور وضو فرمایا (اور دورانِ وضو) آپ ﷺ ”إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ.....الآية تلاوت کرتے رہے یہاں تک کہ سورت ختم کر لی۔

### تعارف رجالِ حدیث (۵۷)

۱۔ محمد بن عیسیٰ:۔ یہ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، البغدادی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۴)۔

۲۔ ہُشَیْم:۔ یہ ہشیم (مصغراً) ابن بشیر بن القاسم، السلمی، أبو معاویۃ، الواسطی ہیں۔ ثقہ۔ ثبت، کثیر التذلیس والا رسال ہیں۔ تقریباً (۸۰) اسی سال کی عمر میں ایک سوتر اسی ہجری ۱۸۳ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ حُصَیْن:۔ یہ حصین بن عبدالرحمن، السلمی، أبو الہذیل، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۴)۔

۴۔ حبیب بن اُبی ثابت:۔ یہ حبیب بن اُبی ثابت، الأسدی، أبویحیٰ، الکوفی ہیں۔ ثقہ، فقیہ، کثیر الارسال والتذلیس ہیں، ایک سوانیس ہجری میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس:۔ یہ محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس بن عبدالمطلب، الهاشمی، القرشی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں اور حضرت ابن عباسؓ کے پوتے ہیں مگر دوا سے ان کا سماع ثابت نہیں ہے۔ ایک سو چوبیس یا پچیس ہجری ۲۵/۲۴ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عن أبیه:۔ یہ علی بن عبداللہ بن عباس، الهاشمی، أبو محمد، القرشی، المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو اٹھارہ ہجری ۱۸ھ میں وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔



۷۔ عن جدہ عبداللہ بن عباس : - یہ محمد بن علی کے دادا حضرت عبداللہ بن عباسؓ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۸۔ ابن فضیل : - یہ محمد بن فضیل بن غزوان بن جریر، الضبی، أبو عبد الرحمن، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ حافظؒ نے صدوق کہا ہے۔ ایک سو چورانوے یا پچانوے ہجری ۱۹۴/۹۵ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں شمار ہے۔

### ﴿بَاب﴾

نوٹ :- چونکہ یہ باب مصری نسخہ میں نہیں ہے اسلئے اس پر کوئی نمبر نہیں دیا گیا ہے

الحديث / ۵۸ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنِ الْمَقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ ((قُلْتُ لِعَائِشَةَ: بَايَ شَيْءٍ كَانَ يَبْدَأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ بَيْتَهُ؟ قَالَتْ: بِالسَّوَاكِ))۔

ترجمہ / ۵۸ :- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ الرازی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مسعر نے بیان کیا وہ مقدم بن شریح سے روایت کرتے ہیں، وہ اپنے والد (شریح) سے روایت کرتے ہیں (شریح) نے کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ جب رسول اللہ ﷺ گھر میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے کون سا کام (عمل) آپ ﷺ کرتے تھے، حضرت عائشہؓ نے کہا۔ مسواک، (یعنی گھر میں آنے کے بعد سب سے پہلے آپ ﷺ مسواک کرتے تھے)۔

### تعارف رجال حدیث (۵۸)

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ : - یہ ابراہیم بن موسیٰ، الرازی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۵)۔

۲۔ عیسیٰ:۔ یہ عیسیٰ بن یونس، السبیعی، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳۔ مسعر:۔ یہ مسعر بن کدام بن ظہیر، الہلالی، أبو سلمة، الکوفی ہیں۔ ثقہ، ثبت اور فاضل محدث ہیں۔ ایک سوترین یا پچپن ہجری ۵۵/۵۳ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ المقدام بن شریح:۔ یہ مقدام بن شریح بن ہانی بن یزید، الحارثی، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عن أبیہ:۔ یہ مقدام کے والد شریح بن ہانی بن یزید، الحارثی، أبو المقدام، الکوفی ہیں، مخضرم، تابعی، ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو بیس سال کی عمر میں بختان میں حضرت عبید اللہ بن ابی بکرہ کے ساتھ اٹھتر ہجری ۸ھ میں قتل کر دئے گئے۔

۶۔ عائشۃ:۔ آپ ام المؤمنین عائشہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

### (۳۱) بَابُ فَرَضِ الْوُضُوءِ۔ وضو کی فرضیت کا بیان (۳۱)

الحديث/ ۵۹ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْمَلِیحِ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ، وَلَا صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ))۔

ترجمہ/ ۵۹:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (شعبہ) قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابوالحلیج سے وہ اپنے باپ (اسامہ بن عمیر بن عامرؓ) سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ حرام مال کا صدقہ اور بغیر وضو کے نماز قبول نہیں فرماتے (یعنی ان کاموں کے کرنے والے کو کوئی اجر و ثواب نہیں ملتا

بلکہ کرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔)

### تعارف رجالِ حدیث (۵۹)

۱۔ مسلم بن ابراہیم :- یہ مسلم بن ابراہیم، ازدی، أبو عمرو، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۲۔ شعبۃ :- یہ شعبۃ بن الحجاج بن الورد، العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ قتادۃ :- یہ قتادۃ بن دعامة، سدوسی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ أبو الملیح :- یہ أبو الملیح، الہذلی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ حافظ نے عامر، زید اور زیاد تین نام ذکر کئے ہیں۔ صاحب منہل نے عامر بن أسامہ بن عمیر یازید بن عامر بن عمیر بن حنیف بن ناجیہ، الہذلی، ذکر کیا ہے، ثقہ راوی ہیں۔ اٹھانوے یا ایک سو اٹھ ہجری ۹۸ھ یا ۱۰۸ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ صاحب منہل نے ۱۱۴ھ بھی لکھا ہے۔

۵۔ عن أبیہ :- آپ أبو الملیح کے والد أسامہ بن عمیر بن عامر، الہذلی، البصری صحابی ہیں۔ آپ سے کل سات روایتیں مروی ہیں۔ ان سے صرف ان کے بیٹے ابوالملیح ہی روایت کرتے ہیں۔

### الحديث / ۶۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مَنِيبٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ((لَا يَقْبَلُ اللَّهُ تَعَالَى جَلَّ ذِكْرُهُ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ))۔

ترجمہ / ۶۰ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں معمر نے خبر دی۔ وہ ہمام بن منیب سے روایت کرتے ہیں۔

وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کسی کو جب حدث لاحق ہو جائے (یعنی وضو ٹوٹ جائے) تو اللہ رب العزت اس کی نماز قبول نہیں فرماتے یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔ (یعنی بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۶۰)

۱۔ أحمد بن حنبل:۔ یہ مشہور امام فقہ احمد بن حنبل ہیں۔ دیکھیں (۲۷)۔

۲۔ عبد الرزاق:۔ یہ عبد الرزاق بن ہمام ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۳۔ معمر:۔ یہ معمر بن راشد، ازدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۴۔ ہمام بن منبہ:۔ یہ ہمام بن منبہ بن کامل، الصنعانی، أبو عتبۃ، الیمانی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ صحیح قول کے مطابق اکیسویں ہجری ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابو ہریرہؓ:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث / ۶۱ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

ابْنِ عَقِيلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مِفْتَاحُ الصَّلَاةِ الطُّهُورُ، وَتَحْرِيمُهَا التَّكْبِيرُ، وَتَحْلِيلُهَا التَّسْلِيمُ))۔

ترجمہ / ۶۱:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم

سے وکیع نے بیان کیا وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عقیل سے وہ محمد بن الحنفیہ سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت علیؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پاکی نماز کی کنجی ہے۔ اور نماز کی تحریم تکبیر (تحریم) ہے۔ اور نماز کی تحلیل سلام ہے۔ (یعنی تکبیر تحریم کہنے کے بعد نماز کے لئے کھانا پینا۔ بات کرنا۔ چلنا وغیرہ حرام ہو جاتا ہے اور سلام کے بعد پھر یہ سب چیزیں حلال ہو جاتی

ہیں جیسا کہ نماز سے پہلے حلال تھیں۔

## تعارف رجال حدیث (۶۱)

۱۔ عثمان بن أبی شیبۃ: دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۲۔ وکیع: یہ وکیع بن الجراح ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ سفیان: یہ سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۴۔ ابن عقیل: یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن أبی طالب، الهاشمی، أبو محمد، المدنی ہیں۔ ”صدوق“، لین الحدیث ہیں، ایک سو چالیس ہجری ۱۴۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ محمد بن الحنفیۃ: یہ محمد بن علی بن أبی طالب، القرشی، أبو القاسم، المدنی ہیں۔ محمد بن الحنفیۃ سے مشہور ہیں، ثقہ اور عالم ہیں، اسی ہجری ۸۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ علی: یہ علی بن أبی طالب بن عبد المطلب، الهاشمی، أبو تراب، القرشی، المکی ہیں۔ حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ اور آپ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ آپ کے نکاح میں تھیں۔ خلفائے راشدین اور عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ راجح قول کے مطابق تریسٹھ سال سال کی عمر میں ماہ رمضان ۴۰ھ میں عبد الرحمن بن ملجم کے ہاتھوں شہادت پائی۔

(۳۲) بَابُ الرَّجُلِ يُجَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

اس شخص کا بیان جو بغیر وضو ٹوٹے نیا وضو کرے (۳۲)

الحديث / ۶۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

يَزِيدُ الْمَقْرِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَأَنَا الْحَدِيثُ ابْنُ يَحْيَى أَصْبَطُ، عَنْ غُطَيْفٍ، وَقَالَ مُحَمَّدٌ عَنْ أَبِي غُطَيْفٍ الْهَذَلِيِّ، قَالَ: ((كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالظُّهْرِ تَوَضَّأَ فَصَلَّى، فَلَمَّا نُوْدِيَ بِالْعَصْرِ تَوَضَّأَ، فَقُلْتُ لَهُ، فَقَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((مَنْ تَوَضَّأَ عَلَى طَهْرٍ كُتِبَ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا حَدِيثٌ مُسَدَّدٌ وَهُوَ أَتَمُّ۔

ترجمہ / ۶۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن یحییٰ بن فارس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن یزید المقرئؒ نے بیان کیا (تحویل سند) امام ابوداؤدؒ نے کہا اور ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا۔ (عبد اللہ بن یزید اور عیسیٰ بن یونس) نے کہا ہم سے عبد الرحمن بن زیاد نے بیان کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا اور مجھے محمد بن یحییٰ بن فارسؒ کی حدیث خوب اچھی طرح یاد ہے۔ (مسدد نے حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے) ”عبد الرحمن بن زیاد عن غطفی“ کہا اور (دوسرے شیخ) محمد بن یحییٰ نے (حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے) کہا ”حدیثی عن أبي غطفيف الهذلي“۔ ابو غطفیف نے کہا میں ابن عمرؓ کے پاس تھا۔ جب ظہر کی اذان ہوئی تو (ابن عمرؓ) نے وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر جب عصر کی اذان ہوئی تو (دوبارہ) پھر وضو کیا۔ میں نے آپؓ سے (وضو ہوتے ہوئے دوبارہ وضو کرنے کے بارے میں) پوچھا تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو شخص وضو ہوتے ہوئے وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ یہ مسدد کی حدیث (کے الفاظ) ہیں اور یہ حدیث زیادہ مکمل ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۶۲)

۱۔ محمد بن یحییٰ بن فارس:- دیکھیں حدیث (۱۱)۔

۲۔ عبد اللہ بن یزید المقرئ:- یہ عبد اللہ بن یزید المقرئ، القصیر، أبو عبد الرحمن،

العدوی ہیں، ثقہ، کثیر الحدیث ہیں۔ دوسو تیرہ ہجری ۲۱۳ھ میں تقریباً سو سال کی عمر میں وفات پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۴۔ عیسیٰ:۔ یہ عیسیٰ بن یونس اُبی اسحق ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۵۔ عبد الرحمن بن زیاد:۔ یہ عبد الرحمن بن زیاد بن أنعم، أبو أيوب، الإفريقي ہیں۔ ان کا حافظہ کمزور تھا۔ ابن معین اور نسائی نے ان کی تصنیف کی ہے۔ ایک سو چوٹن یا پچپن ہجری ۱۵۴/۵۵ھ میں وفات ہوئی ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ غطیف:۔ یہ أبو غطیف (مصغراً) الہذلی مجہول راوی ہیں۔ ان کو غطیف، غضیف اور أبو غطیف بھی کہا گیا ہے۔ تیسرے طبقہ میں ان کا شمار ہے۔ امام ترمذی نے ان کو ضعیف کہا ہے کیونکہ ان کا نام معلوم نہیں ہے۔

۷۔ ابن عمر:۔ یہ عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۱)۔

(۳۳) بَابُ مَا يَنْجَسُ الْمَاءَ - پانی کو ناپاک کر نیوالی چیزوں کا بیان (۳۳)

الحديث/ ۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَغَيْرُهُمْ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو سَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْمَاءِ وَمَا يُنَوِّبُهُ مِنَ الدَّوَابِّ وَالسَّبَاعِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلْتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا لَفْظُ ابْنِ الْعَلَاءِ، وَقَالَ عُثْمَانُ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبَّادٍ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ الصَّوَابُ -

ترجمہ / ۶۳:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن العلاء اور عثمان بن ابی شیبہ اور حسن بن علی وغیرہ نے بیان کیا ان لوگوں نے کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا (ابواسامہ) ولید بن کثیر سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن جعفر بن الزبیر سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا نبی کریم ﷺ سے اس پانی (کی پاکی اور ناپاکی) کے بارے میں پوچھا گیا (جو جنگلوں، اور میدانوں میں ہوتا ہے) یا اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا (جو جنگلوں اور میدانوں میں ہوتا ہے) اور چوپائے اور درندے (وہاں پانی پینے کے لئے) آتے رہتے ہیں (اور وہیں پیشاب بھی کرتے ہیں اور مینگنیاں بھی کرتے ہیں جو یقیناً پانی تک بھی جاتی ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب پانی دو قُلَّہ (پانچ سورطل یا چھ سورطل) ہو جائے تو وہ ناپاکی کو نہیں اٹھاتا ہے (ناپاک نہیں ہوتا) یہ (ابوداؤدؒ کے شیخ) ابن العلاء کے الفاظ ہیں۔ (انہوں نے حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے ”محمد بن جعفر بن الزبیر عن عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر“ کہا) اور ابوداؤدؒ کے دوسرے شیخ عثمان اور حسن بن علی نے ”محمد بن عباد بن جعفر“ بیان کیا (جبکہ یہ دونوں، محمد بن جعفر اور محمد بن عباد دو (۲) الگ الگ راوی ہیں)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا صحیح (سند) محمد بن عباد بن جعفر ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۶۳)

۱۔ محمد بن العلاء:- دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۲۔ عثمان بن ابی شیبہ:- دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۳۔ الحسن بن علی:- یہ الحسن بن علی بن محمد، الہذلی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۷۔

۴۔ أبواسامة:- یہ حماد بن أسامہ بن زید، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۱)۔

۵۔ الولید بن کثیر:- یہ الولید بن کثیر، أبو محمد، القرشی، المدنی ہیں۔ ”صدوق“



راوی ہیں اور سیر و مغازی کے عالم ہیں۔ ابن حبان، ابن معین نے ثقہ لکھا ہے۔ ایک سواکیان ہجری ۱۵۱ھ میں کوفہ میں انتقال ہوا۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ محمد بن جعفر بن الزبیر :- یہ محمد بن جعفر بن الزبیر بن العوام، الأسدی، المدنی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ فقہاء مدینہ اور قراء مدینہ میں سے ہیں۔ ایک سو دس ہجری ۱۱۰ھ میں وفات ہوئی۔

۷۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر :- یہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کے بڑے صاحبزادے ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۸)۔

۸۔ عن أبیه :- آپ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ صحابی رسول ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۱)۔

۹۔ محمد بن عباد بن جعفر :- یہ محمد بن عباد بن جعفر، القرشی، المخزومی، المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔

الحديث / ۶۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ح. وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ أَبُو كَامِلٍ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيهِ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ)) فَذَكَرَ مَعْنَاهُ۔

ترجمہ / ۶۴ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا (تحویل سند) امام ابوداؤد نے کہا اور ہم سے ابوکامل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یزید یعنی ابن زریع نے بیان کیا وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن جعفر سے روایت کرتے ہیں۔ ابوکامل نے (محمد بن جعفر بن الزبیر) کہا (جبکہ دوسرے شیخ موسیٰ بن اسماعیل نے صرف محمد

بن جعفر کہا) (محمد بن جعفر) عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے وہ اپنے والد حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے اس پانی کے بارے میں پوچھا گیا جو جنگلوں میں ہوتا ہے۔ اور پھر پہلی والی حدیث (یعنی حدیث نمبر ۶۳) کے، ہم معنی روایت ذکر کی۔

### تعارف رجال حدیث (۶۴)

- ۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۲۔ حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۳۔ أبو کامل :- یہ فضیل بن حسین بن طلحہ، الجحدري، البصري ہیں، ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دو سو ستیس ہجری ۲۳ھ میں وفات ہوئی، دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ یزید بن زُرَّیع :- یہ یزید بن زُرَّیع، التمیمی، أبو معاویہ، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو بیاسی ہجری ۱۸۲ھ میں وفات ہوئی، آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ محمد بن إسحاق :- یہ محمد بن إسحاق بن یسار، إمام المغازی ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔
- ۶۔ محمد بن جعفر :- یہ محمد بن جعفر بن الزبیر بن العوام، الأسدی، المدنی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۳)۔
- ۷۔ عُبَید اللہ بن عَبْدِ اللہ بن عمر :- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدوی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۸)۔
- ۸۔ عن أبیہ :- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر کے والدِ محترم حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۱)۔

الحديث/ ۶۵ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَاصِمُ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ الْمَاءُ قَلْتَيْنِ فَإِنَّهُ لَا يَنْجَسُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ وَفَقَّهُ عَنْ عَاصِمٍ -

ترجمہ / ۶۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عاصم بن المنذر نے خبر دی، وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (عبد اللہ بن عمر) نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پانی جب دو قُلّہ (دو مٹکا) ہو جائے تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ حماد بن زید نے اس روایت کو عاصم سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۶۵)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں، دیکھیں (۳)۔

۲۔ حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۳۔ عاصم بن المنذر :- یہ عاصم بن المنذر بن الزبیر بن العوام، القرشی، المدنی ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ حافظؒ نے ”صدوق“ کہا ہے چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عُبَید اللہ بن عَبْدِ اللہ بن عمر :- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدویؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۸)۔

۵۔ اُبی :- یہ عبید اللہ کے والد عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۶۔ ابوداؤد :- یہ مصنف کتاب، ابوداؤد، سلیمان بن الأشعث، السجستانی، المتوفی ۲۷۵ھ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ حماد بن زید :- یہ حماد بن زید بن درہم، ہیں دیکھیں حدیث (۴)۔

## (۳۴) بَابُ مَا جَاءَ فِي بَثْرِ بُضَاعَةٍ

ان احادیث کا بیان جو پیر بضاعہ کے بارے میں وارد ہوئی ہیں (۳۴)

الحديث/ ۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلِيمَانَ

الْأَنْبَارِيُّ قَالُوا حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ بْنِ خَدِيجٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، ((أَنَّهُ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: ائْتَوْنَا مِنْ بَثْرِ بُضَاعَةٍ وَهِيَ بَثْرٌ يُطْرَحُ فِيهَا الْحَيْضُ وَلَحْمُ الْكِلَابِ وَالتَّنُّ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ائْتَوْنَا طَهُورًا لَا يُنَجِّسُهُ شَيْءٌ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَالَ بَعْضُهُمْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ رَافِعٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۶۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن العلاء، حسن بن علی اور محمد

بن سلیمان الانباری نے بیان کیا ان لوگوں نے کہا ہم سے ابواسامہ نے بیان کیا وہ ولید بن کثیر سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن کعب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج سے وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا ہم لوگ پیر بضاعہ (کے پانی) سے وضوء کریں، جبکہ پیر بضاعہ ایسا کنواں ہے جس میں حیض (میں استعمال شدہ) چیتھڑے اور کتوں کے گوشت اور گندگیاں، ڈالی جاتی ہیں (یعنی سیلاب کا پانی ان گندگیوں کو بہا کر کنویں میں ڈال دیتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ (پیر بضاعہ کا) پانی پاک ہے کوئی چیز (گندگی) اسے ناپاک نہیں کرتی۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ بعض لوگوں نے ”عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع“ کی بجائے عبید اللہ

بن عبد الرحمن بن رافع کہا ہے۔

## تعارف رجال حدیث (۶۶)

۱- محمد بن العلاء:- یہ محمد بن العلاء ابو کریب، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۸۔

۲۔ الحسن بن علی:۔ یہ الحسن بن علی، الخلال ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۳۔ محمد بن سلیمان الأنباری:۔ یہ محمد بن سلیمان بن أبي داود، الأنباری ہیں، أبو ہارون کنیت ہے، ثقہ راوی ہیں حافظ نے ”صدوق“ کہا ہے۔ دوسو چونتیس ۲۳۴ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبو أسامة:۔ یہ حماد بن أسامة بن یزید، أبو أسامة، ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۱)۔

۵۔ الولید بن کثیر:۔ یہ ولید بن کثیر، أبو محمد، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۶۳۔

۶۔ محمد بن کعب:۔ یہ محمد بن کعب بن سُلیم بن أسد، أبو حمزہ، المدنی ہیں۔ ثقہ کثیر الحدیث اور فقیہ ہیں۔ چالیس ۴۰ھ میں پیدائش ہوئی۔ اور ایک سو بیس ۱۲۰ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج:۔ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن رافع بن خدیج، أبو الفضل، الأنصاری ہیں، مستور راوی ہیں ابن مندہ نے مجہول اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ ایک سو گیارہ ۱۱۱ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ بعض لوگوں نے عبید اللہ بن عبد الرحمن بھی کہا ہے۔

۸۔ أبو سعید الخدری:۔ یہ أبو سعید الخدری، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔

الحديث/ ۶۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ

قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ سَلِيطِ بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَافِعِ الْأَنْصَارِيِّ ثُمَّ الْعَدَوِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخَدْرِيِّ، قَالَ: ((سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يُقَالُ لَهُ إِنَّهُ يُسْتَقَى لَكَ مِنْ بئرٍ بُصَاعَةً، وَهِيَ بئرٌ يُلْقَى فِيهَا لُحُومُ

الْكِلَابِ وَالْمَحَائِضُ وَعَذِرُ النَّاسِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ لَا يَنْجِسُهُ

شَيْءٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ قُتَيْبَةَ بْنَ سَعِيدٍ قَالَ: سَأَلْتُ فَيْمَ بْنَ بَصَّاعَةَ عَنْ عُمُقْهَا، قَالَ: أَكْثَرُ مَا يَكُونُ فِيهَا الْمَاءُ إِلَى الْعَانَةِ. قُلْتُ: فَإِذَا نَقَصَ؟ قَالَ: دُونَ الْعُورَةِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدَّرْتُ أَنَا بِنْرَ بَصَّاعَةَ بِرِدَائِي مَدَدْتُهُ عَلَيْهَا ثُمَّ ذَرَعْتُهُ فَإِذَا عَرَضُهَا سِتَّةَ أَذْرُعٍ، وَسَأَلْتُ الَّذِي فَتَحَ لِي بَابَ الْبُسْتَانِ فَأَدْخَلَنِي إِلَيْهِ هَلْ غَيْرَ بِنَاوُهَا عَمَّا كَانَتْ عَلَيْهِ؟ قَالَ: لَا، وَرَأَيْتُ فِيهَا مَاءً مُتَغَيَّرَ اللَّوْنِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۶۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن ابی شعیب الحرانی اور عبدالعزیز بن یحیی الحرانی نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے محمد بن سلمہ نے بیان کیا وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ سلیط بن ایوب سے وہ عبید اللہ بن عبد الرحمن بن رافع، الأنصاری، العدوی سے وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابوسعیدؓ نے کہا۔ کہ میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ کے لئے پیر بضاعہ سے پانی لایا جاتا ہے جبکہ پیر بضاعہ ایسا کنواں ہے جس میں کتوں کے گوشت، حیض میں استعمال شدہ کپڑوں کے چتھڑے اور لوگوں (انسانوں) کی غلاظت اس میں پڑتی ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ (پیر بضاعہ) کا پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور میں نے قتیبہ بن سعید سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے پیر بضاعہ کے متولی سے اس کنویں کی گہرائی کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس میں زیادہ سے زیادہ ناف تک پانی ہوتا ہے، میں نے پوچھا اور جب کم ہوتا ہے تو؟ اس نے کہا (تب) ستر سے نیچے (یعنی گھٹنوں تک) ہوتا ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ میں نے خود اپنی چادر سے پیر بضاعہ کی پیائش کی اور پھر اس چادر کو ناپا تو اس کا عرض چھ گز تھا، اور میں نے اس شخص سے جس نے میرے لئے باغ کا دروازہ کھولا اور مجھے وہاں

(کنویں) تک پہنچایا، پوچھا کہ کیا اس کنویں کی تعمیر میں پہلی حالت کے مقابلہ میں کچھ تبدیلی ہوئی ہے تو اس نے کہا نہیں۔

(امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ) میں نے اس کنویں کے پانی کا رنگ بدلا ہوا دیکھا۔

### تعارف رجال حدیث (۶۷)

۱۔ أحمد بن أبي شعيب :۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن أبي شعيب، الحراني القرشي، أبو الحسن، الأموي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، دو سو تینتیس ۲۳۳ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عبد العزيز بن يحيى :۔ یہ عبد العزيز بن يحيى بن يوسف، البكائي، أبو الأصبع، الحراني ہیں، ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ دو سو پینتیس ۲۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ محمد بن سلمة :۔ یہ محمد بن سلمة بن عبد اللہ، الباهلي، أبو عبد اللہ، الحراني، ثقہ راوی ہیں۔ صحیح قول کے مطابق ایک سو اکیانوے ۱۹۱ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ محمد بن إسحق :۔ یہ إمام المغازی، محمد بن إسحق بن یسار ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۵۔ سَلِيط بن أَيُّوب :۔ یہ سَلِيط بن أَيُّوب بن الحكم، الأنصاري، المدنی ہیں، ثقہ اور مقبول راوی ہیں، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عبيد الله بن عبد الرحمن بن رافع :۔ یہ عبيد الله بن عبد الرحمن بن رافع، الأنصاري، العدوی ہیں، انہیں عبيد الله بن عبد الله بن رافع بھی کہا گیا ہے دیکھیں حدیث۔ ۶۶۔

- ۷۔ أبو سعید الخدری: آپؓ أبو سعید الخدری۔ مشہور صحابی ہیں دیکھیں حدیث ۱۵۔  
 ۸۔ قتیبہ بن سعید: یہ قتیبہ بن سعید، ثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔  
 ۹۔ أبو داؤد: یہ مصنف کتاب ابوداؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

### (۳۵) بَابُ الْمَاءِ لَا يَجْنُبُ

وہ پانی جو غسل جنابت کے بعد نہج جائے ناپاک نہیں ہوتا (۳۵)

الحديث ۶۸/ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((اغتسل بعض أزواج النبي ﷺ في جفنة، فجاء النبي ﷺ ليتوضأ منها أو يغتسل، فقالت له: يا رسول الله إني كنت جنباً. فقال رسول الله ﷺ: إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۶۸:۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سماک نے بیان کیا وہ عکرمہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ بعض ازواج النبی ﷺ (مراد ام المؤمنین میمونہ بنت الحارث ہیں) نے ایک جفنہ (بڑے برتن) میں (پانی رکھ کر) اس سے غسل کیا (اور غسل کے بعد اس برتن میں پانی بچا رہا) پھر نبی کریم ﷺ تشریف لائے تاکہ اس (بچے ہوئے) پانی سے وضو یا غسل کریں تو (حضرت میمونہؓ) نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں جنبی (ناپاک) تھی (اور میں نے اس پانی سے غسل کیا ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پانی جنبی (ناپاک) نہیں ہوتا۔

### تعارف رجال حدیث (۶۸)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔



۲۔ أبو الأحوص: - یہ سَلَام بن سُلَيْم، الحنفی، أبو الأحوص، الکوفی، ہیں۔ ثقہ، متقن اور حافظ حدیث ہیں۔ ایک سو اناسی ۹۷ھ میں وفات ہوئی، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ سماک: - یہ سماک بن حرب بن أوس بن خالد، الذہلی، أبو المغيرة، الکوفی ہیں، ”صدوق“ راوی ہیں۔ بعض لوگوں نے ان کی تضعیف بھی کی ہے۔ ایک سو تیس ۱۲۳ھ میں وفات ہوئی، چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عکرمہ: - یہ عکرمہ بن عبد اللہ، البربری، أبو عبد اللہ، المدنی، ابن عباس کے آزاد کردہ ہیں ”ثقہ، ثبت“ اور عالم بالفیر“ ہیں ایک سو سات ۱۰۷ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ ابن عباس: - آپ عبد اللہ بن عباس صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۶۔ بعض أزواج النبی ﷺ: - آپ أم المؤمنین حضرت میمونۃ بنت الحارث، الہلالیۃ، زوج النبی ﷺ ہیں جیسا کہ دارقطنی کی روایت میں اس کی صراحت ہے۔ صحیح قول کے مطابق کیا وہ ۱۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

### (۳۶) بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے کا بیان (۳۶)

الحديث ۶۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَبُولُ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ مِنْهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۶۹: - امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے زائدۃ نے بیان کیا (اپنے شیخ) ہشام کی احادیث سے روایت کرتے ہوئے وہ روایت کرتے ہیں محمد سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ نعی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں ہرگز پیشاب نہ کرے اور پھر اس میں غسل کرے۔

### تعارف رجال حدیث (۶۹)

۱۔ أحمد بن یونس:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس، کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۸۔

۲۔ زائدۃ:۔ یہ زائدۃ بن قدامة، الثقفی، أبو الصلت، الکوفی ہیں، ثقہ، ثبت اور صاحب ستہ، ہیں ایک سو ساٹھ ۶۰ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن حسان، الأزدی، أبو عبد اللہ، البصری، ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، ایک سو سینتالیس یا اڑتالیس ۱۴۷ھ یا ۱۴۸ھ میں وفات ہوئی، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ محمد:۔ یہ محمد بن سیرین، الأنصاری، أبو بکر، البصری ہیں۔ ثقہ، ثبت اور امام وقت ہیں۔ ایک سو دس ۱۱۰ھ میں تھتر (۷۷) سال کی عمر میں وفات پائی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو ہریرہؓ:۔ یہ مشہور صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث / ۷۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجَلَانَ قَالَ

سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ وَلَا يَغْتَسِلُ فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۰:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ محمد بن عجلان سے روایت کرتے ہیں محمد بن عجلان نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو

حضرت ابو ہریرہؓ کے واسطے سے بیان کرتے ہوئے سنا۔ کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ٹھہرے ہوئے پانی میں تم میں سے کوئی ہرگز ہرگز پیشاب نہ کرے اور نہ ہی اس میں جنابت کا غسل کرے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۰)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید بن فروخ، القطان، التمیمی، أبو سعید، البصری ہیں، ثقہ، متقن، حافظ اور امام الجرح والتعديل ہیں ایک سواٹھانوے ۱۹۸ھ میں اٹھتر سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ محمد بن عجلان:۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

۴۔ أبی:۔ یہ عجلان، مولیٰ فاطمہ بنت عتبہ بن ربیعۃ، المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”لاباس بہ“ کہا ہے اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو ہریرہؓ:۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

### (۳۷) بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْكَلْبِ

کتے کے جھوٹے پانی سے وضو کرنے کا بیان (۳۷)

الحديث / ۷۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ فِي حَدِيثِ هِشَامٍ

عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((طُهْرُ إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ إِذَا وَلَغَ فِيهِ الْكَلْبُ أَنْ يَغْتَسِلَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، أَوْ لَاهَنَ بِالتَّرَابِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ قَالَ أَيُّوبُ وَحَبِيبُ

بْنُ الشَّهِيدِ عَنْ مُحَمَّدٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۷۱:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زائدہ نے (اپنے شیخ) ہشام کی حدیث بیان کی وہ محمد (ابن سیرین) سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتا کسی برتن میں منہ ڈال دے (جھوٹا کر دے) تو اس کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھلا جائے اور پہلی بار مٹی سے دھلا جائے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اور اسی طرح ایوب اور حبیب بن الشہید نے (بھی) محمد بن سیرین سے روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۱)

۱۔ أحمد بن یونس:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۸۔

۲۔ زائدہ:۔ یہ زائدہ بن قدامة، أبو الصلت ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۳۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن حسان، الأزدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۴۔ محمد:۔ یہ محمد بن سیرین، الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۵۔ أبو ہریرہؓ:۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

۶۔ ایوب:۔ یہ ایوب بن أبی تمیمہ، السخثانی، أبوبکر، البصري ہیں۔ ثقہ، ثبت، حجت اور فقیہ ہیں۔ ایک سو اکتیس ۱۳۵ھ میں پینٹھ سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ حبیب بن الشہید:۔ یہ حبیب بن الشہید، الأزدی، أبو محمد، البصري ہیں ثقہ راوی ہیں ایک سو پینتالیس ۱۴۵ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہے۔

الحديث ۷۲- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ ح. وَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ جَمِيعًا عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَرْفَعَاهُ، وَزَادَ: ((وَإِذَا وَلَغَ الْهَرُ غُسِلَ مَرَّةً)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے معتمر بن سلیمان نے بیان کیا (تحویل سند) امام ابوداؤد نے کہا اور ہم سے محمد بن عبید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد بن زید نے بیان کیا، یہ دونوں حضرات (یعنی معتمر بن سلیمان اور حماد بن زید) ایوب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ محمد سے وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے پہلی حدیث کے ہم معنی روایت نقل کرتے ہیں۔ اور اس حدیث کو مرفوعاً روایت نہیں کرتے (بلکہ ابو ہریرہؓ سے موقوفاً روایت کرتے ہیں) اور ان لوگوں نے (پہلی حدیث کے مقابلہ میں یہ) اضافہ کیا ہے کہ اور جب بلی منہ ڈال دے تو ایک بار دھلا جائے گا۔

### تعارف رجال حدیث (۷۲)

۱- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲- المعتمر بن سلیمان :- یہ معتمر بن سلیمان بن طرخان، التیمی، أبو محمد، البصري ہیں۔ طفیل لقب ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو ستاسی ہجری ۱۸۷ھ میں وفات ہوئی نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- محمد بن عبید :- یہ محمد بن عبید بن الحساب، البصري، ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو اڑتیس ہجری ۲۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- حماد بن زید:- یہ حماد بن زید بن درہم، ازدی، بصری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۔

۵۔ ایوب:- یہ ایوب بن ابی تمیمۃ، السخنیانی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۱)۔

۶۔ محمد:- یہ محمد بن سیرین، أنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۷۔ ابو ہریرہ:- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث/ ۷۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْبِنَاءِ فَاعْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ، السَّابِعَةَ بِالتَّرَابِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَأَمَّا أَبُو صَالِحٍ وَأَبُو رَزِينٍ وَالْأَعْرَجُ وَثَابِتُ الْأَخْنَفِ وَهَمَّامُ بْنُ مُنْبِهِ وَأَبُو السُّدِّيَّ عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَوَوْهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَلَمْ يَذْكُرُوا التَّرَابَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۷۳:- امام الودادؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابان نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے قتادہ نے بیان کیا کہ محمد بن سیرین نے حضرت ابو ہریرہ کے طریق سے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ، اور ساتویں مرتبہ مٹی سے لگا کر دھوؤ۔

امام الودادؒ نے کہا (اس روایت مذکورہ کو) ابو صالح، ابو رزین، الأعرج، ثابت الأخنف، ہمام بن منبہ اور ابوالسدی عبدالرحمن نے (بھی) ابو ہریرہؓ کے طریق سے روایت کیا ہے اور مٹی کا ذکر نہیں کیا (یعنی مٹی لگا کر دھونے والی بات نہیں ذکر کی)۔

### تعارف رجال حدیث (۷۳)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں، دیکھیں حدیث (۳)۔

۲۔ ابان العطار:- یہ ابان بن یزید، العطار، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۱)۔

۳۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامة، السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ محمد بن سیرین:۔ یہ محمد بن سیرین۔ أنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۵۔ ابو ہریرہؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

۶۔ ابو داؤد:۔ یہ مصنف کتاب ابوداؤد، سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ ابو صالح:۔ یہ ابو صالح، السمان، الزیات ہیں۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

۸۔ ابو رزین:۔ یہ مسعود بن مالک، الأسدی، أبورزین، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی

ہیں۔ پچاسی ہجری ۸۵ھ میں وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۹۔ الأعرج:۔ یہ عبدالرحمن بن ہرمز، الأعرج، ابوداؤد، المدنی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۴۶)۔

۱۰۔ ثابت الأحنف:۔ یہ ثابت بن عیاض، الأحنف، الأعرج، العدوی ہیں، ثقہ راوی

ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۱۱۔ ہمام بن منبہ:۔ یہ ہمام بن منبہ، الصنعانی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۰)۔

۱۲۔ أبو السدی عبدالرحمن:۔ یہ عبدالرحمن بن أبی کریمہ، السدی، ہیں۔ مجہول

الحال راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

الحديث / ۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ

شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو التَّيَّاحِ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنِ ابْنِ مُغْفَلٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ،

ثُمَّ قَالَ: مَا لَهُمْ وَلَهَا، فَرَخَّصَ فِي كُلِّ الصَّيْدِ وَفِي كُلِّ الْغَنَمِ، وَقَالَ: إِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي

الْإِنَاءِ فَأَغْسِلُوهُ سَبْعَ مَرَارٍ وَالثَّامِنَةَ عَقِرُوهُ بِالتُّرَابِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَكَذَا قَالَ ابْنُ مُغْفَلٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۴:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہم سے ابوالتیاح نے بیان کیا وہ مطرف سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت (عبداللہ) بن مغفل سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم دیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا لوگوں اور کتوں کا کیا معاملہ (ان کے قتل سے کیا فائدہ) اور آپ ﷺ نے شکاری کتوں اور بکریوں (ریوڑ) کی حفاظت کے لئے کتوں کی اجازت دی۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کتابرتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھوؤ اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجھو۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ ابن مغفل نے ایسا ہی کہا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۴)

۱۔ أحمد بن محمد بن حنبل :- یہ امام أحمد بن حنبل، أحد الأئمة الأربعة ہیں  
دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۲۔ یحییٰ بن سعید :- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں، دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۳۔ شعبہ :- یہ شعبہ بن الحجاج العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۴۔ أبو التیاح :- یہ یزید بن حمید البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۵۔ مطرف :- یہ مطرف بن عبداللہ بن الشَّخِیر، العامری، أبو عبداللہ البصری ہیں،  
تقدراوی ہیں۔ پچانوے ہجری ۹۵ھ میں وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابن مغفل :- آپ عبداللہ بن مغفل، المزنی، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔

### (۳۸) بَابُ سُورِ الْهَرَّةِ

بلی کے جھوٹے کا بیان (۳۸)

الحديث ۷۵/ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ إِسْحَاقَ



بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ عَنْ حُمَيْدَةَ بِنْتِ عُبَيْدِ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ كَبْشَةَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، وَكَانَتْ تَحْتَ ابْنِ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ أَبَا قَتَادَةَ دَخَلَ فَسَكَبَتْ لَهُ وَضُوءًا فَجَاءَتْ هَرَّةٌ فَشَرِبَتْ مِنْهُ فَأَصْغَى لَهَا الْإِنَاءَ حَتَّى شَرِبَتْ. قَالَتْ كَبْشَةُ: فَرَأَيْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَتَعْجَبِينَ يَا ابْنَةَ أَخِي؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِنَّهَا لَيَسْتَبْجِسُ، إِنَّهَا مِنَ الطَّوَافِينَ عَلَيْكُمْ وَالطَّوَافَاتِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا۔ وہ مالک سے روایت کرتے ہیں وہ اسحق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے وہ حمیدہ بنت عبید بن رفاعہ سے وہ کبشہ بنت کعب بن مالک سے اور کبشہ بنت مالک (عبداللہ) ابن ابی قتادہ کے نکاح میں تھیں۔ (وہ بیان کرتی ہیں کہ) (ان کے سر) ابوقتادہ ان کے پاس آئے تو (کبشہ) نے ان کے لئے وضو کا پانی رکھا پھر ایک بلی آئی اور اس میں سے پانی پیا تو ابوقتادہ نے اس بلی کے پینے کے لئے برتن کو بلی کی طرف جھکا دیا (تاکہ وہ اچھی طرح پانی پی سکے) یہاں تک کہ وہ سیراب ہوگئی حضرت کبشہ کہتی ہیں کہ پھر ابوقتادہ نے میری طرف دیکھا کہ میں ان کی طرف دیکھ رہی ہوں۔ تو انہوں نے فرمایا اے بھتیجی! کیا تمہیں اس بات سے تعجب ہو رہا ہے تو میں نے کہا ہاں، تو ابوقتادہ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے بلاشبہ بلی تمہارے پاس (گھروں کے اندر) آتی جاتی رہتی ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۵)

۱۔ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ:- یہ عبداللہ بن مَسْلَمَةَ، القعنبی ہیں دیکھیں حدیث (۱)۔

۲۔ مالک:- یہ مالک بن انس بن مالک، الأصبہی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:- یہ اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ، الأنصاری، أبو یحیٰ

المدنی ہیں۔ ثقہ اور حجت ہیں ایک سو تیس ہجری ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار

ہے۔

۴۔ حمیدۃ بنت عبید بن رفاعۃ:- یہ حمیدۃ بنت عبید بن رفاعۃ، الأنصاریۃ، أم یحیٰ، المدینۃ ہیں۔ مقبول اور ثقہ ہیں۔ پانچویں طبقہ میں ان کا شمار ہے۔

۵۔ کبشۃ بنت کعب بن مالک:- یہ کبشۃ بنت کعب بن مالک، الأنصاریۃ، عبد اللہ بن ابی قتادۃ کی بیوی اور حمیدۃ بنت عبید کی خالہ ہیں۔ بقول ابن حبان آپ صحابیہ ہیں۔

۶۔ ابن ابی قتادۃ:- یہ عبد اللہ بن ابی قتادۃ، الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۱)۔

۷۔ ابو قتادۃ:- آپ ابو قتادۃ، حارث بن ربیع، المدنی ہیں دیکھیں حدیث (۳۱)۔

الحديث ۷۶/۷- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ عَنْ دَاوُدَ بْنِ صَالِحٍ بْنِ دِينَارٍ التَّمَارِ عَنْ أُمِّهِ، ((أَنَّ مَوْلَاتَهَا أَرْسَلَتْهَا بِهَرِيرَةٍ إِلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَتْهَا تُصَلِّي، فَأَشَارَتْ إِلَيَّ أَنْ ضَعِيهَا، فَجَاءَتْ هَرِيرَةً فَأَكَلْتُ مِنْهَا فَلَمَّا انْصَرَفْتُ أَكَلْتُ مِنْ حَيْثُ أَكَلَتِ الْهَرِيرَةُ، فَقَالَتْ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّهَا لَيْسَتْ بِنَجَسٍ إِنَّمَا هِيَ مِنَ الطَّوَافِينِ عَلَيْكُمْ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِفَضْلِهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۶:- امام الوداد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبد العزیز نے بیان کیا وہ داؤد بن صالح بن دینار التمار سے روایت کرتے ہیں وہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ (ان کی والدہ نے) اپنی باندی کو ہریسہ (ایک قسم کا کھانا) دیکر حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا۔ باندی نے حضرت عائشہؓ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ حضرت عائشہؓ نے (نماز کی حالت میں ہی) اشارہ کیا کہ رکھ دو۔ (باندی نے ہریسہ رکھ دیا) پھر ایک بلی آئی، اور اس میں سے کھالیا، جب حضرت عائشہؓ نماز سے فارغ ہوئیں تو اسی جگہ سے (لقمہ) اٹھایا جہاں سے بلی نے کھایا تھا۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ بلی ناپاک نہیں ہے۔ یہ تو تمہارے پاس (گھروں میں) گھومنے پھرنے

والی ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو بلی کے بچے ہوئے (جھوٹے) پانی سے وضوء کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۶)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمۃ: یہ عبد اللہ بن مسلمۃ، القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔
- ۲۔ عبد العزیز: یہ عبد العزیز بن محمد، در اور دی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔
- ۳۔ داؤد: یہ داؤد بن صالح بن دینار، الثمار، المدنی ہیں۔ ”صدوق“ راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ عن أمہ: یہ داؤد بن صالح بن دینار کی والدہ ہیں۔ اور مجہول ہیں۔ حافظ نے ان کا کوئی تذکرہ نہیں کیا۔

- ۵۔ أَنَّ مَوْلَاهَا: یہ داؤد بن صالح کی والدہ کی آزاد کردہ ہیں۔ اور مجہول راویہ ہیں۔
- ۶۔ عائشۃ: آپ کے لئے دیکھیں حدیث (۱۸)۔

### (۳۹) بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضوء کرنے کا بیان (۳۹)

الحديث ۷۷/ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ وَنَحْنُ جُنُبَانِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۷: - امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ (القطان) نے سفیان سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے منصور نے

بیان کیا وہ ابراہیم سے روایت کرتے ہیں وہ الأسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں اور رسول اللہ ﷺ جنسی (نا پاک) ہونے کی حالت میں ایک ہی برتن (کے پانی) سے غسل کیا کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۷)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۳۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن عیینہ یاسفیان ثوری ہیں اس کی تعیین نہیں ہو سکی۔ (بذل المجہود وغیرہ)۔ بہر حال دونوں ہی ثقہ راوی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹ اور ۴۶)۔

۴۔ منصور:۔ یہ منصور بن المعتمر، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۱)۔

۵۔ ابراہیم:۔ یہ ابراہیم بن یزید، النخعی ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۶۔ الأسود:۔ یہ أسود بن یزید، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۴)۔

۷۔ عائشہؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث / ۷۸۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ أُسَامَةَ

بْنِ زَيْدٍ عَنْ ابْنِ خَرَبُوزٍ عَنْ أُمِّ صُبَيْةَ الْجُهَنِيَّةِ، قَالَتْ: ((اِخْتَلَفْتُ يَدَيَّ وَيَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْوُضُوءِ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۸:۔ امام البوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن محمد، نفیلی نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا وہ اسامہ بن زید سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن خربوز سے وہ ام

صبیہ جہنیہ سے روایت کرتے ہیں۔ ام صبیہ نے کہا کہ میرا ہاتھ اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ ایک ہی برتن سے

وضو کرتے ہوئے باری باری (برتن میں پانی کے لئے) پڑتا تھا (واضح رہے کہ یہ واقعہ یا تو حجاب کا حکم نازل ہونے سے پہلے کا ہے یا یہ عمل پردہ کے ساتھ ہوا ہوگا)۔

### تعارف رجال حدیث (۷۸)

۱۔ عَبْدُ اللَّهِ بن محمد النفیلی :۔ یہ عبد اللہ بن محمد، النفیلی، الحرانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲۔ وکیع :۔ یہ وکیع بن الجراح، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ أسامة بن زيد :۔ یہ أسامة بن زيد، الیشی، أبوزید، المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق، یہم“ اور ابن حبان نے ”ثقة، یخطی“ لکھا ہے۔ ایک سو تریس ہجری ۱۵۳ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ ابن خربوز :۔ یہ سالم بن سرج، أبو النعمان، المدنی ہیں۔ ”ابن خربوز“ سے مشہور ہیں۔ ثقہ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أم صبية الجهنیة :۔ آپ أم صبیة، الجهنیة، صحابیہ ہیں۔ نام خولہ بنت قیس ہے۔

الحديث ۷۹۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ ح. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤْنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مُسَدَّدٌ مِنَ الْإِنَاءِ الْوَاحِدِ جَمِيعًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۹ :۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے روایت کرتے ہیں۔ وہ نافع سے، تحویل (دوسری سند) اور امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا وہ ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ نافع سے وہ ابن عمر سے

روایت کرتے ہیں۔ ابن عمرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورتیں ایک ہی برتن سے ایک ساتھ وضو کیا کرتے تھے (یعنی میاں بیوی۔ یا پھر یہ بات بھی حکمِ حجاب نازل ہونے سے پہلے کی ہے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۷۹)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمۃ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمۃ، القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

۲۔ مالک:۔ یہ مالک بن انس بن مالک، مشہور امامِ فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ ابن عمرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۴۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۵۔ حماد:۔ یہ حماد بن زید بن درہم ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

۶۔ یوب:۔ یہ یوب، السختیانی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۱)۔

۷۔ ابن عمر:۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن خطابؓ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۱)۔

الحديث / ۸۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي نَافِعٌ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كُنَّا نَتَوَضَّأُ نَحْنُ وَالنِّسَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ نُدْلِي فِيهِ أَيْدِينَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۰:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا

ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے نافع نے بیان کیا وہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ ہم لوگ (مرد اور عورتیں) رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک ہی برتن کے (پانی) سے وضو کیا کرتے تھے۔ اور یکے بعد دیگرے برتن میں سے (پانی لینے کے لئے) اپنا اپنا ہاتھ ڈالتے تھے (واضح رہے کہ اس حدیث میں بھی حکمِ حجاب نازل

ہونے سے پہلے کی بات مذکور ہے۔ یا میاں بیوی کی کیفیت منقول ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۸۰)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ یحیٰ:۔ یہ یحیٰ بن سعید، القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۳۔ عبید اللہ:۔ یہ عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب العدوی، أبو عثمان، المدنی ہیں۔ ثقہ، ثبت راوی ہیں اور فقہاء مدینہ میں سے ہیں۔ ایک سنی تالیس ہجری ۱۴ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ بن عمر ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۵۔ عبد اللہ بن عمر:۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۱۔

### (۴۰) بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ

عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے کی ممانعت کا بیان (۴۰)

الحديث ۸۱ / حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ

اللَّهِ ح- وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ حُمَيْدِ الْحَمِيرِيِّ، قَالَ: ((لَقِيتُ رَجُلًا صَحَبَ النَّبِيَّ ﷺ أَرْبَعَ سِنِينَ كَمَا صَحَبَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ الْمَرْأَةُ بِفَضْلِ الرَّجُلِ، أَوْ يَغْتَسِلَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ. زَادَ مُسَدَّدٌ: وَلْيَغْتَرِفَا جَمِيعًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا وہ داؤد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ تحویل (دوسری سند)

امام ابوداؤد نے کہا اور ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عوانہ نے بیان کیا وہ داؤد بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں۔ (داؤد بن عبد اللہ) حمید حمیری سے روایت کرتے ہیں۔ حمید حمیری کہتے ہیں کہ میں ایک ایسے صحابی سے ملا جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ چار سال رہے جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ (چار سال) نبی ﷺ کے ساتھ رہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ عورت، مرد کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے یا مرد، عورت کے بچے ہوئے پانی سے غسل کرے۔ مسدد کی روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ”اور وہ دونوں ایک ساتھ چلو سے پانی لیں“۔

### تعارف رجال حدیث (۸۱)

- ۱۔ أحمد بن یونس:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس، کوئی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔
- ۲۔ زُہیر:۔ یہ زہیر بن معاویہ بن خدیج، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔
- ۳۔ داؤد بن عبد اللہ:۔ یہ داؤد بن عبد اللہ، الأودی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔
- ۴۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔
- ۵۔ أبو عوانة:۔ یہ أبو عوانة، وضاح بن عبد اللہ، الیشکری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۳۔
- ۶۔ حمید الحمیری:۔ یہ حمید بن عبد الرحمن الحمیری، ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۸۔
- ۷۔ رجالاً:۔ اس کی تعین میں تین اقوال ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔
- ۸۔ أبو ہریرۃ:۔ دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث ۸۲۔ حَدَّثَنَا ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ \_ يَعْنِي الطَّيَالِسِيَّ \_ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي حَاجِبٍ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عَمْرٍو، وَهُوَ الْأَقْرَعُ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى أَنْ يَتَوَضَّأَ الرَّجُلُ بِفَضْلِ طَهُورِ الْمَرْأَةِ)).



ترجمہ حدیث نمبر ۸۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے ابن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوداؤد (الطیالسی) نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوحاجب سے وہ حکم بن عمرو سے روایت کرتے ہیں اور وہ (حکم بن) الأقرع (الغفاریؓ) ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے مرد کو عورت کے بچے ہوئے پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

### تعارف رجال حدیث (۸۲)

۱۔ ابن بشار:- یہ محمد بن بشار، ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۲۔ ابوداؤد، الطیالسی:- یہ سلیمان بن داؤد بن الجارود، الطیالسی، ابوداؤد، البصری ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دو سو چار ہجری ۲۰۴ھ میں وفات ہوئی، نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ شعبہ:- یہ شعبہ بن الحجاج، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۴۔ عاصم:- یہ عاصم بن سلیمان، الأحول، أبو عبد الرحمن، البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو چالیس ہجری ۱۴۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو حاجب:- یہ سواد بن عاصم، العنزی، أبو حاجب، البصری ہیں۔ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ الحکم بن عمرو:- آپ حکم بن عمرو، الغفاری، صحابی ہیں۔ آپ کو حکم بن الأقرع بھی کہا جاتا ہے۔ پچاس ہجری ۵۰ھ یا اس سے پہلے وفات ہوئی۔

(۴۱) بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ - سمندر کے پانی سے وضوء کرنے کا بیان (۴۱)

الحديث ۸۳/- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ

عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ، مِنْ آلِ ابْنِ الْأَزْرَقِ قَالَ: إِنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ \_ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ \_ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ: ((سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا نَرَكِبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا، أَفَتَتَوَضَّأُ بِمَاءِ الْبَحْرِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: هُوَ الطَّهُّورُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مِيتَتُهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۳:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن سلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان بن سلیم سے وہ سعید بن سلمہ سے جو ابن الزوق کی اولاد سے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مغیرہ بن ابی بردہ (جو بنو عبدالدار میں سے ہیں) نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ ایک شخص (صحابی) نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ سمندری سفر پر ہوتے ہیں اور اپنے ساتھ (پینے کے لئے) تھوڑا پانی (ساتھ) رکھتے ہیں۔ اگر ہم اس پانی سے وضو کر لیں تو پیا سے رہ جائیں گے۔ تو کیا (ایسی حالت میں) ہم لوگ سمندر کے پانی سے وضو کر لیا کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔ (اس حدیث میں مردار سے بطور خاص مچھلی مراد ہے۔ احناف اسی کے قائل ہیں۔ اور دیگر ائمہ مثلاً امام شافعیؒ کے نزدیک سمندر کے جملہ جانور مراد ہیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۸۳)

- ۱۔ عبداللہ بن مسلمہ:- یہ عبداللہ بن مسلمہ، القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔
- ۲۔ مالک:- یہ مالک بن انس بن مالک، الأصبھی ہیں دیکھیں حدیث (۱۲)۔
- ۳۔ صفوان بن سلیم:- یہ صفوان بن سلیم، الممدنی، أبو عبداللہ، الزہری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو تیس ہجری ۱۳۲ھ میں بہتر (۷۲) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ سعید بن سلمۃ:- یہ سعید بن سلمہ، المخزومی، ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ المغیرہ بن ابی بُردۃ:- یہ مغیرہ بن ابی بُردۃ، الکسانی ہیں۔ انکو مغیرہ بن عبد اللہ بن ابی بردۃ، اور عبد اللہ بن المغیرہ بن ابی بردۃ بھی کہا گیا ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ سوہجری ۱۰۰ھ کے بعد وفات ہوئی، تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابو ہریرۃ:- دیکھیں حدیث (۸)۔

(۴۲) بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّبِيذِ۔ نبیذ سے وضو کرنے کا بیان (۴۲)

الحديث / ۸۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادٌ وَسَلِيمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْعَتَكِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي فَرَاةَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ لَيْلَةَ الْجَنِّ: مَا فِي إِدَاوَتِكَ؟ قَالَ: نَبِيذٌ. قَالَ: تَمْرَةٌ طَيِّبَةٌ وَمَاءٌ طَهُورٌ)). قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنْ أَبِي زَيْدٍ أَوْ زَيْدٍ: كَذَا قَالَ شَرِيكٌ وَلَمْ يَذْكُرْ هَنَادٌ لَيْلَةَ الْجَنِّ.

ترجمہ حدیث نمبر ۸۴:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ہناد اور سلیمان بن داؤد العتکی نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے شریک نے بیان کیا وہ ابو فزارہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو زید سے وہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ علیہ السلام نے ان سے لیلۃ الجن میں پوچھا کہ تمہارے (چھاگل) برتن میں کیا ہے۔ ابن مسعودؓ نے جواب دیا کہ (اس میں) نبیذ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھجور پاک ہے۔ اور پانی پاک کرنے والا ہے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ (میرے شیخ) سلیمان نے ”عن ابی زید او زید کذا قال شریک“ کہا (یعنی سلیمان نے اپنے شیخ شریک سے روایت کرتے ہوئے اسی طرح شک کے ساتھ بیان کیا) (اور

دوسرے شیخ) ہناد نے (مذکورہ روایت میں) ”لیلة الجن“ کا تذکرہ نہیں کیا۔ (جبکہ سلیمان کی روایت میں اس کا تذکرہ موجود ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۸۴)

- ۱۔ ہناد:- یہ ہناد بن السریٰ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۰)۔
- ۲۔ سلیمان بن داؤد:- یہ سلیمان بن داؤد، العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۴۹)۔
- ۳۔ شریک:- یہ شریک بن عبد اللہ، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۵)۔
- ۴۔ أبو فزارة:- یہ راشد بن کیسان، العبسی، أبو فزارة، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ أبو زید:- یہ أبو زید، المخزومی، مولیٰ عمرو بن حُرِیث (مصغراً) ہیں۔ مجہول اور غیر معروف ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ مذکورہ حدیث کے علاوہ ان سے کوئی اور روایت مروی نہیں ہے۔
- ۶۔ عبد اللہ بن مسعود:- آپ عبد اللہ بن مسعود مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۹)۔

الحديث ۸۵/ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهَيْبٌ عَنْ دَاوُدَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ، قَالَ ((قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ، مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْجِنِّ؟ فَقَالَ: مَا كَانَ مَعَهُ مِنْ أَحَدٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وہیب نے بیان کیا، وہ داؤد سے روایت کرتے ہیں وہ عامر سے وہ علقمہ سے روایت

کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہ لیۃ الجن میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تم لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ) میں سے کون تھا۔ تو انہوں نے فرمایا آپ علیہ السلام کے ساتھ ہم میں سے کوئی نہ تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۸۵)

- ۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔
- ۲۔ وُہیب :- یہ وہیب بن خالد، الباہلی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔
- ۳۔ داؤد :- یہ داؤد بن ابی ہند، القشیری، أبوبکر یا أبو محمد، البصری ہیں۔ ثقہ اور متقن راوی ہیں۔ ایک سو چالیس ہجری ۱۴۰ھ میں یا اس سے پہلے وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ عامر :- یہ عامر بن شراحیل، الشعبی، أبو عمرو، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی اور مشہور فقیہ تابعی ہیں۔ ایک سو چار ہجری ۱۰۴ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ علقمة :- یہ علقمة بن قیس بن عبداللہ، النخعی، الکوفی ہیں۔ ثقہ، ثبت، فقیہ اور عابد ہیں۔ کوفہ میں باسٹھ ہجری ۶۲ھ میں وفات ہوئی دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۶۔ عبداللہ بن مسعود :- آپ عبداللہ بن مسعود۔ مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۹)۔

الحديث ۸۶/ ۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ مَنصُورٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ، قَالَ: ((إِنَّهُ كَرِهَ الْوُضُوءَ بِالْبَلَنِ وَالنَّبِيدِ وَقَالَ: إِنَّ التَّيْمَمَ أَعْجَبُ إِلَيَّ مِنْهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۶:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بشر بن منصور نے بیان کیا، وہ ابن جریج سے روایت کرتے ہیں وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ ابن جریج نے کہا کہ حضرت عطاءؒ (پانی نہ ہونے کی صورت میں) دودھ اور نیب سے وضو کرنا مکروہ سمجھتے تھے (یعنی مکروہ تنزیہی) اور فرمایا کرتے تھے کہ اس کے مقابلہ میں تیمم کرنا میرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۸۶)

- ۱۔ محمد بن بشار:- یہ محمد بن بشار بن عثمان ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۲۔ عبدالرحمن:- یہ عبدالرحمن بن مہدی، العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔
- ۳۔ بشر بن منصور:- یہ بشر بن منصور، السلیمی، أبو محمد، الأزدي، البصری ہیں۔ حافظؒ (م ۸۵۲ھ) نے ”صدوق، عابد، زاہد، کہا ہے ایک سو اسی ہجری ۱۸۰ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ ابن جریج:- یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۹)۔
- ۵۔ عطاء:- یہ عطاء بن اُبی رباح، القرشی، المکی، سید التابعین ہیں۔ ثقہ، فقیہ، فاضل لیکن کثیر الارسال ہیں۔ مشہور قول کے مطابق ایک سو چودہ ہجری ۱۱۴ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

الحديث / ۸۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو خَلْدَةَ، قَالَ: ((سَأَلْتُ أَبَا الْعَالِيَةِ عَنْ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَيْسَ عِنْدَهُ مَاءٌ وَعِنْدَهُ نَبِيذٌ، أَيَغْتَسِلُ بِهِ؟ قَالَ: لَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۸۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابوخلدہ نے بیان کیا، ابوخلدہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالعالیہ سے ایک ایسے شخص کے بارے میں (مسئلہ) پوچھا جسے جنابت لاحق ہو اور اس کے پاس پانی نہ ہو اور نبیذ موجود ہو تو کیا نبیذ سے غسل کرے گا۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۸۷)

- ۱۔ محمد بن بشار:- یہ محمد بن بشار، البصری ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۲۔ عبدالرحمن:- یہ عبدالرحمن بن مہدی، العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔
- ۳۔ أبوخلدہ:- یہ خالد بن دینار، التمیمی، أبوخلدہ، البصری ہیں۔ ”الخیاط“ لقب ہے۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ”صدوق“ ثقہ ہیں۔ ایکسویاؤن ہجری ۵۲ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ أبو العالیہ:- یہ أبو العالیہ، رُفِیع (مصغراً) ابن مہران، الریاحی، البصری ہیں۔ ثقہ، کثیر الارسال میں۔ حضور ﷺ کی وفات کے دو سال بعد مسلمان ہوئے۔ نوے یا تیرانوے ہجری ۹۳ھ/۹۰ھ میں وفات ہوئی تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

### (۴۳) بَابُ أَيُّصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ

کیا آدمی اس حالت میں نماز پڑھ سکتا ہے کہ وہ پیشاب پاخانہ کی حاجت کو رد کئے ہوئے ہو (۴۳)

الحديث ۸۸- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ

عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْأَرْقَمِ، ((أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا وَمَعَهُ النَّاسُ وَهُوَ يَوْمُهُمْ، فَلَمَّا كَانَ ذَاكَ يَوْمَ أَقَامَ الصَّلَاةَ - صَلَاةَ الصُّبْحِ - ثُمَّ قَالَ: لِيَتَقَدَّمَ أَحَدُكُمْ وَذَهَبَ

إِلَى الْخَلَاءِ، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَذْهَبَ الْخَلَاءَ وَقَامَتِ الصَّلَاةُ فَلْيَيْدَأْ بِالْخَلَاءِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَى وَهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ وَشُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ وَأَبُو صَمْرَةَ هَذَا الْحَدِيثَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمٍ، وَالْأَكْثَرُ الَّذِينَ رَوَوْهُ عَنْ هِشَامٍ قَالُوا كَمَا قَالَ زُهَيْرٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۸۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام بن عروہ نے بیان کیا وہ اپنے والد (عروہ) سے روایت کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن ارقم سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عبد اللہ بن ارقم حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے اور کچھ لوگ آپ کے ساتھ تھے اور آپ ان کو نماز پڑھاتے تھے، (نماز میں ان لوگوں کے امام ہوتے تھے) ایک دن انہوں نے صبح کی نماز کے لئے اقامت کہنے کا حکم دیا پھر فرمایا کہ تم میں سے کوئی (نماز پڑھانے کے لئے) آگے بڑھے۔ اور (خود) قضائے حاجت کے لئے جانے کا ارادہ کیا پھر (معذرت کرتے ہوئے) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی قضائے حاجت کا ارادہ رکھتا ہو اور نماز کی اقامت ہو جائے (یعنی نماز باجماعت شروع ہو جائے) تو اسے چاہئے کہ پہلے اپنی ضرورت پوری کرے۔

امام ابوداؤد نے کہا وہیب بن خالد، شعیب بن الخثعم اور ابو صمرہ نے مذکورہ حدیث ہشام بن عروہ عن أبيه عن رجل عن عبد الله بن أرقم کے طریق سے روایت کی۔ (یعنی عن أبيه اور عن عبد الله بن أرقم کے درمیان ”عن رجل“ کا واسطہ ذکر کیا) اور اکثر لوگ اس حدیث کو ہشام سے اسی طرح روایت کرتے ہیں جس طرح زہیر نے (عن رجل کے واسطہ کے بغیر) روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۸۸)

۱۔ احمد بن یونس:- یہ احمد بن عبد اللہ بن یونس، کوئی ہیں دیکھیں حدیث (۲۸)۔



۲۔ زُہیر:۔ یہ زہیر بن معاویہ، أبو خیشمہ کوئی ہیں دیکھیں حدیث (۲۸)۔

۳۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں دیکھیں حدیث ۴۱۔

۴۔ عن أبیہ:۔ یہ ہشام بن عروہ کے والد عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۸۔

۵۔ عبد اللہ بن أرقم:۔ آپ عبد اللہ بن أرقم بن عبد یغوث، القرشی، الزہری، صحابی ہیں۔ فتح مکہ کے سال مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اور نبی کریم ﷺ کے کاتب رہے ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں وفات ہوئی۔

۶۔ وُہیب بن خالد:۔ یہ وُہیب بن خالد، الباہلی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۷۔ شعیب بن إسحاق:۔ یہ شعیب بن إسحاق بن عبد الرحمن، الدمشقی البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو نو اسی ہجری ۱۸۹ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۸۔ أبو ضمرة:۔ یہ أنس بن عیاض بن ضمرة، اللیثی، أبو ضمرة، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو ہجری ۲۰۰ھ میں چھانوے سال کی عمر میں وفات پائی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۹۔ عن رجلٍ:۔ یہ مجہول اور غیر معروف ہیں ان کی کوئی تعیین نہ ہو سکی۔

الحديث ۸۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَمُحَمَّدُ بْنُ

عِيْسَى الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي حَزْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ  
قَالَ ابْنُ عِيْسَى فِي حَدِيثِهِ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ اتَّفَقُوا أَخُو الْقَاسِمِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: ((كُنَّا  
عِنْدَ عَائِشَةَ فَجِئَءَ بِطَعَامِهَا فَقَامَ الْقَاسِمُ يُصَلِّي، فَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
لَا يَصَلِّي بِحَضْرَةِ الطَّعَامِ وَلَا هُوَ يُدَافِعُهُ الْأَخْبَثَانِ)).

ترجمہ حدیث ۸۹:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا نیز

مسدد اور محمد بن عیسیٰ نے (بھی) مختلف الفاظ کے ساتھ ہم معنی روایت بیان کی۔ ان سب لوگوں نے کہا ہم سے تکی بن سعید نے بیان کیا وہ ابو حزرۃ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن محمد نے بیان کیا (امام ابوداؤد کے شیخ) محمد بن عیسیٰ نے اپنی حدیث (یعنی سند) میں (عبد اللہ بن محمد کے بعد) ابن ابی بکر (کا اضافہ کیا) پھر ان سب لوگوں (احمد بن حنبل، مسدد، محمد بن عیسیٰ) نے متفقہ طور پر کہا (عبد اللہ بن محمد) جو قاسم بن محمد (بن ابی بکر الصدیق) کے بھائی ہیں۔ (عبد اللہ بن محمد) نے کہا ہم لوگ حضرت عائشہؓ کے پاس تھے اتنے میں حضرت عائشہؓ کے سامنے کھانا پیش کیا گیا تو حضرت قاسم کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے۔ (حضرت عائشہؓ نے انہیں کچھ دیر پہلے بات کرنے کے سلسلہ میں ادباً ڈانٹا تھا جس کا انہیں غصہ تھا اور غصہ کی وجہ سے انہوں نے ایسا کیا) تو حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کھانے کی موجودگی میں اور قضاے حاجت کو روک کر نماز نہ پڑھی جائے۔ (یعنی نماز نہیں پڑھنی چاہئے)۔

### تعارف رجال حدیث (۸۹)

۱۔ أحمد بن محمد بن محمد بن حنبل :- یہ مشہور امام فقہ أحمد بن محمد بن حنبل ہیں۔  
دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۲۔ و مسدد :- یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۳۔ محمد بن عیسیٰ :- یہ محمد بن عیسیٰ بن نجیح، الطباع ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۴۔

۴۔ یحییٰ بن سعید :- یہ یحییٰ بن سعید، القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۵۔ أبو حزرۃ :- یہ یعقوب بن مجاہد، القرشی، أبو حزرۃ، المدنی، القاص مولیٰ بنی مخزوم ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ بعض لوگوں نے ابو حزرۃ لقب اور ابو یوسف کنیت بتائی ہے۔ صدوق راوی ہیں۔ اسکندریہ میں ایک سواڑ نجاس ہجری ۱۴۹ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں

آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عَبْدُ اللَّهِ بن محمد:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر الصدیق، التیمی، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ جنگ حرہ میں تریسٹھ ہجری ۶۳ھ میں شہید ہوئے تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۷۔ عائشہؓ:۔ آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث / ۹۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عِيَّاشٍ عَنْ حَبِيبِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَدِّ بْنِ ثَوْبَانَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَفْعَلَهُنَّ: لَا يَوْمٌ رَجُلٌ قَوْمًا فَيُخْصُ نَفْسَهُ بِالِدُّعَاءِ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ، وَلَا يَنْظُرُ فِي قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ أَنْ يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ، وَلَا يُصَلِّي وَهُوَ حَقِنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۰:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن عیاش نے بیان کیا وہ حبیب بن صالح سے روایت کرتے ہیں۔ وہ یزید بن شریح الحضرمی سے وہ ابوجی المؤذن سے وہ حضرت ثوبانؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ثوبانؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین چیزیں (ایسی ہیں) کہ کسی کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ انہیں کرے۔

۱۔ کوئی شخص لوگوں کی امامت کرے اور خاص اپنے لئے دعا کرے اور لوگوں کو اس دعا میں شامل نہ کرے اگر ایسا کرتا ہے تو اس نے لوگوں کے ساتھ خیانت کی۔

۲۔ کسی (دوسرے) کے گھر میں اجازت لینے سے پہلے نہ جھانکے، اگر ایسا کرتا ہے تو (سمجھو گویا) وہ (گھر میں) داخل ہو گیا۔

۳۔ پیشاب پاخانہ کی حاجت کو روک کر نماز نہ پڑھے یہاں تک کہ اس سے فارغ ہو جائے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۹۰)

- ۱۔ محمد بن عیسیٰ:۔ یہ محمد بن عیسیٰ، الطباع ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۴)۔
- ۲۔ ابن عیاش:۔ یہ اسماعیل بن عیاش العنسی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۹)۔
- ۳۔ حبیب بن صالح:۔ یہ حبیب بن صالح، الطائی۔ أبو موسیٰ، الحمصی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو سینتالیس ہجری ۱۲ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ یزید بن شریح الحضرمی:۔ یہ یزید بن شریح، الحضرمی، الحمصی، ہیں۔ حافظ نے مقبول اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ أبو حییٰ المؤذن:۔ یہ شداد بن حییٰ، الحمصی، أبو حییٰ، المؤذن ہیں۔ صدوق راوی ہیں ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۶۔ ثوبان:۔ آپؓ ثوبان، مولیٰ رسول اللہ ﷺ، أبو عبد اللہ، یا أبو عبد الرحمن، الهاشمی، اصلاً یمنی ہیں، مشہور صحابی ہیں۔ حمص میں ستاون ہجری ۷۵ھ میں وفات ہوئی۔

## الحديث / ۹۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ السُّلَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ

قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شُرَيْحٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِي حَيٍّ الْمُؤَذِّنِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يَوْمُنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يُصَلِّيَ وَهُوَ حَقْنٌ حَتَّى يَتَخَفَّفَ. ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ عَلَى هَذَا اللَّفْظِ قَالَ: وَلَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يَوْمُنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَوْمَّ قَوْمًا إِلَّا بِإِذْنِهِمْ وَلَا يَخْتَصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُورَهُمْ، فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِنْ سُنَنِ أَهْلِ الشَّامِ لَمْ يَشْرِكْهُمْ فِيهَا أَحَدٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۹۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمود بن خالد سلمی نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے احمد بن علی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ثور نے بیان کیا وہ یزید بن شریح حضرمی سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابوجی المؤمن سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ پیشاب، پاخانہ کی ضرورت کو روک کر نماز پڑھے۔ (اسے چاہئے کہ پہلے) ضرورت سے فارغ ہو جائے (پھر نماز پڑھے) پھر (ثور بن یزید نے یزید بن شریح حضرمی سے) انہیں الفاظ کے ساتھ مذکورہ حدیث (کے مثل الفاظ) بیان کئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ لوگوں کی اجازت کے بغیر امامت کرے، اور اس کے لئے حلال نہیں ہے کہ دعاء میں صرف اپنی ذات کو خاص کرے اور قوم کو اس میں شامل نہ کرے۔ اگر ایسا کرتا ہے تو اس نے ان کے ساتھ خیانت کی۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ یہ حدیث اہل شام کے طرق سے مروی ہے اس میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہے (یعنی اس حدیث اور اس سے پہلی والی حدیث کے جملہ رواۃ شامی ہیں۔ سوائے ابو ہریرہؓ کے۔ اور یہ دونوں روایتیں ضعیف ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۹۱)

۱۔ محمود بن خالد السلمی :- یہ محمود بن خالد بن أبی خالد، السلمی، أبو علی الدمشقی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسوا نچاس ہجری ۲۴۹ھ میں وفات ہوئی۔ تقریب میں سن وفات ۲۴۶ھ مکتوب ہے۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ أحمد بن علی :- یہ أحمد بن علی، النمیری یا النمیری ہیں، صدوق راوی ہیں علامہ ازدی کا ان کو ضعیف کہنا بلا دلیل ہے۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ثور :- یہ ثور بن یزید، الکلاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۵)۔

۴۔ یزید بن شریح الحضرمی:۔ دیکھیں حدیث (۹۰)۔

۵۔ أبو حلی المؤذن:۔ یہ شداد بن حی، أبو حلی المؤذن، الحمصی ہیں دیکھیں حدیث۔ ۹۰۔

۶۔ أبو ہریرۃؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

(۴۴) بَابُ مَا يُجْزَى مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ

وضو کے لئے کتنا پانی کافی ہے (۴۴)

الحديث ۹۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَفِيَّةَ

بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ)) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ أَبَانُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ صَفِيَّةَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۹۲:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے

کہا ہم سے ہمام نے بیان کیا وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں۔ اور وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع (آٹھ رطل) پانی سے غسل کرتے تھے اور ایک مد (دو رطل) پانی سے وضو کرتے تھے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس (مذکورہ) روایت کو أبان (بن یزید العار) نے قتادہ سے روایت کیا قتادہ نے کہا میں نے صفیہ (بنت شیبہ) سے سنا۔ (قتادہ چونکہ مدلس راوی ہیں۔ اور مذکورہ روایت عن کے صیغہ سے روایت کرتے ہیں جس میں تدلیس کا احتمال ہے اس لئے امام ابوداؤدؒ نے دوسری سند پیش کی جس میں حضرت قتادہ کے سماع کی صراحت موجود ہے۔)

تعارف رجال حدیث (۹۲)

۱۔ محمد بن کثیر:۔ یہ محمد بن کثیر، العبدی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۵۴۔

۲۔ ہمام:۔ یہ ہمام بن یحیٰ بن دینار، الأزدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۹)۔

۳۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ صفیہ بنت شیبہ:۔ آپؐ صفیہ بنت شیبہ بن عثمان بن أبی طلحة، العبدریۃ، صحابیہ ہیں۔ بخاری شریف میں حضور ﷺ سے ان کے سماع کی تصریح موجود ہے۔ لیکن امام دارقطنی نے ان کی صحابیت کا انکار کیا ہے اور ابن حبان نے ثقات تابعین میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ عائشہ:۔ آپؐ عائشہ صدیقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ أبان:۔ یہ أبان بن یزید، العطار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱)۔

الحديث ۹۳/ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ

أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي زَيَْادٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۳:۔ امام الودادؒ نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یزید بن ابی زیاد نے خبر دی وہ سالم بن ابی الجعد سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت جابرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع سے غسل اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے ہیں۔

تعارف رجال حدیث (۹۳)

۱۔ أحمد بن محمد بن حنبل:۔ یہ مشہور امام فقہ أحمد بن حنبل شیبانی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۲۷)۔

۲۔ هُشَيْمٌ:۔ یہ ہُشَیْم بن بشیر، السلمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۷)۔

۳۔ یزید بن أبی زیاد :- یزید بن أبی زیاد، القرشی، الهاشمی، أبو عبد اللہ، الکوفی ہیں۔ ضعیف اور کثیر الخطا ہیں شیعہ تھے۔ ایک سو چھتیس یا سینتیس ہجری ۱۳ھ / ۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ سالم بن أبی الجعد :- یہ سالم بن أبی الجعد رافع، الأشجعی، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور کثیر الإرسال ہیں۔ ستانوے یا اٹھانوے ہجری ۹۸ھ / ۹۷ھ میں وفات ہوئی ایک سو ہجری ۱۰۰ھ اور اس کے بعد کے بھی اقوال ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ جابر :- آپ مشہور صحابی رسول ﷺ حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

الحديث ۹۴ / حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَبَّادَ بْنَ تَمِيمٍ عَنْ جَدَّتِي وَهِي أُمُّ عَمَارَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَاتَى بِنَاءً فِيهِ مَاءٌ قَدْرُ ثُلَاثِي الْمُدِّ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۴ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ حبیب الأنصاری سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے عباد بن تميم سے سنا۔ وہ اپنی دادی حضرت أم عمارۃ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کا ارادہ کیا تو ایک برتن لایا گیا جس میں دوثلث مد کے بقدر پانی تھا۔

## تعارف رجال حدیث (۹۴)

۱۔ محمد بن بشار :- یہ محمد بن بشار، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔



۲۔ محمد بن جَعْفَر:۔ یہ محمد بن جعفر، الہذلی، أبو عبد اللہ، المدنی ہیں۔  
 ”غُنْدَر“ کے لقب سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو ترانوے یا چورانوے ہجری ۹۳ھ/۹۴ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج بن الورد، العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۴۔ حبیب الأنصاری:۔ یہ حبیب بن زید بن خلاد، الأنصاری، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عباد بن تمیم:۔ یہ عباد بن تمیم بن غزیۃ، الأنصاری، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ ان کے صحابی ہونے کا بھی قول ہے۔

۶۔ أم عمارۃ:۔ آپ أم عمارۃ، الأنصاریۃ، صحابیہ، عباد بن تمیم کی دادی ہیں۔ اپنے شوہر حضرت زید بن عاصمؓ کے ساتھ غزوۂ احد اور بیعت رضوان میں شریک رہی ہیں۔ آپ کا نام نَسِیْبَہ یا لَسِیْبَہ بنت کعب بن عمرو بن عوف، النجاریہ ہے۔

الحديث ۹۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكَ عَنْ عَبْدِ

اللَّهِ بْنِ عِيسَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ بِإِنَاءٍ يَسَعُ رَطْلَيْنِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبْرِ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: يَتَوَضَّأُ بِمَكْوُكٍ، وَلَمْ يَذْكُرْ رَطْلَيْنِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ شَرِيكَ قَالَ عَنِ ابْنِ جَبْرِ عَنْ عَتِيكَ. قَالَ وَرَوَاهُ سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنِي جَبْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: الصَّاعُ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ صَاعُ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ، وَهُوَ صَاعُ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ حدیث نمبر ۹۵:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن الصباح البزاز نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے شریک نے بیان کیا وہ عبد اللہ بن عیسیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن جبر سے وہ حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ جس برتن سے وضو کرتے تھے اس میں دو رطل پانی آتا تھا۔ اور ایک صاع سے غسل کرتے تھے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اس روایت کو شعبہ نے بیان کیا تو کہا مجھ سے عبد اللہ بن جبر نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت انسؓ سے سنا۔ مگر یہ کہ (شعبہ نے اپنی روایت میں کہا) کہ حضرت انسؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ایک ملک (ایک مد) سے وضو فرماتے تھے، اور شعبہ نے روایت میں رطلین کا ذکر نہیں کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا اس روایت کو یحییٰ بن آدم نے شریک سے روایت کیا انہوں نے ابن جبر بن عتیک سے روایت کیا، (یعنی اس سند میں شریک اور عبد اللہ بن جبر کے درمیان عبد اللہ بن عیسیٰ کا واسطہ ذکر نہیں کیا)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور اس روایت کو سفیان (ثوری) نے عبد اللہ بن عیسیٰ سے روایت کیا انہوں نے کہا مجھ سے جبر بن عبد اللہ نے بیان کیا۔ (یعنی عبد اللہ بن جبر کی بجائے جبر بن عبد اللہ کہا۔ اور صحیح عبد اللہ بن جبر ہے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ میں نے امام احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا کہ صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا اور یہ (پانچ رطل والا صاع) ابن ابی ذئب کا صاع ہے، اور وہ (ابن ابی ذئب کا صاع) نبی کریم ﷺ کے صاع (کے برابر) ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۹۵)

۱۔ محمد بن الصباح :- یہ محمد بن الصباح، الدولابی، البزاز، أبو جعفر، البغدادی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دو سو ستائیس ہجری ۲۲ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں

آپ کا شمار ہے۔

۲۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۵)۔

۳۔ عَبْدِ اللہ بن عیسیٰ:۔ یہ عبد اللہ بن عیسیٰ بن عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ، الأنصاری، أبو محمد، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ایک سو پینتیس ہجری ۱۳۵ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عَبْدِ اللہ بن جبر:۔ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر، الأنصاری، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ انس:۔ آپؓ حضرت انس بن مالک، مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۔

۶۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۷۔ عَبْدِ اللہ بن عَبْدِ اللہ بن جبر:۔ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر، الأنصاری ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۴) پر۔

۸۔ یحییٰ بن آدم:۔ یہ یحییٰ بن آدم بن سلیمان، الکوفی ہیں، أبوزکریا کنیت ہے۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دوسو تین ہجری ۲۰۳ھ میں وفات ہوئی۔

۹۔ ابن جبر بن عتیک:۔ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر بن عتیک، الأنصاری ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۴) پر۔

۱۰۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن سعید بن مسروق، الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۱۱۔ جبر بن عَبْدِ اللہ:۔ یہ نام سفیان ثوری عن عبد اللہ بن عیسیٰ والی سند میں الٹ گیا ہے۔ صحیح اور محفوظ نام، عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر ہے۔ (منہل)

۱۲۔ أحمد بن حنبل:۔ یہ مشہور امام فقہ أحمد بن محمد بن حنبل شیبانی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۲۷)۔

۱۳۔ ابن ابی ذئب :- یہ محمد بن عبدالرحمن بن المغیرہ بن الحارث بن ابی ذئب، القرشی، العامری، أبو الحارث، المدنی ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں۔ ایکسواٹھاون یا انسٹھ ہجری ۱۵۹ھ/ ۱۵۸ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

### (۴۵) بَابُ الْإِسْرَافِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی بہانے کا بیان (۴۵)

الحديث ۹۶/ ۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، ((أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُغْفَلٍ سَمِعَ ابْنَهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْقَصْرَ الْأَبْيَضَ عَنْ يَمِينِ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلْتُهَا. قَالَ: يَا بَنِيَّ سَلِ اللَّهَ الْجَنَّةَ وَتَعَوَّذْ بِهِ مِنَ النَّارِ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأَمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطُّهُورِ وَالِدُّعَاءِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۶ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سعید الجریری نے بیان کیا وہ ابونعامہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ عبد اللہ بن مغفلؓ نے اپنے بیٹے کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ اے اللہ! جب میں جنت میں جاؤں تو تجھ سے جنت کی دہنی جانب ایک سفید محل چاہتا ہوں۔ عبد اللہ بن مغفلؓ نے کہا اے پیارے بیٹے! اللہ سے (صرف) جنت کا سوال کرو اور جہنم سے پناہ مانگو۔ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (یہ) کہتے ہوئے سنا ہے کہ عنقریب اس امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو طہارت حاصل کرنے اور دعا مانگنے میں حد سے تجاوز کریں گے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۹۶)

- ۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔
- ۲۔ حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳۔ سعید الجریری :- یہ سعید بن ایاس الجریری، أبو مسعود، البصری ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو چوالیس ہجری ۱۴۴ھ میں وفات ہوئی پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ أبو نعامة :- یہ قیس بن عبایہ، الحنفی، أبو نعامة، البصری ہیں ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو دس ہجری ۱۱۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ عبد اللہ بن مغفل :- آپ عبد اللہ بن مغفل صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔
- ۶۔ ابنہ :- اس میں ”ابن“ سے مراد عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے سعید بن عبد اللہ یازید بن عبد اللہ یازید بن عبد اللہ بن مغفل ہیں۔ اور بھی اقوال ہیں۔

## (۴۶) بَابُ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

## مکمل طور پر وضو کرنے کا بیان (۴۶)

الحديث ۹۷ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي مَنْصُورٌ عَنْ هَلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ أَبِي يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى قَوْمًا وَأَعْقَابُهُمْ تَلُوحُ، فَقَالَ: وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ، أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۷ :- امام الودادؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ (القطان) نے بیان کیا وہ سفیان (ثوری) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے منصور نے بیان کیا وہ ہلال بن یساف سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابویحییٰ (الأعرج) سے وہ عبد اللہ بن عمرو

سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیکھا جن کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (یعنی ان لوگوں نے وضو کیا تھا مگر ان کی ایڑیاں خشک رہ گئی تھیں اور پانی وہاں تک نہیں پہنچا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا ایڑیوں (خشک ایڑیوں والوں کے لئے) جہنم کی ہلاکت ہو۔ وضو پوری طرح کیا کرو۔

### تعارف رجال حدیث (۹۷)

- ۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں، دیکھیں حدیث (۲)۔
- ۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید، القطن ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۰)۔
- ۳۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن سعید بن مسروق، الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۴۔ منصور:۔ یہ منصور بن المعتمر، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۱)۔
- ۵۔ ہلال بن یساف:۔ یہ ہلال بن یساف یا اساف، الأشجعی، أبو الحسن، الکوفی ہیں، ثقہ، کثیر الحدیث ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۶۔ أبو یحییٰ:۔ یہ مصدع، الأخرج، أبو یحییٰ، الأنصاری ہیں۔ مقبول راوی ہیں لیکن ابن حبان نے ضعیف کہا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۷۔ عبد اللہ بن عمر:۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۱۔

### (۴۷) بَابُ الْوُضُوءِ فِيْ اَنِیَةِ الصُّفْرِ

تانبے پیتل کے برتن میں وضو کرنے کا بیان (۴۷)

الحديث ۹۸۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنِي

صَاحِبُ لِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كُنْتُ أَعْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي تَوْرٍ مِّنْ شَبَهٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۹۸:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھے میرے ایک ساتھی نے خبر دی۔ وہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ بیتل کے ایک (ہی) برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۹۸)

- ۱- موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۲- حماد بن سلمہ:- یہ حماد بن سلمہ بن دینار، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳- صاحب لی:- اس سے مراد ”شعبۃ بن الحجاج“ ہیں حافظ نے باب المہبات میں اسی کی صراحت کی ہے۔ چنانچہ بیہقی کی روایت میں صراحتاً ”حماد بن سلمہ عن شعبۃ عن ہشام.... الخ“ مروی ہے، اور شعبۃ بن الحجاج کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۴- ہشام بن عروہ:- یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۱۔
- ۵- عائشہ:- آپؓ عائشہ صدیقہ أم المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث ۹۹/- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَنَّ إِسْحَاقَ بْنَ مَنْصُورٍ حَدَّثَهُمْ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِنَحْوِهِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۹۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا یہ کہ اسحاق بن منصور نے ان لوگوں سے بیان کیا حماد بن سلمہ سے روایت کرتے ہوئے وہ ایک آدمی (یعنی شعبہ) سے روایت کرتے ہیں وہ ہشام سے وہ اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے مذکورہ حدیث (۹۸) کے مثل الفاظ روایت کرتی ہیں۔

## تعارف رجالِ حدیث (۹۹):۔

۱۔ محمد بن العلاء:۔ یہ محمد بن العلاء، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۲۔ إسحق بن منصور:۔ یہ إسحق بن منصور، السلولی، أبو عبد الرحمن، الکوفی ہیں۔ حافظؒ نے ”صدوق تکلم فیہ للتشیع“ کہا ہے۔ اور عجلی نے ثقہ کہا ہے۔ دوسو چار یا پانچ ہجری ۲۰۵ھ/۲۰۴ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ حماد بن سلمة:۔ یہ حماد بن سلمة بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۴۔ عن رجل:۔ ”رجل“ سے مراد ”شعبة بن الحجاج“ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۸) کے تحت نمبر (۳) پر ”صاحب لی“ کی تفصیل۔

۵۔ هشام:۔ یہ هشام بن عروة بن الزبیر ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۱)۔

۶۔ عن أبيه:۔ یہ هشام بن عروة کے والد عروة بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۸۔

۷۔ عائشةؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۱۰۰ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ وَسَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: ((جَاءَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَخْرَجَنَا لَهُ مَاءً أَفِي تَوْرٍ مِنْ صُفْرِ فَتَوَضَّأَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۰:۔ امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہم سے ابوالولید اور سہل بن حماد نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابی سلمہ نے بیان کیا وہ عمرو بن تکی سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (تکی) سے وہ حضرت عبداللہ بن زیدؒ



سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے۔ (اور وضو کا ارادہ فرمایا) تو ہم نے آپ ﷺ کے لئے پیتل کے ایک برتن میں پانی پیش کیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۰)

- ۱۔ الحسن بن علی:۔ یہ الحسن بن علی، الخلال، الہذلی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۲۷۔
- ۲۔ أبو الولید:۔ یہ ہشام بن عبد الملک، الباہلی، أبو الولید، الطیالسی۔ البصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو ستائیس ہجری ۲۲۷ھ میں چورانوے سال کی عمر میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۳۔ سہل بن حماد:۔ یہ سہل بن حماد، الدلال، أبو عتاب، البصری ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دو سو آٹھ ہجری ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ عبد العزیز بن عبد اللہ بن أبي سلمة:۔ یہ عبد العزیز بن عبد اللہ بن أبي سلمة، الماجشون، أبو عبد اللہ المدنی ہیں، ثقہ، فقیہ اور صاحب تصانیف ہیں ایک سو چونسٹھ ہجری ۱۶۴ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵۔ عمرو بن یحییٰ:۔ یہ عمرو بن یحییٰ، الأنصاری، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۱۰۔
- ۶۔ أبیه:۔ یہ عمرو بن یحییٰ کے والد یحییٰ بن عمارۃ بن أبی حسن، الأنصاری، المدنی، ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۷۔ عبد اللہ بن زید:۔ آپ عبد اللہ بن زید بن عاصم بن کعب، النجار، أبو محمد، الأنصاری، المدنی صحابی ہیں۔ جنگ حرہ میں تریسٹھ ہجری ۱۶۳ھ میں شہید ہوئے۔ مسلمان کذاب کو آپؑ ہی نے قتل کیا تھا۔

## (۴۸) بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ

وضو سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کا بیان (۴۸)

الحديث / ۱۰۱ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى عَنْ

يَعْقُوبَ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَا وُضُوءَ لَهُ، وَلَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۱:- امام البوداؤد نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن موسیٰ نے بیان کیا وہ یعقوب بن سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (سلمہ) سے وہ ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی اور جو شخص وضو (سے پہلے) بسم اللہ نہ پڑھے اس کا وضو (مکمل، کامل) نہیں ہوتا۔

## تعارف رجال حدیث (۱۰۱)

۱- قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید ثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲- محمد بن موسیٰ:- یہ محمد بن موسیٰ ابی عبد اللہ، الفطری المدنی ہیں، حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق رومی بالتشیع“ کہا ہے۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- یعقوب بن سلمہ:- یہ یعقوب بن سلمہ، الیثی، المدنی ہیں مجہول الحال ہیں۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ امام بخاری نے کہا ہے کہ ان کا اپنے باپ سے سماع نہیں ہے۔

۴- أبیه:- یہ یعقوب بن سلمہ کے والد سلمہ، الیثی، المدنی - ہیں حافظ نے لین الحدیث کہا ہے، امام بخاری نے کہا کہ سلمہ کا سماع حضرت ابو ہریرہ سے ثابت نہیں ہے۔

۵- أبو هريرة:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث / ۱۰۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ الدَّرَاوَرْدِيِّ، قَالَ وَذَكَرَ رَبِيعَةَ، أَنَّ تَفْسِيرَ حَدِيثِ النَّبِيِّ ﷺ: ((لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ)) أَنَّهُ الَّذِي يَتَوَضَّأُ وَيَغْتَسِلُ وَلَا يَنْوِي وُضُوءًا لِلصَّلَاةِ وَلَا غُسْلًا لِلْجَنَابَةِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ دراوردی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ربیعۃ الرای نے نبی کریم ﷺ کی (مذکورہ) حدیث ”لَا وُضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَذْكُرْ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ“ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص جو وضو اور غسل کرتا ہے مگر اس وضو سے نماز کی نیت نہیں کرتا اور غسل سے جنابت (دور کرنے اور پاکی حاصل کرنے کی) نیت نہیں کرتا تو اس کا وضو اور غسل درست نہ ہوگا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۲)

۱- أحمد بن عمرو بن السرح:- یہ أحمد بن عمرو بن عبد اللہ بن السرح، الأموی، أبو الطاهر، المصری ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ دوسوا نچاس یا پچاس ہجری ۲۵۰ھ/ ۲۴۹ھ میں وفات ہوئی۔

۲- ابن وهب:- یہ عبد اللہ بن وهب بن مسلم، القرشي، أبو محمد، المصری، الفهری، ہیں۔ ثقہ، حافظ حدیث اور فقیہ ہیں۔ ایک سو ستانوے ہجری ۱۹۷ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- الدراوردي:- یہ عبد العزیز بن محمد، الدراوردي، المدنی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۱)۔

۴۔ ربیعہ:۔ یہ ربیعہ بن ابی عبدالرحمن فروخ، التیمی، أبو عثمان، المدنی، ہیں، ربیعہ الرأی سے مشہور ہیں، ثقہ اور مشہور فقیہ ہیں، ایک سو چھتیس ہجری ۳۶ھ میں وفات ہوئی پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

(۹۷) بَابُ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالے اس کو دھونے سے پہلے (۴۹)

الحديث / ۱۰۳۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي

رَزِينٍ وَأَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَغْمِسُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۳:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے

کہا ہم سے ابو معاویہ نے بیان کیا وہ أعمش سے روایت کرتے ہیں وہ ابورزین اور ابوصالح سے وہ حضرت

ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں۔ ابو ہریرہؓ نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی

رات میں (سوکر) اٹھے تو اپنا ہاتھ (پانی کے) برتن میں نہ ڈالے، بلکہ (پہلے) اسے تین بار دھولے،

کیونکہ اسے یہ بات نہیں معلوم کہ اس کا ہاتھ رات میں (نیند کی حالت میں) کہاں، کہاں گیا۔

تعارف رجال حدیث (۱۰۳)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں، دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ أبو معاوية:۔ یہ أبو معاوية، محمد بن خازم، التیمی ہیں، دیکھیں حدیث (۷)۔

۳۔ الأعمش:۔ یہ سلیمان بن مهران الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۴۔ أبورزین:۔ یہ مسعود بن مالک، الأسدی، أبورزین، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۳)۔

۵۔ أبو صالح:۔ یہ أبو صالح السمان، الزیات ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۶۔ أبو هريرة:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث / ۱۰۴۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، يَعْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا وَلَمْ يَذْكُرْ أَبَا رَزِينٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۴:۔ امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے عیسیٰ بن یونس نے بیان کیا وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو صالح سے وہ ابو ہریرہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے یہی (یعنی مذکورہ) حدیث (نمبر ۱۰۳) روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو مرتبہ یا تین مرتبہ (اپنا ہاتھ) دھولے۔ اور ابورزین نے اپنی روایت میں اس کا ذکر نہیں کیا۔ (صرف تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۴)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ عیسیٰ بن یونس:۔ یہ عیسیٰ بن یونس بن أبی إسحق، السیعی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۔

۳۔ الأعمش:۔ یہ سلیمان بن مهران، الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۴۔ أبو صالح:۔ یہ أبو صالح السمان، الزیات ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۵۔ أبو هريرة:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۶۔ أبورزین:۔ یہ أبورزین، مسعود بن مالک، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۳)۔

### بَابُ يُحَرِّكُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا

یہ باب ہے اپنے ہاتھ کو دھلنے سے پہلے برتن میں ڈالنے کے بیان میں  
نوٹ:۔ اس باب کو کوئی نمبر اسلئے نہیں دیا گیا ہے کیونکہ یہ باب مصری نسخہ میں نہیں ہے

الحديث / ۱۰۵۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ

الْمُرَادِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا اسْتَبَقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يَدْخُلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ أَوْ أَيْنَ كَانَتْ تَطُوفُ يَدُهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۰۵:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن عمرو بن السرح اور محمد بن سلمہ المرادی نے بیان کیا ان دونوں حضرات نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ معاویہ بن صالح سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو مریم سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے حضرت ابو ہریرہؓ کو کہتے ہوئے سنا۔ ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شخص نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ (پانی کے) برتن میں نہ ڈالے۔ یہاں تک کہ (پہلے) اسے تین بار دھو لے کیونکہ تم میں سے کسی کو یہ بات معلوم نہیں کہ اس کا ہاتھ رات میں (نیند کی حالت میں) کہاں رہا، یا آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کا ہاتھ رات میں کہاں کہاں جاتا رہا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۵)

۱۔ أحمد بن عمرو بن السرح:۔ یہ أحمد بن عمرو بن السرح، الأموی ہیں۔

دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔

۲۔ محمد بن سلمۃ المرادی :- یہ محمد بن سلمۃ بن عبداللہ بن ابی فاطمۃ، المرادی، أبو الحارث، المصری ہیں۔ ثقہ، ثبت اور فقیہ محدث ہیں۔ دوسواڑتالیس ہجری ۲۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ابن وہب :- یہ عبداللہ بن وہب بن مسلم، القرشی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۰۲۔  
۴۔ معاویۃ بن صالح :- یہ معاویۃ بن صالح بن حذیر (مصرغاً)، الحضرمی، أبو عمرو یا أبو عبدالرحمن الحمصی قاضی الأندلس ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق، له أوہام“ کہا ہے اور دوسرے لوگوں نے ثقہ کہا ہے۔ ایک سو اٹھاون ہجری ۱۵۸ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ أبو مریم :- یہ أبو مریم، الأنصاری، الشامی مولیٰ ابی ہریرۃؓ ہیں، ابن ابی حاتم نے ان کا نام عبدالرحمن بن معاذ بتایا ہے ثقہ راوی ہیں۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔  
۶۔ أبو ہریرۃؓ :- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

### (۵۰) بَابُ صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی کریم ﷺ کے وضوء کی کیفیت کا بیان (۵۰)

الحديث/ ۱۰۶ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ حُمْرَانَ بْنِ أَبَانَ مَوْلَى عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثًا فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَرَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى إِلَى الْمِرْقِ ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا ثُمَّ الْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

اللہ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ مِثْلَ وُضُوئِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))۔

ترجمہ ۱۰۶:۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے حسن علی حلوانی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے (عبدالرزاق) نے کہا کہ ہمیں خبر دی معمر نے (معمر) نے روایت کیا زہری سے انہوں نے نقل کیا عطاء بن زیدلیثی سے انہوں نے نقل کیا حضرت عثمان بن عفانؓ کے آزاد کردہ حضرت حمران بن ابان سے (حمران) نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو (کا ارادہ) کیا تو اپنے دونوں ہاتھوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا، پھر (منہ میں پانی ڈال کر) کلی کی اور (ناک میں پانی ڈال کر) جھاڑا، اور اپنے چہرہ کو تین بار دھویا، اور اپنے داہنے ہاتھ کو کہنی تک تین بار دھویا پھر اسی طرح بائیں کو (یعنی بائیں ہاتھ کو بھی تین ہی مرتبہ دھویا) پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنا داہنا پاؤں تین مرتبہ دھویا، پھر بائیں کو اسی طرح (یعنی بائیں پاؤں بھی تین ہی مرتبہ دھویا) پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے کہ آپ ﷺ نے میرے اس وضوء کی طرح وضو کیا تھا (یعنی میں نے جس طرح وضوء کیا ہے یہ بالکل اسی طرح کیا ہے جیسا کہ میں نے آپ ﷺ کو وضوء کرتے دیکھا ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے کہا (کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ) جو شخص بھی میرے اس وضوء کی طرح وضوء کرے (اور) پھر ایسی دو رکعتیں (تحیۃ الوضوء) پڑھے جن میں (دنیا کا) خیال و وسوسہ نہ آئے تو بخشد یگا اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہوں کو۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۶)

- ۱۔ الحسن بن علی الحلوانی:۔ یہ الحسن بن علی الحلوانی ہیں دیکھیں حدیث ۲۷۔
- ۲۔ عبد الرزاق:۔ یہ عبد الرزاق بن ہمام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔
- ۳۔ معمر:۔ یہ معمر بن راشد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔



۴۔ الزہری:۔ یہ محمد بن مسلم (ابن شہاب) ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عطاء بن یزید:۔ یہ عطاء بن یزید اللیثی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۶۔ حُمران بن أبان:۔ یہ حمران بن أبان بن خالد القرشی الأموي المدني ہیں۔

حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں اور دوسرے طبقہ میں شمار کرتے ہوئے ان کا سن وفات ۵۷ھ لکھا ہے اگرچہ ایک قول اس سے پہلے کا بھی ہے۔

۷۔ عثمان بن عفان:۔ آپؓ خلیفہ ثالث، داماد رسول ﷺ ہیں۔ ذو النورین لقب ہے جس کی وجہ آپؓ کی دو صاحبزادیوں رقیۃ اور ام کلثوم سے نکاح ہے، آپؓ کی کنیت ابو عمرو ہے۔ آپؓ کی ولادت عام فیل کے بعد چھٹے سال میں ہوئی، شہادت جمعہ کے دن اٹھارہ ذوالحجہ ۳۵ھ کو ہوئی اور شہادت کے وقت آپؓ کی عمر شریف نوے (۹۰) سال تھی، آپؓ بارہ سال تک مسند خلافت پر جلوہ افروز رہے۔

الحديث/ ۱۰۷ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ وَرْدَانَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ، قَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ تَوَضَّأَ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ الْمَضْمَضَةَ وَالْإِسْتِنْشَاقَ، وَقَالَ فِيهِ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ هَكَذَا، وَقَالَ: مَنْ تَوَضَّأَ دُونَ هَذَا كَفَّاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ أَمْرَ الصَّلَاةِ۔

ترجمہ/ ۱۰۷:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ بیان کیا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا الضحاک بن مخلد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن وردان نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا حمران نے (حمران) نے کہا میں نے دیکھا حضرت عثمان بن عفانؓ کو کہ انہوں نے وضو کیا (یعنی میں نے حضرت عثمانؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا) اور پھر ابوسلمہ نے انہیں کی مانند بیان کیا (یعنی حضرت ابوسلمہ نے

حضرتِ حمران سے نقل کرتے ہوئے حضرت عطاء کے جیسی ہی حدیث بیان کی (اور نہیں ذکر کیا گئی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کو، نیز ابوسلمہ نے اپنی روایت میں (مَسَحَ رَأْسَهُ الْخَی کی بجائے مَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا الْخَی بیان کیا یعنی لفظِ ثلاثاً کے اضافہ کے ساتھ بیان کیا) کہا کہ مَسَحَ کیا حضرت عثمانؓ نے اپنے سر کا تین بار پھر دونوں پاؤں تین بار دھوئے پھر (یعنی وضو سے فراغت کے بعد حضرت عثمانؓ نے) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے ہی وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اور فرمایا کہ جو اس سے کم وضو کرے گا (یعنی تین مرتبہ سے کم اعضاء کو دھوئے گا اور مسح کرے گا) تو بھی کافی ہے (یعنی فی نفسه وضو ہو جائے گا) اور ابوسلمہ نے اپنی روایت میں نماز کی بات ذکر نہیں کی (یعنی وضو کرنے کے بعد دو رکعت نماز پڑھنے والی بات جو عطاء نے اپنی حدیث میں ذکر کی ہے وہ ابوسلمہ نے ذکر نہیں کی)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۰۷)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن المثنیٰ، أبو موسیٰ البصری ہیں دیکھیں حدیث۔ ۱۷۔

۲۔ الضحاک بن مخلد:۔ یہ الضحاک بن مخلد، أبو عاصم النبیل البصری ہیں ان کے لئے حدیث نمبر (۳۵) دیکھیں۔

۳۔ عبد الرحمن بن وردان:۔ یہ عبد الرحمن بن وَرْدَان الغفاری المکی، أبو بکر المؤذن ہیں، حافظؒ نے ان کو ”مقبول“ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے، أبو حاتم نے ان کے بارے میں لا باس بہ کہا ہے اور ابنِ حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔

۴۔ أبو سلمة بن عبد الرحمن:۔ یہ أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف الزہری، المدنی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۵۔ حمران:۔ یہ حمران بن أبان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۶)۔

۶۔ عثمان بن عفان:۔ آپؓ کے لئے حدیث نمبر (۱۰۶) دیکھیں۔

الحديث/ ۱۰۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْإِسْكَنْدَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ

يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ زِيَادٍ الْمُؤَدِّ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التِّيمِيِّ، قَالَ: سُئِلَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْوُضُوءِ فَقَالَ: رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ سُئِلَ عَنِ الْوُضُوءِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَاتَّبَى بِمِصْطَاةٍ فَأَصْغَى عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى ثُمَّ أَدْخَلَهَا فِي الْمَاءِ فَتَمَضَّمَصَ ثَلَاثًا وَاسْتَشْرَثَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فَأَخَذَ مَاءً فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذْنَيْهِ فَعَسَلَ بَطُونَهُمَا وَظُهُورَهُمَا مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّنَ السَّائِلُونَ عَنِ الْوُضُوءِ؟ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَحَادِيثُ عُثْمَانَ الصِّحَاحُ كُلُّهَا تَدُلُّ عَلَى مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ مَرَّةً، فَإِنَّهُمْ ذَكَرُوا الْوُضُوءَ ثَلَاثًا، وَقَالُوا فِيهَا: وَمَسَحَ رَأْسَهُ، لَمْ يَذْكُرُوا عَدَدًا كَمَا ذَكَرُوا فِي غَيْرِهِ۔

ترجمہ/ ۱۰۸:۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن داؤد اسکندرانی نے بیان کیا انہوں

نے کہا کہ ہم سے زیاد بن یونس نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے سعید بن زیاد مؤذن نے بیان کیا (سعید بن زیاد) نے عثمان بن عبد الرحمن التیمی سے نقل کیا کہ عثمان نے بیان کیا کہ ابن ابی ملیکہ سے وضو کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے عثمان بن عفان کو دیکھا (جب اُن سے) وضو کے سلسلہ میں پوچھا گیا (یعنی کسی نے اُن سے وضو کے بارے میں دریافت کیا) تو انہوں نے پانی منگوایا (تعمیل حکم کی گئی) اور ایک بدھنا (میں پانی ان کے پاس) لایا گیا، تو پہلے انہوں نے اس (بدھنے) کو اپنے داہنے ہاتھ پر جھکایا (یعنی اُس سے پانی اوندھا کر اپنا داہنا ہاتھ دھویا) پھر اس کو (یعنی اپنے اپنے داہنے ہاتھ کو) پانی میں ڈالا (یعنی بدھنے میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا) اور تین بار کٹی کی اور تین بار ناک میں پانی ڈالا (اور باہر نکالا) اور تین بار اپنے چہرہ کو دھویا، پھر اپنے داہنے ہاتھ کو (کہنی تک) تین بار دھویا اور (پھر) اپنے بائیں ہاتھ کو (کہنی تک) تین بار دھویا، پھر اپنے ہاتھ کو (برتن میں) ڈال کر پانی لیا اور اپنے سر

اور دونوں کانوں کا مسح کیا (یعنی) اپنے کانوں کے اندر اور باہر ایک مرتبہ مسح کیا، پھر اپنے دونوں پیروں کو (ٹخنوں تک) دھویا، پھر (اس کے بعد) فرمایا: کہاں ہیں وضو کے بارے میں پوچھنے والے (بالکل) ایسے ہی (یعنی جس طرح میں نے وضو کیا ہے بالکل اسی طرح میں نے) آپ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (تھا)۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ حضرت عثمانؓ سے (مروی) تمام صحیح حدیثیں اس بات کو بتا رہی ہیں کہ سر کا مسح ایک بار ہے کیونکہ انہوں نے (یعنی حضرت عثمانؓ سے ان احادیث کو روایت کرنے والے حضرات نے) وضوء کو (یعنی وضوء کے کاموں کو) بیان کیا ہے تین تین مرتبہ لیکن انہوں نے اُن احادیث میں (سر کے مسح کے سلسلہ میں مطلق) و مسح رأسہ (یعنی اپنے سر کا مسح کیا) کہا ہے اور (مسحِ رأس کے بارے میں) کسی عدد کا ذکر نہیں کیا ہے جیسا کہ مسحِ رأس کے علاوہ (باقی وضوء کے کاموں) کے بارے میں (عدد) کا ذکر کیا ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۰۸)

۱۔ محمد بن داؤد الإسکندرانیؒ:۔ یہ محمد بن داؤد بن رزاق بن داؤد بن ناجیۃ المہریؒ، أبو عبد اللہ المصريؒ ہیں، حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ ہیں دسویں طبقہ میں آتے ہیں اور ان کی وفات صحیح قول کے مطابق ۲۵۱ھ میں ہوئی ہے۔

۲۔ زیاد بن یونس:۔ یہ زیاد بن یونس بن سعید الحضرمیؒ، أبو سلامۃ الإسکندرانیؒ ہیں، ثقہ راوی ہیں ان کی وفات ۲۱۱ھ میں ہوئی ہے۔

۳۔ سعید بن زیاد:۔ یہ سعید بن زیاد المؤذن المدنیؒ ہیں، حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ جہینۃ کے آزاد کردہ ہیں ”مقبول“ راوی ہیں چھٹے طبقہ میں آتے ہیں۔

۴۔ عثمان بن عبد الرحمن:۔ یہ عثمان بن عبد الرحمن بن عثمان بن عبید اللہؒ،

التیمی المدنی ہیں، حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں قرار دیا ہے۔

۵۔ ابن ابی ملیکہ:۔ یہ عبد اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابی ملیکہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۲)۔

۶۔ عثمان بن عفان:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۶)۔

الحديث/ ۹، ۱۰ - حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا

عُبَيْدُ اللَّهِ - يَعْنِي ابْنَ أَبِي زِيَادٍ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَمِيرٍ عَنْ أَبِي عَلْقَمَةَ، ((أَنَّ عُثْمَانَ دَعَا بَمَاءٍ فَتَوَضَّأَ فَأَفْرَغَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى ثُمَّ غَسَلَهُمَا إِلَى الْكُوعَيْنِ قَالَ: ثُمَّ مَضَمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَذَكَرَ الْوُضُوءَ ثَلَاثًا، قَالَ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ، وَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ مِثْلَ مَا رَأَيْتُمُونِي تَوَضَّأْتُ ثُمَّ سَاقَ نَحْوَ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ وَأَتَمَّ -

ترجمہ ۱۰۹:۔ فرمایا امام البوداؤد نے کہ بیان کیا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے انہوں نے

کہا کہ ہم سے بیان کیا عیسیٰ نے (عیسیٰ نے کہا کہ) ہم سے بیان کیا عبید اللہ یعنی ابن ابی زیاد نے (عبید اللہ) روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابو علقمہ سے ”یہ کہ حضرت عثمانؓ نے پانی منگ کر وضو کیا تو اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں (ہاتھ) پر پانی ڈالا (اور) پھر ان دونوں (ہاتھوں) کو گلوں تک دھویا۔ ابو علقمہ نے کہا کہ پھر انہوں نے (یعنی حضرت عثمانؓ نے) کلی کی اور ناک میں پانی دیا تین مرتبہ، اور ذکر کیا انہوں نے (پورے) وضو کو تین تین مرتبہ (یعنی حضرت ابو علقمہ نے بیان کیا کہ حضرت عثمانؓ نے اُن تمام اعضاء کو جن کو وضو میں دھویا جاتا ہے تین تین مرتبہ دھویا) حضرت علقمہ نے کہا کہ: اور مسح کیا حضرت عثمانؓ نے اپنے سر کا (یعنی سر کا مسح ایک بار کیا اور) پھر اپنے دونوں پاؤں کو (تین تین مرتبہ ٹخنوں تک) دھویا، اور (وضو سے فراغت کے بعد حضرت عثمانؓ نے) فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ کو بالکل اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر عبید اللہ بن ابی زیاد نے زہری ہی کی حدیث کی مانند حدیث بیان کی (اور زہری کے مقابلہ میں) زیادہ مکمل اور مفصل بیان کی (یعنی یہاں سے آگے عبید اللہ نے زہری ہی کی جیسی حدیث یعنی حدیث نمبر (۱۰۶) کے جیسی حدیث بیان کی جو اس باب کی سب سے پہلی حدیث ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۰۹)

۱۔ اِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى :- یہ ابراہیم بن موسیٰ بن یزید ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۵)۔

۲۔ عِيسَى :- یہ عیسیٰ بن یونس ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳۔ عبید اللہ :- یہ عبید اللہ بن ابی زیاد القداح، أبو الحصین المکی ہیں حافظؒ نے ان کے بارے میں ”لیس بالقوی“ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۰ھ لکھا ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن عبید :- یہ عبد اللہ بن عبید بن عمیر بن قتادة الليثی، أبو ہاشم المکی ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ ہیں، تیسرے طبقہ میں آتے ہیں اور ان کی وفات و شہادت میدان جہاد میں مصروف جہاد رہتے ہوئے ۱۱۳ھ میں ہوئی ہے۔

۵۔ أبو علقمة :- یہ أبو علقمة الفارسی المصری ہیں، بنو ہاشم کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں افریقہ کے قاضی رہے ہیں اور تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔ اور العجلیٰ نے ان کو ثقہ تابعی لکھا ہے۔

۶۔ عثمانؓ :- آپ عثمان بن عفانؓ ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۶)۔

الحديث / ۱۱۰ - حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ عَامِرِ بْنِ شَفِيقٍ بْنِ جَمْرَةَ عَنْ شَفِيقِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ رَأَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ

عَفَّانَ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ رَأْسَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ: رَأَيْتُمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَّ هَذَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنْ إِسْرَائِيلَ قَالَ: تَوَضَّأَ ثَلَاثًا قَطُّ۔

ترجمہ / ۱۱۰:- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے ہارون بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اسرائیل نے بیان کیا (اسرائیل) نے عامر بن شقیق بن جمرہ سے نقل کیا انہوں نے شقیق بن سلمہ سے روایت کیا شقیق بن سلمہ نے کہا کہ میں نے حضرت عثمان بن عفانؓ کو (وضو کرتے ہوئے) دیکھا ہے (اور انہوں نے وضو کرتے ہوئے) اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین تین مرتبہ دھویا تھا اور اپنے سر کا مسح (بھی) تین مرتبہ کیا تھا (اور) پھر (یعنی وضو سے فراغت کے بعد) فرمایا تھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (وضو کرتے ہوئے) دیکھا تھا اور آپ ﷺ نے بھی یہی کیا تھا (یعنی جس طرح میں نے وضو کیا ہے ویسے ہی آپ ﷺ نے وضو کیا تھا)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو اسرائیل سے وکیع نے بھی روایت کیا ہے (لیکن وکیع نے اپنی روایت میں) صرف تَوَضَّأَ ثَلَاثًا (یعنی حضرت عثمانؓ نے تین تین مرتبہ وضو کیا) نقل کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ اسرائیل سے اس روایت کو یحییٰ اور وکیع دونوں نے نقل کیا ہے، یحییٰ نے تو بالتفصیل مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے لیکن وکیع نے بالا جمال اور مختصراً صرف تَوَضَّأَ ثَلَاثًا کے الفاظ کے ساتھ روایت نقل کی ہے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۱۰)

۱۔ ہارون بن عبداللہ:- یہ ہارون بن مروان البغدادی، أبو موسیٰ الحمال ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں ان کا شمار ہے۔ ان کی ولادت ۱۷۱ھ یا ۱۷۲ھ میں ہوئی ہے اور وفات ۲۴۳ھ میں۔

۲۔ یحییٰ بن آدم:- یہ یحییٰ بن آدم بن سلیمان الکوفی أبو زکریا الأموی ہیں ثقہ ہیں

۲۰۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۳۔ اسرائیل :- یہ اسرائیل بن یونس ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۰)۔

۴۔ عامر بن شقیق :- یہ عامر بن شقیق بن جمرۃ الأسدی الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”لین الحدیث“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے لیکن ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

۵۔ شقیق بن سلمۃ :- یہ شقیق بن سلمۃ الأسدی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۲)۔

۶۔ عثمان بن عفان :- آپ کے لئے حدیث نمبر (۱۰۶) دیکھیں۔

۷۔ وکیع :- یہ وکیع بن الجراح ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

الحديث / ۱۱۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ عَلْقَمَةَ

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: أَنَا عَلَى وَقَدْ صَلَّى فَدَعَا بِطَهُورٍ، فَقُلْنَا: مَا يَصْنَعُ بِالطُّهُورِ وَقَدْ صَلَّى مَا يُرِيدُ إِلَّا لِيُعَلِّمَنَا. فَأَتَانِي بِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطُسْتُ، فَأَفْرَغَ مِنَ الْإِنَاءِ عَلَى يَمِينِهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثًا فَمَضَّمَضَ وَنَشَرَ مِنَ الْكَفِّ الَّذِي يَأْخُذُ فِيهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَغَسَلَ يَدَهُ الشِّمَالِ ثَلَاثًا ثُمَّ جَعَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى ثَلَاثًا وَرِجْلَهُ الْيُسْرَى ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَعْلَمَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ هَذَا)۔

ترجمہ / ۱۱۱ :- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسدّد نے بیان کیا (مسدّد) نے کہا کہ ہم

سے ابوعوانہ نے بیان کیا انہوں نے خالد بن علقمہ سے روایت کیا انہوں نے عبد خیر سے (عبد خیر) نے کہا کہ (ایک مرتبہ) حضرت علیؓ (ہمارے محلّہ میں) ہمارے پاس آئے، اور وہ ظہر کی نماز پڑھ چکے تھے (یعنی ظہر کی نماز سے فراغت کے بعد ہمارے یہاں تشریف لائے) اور وضو کا پانی منگایا، تو ہمارے دل میں



خیال آیا کہ یہ وضو کے پانی کا کیا کریں گے یہ تو نماز پڑھ چکے ہیں (تو خود ہی ہمارے دماغ میں اس کا یہ جواب آیا کہ) ان کا ارادہ صرف ہم کو (وضو کی) تعلیم دینا ہے، چنانچہ ایک برتن لایا گیا جس میں پانی تھا اور ایک طشت لایا گیا (یعنی ایک برتن لوٹے وغیرہ میں وضو کا پانی لایا گیا اور ایک خالی طشت لایا گیا تاکہ وضو کرتے وقت جو پانی گرے اس کو اس میں جمع کر لیا جائے۔ یعنی جس طریقہ سے ہمارے یہاں ہاتھ دھلانے کے لئے ایک جگہ یا لوٹے میں پانی اور سچھی لائی جاتی ہے ویسے ہی کیا گیا ہوگا) بہر حال حضرت علیؓ نے برتن سے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی انڈیلا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو تین تین مرتبہ دھویا (یعنی گٹوں تک) پھر گھٹی کی (اور داہنے ہاتھ سے ناک میں پانی دیا اور پھر) جھاڑا (یعنی ناک کو سونکا اور پانی جھاڑا) اُس ہاتھ سے جس سے پانی لے رہے تھے (یعنی بائیں ہاتھ سے۔ واضح رہے کہ یہ ترجمہ اس وجہ سے کیا گیا ہے کیونکہ نسائی شریف وغیرہ کی روایت میں یاخذ بہ کے الفاظ ہیں، نیز دیگر بہت سی روایتوں میں صراحۃً بھی نثر و استنثار بائیں ہاتھ سے مذکور ہے)۔ پھر دھویا اپنے چہرہ کو تین مرتبہ اور (پھر) اپنے داہنے ہاتھ کو (کہنی تک) دھویا تین مرتبہ، اور دھویا اپنے بائیں ہاتھ کو (بھی کہنی تک) تین مرتبہ، پھر داخل کیا اپنے ہاتھ کو برتن میں (یعنی تر کیا یا ایک ہاتھ سے پانی لے کر دونوں ہاتھوں کو تر کیا) اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، پھر اپنے داہنے پاؤں کو (ٹخنوں تک) تین مرتبہ دھویا اور بائیں پاؤں کو (بھی) تین مرتبہ دھویا، پھر (وضو سے فراغت کے بعد حضرت علیؓ نے) فرمایا جس کو خوش کرتی ہو یہ بات کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو (کی کیفیت) کو جان لے تو وہ یہ ہے (یعنی جس کا ارادہ آپ ﷺ کے طریقہ وضو اور کیفیت وضو کو جان کر خوش و مسرور ہونے کا ہو تو وہ سمجھ لے کہ آپ ﷺ کے وضو کرنے کا طریقہ بالکل یہی تھا جو میں نے تم کو دکھایا، اور ظاہر ہے یہ بات سب ہی کے لئے باعثِ فرحت و مسرت تھی اور ہے اس لئے گویا حضرت علیؓ نے یہ فرمایا کہ تم سب خوش اور مسرور ہو جاؤ کہ تم سب کو آپ ﷺ کے وضو کی کیفیت اور طریقہ معلوم ہو گیا)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۱۱)

۱۔ مسدد:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ أبو عوانة:۔ یہ أبو عوانة الوضاح بن عبد اللہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۴)۔

۳۔ خالد بن علقمة:۔ یہ خالد بن علقمة الہمدانی، أبو حنیہ الوادعی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۴۔ عبد خیر:۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ عبد خیر بن یزید الہمدانی، أبو عمارۃ الکوفی ہیں، مخضرم تابعی اور ثقہ راوی ہیں اور دوسرے طبقہ میں آتے ہیں۔ اور صاحب المنہل نے لکھا ہے کہ ان کے نام کے بارے میں کئی قول ہیں (۱) ان کا نام عبد الرحمن بن یزید ہے (۲) ان کا نام عبد الرحمن بن یحمد ہے (۳) ان کا نام عبد الرحمن بن بجیدہ ہے۔ اور یہ حضرت علیؑ کے کبار اصحاب میں سے ہیں اور انہوں نے ایک سو بیس سال سے زیادہ کی عمر پائی ہے۔

۵۔ علیؑ:۔ یہ حضرت علی بن ابی طالبؑ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۱۱۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْحُلَوَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجُعْفِيُّ عَنْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عُلْقَمَةَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ، قَالَ: صَلَّى عَلَيَّ الْغَدَاةُ ثُمَّ دَخَلَ الرَّحْبَةَ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَاتَّاهُ الْغَلَامُ بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ وَطَسْتٌ، قَالَ: فَأَخَذَ الْإِنَاءَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى وَغَسَلَ كَفَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فِي الْإِنَاءِ فَمَضَمَضَ ثَلَاثًا وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا. ثُمَّ سَاقَ قَرِيبًا مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ. ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ مُقَدِّمَةً وَمُؤَخَّرَةً)). ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ.

ترجمہ/ ۱۱۲:۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے حسن بن علی حلوانی نے بیان کیا انہوں نے کہا

کہ ہم سے حسین بن علی جعفی نے بیان کیا انہوں نے زائدہ سے نقل کیا (زائدہ) نے کہا ہم سے خالد بن علقمہ ہمدانی نے بیان کیا انہوں نے عبد خیر سے نقل کیا (عبد خیر) نے کہا کہ (ایک دن) حضرت علی صبح کی نماز پڑھا کر (کوفہ کے ایک محلہ) رجبہ میں آئے (اور ایک روایت میں یہ ہے کہ رجبہ میں نماز پڑھانے کے بعد لوگوں کے سامنے بیٹھے بہر حال) پھر انہوں نے پانی منگوا یا، تو ایک لڑکا ایک برتن جس میں پانی تھا اور ایک طشت لے کر آیا (راوی حدیث عبد خیر نے) بیان کیا کہ پھر حضرت علیؑ نے برتن کو (یعنی لوٹے وغیرہ کو) اپنے داہنے ہاتھ سے پکڑا اور اپنے بائیں ہاتھ پر (اُس سے پانی) انڈیلا (اور ڈالا) اور اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے داہنے ہاتھ کو برتن میں داخل کیا (اور اس میں پانی لے کر) تین مرتبہ کھٹی کی اور تین مرتبہ ناک میں پانی دیا، پھر (آگے حضرت زائدہ نے) ابوعوانہ کی حدیث (جو حدیث نمبر (۱۱۱) ہے) کے قریب قریب حدیث بیان کی (یعنی کلی کرنے سے مسح کرنے تک کی حدیث اور مسح کے بارے میں نقل فرمایا کہ) پھر حضرت علیؑ نے اپنے سر کا مسح کیا اس کے اگلے اور پچھلے حصہ کا (یعنی پورے سر کا مسح کیا، اور مسحِ راس کو ان الفاظ میں نقل کرنے کے بعد حضرت زائدہ نے) حدیث بیان کی انہیں (یعنی حضرت ابوعوانہ ہی) کے جیسی۔

## تعارف رجال حدیث (۱۱۲)

۱۔ الحسن بن علی الحلوانی: دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۲۔ الحسن بن علی الجعفی: یہ الحسن بن علی بن الولید الجعفی الکوفی، أبو عبد اللہ المقرئ ہیں۔ حافظ نے ان کو ”ثقة عابد“ لکھا ہے اور نوں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے چوراسی (۸۴) یا پچاسی (۸۵) سال کی عمر یا ۲۰۳ھ یا ۲۰۴ھ میں ان کی وفات لکھی ہے۔

۳۔ زائدة: یہ زائدة بن قدامة ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۴۔ خالد بن علقمة الهمدانی: دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

۵۔ عبدُ خیر:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

۶۔ علیؑ:- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۷۔ أبو عوانۃ:- یہ الوضاح بن عبد اللہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

الحديث / ۱۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ مَالِكَ بْنَ عُرْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ خَيْرٍ، قَالَ: ((رَأَيْتُ عَلِيًّا  
أَتَى بِكُرْسِيِّ فَقَعَدَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَتَى بِكُوزٍ مِنْ مَاءٍ فَعَسَلَ يَدَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمْ مَعَ  
الْإِسْتِشْقِ بِمَاءٍ وَاحِدٍ)) وَذَكَرَ الْحَدِيثُ -

ترجمہ / ۱۱۳:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن مثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ  
سے محمد بن جعفر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (شعبہ) نے کہا میں نے مالک بن  
عرفطہ سے سنا (مالک بن عرفطہ) نے کہا کہ میں نے عبد خیر سے سنا (عبد خیر) نے کہا میں نے حضرت علیؑ  
کو دیکھا کہ ایک کرسی لائی گئی اور وہ اُس پر بیٹھ گئے پھر پانی کا ایک کوزہ لایا گیا (یعنی ایک برتن میں پانی لایا  
گیا) پھر حضرت علیؑ نے (لوگوں کو وضو کر کے دکھلانے کے مقصد سے) اپنے ہاتھ کو تین بار دھویا، پھر کُلی کی  
ناک میں پانی ڈالنے کے ساتھ ساتھ ایک ہی پانی سے (یعنی ایک ہی چلو پانی سے کُلی بھی کی اور ناک میں  
بھی پانی ڈالا اور جمع بین المضمضہ والاستنشاق کیا) اور (پھر حضرت شعبہ نے اس حدیث کو) آخر حدیث  
تک ذکر (اور بیان) کیا۔

تعارف رجال حدیث (۱۱۳)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۲۔ محمد بن جعفر:- یہ محمد بن جعفر غندر ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹۴)۔

۳۔ شعبۂ: یہ شعبۂ بن الحجاج میں دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۴۔ مالک بن عُرْفُطۃ: حافظؒ نے لکھا ہے کہ اس نام کو لینے میں شعبۂ کو وہم ہوا ہے اور حفاظِ حدیث کا اتفاق ہے اس بات پر کہ شعبۂ کے شیخ کا نام خالد بن علقمۃ ہے۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

۵۔ عبدُ خیر: دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

۶۔ علیؑ: آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۱۱۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ الْكِنَانِيُّ عَنِ الْمُنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ زُرِّ بْنِ حُبَيْشٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا، وَسُئِلَ عَنْ وُضْوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَالَ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ حَتَّى لَمَّا يَقْطُرُ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ وُضْوءُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ))۔

ترجمہ/ ۱۱۴:- فرمایا امام الہوداؤدؒ نے کہ بیان کیا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ابو نعیم نے (ابو نعیم) نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ربیعہ کنانی نے انہوں نے نقل کیا منہال بن عمرو سے انہوں نے زربن حبیش سے (زربن حبیش نے بیان کیا) یہ کہ انہوں نے حضرت علیؑ کو (فرماتے ہوئے) سنا جب اُن سے رسول اللہ ﷺ کے وضو (کی کیفیت) کے بارے میں دریافت کیا گیا (اور پھر حضرت زربن حبیش نے حضرت علیؑ کے وضو کے دکھانے والی پوری) حدیث شریف کو ذکر (اور بیان) کیا اور (اس مکمل حدیث میں مسحِ راس کے سلسلہ میں) فرمایا و مسحِ رأسہ حتی لَمَّا يَقْطُرُ یعنی حضرت علیؑ نے اپنے سر کا مسح کیا اور نہیں ٹپکایا (پانی کو اپنے سر سے یعنی خفیف مسح کیا۔ اور حتی لَمَّا يَقْطُرُ کا ایک ترجمہ لوگوں نے یہ بھی کیا ہے کہ ”ایسا مسح کیا کہ پانی سر سے ٹپکنے کے قریب ہو گیا“، یعنی مسح کرنے میں خوب مبالغہ کیا اور مسح کے بعد) اپنے دونوں پیروں کو (ٹخنوں تک) تین تین مرتبہ دھویا، پھر

(وضو سے فراغت کے بعد) فرمایا کہ بالکل ایسا ہی تھا نبی کریم ﷺ کا وضو (یعنی جس طرح میں نے تم کو وضو کر کے دکھایا ہے آپ ﷺ بھی بالکل اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۱۴)

۱۔ عثمان بن ابی شیبہ: دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ ابونعیم: یہ الفضل بن عمرو الکوفی، ابونعیم الملائی الاحول ہیں یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں اور ان کے والد عمرو اپنے لقب ذکین سے مشہور ہیں۔ اور حافظؒ نے ان کو ”ثقة، ثبت“ لکھا ہے اور نویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۲۱۸ھ لکھا ہے اور ایک قول ۲۱۹ھ کا بھی نقل کیا ہے نیز سن ولادت ۱۳۵ھ بتایا ہے اور لکھا ہے یہ امام بخاریؒ کے کبار شیوخ میں سے ہیں۔

۳۔ ربیعۃ الکِنانی: یہ ربیعۃ بن عتبۃ یاربیعۃ بن عبید الکوفی، الکِنانی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں قرار دیا ہے۔

۴۔ المنہال بن عمرو: یہ المنہام بن عمرو الأسدی، الکوفی ہیں حافظؒ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۵۔ زربن حبیش: یہ زربن حبیش الأسدی، ابومریم الکوفی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ”ثقة جلیل“ اور مخضرم لکھا ہے، نیز لکھا ہے کہ انہوں نے ایک سو ستائیس (۱۲۷) سال کی عمر پا کر ۱۸۱ھ یا ۱۸۲ھ میں وفات پائی ہے۔

۶۔ علیؑ: آپؑ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۱۱۵ - حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ الطُّوسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا فِطْرٌ عَنْ أَبِي فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، قَالَ: ((رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَغَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَاحِدَةً، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا

تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ)۔

ترجمہ/ ۱۱۵:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا زیاد بن ایوب طوسی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبید اللہ بن موسیٰ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا فطر نے (فطر) نے روایت کیا ابوفروہ سے (ابوفروہ) نے نقل کیا عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے (عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ) نے کہا کہ میں نے حضرت علیؓ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے (وضو کے دوران) اپنے چہرہ کو تین مرتبہ دھویا اور اپنے ہاتھوں کو (کہنیوں تک) تین مرتبہ دھویا اور اپنے سر کا ایک مرتبہ مسح کیا، پھر (وضو سے فراغت کے بعد) فرمایا کہ ایسے ہی رسول اللہ ﷺ نے وضو فرمایا تھا (یعنی جیسے میں نے تمہارے سامنے وضو کر کے دکھایا ہے آپ ﷺ بھی اسی طرح وضو فرمایا کرتے تھے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۱۵)

۱- زیاد بن ایوب :- یہ زیاد بن ایوب بن زیاد البغدادی، أبو ہاشم الطوسی ہیں حافظ نے ان کو ثقہ اور حافظ حدیث لکھا ہے اور دسویں طبقہ میں شمار کرتے ہوئے سن وفات چھیاسی (۸۶) سال کی عمر پر ۲۵۲ھ بتایا ہے۔

۲- عبید اللہ بن موسیٰ :- یہ عبید اللہ بن موسیٰ بن ابی المختار العبسی، أبو محمد الکوفی ہیں حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے مگر لکھا ہے کہ کان یشیع اور نویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے صحیح قول کے مطابق وفات ۲۱۳ھ میں بتائی ہے۔ اور صاحب المنہل نے سن ولادت ۱۲۸ھ بھی نقل کیا ہے۔

۳- فطر :- یہ فطر بن خلیفۃ القرشی المخزومی، أبو بکر الحنّاط الکوفی ہیں، صغار تابعین میں سے ہیں، حافظ نے ان کو ”صَدُوق“ لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ ان پر شیعیت کا الزام ہے، اور پانچویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۰ھ کے بعد لکھا ہے، اور صاحب المنہل نے صراحتاً

ان کا سن وفات ۱۵۳ھ یا ۱۵۵ھ نقل کیا ہے۔

۴۔ أبوفروة:۔ یہ مُسلم بن سالم النهديّ، الجهنی، أبوفروة الأصغر، الکوفی ہیں، نام کے مقابلہ اپنی کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۵۔ عبدالرحمن بن أبي ليلى:۔ یہ عبدالرحمن بن أبي ليلى بن بلبل بن أحيحة بن الجلاح الأنصاريّ المدني، أبو عيسى الكوفي ہیں، حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور دوسرے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۸۶ھ لکھا ہے۔

۶۔ عليّ:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۱۱۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَبُو تَوْبَةَ قَالََا حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ ح. وَحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي حَيَّةَ، قَالَ: ((رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ، فَذَكَرَ وَضُوءَهُ كُلَّهُ ثَلَاثًا، قَالَ: ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّمَا أَحْبَبْتُ أَنْ أُرِيَكُمْ طُهُورَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)).

ترجمہ/ ۱۱۶:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے مسدد اور ابوتوبہ نے بیان کیا، اُن دونوں نے کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا۔ تحویل سند (دوسری سند فرمایا ابوداؤد نے) اور بیان کیا ہم سے عمرو بن عون نے انہوں نے کہا خبر دی ہمیں ابوالاحوص نے نقل کرتے ہوئے ابواسحاق سے اور ابواسحاق نے ابو حبیہ سے (ابو حبیہ نے) بیان کیا کہ میں نے حضرت علیؑ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کیا، اور پھر (ابو حبیہ نے) پورا واقعہ بیان کرتے ہوئے) حضرت علیؑ کے پورے وضو کو تین تین مرتبہ ذکر کیا (یعنی دھوئے جانے والے اعضاء کو تین مرتبہ دھونے کا ذکر کیا اور) کہا کہ پھر حضرت علیؑ نے اپنے سر کا مسح کیا (یعنی ایک مرتبہ کیونکہ زیادہ تر صحیح روایات میں ایک ہی مرتبہ مسح کرنے کا ذکر ہے) پھر اپنے دونوں پاؤں کو ٹخنوں تک



دھویا، پھر (وضو سے فراغت کے بعد) فرمایا (کہ میں نے جو تمہارے سامنے یہ پورا وضو کر کے دکھایا ہے اس سے میرا مقصد) صرف یہ تھا کہ مجھے خواہش ہوئی تھی اس بات کی کہ تم (لوگوں) کو رسول اللہ ﷺ کا وضو دکھلا دوں (تا کہ تم میرے وضو کو دیکھ کر تم یہ سمجھ لو کہ آپ ﷺ اس طرح وضو کیا کرتے تھے اور پھر تم سب بھی اسی طرح یعنی رسول اللہ ﷺ کے وضو کرنے کی طرح وضو کیا کرو)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۱۶)

۱۔ مسدد:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ أبو توبۃ:۔ یہ الربیع بن نافع ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۳)۔

۳۔ أبو الأحوص:۔ یہ سلام بن سلیم ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۴۔ عمرو بن عون:۔ یہ عمرو بن عون أبو عثمان الواسطی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۴۲۔

۵۔ أبو إسحاق:۔ یہ عمرو بن عبد اللہ الہمدانی السبعی، أبو إسحاق، الکوفی ہیں۔

ثقہ ہیں تابعی ہیں، حافظ نے لکھا ہے کہ یہ کثیر الروایہ راوی ہیں ثقہ ہیں نہایت عابد و پرہیزگار تھے، اخیر عمر میں ان کے حافظہ میں اختلاط ہو گیا تھا، اور تیسرے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۲۹ھ بتایا ہے اگرچہ ۱۲۶ھ اور ۱۲۸ھ کے بھی اقوال ہیں۔

۶۔ أبو حییۃ:۔ صاحب المنہل نے ان کے نام کے بارے میں دو قول لکھے ہیں (۱) ان کا نام

عمر بن نصر ہے (۲) ان کا نام عمرو بن الحارث ہے۔ اور حافظ نے لکھا ہے کہ یہ أبو حییۃ بن

قیس الہمدانی، الوادعی، الکوفی ہیں اور ان کے نام کے بارے میں تین قول لکھے ہیں (۱) ان کا

نام عمرو بن مضر ہے (۲) ان کا نام عبد اللہ ہے (۳) ان کا نام عامر بن الحارث ہے نیز لکھا

ہے کہ أبو أحمد الحاکم وغیرہ نے ان کے بارے میں لایعرف اسمہ اور مجہول ہونے کی بات کہی

ہے بہر حال یہ مقبول راوی ہیں اور تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔

۷۔ علیؑ: یہ حضرت علی بن ابی طالبؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۱۱۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَّانَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((دَخَلَ عَلَيَّ عَلِيٌّ يَعْنِي ابْنَ أَبِي طَالِبٍ وَقَدْ أَهْرَاقَ الْمَاءَ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ، فَأَتَيْنَاهُ بِتَوْرٍ فِيهِ مَاءٌ حَتَّى وَضَعْنَاهُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: يَا ابْنَ عَبَّاسِ أَلَا أُرِيكَ كَيْفَ كَانَ يَتَوَضَّأُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَأَصْغَى الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ فَغَسَلَهَا ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَهُ الْيُمْنَى فَأَفْرَغَ بِهَا عَلَى الْأُخْرَى ثُمَّ غَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمَصَ وَاسْتَشْتَرَّ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَيْهِ فِي الْإِنَاءِ جَمِيعًا فَأَخَذَ بِهِمَا حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ الْقَمَّ إِبْهَامَيْهِ مَا أَقْبَلَ مِنْ أُذُنَيْهِ ثُمَّ الثَّانِيَةَ ثُمَّ الثَّالِثَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفَيْهِ الْيُمْنَى قُبْضَةً مِنْ مَاءٍ فَصَبَّهَا عَلَى نَاصِيَّتِهِ فَتَرَكَهَا تَسْتَنْ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ وَظُهُورَ أُذُنَيْهِ ثُمَّ أَذْخَلَ يَدَيْهِ جَمِيعًا فَأَخَذَ حَفْنَةً مِنْ مَاءٍ فَضَرَبَ بِهَا عَلَى رِجْلَيْهِ وَفِيهَا النَّعْلُ فَفَتَلَهَا بِهَا ثُمَّ الْأُخْرَى مِثْلَ ذَلِكَ. قَالَ قُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: وَفِي النَّعْلَيْنِ. قَالَ قُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ قَالَ قُلْتُ: وَفِي النَّعْلَيْنِ؟ قَالَ: وَفِي النَّعْلَيْنِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ شَيْبَةَ يُشَبِّهُ حَدِيثَ عَلِيٍّ، لِأَنَّهُ قَالَ فِيهِ حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّةً وَاحِدَةً. وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ فِيهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثَلَاثًا.

ترجمہ/ ۱۱۷:- فرمایا امام البوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی نے

انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد (یعنی محمد بن سلمہ) نے بیان کیا انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کیا (محمد بن اسحاق) نے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے روایت کیا انہوں نے عبید اللہ الخولانی سے نقل کیا

(عبید اللہ) نے ابن عباسؓ سے نقل کیا (ابن عباسؓ) نے کہا کہ (ایک مرتبہ) میرے پاس حضرت علیؓ (یعنی علی بن ابی طالب) آئے اس حال میں کہ انہوں نے پانی بہایا تھا (یعنی پیشاب کر کے یا پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کر کے آئے تھے) پس انہوں نے وضو (کے لئے پانی) منگوایا، تو (تعمیل حکم کرتے ہوئے) ہم ان کے پاس ایک چھاگل لائے جس میں پانی تھا (یعنی لکڑی کے یا تانبے کے ایک برتن میں ہم ان کے پاس پانی لے کر آئے) اور ہم نے اس کو ان کے سامنے رکھ دیا۔ تب انہوں نے فرمایا اے ابن عباس! کیا میں نہ دکھلاؤں تم کو کہ کس طرح وضو فرمایا کرتے تھے آپ ﷺ؟ (یعنی میں تم کو ایسے وضو کر کے بتلاؤں جیسے آپ ﷺ وضو فرمایا کرتے تھے) میں نے کہا کیوں نہیں (یعنی ضرور بتلاؤں اور دکھائیے) حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ پھر حضرت علیؓ نے برتن کو اپنے ہاتھ پر جھکایا (اور ہاتھ پر پانی ڈالا) اور اس کو دھویا، پھر اپنے داہنے ہاتھ کو (جس پر برتن جھکا کر پانی ڈالا تھا برتن میں) ڈالا اور اس سے (پانی لے کر) دوسرے ہاتھ پر ڈالا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹھوں تک) دھویا، پھر کھٹی کی اور ناک میں پانی ڈالا (یا ناک میں پانی ڈال کر ناک کو جھاڑا اور صاف کیا) پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ (ملا کر) برتن کے اندر ڈالا اور ان دونوں سے ایک چلو پانی لیا اور اس چلو پانی کو اپنے چہرہ پر مارا (یعنی اپنے چہرہ پر پانی بہا کر چہرہ دھویا) پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو اپنے کانوں کے سامنے کے حصّہ میں لقمہ کی طرح داخل کیا (یعنی اپنے کانوں کے اندر اپنے دونوں انگوٹھے داخل کئے۔ واضح رہے کہ ایک مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنے کانوں کے اندر تو شہادت کی انگلیاں داخل کیں اور اپنے کانوں کے باہری حصّہ کو اپنے انگوٹھوں کا لقمہ بنایا یعنی کانوں کے باہری حصّہ پر انگوٹھوں کو پھیر کر دھویا اور تر کیا) پھر دوسری اور تیسری بار (منہ دھوتے وقت) بھی ایسا ہی کیا، پھر اپنے داہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنی پیشانی پر ڈالا اور اس کو بہتا ہوا چھوڑ دیا اپنے چہرہ پر، پھر اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک تین تین بار دھوئے، پھر اپنے سر اور اپنے کانوں کے باہری حصّہ (یعنی پشت) کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو ایک ساتھ (ملا کر برتن میں)

داخل کیا اور ایک چلو پانی لے کر اپنے پاؤں پر مارا (یعنی پاؤں دھویا) اور اس میں چل تھا (یعنی چیل پہنے پہنے پاؤں دھویا) اور اس کو اس سے رگڑا (یعنی پانی ڈال کر رگڑا تاکہ اچھی طرح پاؤں دھل جائے) پھر دوسرے کو ایسے ہی (یعنی دوسرے پاؤں پر بھی ایک چلو پانی لے کر اسی طرح ڈالا اور رگڑو مل کر اچھی طرح سے دھویا) عبید اللہ خولانی کا بیان ہے کہ میں نے ابن عباسؓ سے عرض کیا (یا ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کہا) کیا جوتوں میں؟ انہوں نے کہا ہاں جوتوں میں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر کہا کیا جوتوں میں؟ انہوں نے کہا ہاں جوتوں میں، وہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر کہا کیا جوتوں میں؟ انہوں نے کہا ہاں جوتوں میں (یعنی خولانی نے ابن عباسؓ سے تین بار یہ پوچھا کیا انہوں نے یعنی حضرت علیؓ نے اپنے پاؤں جوتا پہنے پہنے دھوئے تو انہوں نے تینوں مرتبہ جواب دیا ہاں انہوں نے جوتا پہنے پہنے اپنے پاؤں دھوئے تھے۔ یا یہی سوال تین مرتبہ ابن عباسؓ نے حضرت علیؓ سے کیا کہ کیا آپ اپنے پاؤں جوتا پہنے پہنے دھورہے ہیں تو کیا آپ ﷺ بھی وضو کرتے وقت ایسا ہی کرتے تھے الی آخر۔ واضح رہے کہ پہلی بات زیادہ واضح ہے کیونکہ دوسری پر بہت سے اشکال ہو سکتے ہیں)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ابن جریج کی حدیث جو انہوں نے شبہ سے نقل کی ہے مشابہ ہے علیؓ کی حدیث سے کیونکہ اس میں حجاج بن محمد نے ابن جریج سے نقل کرتے ہوئے ومسح برأسه مرة واحدة کہا ہے اور ابن وہب نے ابن جریج سے نقل کرتے ہوئے ومسح برأسه ثلاثا کہا ہے (مصنفؒ کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ ابن جریج سے حضرت علیؓ کی یہ حدیث واقعہ دو لوگوں نے روایت کیا ہے یعنی حجاج بن محمد اور عبد اللہ بن وہب نے۔ اور دونوں میں سے حجاج بن محمد نے سر کا مسح ایک بار ذکر کیا ہے اور وہی زیادہ قوی اور صحیح ہے کیونکہ حضرت علیؓ کی اس حدیث سے وہی زیادہ مشابہ ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۱۷)

۱۔ عبد العزیز بن یحییٰ الحرانی:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۲۔ محمد:۔ یہ محمد بن سلمۃ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۳۔ محمد بن إسحاق:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۴۔ محمد بن طلحہ:۔ یہ محمد بن طلحہ بن یزید بن رُکّانۃ المطلبی المکی ہیں۔

حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ ہیں، چھٹے طبقہ میں آتے ہیں اور ہشام کی ابتداء خلافت میں مدینہ منورہ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اور ابن سعد نے ان کو ثقہ، قلیل الحدیث لکھا ہے اور سن وفات صراحۃً ۱۱۱ھ لکھا ہے۔

۵۔ عیبد اللہ الخولانی:۔ یہ عیبد اللہ بن الأسود یا عیبد اللہ بن الأسد الخولانی

ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۶۔ ابن عباسؓ:۔ یہ عبد اللہ بن عباسؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۷۔ علیؓ:۔ یہ علی بن ابی طالبؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۸۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب إمام أبوداؤدؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۹۔ ابن جریج:۔ یہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریجؒ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

۱۰۔ شیبۃ:۔ یہ شیبۃ بن نصّاح بن سرجس المخزومی، القارئ، القاضي، المدنی

ہیں أم المؤمنین حضرت أم سلمۃؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور چوتھے طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۳۰ھ بتایا ہے۔

۱۱۔ علیؓ:۔ آپؐ کے لئے حدیث نمبر (۶۱) دیکھیں۔

۱۲۔ حجاج بن محمد:۔ یہ حجاج بن محمد الأعمشؒ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۴)۔

۱۳۔ ابن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب الفہریؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

الحديث/ ۱۱۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ

يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ، وَهُوَ جَدُّ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ ((هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُرَبِّيَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدٍ: نَعَمْ، فَدَعَا بِوَضُوءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَعَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَشَرَّ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ عَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ عَسَلَ رِجْلَيْهِ)).

ترجمہ ۱۱۸/- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ بیان کیا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے انہوں نے نقل کیا مالک سے (مالک) نے نقل کیا عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے باپ (یحییٰ) سے نقل کیا یہ کہ انہوں نے عبد اللہ بن زید (جو عمرو بن یحییٰ مازنی کے دادا ہیں) سے عرض کیا کہ ”کیا آپ مجھے دکھا سکتے (بتا سکتے) ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح سے وضو فرمایا کرتے تھے؟ تو عبد اللہ بن زید نے کہا ہاں (ضرور بتا اور دکھا سکتا ہوں) پھر انہوں نے وضو کا پانی منگایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر انڈیلا (ڈالا) اور اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹوں تک) دھویا، پھر کھٹی کی (اور ناک میں پانی ڈال کر) جھاڑا (اور ناک کو صاف کیا) تین مرتبہ (یعنی تین چلو پانی لے کر تین بار کھٹی کی اور تین چلو پانی لے کر ناک میں پانی ڈالا اور ناک کو جھاڑا اور صاف کیا۔ بخاری کی روایت میں اسی طرح صراحت ہے)۔ پھر (یعنی ناک میں پانی ڈال کر جھاڑنے کے بعد) اپنے چہرہ کو تین بار دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو دو مرتبہ کہنیوں تک دھویا، پھر اپنے سر کا اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کیا اور (مسح کرتے ہوئے) اپنے ہاتھوں کو آگے کولائے اور پیچھے کو لے گئے (یا آگے سے پیچھے کو لے گئے اور پیچھے سے آگے کولائے۔ اس اقبال وادبار کے سلسلہ میں بہت سے اقوال ہیں لیکن آگے آنے والے الفاظ بدأ بمقدم رأسہ الخ سے یہ دوسرے والے معنی ہی واضح ہوتے ہیں یعنی اپنے دونوں ہاتھوں کا آگے پیچھے کولانا لیجانا اس طرح کیا کہ) شروعات کی اپنے سر کے اگلے حصہ

سے اور ان کو اپنی گدی تک لے گئے پھر ان کو واپس لوٹایا یہاں تک کہ پہونچ گئے اس جگہ تک جہاں سے شروعات کی تھی (یعنی گدی سے سر کے اگلے حصہ تک واپس لائے) پھر (یعنی اقبال وادبار کے ساتھ مسح کرنے کے بعد) اپنے دونوں پاؤں کو دھویا۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۱۸)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمة القعنبي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ مالک:۔ یہ امام الفقه مالک بن انس ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۳۔ عمرو بن یحییٰ المازنی:۔ یہ عمرو بن یحییٰ بن عمارۃ بن اُبی حسن ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۴۔ اُبیہ:۔ اس کی ضمیر مجروحہ کا مرجع عمرو ہیں لہذا اُبوہ کا مطلب ہے عمرو کے والد یعنی یحییٰ بن عمارۃ بن اُبی حسن اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔

۵۔ عبد اللہ بن زید:۔ یہ عبد اللہ بن زید الأنصاري الصحابي ہیں دیکھیں حدیث۔ ۱۰۰۔

الحديث/ ۱۱۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى الْمَازِنِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ وَقَالَ: ((فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدَةٍ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثًا)). ثُمَّ ذَكَرَ نَحْوَهُ.

ترجمہ/ ۱۱۹:۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا خالد نے انہوں نے نقل کیا عمرو بن یحییٰ مازنی سے انہوں نے اپنے والد سے ان کے والد نے نقل کیا عبد اللہ بن زید سے اسی حدیث کو (یعنی حدیث نمبر ۱۱۸ کو) اور (انہوں نے یعنی خالد نے حدیث بیان کرتے وقت) کہا فمضمض واستنشق من کف واحدۃ (یعنی کف واحدۃ کے اضافہ کے ساتھ جس کا مطلب یہ نکلتا ہے کہ عبد اللہ بن زید

نے وضو کرتے وقت کُلی اور ناک میں پانی ایک ہی چلو سے دیا۔ جبکہ اس سے پہلی روایت یعنی مالکؒ کی روایت میں یہ ایک ہی چلو سے والی بات مذکور نہیں ہے بہر حال خالد نے اپنی روایت میں کہا کہ (عبداللہ بن زید نے کُلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک ہی چلو سے، اور کیا اس کو) (یعنی ایک ہی چلو سے کُلی کرنے اور ناک میں پانی دینے کو) تین مرتبہ، پھر (آگے خالد نے بھی) بیان کیا اسی کی مانند (یعنی امام مالکؒ کی حدیث ہی جیسی حدیث بیان کی)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۱۹)

- ۱۔ مسدد :- یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ خالد :- یہ خالد بن عبداللہ بن عبدالرحمن الطحان ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۴۳۔
- ۳۔ عمرو بن یحٰی المازنی :- دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۴۔ عن أبیہ :- اسمیں ابوہ سے مراد یحٰی بن عمارۃ بن اُبی حسن ہیں دیکھیں حدیث ۱۰۰۔
- ۵۔ عبداللہ بن زید :- یہ عبداللہ بن زید بن عاصم الأنصاری، الصحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔

الحديث / ۱۲۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ حَبَّانَ بْنَ وَاسِعٍ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَاصِمٍ الْمَازِنِيَّ، يَذْكُرُ ((أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ وَضُوءَهُ قَالَ: وَمَسَحَ رَأْسَهُ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتَّى انْقَاهُمَا))۔

ترجمہ / ۱۲۰ :- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا احمد بن عمرو بن السرح نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابنِ ابنِ وہب نے انہوں نے روایت کیا عمرو بن حارث سے یہ کہ حبان بن واسع



نے اُن سے بیان کیا تھا یہ کہ ان کے والد (واسع) نے اُن سے بیان کیا تھا یہ کہ انہوں نے سنا عبد اللہ بن زید بن عاصم مازنی کو یہ ذکر (اور بیان) کرتے ہوئے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا (وضو کرتے ہوئے) اور (پھر) عبد اللہ بن زید نے آپ ﷺ کا (پورا) وضو بیان (و ذکر) کیا (اور آپ ﷺ کے اس وضو کی کیفیت کو بیان کرنے کے دوران مسح کے سلسلہ میں) کہا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح اپنے ہاتھوں کے باقی ماندہ کے علاوہ پانی سے کیا (یعنی نیا پانی لے کر مسح کیا) اور اپنے دونوں پاؤں کو دھویا یہاں تک کہ ان کو (میل کچل سے خوب) صاف کیا۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۲۰)

۱۔ أحمد بن عمرو بن السَّرح: دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۲۔ ابن وَهْب: یہ عبد اللہ بن وَهْب بن مسلم القرشي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۳۔ عمرو بن الحارث: یہ عمرو بن الحارث بن یعقوب بن عبد اللہ بن الأشج الأنصاري، أبو أيوب المصري ہیں: حافظ نے ان کو ثقہ، فقیہ اور حافظ حدیث لکھا ہے نیز ساتویں طبقہ میں قرار دیا اور سن وفات بدولتِ تعین ایک سو پچاس ۱۵۰ھ سے پہلے بتایا ہے مگر صاحب المنہل نے صراحت لکھا ہے کہ ان کی ولادت ۹۴ھ میں ہوئی اور وفات ۱۲۸ھ یا ۱۲۹ھ میں ہوئی ہے۔

۴۔ حَبَّان بن واسع: یہ حَبَّان بن واسع بن حَبَّان الأنصاري، المازني، المدني ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۵۔ أباه: اس میں ضمیر مجرور کا مرجع حَبَّان ہیں اور أبوہ سے مراد واسع ہیں یعنی واسع بن حَبَّان بن مُنْقِذ بن عمرو الأنصاري، المازني ہیں۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۶۔ عبد اللہ بن زید بن عاصم المازني: آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔

الحديث / ۱۲۱ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَبْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ قَالَ

حَدَّثَنَا حَرِيزٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْسَرَةَ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ سَمِعْتُ الْمُقْدَامَ ابْنَ مَعْدِيكَرِبَ الْكِنْدِيِّ، قَالَ: ((أَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَوْضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَعَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ تَمَضَّمَصْ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا وَغَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا))۔

ترجمہ / ۱۲۱:- امام الوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابو مغیرہ نے بیان کیا (ابو مغیرہ) نے کہا کہ ہم سے حرز نے بیان کیا (حرز) نے کہا کہ مجھ سے عبد الرحمن بن میسرہ حضرمی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے مقدام بن معدیکرب کندی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس وضو کا پانی لایا گیا اور آپ ﷺ نے (اس طرح) وضو فرمایا کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹھوں تک) تین مرتبہ دھویا پھر کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالائیں (تین) مرتبہ، اور اپنے چہرہ کو دھویا تین مرتبہ، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں تک) تین تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا اور اپنے دونوں کانوں کا بھی اندر باہر (یعنی کانوں کے اندر شہادت کی انگلیاں ڈال کر باہر کی جانب اپنے انگوٹھوں سے مسح کیا اور اس کے لئے کوئی نیا پانی نہیں لیا بلکہ سر اور کانوں کا مسح ایک ہی پانی سے کیا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۲۱)

۱۔ احمد بن محمد بن حنبل:- یہ مشہور امام فقہ امام احمد بن حنبلؒ ہیں دیکھیں حدیث ۲۷۔

۲۔ أبوالمغیرة:- یہ عبد القدوس بن الحجاج الخولانی، أبوالمغیرة الحمصی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور نویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن ۲۱۲ھ بتایا ہے۔

۳۔ حرز:- یہ حرز بن عثمان بن جبر بن ابی احمد بن أسعد الحمصی، أبو عون یا أبو عثمان الرحبی الحمیری ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ اور محبت لکھا، نیز لکھا ہے کہ ان پر ناصبی ہونے کا

الزام ہے اور پانچویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے تراوی (۸۳) سال کی عمر یا کر ۱۲۳ھ میں ان کی وفات بتائی ہے۔

۴۔ عبدالرحمن بن ميسرة:۔ یہ عبدالرحمن بن ميسرة الحضرمي، أبو سلمة الحمصي ہیں۔ حافظ نے ان کو ”مقبول“ راوی لکھا ہے اور چوتھے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔ اور العجلي نے ثقہ، تابعی کہا ہے اور علی بن المدینی نے مجهول کہا ہے۔

۵۔ المقدم بن معديكرِب:۔ یہ المقدم بن معديكرِب بن عمرو الكندي ہیں ان کی کنیت کے بارے میں دو قول ہیں (۱) ان کی کنیت ابو یحیٰ ہے (۲) ابو کریمہ ہے۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ مشہور صحابی ہیں۔ بعد میں انہوں نے ملک شام میں سکونت اختیار کر لی تھی اور صحیح قول کے مطابق ان کی وفات اکیانوے (۹۱) سال کی عمر یا کر ۸۷ھ میں ہوئی ہے۔

الحديث/ ۱۲۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَيَعْقُوبُ بْنُ كَعْبٍ الْأَنْطَاكِيُّ لَفْظُهُ

قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ الْمَقْدَمِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ، قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدِّمِ رَأْسِهِ فَأَمَرَهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْفَقَاءُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي مِنْهُ بَدَأَ)) قَالَ مُحَمَّدٌ قَالَ أَخْبَرَنِي حَرِيزٌ۔

ترجمہ/ ۱۲۲:۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے محمود بن خالد اور یعقوب بن کعب انطاکی

نے بیان کیا (اور یہ جو ہم لکھ اور بیان کر رہے ہیں یہ) ان کے (یعنی یعقوب کے) الفاظ ہیں (اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یعقوب نے بھی محمود بن خالد کے الفاظ ہم سے بیان کئے ای وحدثنا یعقوب لفظہ۔ بہر حال) ان دونوں (یعنی محمود اور یعقوب نے) کہا کہ ہم سے ولید بن مسلم نے بیان کیا (ولید بن مسلم) نے حرز بن عثمان سے روایت کیا انہوں نے عبدالرحمن بن میسرہ سے انہوں نے نقل کیا

مقدم بن معد کرب سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نے وضو کیا، اور جب (وضو کرتے کرتے) اپنے سر کے مسح پر پہونچے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سر کے اگلے حصہ پر رکھا اور گذرا ان دونوں ہاتھوں کو یہاں تک کہ گدی تک پہونچ گئے پھر ان کو واپس لائے اسی جگہ تک جہاں سے شروعات کی تھی (یعنی پورے سر کا مسح کیا اور مسح کی شروعات سر کے اگلے حصہ سے کی)۔ محمود نے کہا أخبرني حريز (یعنی مجھے خبر دی حریز نے)۔ امام کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ یعقوب نے تو حدیث بیان کرتے وقت عن حريز کہا تھا لیکن محمود نے أخبرني کہا تھا، اور خلاصہ کے طور پر یوں سمجھئے کہ محمود نے اپنی روایت میں یہ کہا حدثني الوليد بن مسلم قال الوليد أخبرني حريز یعنی ولید نے صراحتاً إخبار عن حريز کو ذکر کیا جبکہ یعقوب نے صراحةً ذکر نہیں کیا بلکہ عن حريز کہا۔ اور ابوداؤد نے یہ بات اس لئے کہی ہے تاکہ عنعنہ سے پیدا ہونے والا تدلیس کا مظنہ وہم دور اور ختم ہو جائے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۲۲)

- ۱۔ محمود بن خالد:- یہ محمود بن خالد السلمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔
- ۲۔ یعقوب بن کعب الأنطاکی:- یہ یعقوب بن کعب بن حامد الأنطاکی، أبو یوسف الحلبي ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور دوسری طبقہ میں شمار کیا ہے۔
- ۳۔ الولید بن مسلم:- یہ الولید بن مسلم القرشي، أبو العباس الدمشقي ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے مگر لکھا ہے کہ کثیر التدلیس والتسویۃ ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں آتے ہیں، وفات یا تو ۱۹۴ھ کے آخر میں ہوئی ہے یا ۱۹۵ھ کے شروع میں۔ صاحب المنہل نے سن ولادت ۱۱۹ھ اور وفات بالتعین ۱۹۴ھ میں لکھی ہے۔

۴۔ حریز بن عثمان:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۱)۔

۵۔ عبد الرحمن بن میسرہ:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۱)۔

۶۔ المقدم بن معدیکرب:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۱)۔

الحديث/ ۱۲۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ وَهَشَامُ بْنُ خَالِدٍ الْمَعْنَى قَالَا حَدَّثَنَا

الْوَلِيدُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: وَمَسَحَ بِأُذُنَيْهِ ظَاهِرَهُمَا وَبَاطِنَهُمَا. زَادَ هَشَامٌ: وَأَدْخَلَ أَصَابِعَهُ فِي صِمَاحِ أُذُنَيْهِ)).

ترجمہ / ۱۲۳:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے محمود بن خالد اور ہشام بن خالد نے بیان کیا مضمون کو (یعنی ان دونوں نے مضمون تو ہم سے ایک ہی بیان کیا مگر الفاظ دونوں کے الگ الگ تھے، بہر حال) ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ولید نے اسی سند کے ساتھ (یعنی مذکورہ بالا حدیث نمبر (۱۲۲) میں آگے کی جو سند مذکور ہے اُسی سند سے ولید نے بیان کیا کہ) مقدم بن معدیکرب نے کہا (یعنی پورے وضو کو بیان کرنے کے دوران بیان کیا کہ آپ ﷺ نے) مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا اندر، باہر۔ اور ہمارے شیخ ہشام نے روایت بیان کرتے وقت مزید یہ بھی بیان کیا کہ (آپ ﷺ نے مسح کیا اپنے دونوں کانوں کا اندر، باہر) اور داخل کیا اپنی انگلیوں کو اپنے کانوں کے سوراخ میں (یعنی اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں میں سے ایک کو ایک کان کے سوراخ میں اور دوسری کو دوسرے کے سوراخ میں داخل کیا)۔

تعارف رجالِ حدیث (۱۲۳)

۱۔ محمود بن خالد:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔

۲۔ ہشام بن خالد:۔ یہ ہشام بن خالد بن یزید بن مروان الأزرق، أبو مروان

السلامی الدمشقی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور دسویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۲۴۹ھ بتایا ہے۔ اور صاحب المنہل نے سن ولادت ۱۵۴ھ بھی نقل کیا ہے۔

۳۔ الولید:۔ یہ الولید بن مسلم القرشی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۲)۔

الحديث / ۱۲۴ - حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمَغِيرَةُ بْنُ فَرَوَةَ وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ، ((أَنَّ مُعَاوِيَةَ تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ عَرَفَ عُقْرَةً مِنْ مَاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسْطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدِّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدِّمِهِ)).

ترجمہ / ۱۲۴:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا مؤمل بن فضل حرّانی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ولید بن مسلم نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن علاء نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا أبو الأَزهَر المَغِيرَةُ بن فَرَوَةَ اور یزید بن اَبی مالک نے ”یہ کہ حضرت معاویہؓ نے لوگوں کے سامنے وضو (کر کے دکھایا اُس طرح) جس طرح انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا، اور جب (وضو کرتے کرتے) اپنے سر پر پہنچے (یعنی مسح کرنے کا ارادہ کیا) تو ایک چلو پانی لیا اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ میں لے کر اپنے سر کے پیچوں (چندیا) پر ڈالا یہاں تک کہ پانی بہنے لگا یا بہنے کے قریب ہو گیا پھر مسح کیا اپنے سر کے اگلے حصّہ سے آخر حصّہ تک اور آخر حصّہ سے اگلے تک (یعنی خوب مبالغہ کے ساتھ پورے سر کا آگے سے پیچھے تک اور پیچھے سے آگے تک مسح کیا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۲۴)

۱۔ مؤمّل بن الفضل:۔ یہ مؤمل بن الفضل بن مجاہد الحرّانی، أبو سعید الجزری ہیں حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور دسویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن ۲۳۰ھ یا ۲۲۹ھ لکھا ہے۔

۲۔ الولید بن مسلم:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۲)۔

۳۔ عبد اللہ بن العلاء:۔ یہ عبد اللہ بن العلاء بن زبَر بن عمرو الدمشقی، الرَّبَعِی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور ساتویں طبقہ میں قرار دے کر سن ۱۶۴ھ بتایا ہے اور عمر نواسی (۸۹) سال لکھی ہے۔

۴۔ أبو الأَزهَر المغیرۃ بن فروة:۔ یہ المغیرۃ بن فروة الثقفی، أبو الأَزهَر الدمشقی ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں ”مقبول“ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔

۵۔ یزید بن أبی مالک:۔ یہ یزید بن عبد الرحمن بن أبی مالک الفقیہ الہمدانی، الدمشقی، القاضی ہیں، حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ”صدوق“ ہیں لیکن ”ربما وہم“ اور چونکہ طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۳۰ھ یا ۱۳۱ھ لکھا ہے اور صاحب المنہل نے سن ولادت ۶۰ھ اور سن وفات بالتعین ۱۳۰ھ نقل کیا ہے۔

۶۔ معاویہؓ:۔ یہ معاویہ بن أبی سفیان، صخر بن حرب بن أمیة بن عبد شمس بن عبد مناف القرشیؓ، أبو عبد الرحمن الأموی ہیں، مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہوئے، کاتبین وحی میں سے ہیں۔ حافظؒ نے ماہ رجب ۶۰ھ میں تقریباً اسی (۸۰) سال کی عمر پا کر آپؐ کی وفات لکھی ہے۔ اور صاحب المنہل نے لکھا ہے کہ آپؐ بیس (۲۰) سال تک امارت پر فائز رہے اور بیس (۲۰) خلافت پر۔ اور عمر بیس (۸۲) سال لکھی ہے اور وفات کو بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ان کی وفات دمشق میں بروز جمعرات بائیس (۲۲) رجب ۵۹ھ یا ۶۰ھ میں ہوئی ہے۔

الحديث/ ۲۵ ۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، بِهَذَا الْإِسْنَادِ قَالَ: ((فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ))۔

ترجمہ/ ۱۲۵:۔ فرمایا امام ابو داؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے انہوں نے کہا

کہ ہم سے بیان کیا ولید نے اسی سند سے (یعنی مذکورہ بالا حدیث نمبر (۱۲۴) میں جو سند مذکور ہے عبد اللہ بن علاء سے لے کر حضرت معاویہ تک اُسی سند سے ولید نے بیان کیا اور ولید سے نقل کرتے ہوئے محمود بن خالد نے ہم سے یعنی ابوداؤد سے بیان کیا۔ اور محمود بن خالد نے اپنی روایت میں) کہا کہ ”پس وضو کیا حضرت معاویہؓ نے تین مرتبہ اور دھویا اپنے دونوں پاؤں کو بغیر عدد کے (یعنی پاؤں کے دھونے میں تین مرتبہ کا عدد ملحوظ رکھے بغیر اپنے پاؤں کو دھو کر حضرت معاویہؓ نے پورا وضو کر کے دکھایا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۲۵)

۱۔ محمود بن خالد:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔

۲۔ الولید:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۲)۔

الحديث/ ۶ ۲ ۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا بَشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ

اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مَعُوذٍ بْنِ عَفْرَاءَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْتِينَا فَحَدَّثَنَا أَنَّهُ قَالَ: اسْكُبِي لِي وَضُوءًا فَذَكَرْتُ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ فِيهِ: فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا وَوَضَّأَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مَرَّةً وَوَضَّأَ يَدَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ مَرَّتَيْنِ، يَبْدَأُ بِمُوَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدِّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كَلَّتِيهِمَا طُهُورَهُمَا وَبَطُونَهُمَا وَوَضَّأَ رَجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا مَعْنَى حَدِيثِ مُسَدَّدٍ۔

ترجمہ/ ۱۲۶:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے بشر بن مفضل نے بیان کیا (بشر) نے کہا کہ ہم سے عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے بیان کیا انہوں نے ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کیا (ربیع بنت معوذ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لایا کرتے تھے۔ پھر ربیع بنت معوذ نے ہم سے یہ بیان کیا کہ (ایک مرتبہ آپ ﷺ تشریف لائے اور) آپ



ﷺ نے فرمایا کہ میرے لئے وضو کا پانی ڈالو (یعنی پانی ڈال کر مجھے وضو کراؤ) پھر (ربیعِ بیتِ معوذہ) نے آپ ﷺ کا (پورا) وضو ذکر (اور بیان) کیا (اور) اس میں (یعنی وضو کے بیان میں) کہا کہ نبی کریم ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا، اور دھویا اپنے چہرہ کو تین بار، اور کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا ایک مرتبہ (واضح رہے کہ یہ یا تو بیانِ جواز کے لئے کیا تھا یا اس میں جو داؤ ہے وہ ترتیب کے لئے نہیں یعنی اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کھلی اور ناک میں پانی منہ دھونے کے بعد کیا بلکہ پہلے کھلی کی اور ناک میں پانی ڈالا اور پھر اپنا چہرہ دھویا) اور دھویا اپنے دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں تک) تین مرتبہ، اور اپنے سر کا مسح کیا دو مرتبہ پہلے اپنے سر کے پچھلے حصہ سے شروع کیا پھر اگلے حصہ سے (حضرت ربیعؓ نے غالباً اقبال کو ایک مرتبہ مسح کرنا اور ادا بار کو ایک مرتبہ مسح کرنا سمجھا اور اس وجہ سے یہ بیان کیا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا دو مرتبہ مسح کیا) اور اپنے دونوں کانوں کا بھی مسح کیا اندر اور باہر (دونوں طرف) پھر دھویا اپنے دونوں پاؤں کو تین تین مرتبہ۔

امام الوداؤدؒ نے فرمایا اور یہ مضمون ہے مسدد کی حدیث کا (یعنی جو حدیث میں نے مسدد کے حوالہ سے لکھی ہے یہ روایت بالمعنی ہے کیونکہ مجھے اپنے شیخ مسدد کے الفاظ پورے طور پر یاد نہیں رہے تھے لیکن میرے شیخ کے الفاظ کا مفہوم و مطلب اور مضمون وہی تھا جو میں نے روایت بالمعنی کرتے ہوئے آپ کے سامنے اپنے ان مذکورہ الفاظ میں رکھا اور بیان کیا ہے)۔

## تعارف رجال حدیث (۱۲۶)

۱۔ مسدد: دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ بشر بن المفضل: یہ بشر بن المفضل بن لاحق الرقاشی، أبو إسماعیل البصری ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت اور عابد لکھا ہے نیز آٹھویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۸۶ھ یا ۱۸۷ھ بتایا ہے۔

- ۳۔ عبد اللہ بن محمد:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔  
 ۴۔ الرُّبِيع بنت معوذ:۔ یہ الرُّبِيع بنت معوذ بن عَفْرَاء الأنصارية النجارية ہیں۔  
 صغار صحابہ میں سے ہیں۔

الحديث/ ۱۲۷ - حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ يُعَيَّرُ بَعْضُ مَعَانِي بَشَرٍ قَالَ فِيهِ ((وَتَمَضُّضٌ وَاسْتَنْشَرٌ ثَلَاثًا))۔

ترجمہ/ ۱۲۷:۔ امام ابو داؤد نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسحاق بن اسماعیل نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا سفیان نے انہوں نے نقل کیا ابن عقیل سے اسی حدیث کو (یعنی مذکورہ بالا حدیث نمبر ۱۲۶ کو) بدلتے ہوئے بشر کے بعض معانی (والفاظ) کو (چنانچہ) بیان کیا انہوں نے اپنی روایت میں ”وتمضمض واستنشر ثلاثاً“ (یعنی سفیان اور بشر دونوں کی روایت ہے تو ایک سی ہی بس چند الفاظ و معانی کا فرق ہے مثلاً بشر نے تو بیان کیا ”مضمض واستنشق مرة“ یعنی کلی اور ناک میں پانی ایک مرتبہ ڈالا۔ اور سفیان نے اپنی روایت میں اس کی بجائے یہ کہا ”وتمضمض واستنشر ثلاثاً“ یعنی کلی کی تین مرتبہ اور ناک میں پانی ڈال کر جھاڑا تین مرتبہ)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۲۷)

۱۔ اسحاق بن اسماعیل:۔ یہ اسحاق بن اسماعیل الطالقانی، أبو یعقوب البغدادی ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ الیتیم سے مشہور ہیں، ثقہ ہیں دسویں طبقہ میں آتے ہیں اور ان کی وفات (ماہ رمضان) ۲۳۰ھ یا ۲۲۹ھ میں ہوئی ہے۔

۲۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۳۔ ابن عقیل:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۴۔ بشر:۔ یہ بشر بن المفضل ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔

الحديث/ ۱۲۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَبِزْدُ بْنُ خَالِدٍ أَلْهَمَدَانِي قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُعَوِّذٍ عَنْ عَفْرَاءَ، (أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ عِنْدَهَا فَمَسَحَ الرَّأْسَ كُلَّهُ مِنْ قَرْنِ الشَّعْرِ، كُلَّ نَاحِيَةٍ لِمُنْصَبِ الشَّعْرِ، وَلَا يُحَرِّكُ الشَّعْرَ عَنْ هَيْئَةٍ)۔

ترجمہ/ ۱۲۸:۔ فرمایا امام الہوداؤدؒ نے کہ بیان کیا ہم سے قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد ہمدانی نے، ان دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا لیث نے (لیث) نے ابن عجلان سے روایت کیا ابن عجلان نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے روایت کیا ربیع بنت معوذ بن عفراء سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ان کے پاس وضو کیا (واضح رہے کہ آپ ﷺ کا ان کے پاس اور ان کے یہاں یہ وضو کرنا یا تو ان کے شوہر کی موجودگی میں تھا یا کسی اور محرم کی موجودگی میں کیونکہ کسی اجنبی عورت سے خلوت آپ ﷺ سے ثابت نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے بہر حال وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ نے ان کے پاس وضو کیا) تو آپ ﷺ نے (اس وضو میں) اپنے پورے سر کا مسح کیا اور پر سے (یاسر کے اگلے حصہ سے شروع کرتے ہوئے اور) گھیرتے ہوئے بالوں کی روش پر ہر کونے کو اور نہیں حرکت دیتے تھے بالوں کو اپنی حالت سے (یعنی طولاً و عرضاً پورے سر کا احاطہ کرتے ہوئے آپ ﷺ نے مسح کیا لیکن اس مسح کے دوران اپنے بالوں کو ان کی حالت پر ہی رہنے دیا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۲۸)

۱۔ قتیبہ بن سعید:۔ یہ قتیبہ بن سعید أبو رجاء الثقفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ یزید بن خالد:۔ یہ یزید بن خالد بن عبد اللہ الرملی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۳۔ الیث:۔ یہ الیث بن سعد بن عبدالرحمن الفہمی، أبو الحارث المصری ہیں حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت، فقیہ اور مشہور امام لکھا ہے نیز ساتویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے وفات ماہ شعبان ۵۷۱ھ میں بتائی ہے۔

۴۔ ابن عجلان:۔ یہ محمد بن عجلان ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۵۔ عبد اللہ بن محمد:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۶۔ الربیع بنت معوذ بن عفراء:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔

الحديث/ ۱۲۹ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ - يَعْنِي ابْنَ مُضَرَ - عَنْ ابْنِ عَجَلَانَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ أَنَّ رُبَيْعَ بِنْتَ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. قَالَتْ فَمَسَحَ رَأْسَهُ وَمَسَحَ مَا أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَذْبَرَ وَصُدَّغِيهِ وَأُذْنِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً))۔

ترجمہ/ ۱۲۹:۔ امام الوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بکر یعنی بکر بن مضر نے بیان کیا (بکر نے) ابن عجلان سے نقل کیا (ابن عجلان) نے عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کیا یہ کہ ربیع بنت معوذ بن عفراء نے ان کو خبر دی (اور اس خبر میں) انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا ہے (اور پھر آپ ﷺ کے وضو کی پوری کیفیت بیان کی اور اس بیان کی کیفیت کے دوران) کہا کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اور (اس کی کیفیت یہ تھی) کہ اپنے سر کے اگلے حصہ اور پچھلے حصہ کا مسح کیا (یعنی پورے سر کا مسح کیا اور اپنے سر کے اگلے حصہ کا مسح کرنے کے ساتھ) اپنی کنبیوں کا (اور اپنے سر کے پچھلے حصہ کا مسح کرنے کے ساتھ) اپنے دونوں کانوں کا (یعنی اندر سے) مسح کیا (اور یہ سر، کنبیوں اور کانوں کا مسح آپ ﷺ نے) ایک مرتبہ کیا (یعنی اقبال وادبار تو کیا مگر گویا کہ پورے سر، کنبیوں اور کانوں کا مسح کیا ایک ہی بار)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۲۹)

۱۔ قتیبہ بن سعید: دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ بکر: یہ بکر بن مُضر بن محمد بن حکیم المصریٰ ہیں ان کی کنیت ابو محمد، ابو عبد الملک اور ابو عبد اللہ تین بیان کی جاتی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت لکھا ہے اور آٹھویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۷۳ یا ۷۴ھ بتایا ہے نیز ستر (۷۰) سال سے کچھ زیادہ ان کی عمر لکھی ہے۔

۳۔ ابن عجلان: یہ محمد بن عجلان ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۴۔ عبد اللہ بن عقیل: دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۵۔ الربیع بنت معوذ بن عفراء: دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔

الحديث / ۱۳۰ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

سَعِيدٍ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَسَحَ بِرَأْسِهِ مِنْ فَضْلِ مَاءٍ كَانَ فِي يَدِهِ))۔

ترجمہ / ۱۳۰: فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہم

سے بیان کیا عبد اللہ بن داؤد نے انہوں نے نقل کیا سفیان بن سعید سے انہوں نے ابن عقیل سے (ابن عقیل) نے ربیعؓ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا اُس باقی ماندہ پانی سے (یعنی اُس بچی ہوئی تری سے) جو آپ ﷺ کے ہاتھ (یعنی دونوں ہاتھوں) میں تھی (اس حدیث میں دلیل ہے ان لوگوں کی جو سر کا مسح کے لئے نیا پانی لینے کو واجب نہیں کہتے۔ واضح رہے کہ احناف کا بھی یہی مسلک ہے کہ سر کا مسح کے لئے نیا پانی لینا واجب و ضروری نہیں ہے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۳۰)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ عبد اللہ بن داؤد:۔ یہ عبد اللہ بن داؤد بن عامر بن الربیع الہمدانی، أبو محمد یا أبو عبد الرحمن الخریبی ہیں۔ یہ اصلاً کوفی ہیں بعد میں بصرہ کے محلہ الخریبة میں رہنے لگے تھے۔ حافظ نے ان کو ثقہ اور عابد لکھا ہے اور نویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۲۱۳ھ لکھا ہے اور عمر ستاسی (۸۷) سال بتائی ہے۔

۳۔ سفیان بن سعید:۔ یہ سفیان الثوری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۴۔ ابن عقیل:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۵۔ الربیع:۔ آپ الربیع بنت معوذ بن عفراء ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔

الحديث / ۱۳۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ

بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ فَأَدْخَلَ إِصْبَعَهُ فِي جُحْرِي أَذُنِيَّ))۔

ترجمہ / ۱۳۱:۔ فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن سعید نے انہوں نے

کہا کہ ہم سے بیان کیا وکیع نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا الحسن بن صالح نے انہوں نے روایت کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے وہ روایت کرتے ہیں ربیع بنت معوذ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا (اور دوران وضو مسح کیا) تو آپ ﷺ نے داخل کیا اپنی دو انگلیوں (یعنی شہادت کی انگلیوں) کو اپنے دونوں کانوں کے سوراخوں میں (یعنی پہلے سر کا مسح کیا اور پھر اپنے دونوں کانوں میں اپنی شہادت کی انگلیاں داخل کیں)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۳۱)

۱۔ ابراہیم بن سعید:۔ یہ ابراہیم بن سعید الجوهريّ البغداديّ، أبو إسحاق الطبريّ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ اور حافظ حدیث لکھا ہے اور دسویں طبقہ میں قرار دیا ہے۔ اور صاحب المنہل نے با تعین ان کا سن وفات ۲۴۹ھ لکھا ہے۔

۲۔ وکیع:۔ یہ وکیع بن الجراح ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ الحسن بن صالح:۔ یہ الحسن بن صالح بن حيّ الهمدانيّ الثوريّ، أبو عبد اللہ الکوفيّ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ، فقیہ اور عابد لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ ان پر شیعیت و تشیع کا الزام ہے اور ساتویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۹۹ھ اور سن ولادت ۱۰۰ھ بتایا ہے۔ اور واضح رہے کہ صاحب المنہل نے سن وفات ۱۶۹ھ نقل کیا ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۵۔ الربیع بنت معوذّ:۔ آپ الربیع معوذّ بن عفراءؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔

الحديث/ ۱۳۲ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى وَمُسَدَّدٌ قَالَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ

لَيْثٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ رَأْسَهُ مَرَّةً وَاحِدَةً حَتَّى بَلَغَ الْقَدَالَ وَهُوَ أَوَّلُ الْقَفَا. وَقَالَ مُسَدَّدٌ: مَسَحَ رَأْسَهُ مِنْ مُقَدِّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ حَتَّى أَخْرَجَ يَدَيْهِ مِنْ تَحْتِ أَذْنَيْهِ)). قَالَ مُسَدَّدٌ: فَحَدَّثْتُ بِهِ يَحْيَى فَإِنْكَرَهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: إِنَّ ابْنَ عُيَيْنَةَ زَعَمُوا أَنَّهُ كَانَ يُكْرِهُ وَيَقُولُ: أَيْشٍ هَذَا طَلْحَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ؟

ترجمہ/ ۱۳۲:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن عیسیٰ اور مسددؒ نے ان

دونوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبدالوارث نے (عبدالوارث) نے نقل کیا لیث سے (لیث) نے طلحہ بن مصرّف سے (طلحہ نے) اپنے والد مصرّف سے (اور مصرّف نے) ان کے (یعنی طلحہ کے) دادا (یعنی عمرو بن کعب یا کعب بن عمرو) سے (ان کے دادا نے) بیان کیا (یہ کہ) میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (تو دوران وضو دیکھا کہ) آپ ﷺ نے اپنے سر کا ایک بار مسح کیا (اور سر کے اگلے حصّہ سے مسح کرتے کرتے قذال (یعنی گردن کے آخری حصّہ گدی تک) پہنچ گئے۔ اور قذال گدی کا ابتدائی حصّہ ہوتا ہے۔) (مطلب یہ کہ آپ ﷺ نے پیشانی سے لے کر گدی تک پورے سر کا مسح کیا) اور مسدّد نے کہا (یعنی ہمارے شیخ محمد بن عیسیٰ نے تو اپنی روایت میں سر کے مسح سے متعلق مذکورہ بالا تفصیل ہی بیان کی لیکن مسدّد نے اپنی روایت میں یہ بیان کیا) کہ آپ ﷺ نے اپنے سر کا مسح کیا سر کے آگے سے سر کے پیچھے تک یہاں تک کہ نکالا اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے کانوں تک (نیچے) سے (یعنی کانوں کا جو حصّہ سر سے متصل ہوتا ہے اس کا بھی مسح کیا)۔ مسدّد نے کہا (یعنی ابوداؤد کے شیخ مسدّد نے اپنے شاگرد ابوداؤد کو یہ بھی بتایا) کہ میں نے (عبدالوارث سے جو مذکورہ بالا حدیث سنی تو) اس حدیث کو یحییٰ (بن سعید القطان) سے بیان کیا تو انہوں نے اس کو منکر قرار دیا (اور کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے کیونکہ اس میں جو مصرّف راوی ہیں وہ مجہول ہیں نیز جدّ طلحہ کو صحابیت بھی حاصل نہیں ہے)۔

امام ابوداؤد نے فرمایا: اور میں نے امام احمد کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ لوگوں نے ابن عیینہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے (یعنی جن لوگوں نے ابن عیینہ کو سنا اور دیکھا ہے ان کا یہ بیان ہے کہ) ابن عیینہ بھی اس حدیث کو منکر کہتے (اور اس کا انکار کیا کرتے تھے، اور انکار کرتے اور اس حدیث کو منکر کہتے ہوئے یہ) فرماتے تھے ”أيش هذا طلحة عن أبيه عن جدّه“ کیا ہے یہ طلحہ عن أبيه عن جدّه (یعنی یہ حدیث کچھ نہیں بالکل بے اصل اور بے بنیاد ہے کیونکہ طلحہ اس کو عن أبيه عن جدّه کہہ کر بیان کرتے ہیں اور یہ دونوں یعنی اب اور جد دونوں ہی مجہول وغیرہ معروف ہیں)۔



## تعارف رجالِ حدیث (۱۳۲)

۱۔ محمد بن عیسیٰ:۔ یہ محمد بن عیسیٰ بن نجیح الطباع ہیں دیکھیں حدیث ۲۴۔

۲۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳۔ عبد الوارث:۔ یہ عبد الوارث بن سعید ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۴۔ لَیْث:۔ یہ لَیْث بن اَبی سُلَیْم بن زُنَیْم القرشی، اَبوبکر الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صَدوق“ لکھا ہے نیز بتایا ہے کہ اخیر عمر میں ان کے حافظہ میں بہت زیادہ گڑبڑی اور اختلاط ہو گیا تھا، اور چھٹے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۴۸ھ بتایا ہے، مگر صاحب المنہل نے ان کا سن وفات ۱۴۳ھ نقل کیا ہے۔

۵۔ طلحہ بن مُصرّف:۔ یہ طلحہ بن مُصرّف بن عمرو بن کعب الیامی، الہمدانی، اَبو محمد الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، قاری اور فاضل لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۱۲ھ یا ۱۱۳ھ لکھا ہے۔ اور صاحب المنہل نے بالتحیین وفات ۱۱۳ھ میں لکھی ہے۔

۶۔ عن اَبیہ:۔ اس میں ضمیر مجرور طَلْحَة کی طرف راجع ہے اور اَبوہ سے مراد حضرت مُصرّف بن عمرو بن کعب (یا مُصرّف بن کعب بن عمرو) الیامی الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”مُجْہول“ لکھا ہے اور چوتھے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۷۔ عن جدّہ:۔ اس میں ضمیر مجرور طَلْحَة کی طرف راجع ہے لہذا جدّہ سے مراد عمرو بن کعب یا کعب بن عمرو ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ کعب بن عمرو بن حُجَیر الیامی ہیں (یا کعب بن عمرو بن حُجَیر الیامی ہیں) یہ صحابی ہیں منقول ہے کہ یہ حضرت طلحہ بن مُصرّف کے دادا ہیں۔ صاحب المنہل نے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف نقل کیا ہے مگر لکھا ہے کہ محدثین کی اکثریت

ان کے صحابی ہونے کی قائل ہے۔

۸۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۹۔ أحمد:۔ یہ مشہور امام فقہ أحمد بن حنبل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۱۰۔ ابن عیینہ:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

الحديث/ ۱۳۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا

عَبَّادُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((رَأَى رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ كُلَّهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا. قَالَ: وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأُذُنَيْهِ مَسْحَةً  
وَاحِدَةً))۔

ترجمہ / ۱۳۳:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا حسن بن علی نے انہوں نے کہا

کہ ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عباد بن منصور نے انہوں نے روایت  
کیا عکرمہ بن خالد سے انہوں نے نقل کیا سعید بن جبیر سے (سعید بن جبیر) نے روایت کیا ابن عباسؓ  
سے (یہ کہ انہوں نے) دیکھا رسول اللہ ﷺ کو وضو فرماتے ہوئے (سعید بن جبیر نے کہا کہ) پھر ابن  
عباسؓ نے (آپ ﷺ کے وضو پر مشتمل) پوری حدیث ذکر کی (جس میں انہوں نے یہ بھی بیان کیا کہ  
آپ ﷺ نے وضو کے اعضاء مغسولہ کو) تین تین بار (دھویا) (اور مسح کے سلسلہ میں بیان کرتے ہوئے)  
کہا اور آپ ﷺ نے اپنے سر اور اپنے کانوں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔

تعارف رجال حدیث (۱۳۳)

۱۔ الحسن بن علی:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۲۔ یزید بن ہارون:۔ یہ یزید بن ہارون بن وادی (ویقال ابن زاذان) بن ثابت

السلمی، أبو خالد الواسطي ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، متقن اور عابد لکھا ہے اور نویں طبقہ میں شمار کرتے ہوئے سن ۲۰۶ھ لکھا ہے اور عمر تقریباً ۷۰ (۹۰) سال لکھی ہے۔

۳۔ عباد بن منصور: یہ عباد بن منصور الناجی، أبو سلمة البصري ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہ تدلیس کرتے تھے اور اخیر عمر میں ان کے حافظہ میں بھی اختلاط و خرابی آگئی تھی اور ان پر قدریہ ہونے کا الزام بھی ہے۔ چھٹے طبقہ میں آتے ہیں اور ۱۵۲ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۔ عکرمہ بن خالد: یہ عکرمہ بن خالد بن العاص بن هشام بن المغيرة المخزومي القرشي المکی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۵۔ سعید بن جبیر: یہ سعید بن جبیر بن هشام الأسدي، الکوفي ہیں، حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت اور فقیہ لکھا ہے، تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے نیز لکھا ہے کہ حضرت عائشہؓ اور أبو موسیٰ اشعریؓ وغیرہ سے ان کی جو بھی راویات ہیں وہ مرسل ہیں۔ صاحب المنہل نے نقل کیا ہے کہ اڑنچاس (۴۹) سال کی عمر میں ماہ شعبان ۹۵ھ میں حجاج نے ان کو قتل کرا دیا تھا۔

۶۔ ابن عباس: آپ عبد اللہ بن عباسؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

الحديث/ ۱۳۴ - حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

وَقُتَيْبَةُ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ سِنَانِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، ذَكَرَ وَضُوءَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ الْمَافِقِينَ. قَالَ وَقَالَ: الْأُذُنَانِ مِنَ الرَّأْسِ)) قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ يَقُولُهَا أَبُو أُمَامَةَ، قَالَ قُتَيْبَةُ قَالَ حَمَّادٌ: لَا أَدْرِي هُوَ مِنْ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ مِنْ أَبِي أُمَامَةَ - يَعْنِي الْأُذُنَيْنِ. قَالَ قُتَيْبَةُ عَنْ سِنَانِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ ابْنُ رَبِيعَةَ كُنِيَّتُهُ أَبُو رَبِيعَةَ۔

ترجمہ / ۱۳۴:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا سلیمان بن حرب نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حماد نے تحویل سند (دوسری سند) اور فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد اور قتیبہ نے حماد بن زید سے روایت کرتے ہوئے (حماد بن زید) نے روایت کیا سنان بن ربیعہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابوامامہؒ سے (یہ کہ ابوامامہؒ نے ذکر کیا نعی کریم ﷺ کے وضو (کی کیفیت) کو) (تو اس کیفیت کو بیان کرنے کے دوران) کہا کہ رسول اللہ ﷺ مسح فرمایا کرتے تھے (یعنی رگڑا اور ملا کرتے تھے اپنی آنکھوں کے) دونوں کو یوں کو (شہر بن حوشب) نے کہا اور انہوں نے (یعنی ابوامامہ نے یہ بھی) کہا کہ دونوں کان سر ہی میں سے ہیں (اور اس کا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ابوامامہؒ نے کہا کہ نعی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ دونوں کان بھی سر ہی میں داخل ہیں بہرہ دو شکل مطلب یہ ہے کہ کانوں کے مسح کے لئے نیا پانی نہیں لیا جائے گا بلکہ جو پانی سر کے مسح کے لئے لیا گیا ہے اُسی سے کانوں کا مسح بھی کیا جاسکتا ہے)۔ (اور امام ابوداؤدؒ نے بیان کیا کہ) سلیمان بن حرب نے بیان کیا کہ اس کو یعنی الأذنان من الرأس ”دونوں کان سر میں داخل ہیں“ کو حضرت ابوامامہؒ نے فرمایا تھا۔ اور قتیبہ نے کہا کہ ہم سے ہمارے شیخ حماد نے یہ کہا تھا کہ مجھے علم نہیں کہ یہ یعنی الأذنان من الرأس نعی کریم ﷺ کا قول ہے یا حضرت ابوامامہؒ کا یعنی یہ کانوں والی بات اور حصہ کس کا قول ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی علم اور معلومات نہیں ہے (اور امام ابوداؤدؒ کا بیان ہے) کہ ہمارے شیخ قتیبہ نے جب ہم سے حدیث بیان کی تو دورانِ روایت سند کو ذکر کرتے ہوئے عن سنانِ ابي ربیعۃ کہا (اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے دورانِ روایت سند ذکر کرتے ہوئے عن سنان بن ربیعۃ کہا۔ اس کے بعد اسی بات کی وضاحت کرتے ہوئے) امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ وہ یعنی سنان۔ ابن ربیعہ ہیں اور انہیں کی کنیت اُبو ربیعۃ ہے (خلاصہ یہ کہ مصنفؒ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ قتیبہ، سلیمان بن حرب اور مسدد نے جو سند میں فرق اور اختلاف رکھا ہے یہ صرف لفظی اختلاف ہے حقیقت میں کوئی اختلاف نہیں ہے کیونکہ قتیبہ نے نام کے

ساتھ یعنی سنان کے ساتھ بطور بدل سنان کی کنیت یعنی اُبوربیعة کو بھی ذکر کر دیا ہے اور عن سنانِ اُبی ربیعة کہہ دیا ہے، اور سلیمان بن حرب اور مسدد نے سنان کو ان کے والد یعنی ربیعة کے نام کے ساتھ ذکر کر دیا ہے اور عن سنان بن ربیعة کہہ دیا ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۳۴)

۱۔ سلیمان بن حرب:۔ یہ سلیمان بن حرب بن بخیل الأزدي، أبوایوب البصري ہیں یہ بعد میں مکہ مکرمہ میں رہنے لگے تھے اور قاضی مکہ بھی رہے ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، امام اور حافظ حدیث لکھا ہے اور نویں طبقہ میں شمار کیا ہے، اور صاحب المنہل نے ان کا سن ولادت ۱۴۰ھ اور وفات ماہ ربیع الثانی ۲۲۴ھ میں نقل کی ہے (یعنی چوراسی سال کی عمر میں)۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن زید ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۳۔ مسدد:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۴۔ قتیبہ:۔ یہ قتیبہ بن سعید ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۵۔ حماد بن زید:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۶۔ سنان بن ربیعة:۔ آپ سنان بن ربیعة الباهلی، اُبوربیعة البصري ہیں، حافظ نے ان کو ”صدوق، فیہ لین“ لکھا ہے اور چوتھے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۷۔ شہربن حوشب:۔ یہ شہربن حوشب الأشعري، أبو سعید الشامی ہیں، اُسماء بنت یزید بن السکن کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق، کثیر الإرسال والأوہام“ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۱۲ھ بتایا ہے۔

۸۔ أبوامامة:۔ آپ صُدی بن عجلان بن واثلة، أبوامامة الباهلی ہیں۔ آپ بصرہ صحابی ہیں۔ بعد میں ملک شام کی حمص نامی بستی میں رہنے لگے تھے اور وہیں رہتے ہوئے ۸۶ھ میں

وفات ہوئی ہے۔

(۵۱) بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا۔ تین تین مرتبہ وضوء کرنے کا بیان (۵۱)

الحديث/ ۱۳۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ((إِنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الطُّهُورُ؟ فَدَعَا بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ ذِرَاعَيْهِ ثَلَاثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ وَأَدْخَلَ إصْبَعِيهِ السَّبَّاحَتَيْنِ فِي أُذُنَيْهِ وَمَسَحَ بِإِبْهَامَيْهِ عَلَى ظَاهِرِ أُذُنَيْهِ وَبِالسَّبَّاحَتَيْنِ بَاطِنِ أُذُنَيْهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا الْوُضُوءُ، فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا أَوْ نَقَصَ فَقَدْ أَسَاءَ وَظَلَمَ أَوْ ظَلَمَ وَأَسَاءَ))۔

ترجمہ/ ۱۳۵:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابوعوانہ نے (ابوعوانہ) نے روایت کیا موسیٰ بن ابی عائشہ سے انہوں نے روایت کیا عمرو بن شعیب سے (عمرو بن شعیب) نے اپنے والد شعیب سے (شعیب) نے اپنے دادا (عبداللہ بن عمرو بن العاص) سے (یاشعیب نے عمرو کے دادا محمد بن عبداللہ سے) روایت کیا (کہ ان کے دادا نے) کہا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کے پاس آکر عرض کیا یا رسول اللہ کیسے کیا جائے وضوء؟ (یعنی مجھے وضوء کرنے کا طریقہ بتادیجئے) تو آپ ﷺ نے ایک برتن میں پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹوں تک) تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے چہرہ کو تین بار دھویا، پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو (کہنیوں تک) تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا (اور مسح کرتے ہوئے) اپنی دونوں تسبیح کرنے والی انگلیوں (یعنی شہادت کی انگلیوں) کو اپنے دونوں کانوں میں داخل کیا اور مسح کیا اپنے دونوں انگوٹھوں سے اپنے کانوں کے ظاہر پر (یعنی کانوں کے باہری حصہ پر) اور شہادت کی انگلیوں سے اپنے دونوں کانوں کے اندرونی حصہ کا (مسح کیا)، پھر

اپنے دونوں پاؤں کو تین تین مرتبہ دھویا، پھر (وضو سے فراغت کے بعد) فرمایا اس طرح ہے وضو (یعنی وضو کرنے کا طریقہ یہ ہے اور اس طرح وضو کرنا چاہئے) اور (سنو) جو شخص بھی (میرے بتائے ہوئے اس وضو) میں کچھ اضافہ کرے گا یا (اس میں سے کچھ) گھٹائے گا تو (سمجھ لو) کہ وہ بُرا کرے گا۔ یا (آپ ﷺ نے فرمایا تھا) ظلم و اُساء (یعنی ظلم کرے گا اور بُرا کرے گا۔ راوی کہنا یہ چاہ رہے ہیں کہ مجھے اچھی طرح سے یاد نہیں کہ آپ ﷺ نے ایسے شخص کے لئے فقہ اُساء و ظلم فرمایا تھا یعنی پہلے لفظ اُساء فرمایا تھا اور بعد میں لفظ ظلم۔ یا فقہ ظلم و اُساء فرمایا تھا یعنی پہلے لفظ ظلم اور لفظ اُساء بعد میں فرمایا تھا)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۳۵)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ ابو عوانہ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۳۔ موسیٰ بن ابی عائشہ:۔ یہ موسیٰ بن ابی عائشۃ الہمدانی، أبو الحسن الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، عابد لکھا ہے نیز بتایا ہے کہ یہ بہت زیادہ ارسال کیا کرتے تھے، اور پانچویں طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۴۔ عمرو بن شعیب:۔ یہ عمرو بن شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص السہمی، أبو ابراہیم المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق“ لکھا ہے اور پھر پانچویں طبقہ میں شمار کرتے ہوئے سن ۱۱۸ھ لکھا ہے۔

۵۔ عن أبیہ:۔ اس میں جو ضمیر مجرور ہے وہ عمرو کی طرف راجع ہے اور ابوہ سے حضرت عمرو کے والد شعیب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص الحجازی، السہمی ہیں۔ اور حافظ نے ان کو ”صدوق، ثبت“ لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ ان کا سماع اپنے دادا عبداللہ بن عمرو سے ثابت ہے اور آٹھویں طبقہ میں آتے ہیں۔

۶۔ عن جدہ:- ”جدہ“ میں جو ضمیر مجرور ہے اگر اس کو شعیب بن محمد کی طرف راجع مانیں تو ”جدہ“ سے حضرت شعیب کے دادا عبد اللہ بن عمرو بن العاص مراد ہوں گے اور یہ یعنی حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص بن وائل بن ہاشم بن سعید السہمی مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۷)۔

۷۔ أن رجلاً:- یہ جو رجل مذکور ہے اس کے بارے میں شرح حضرات نے لکھا ہے لم يعرف اسمہ۔ اور نسائی اور ابن ماجہ کی روایت میں بجائے رجلاً کے جاء أعرابي ہے بہر حال رجل ہو یا أعرابي ہودوں ہی مبہم اور غیر معروف ہیں۔

### (۵۲) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ

وضوء (میں ہر کام کو) دو دو مرتبہ کرنے کا بیان (۵۲)

الحديث/ ۱۳۶- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ - يَعْنِي ابْنَ الْحُبَابِ - قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَوْبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْفَضْلِ الْهَاشِمِيُّ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، (أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ)۔

ترجمہ/ ۱۳۶:- فرمایا امام الوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن العلاء نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا زید (یعنی زید بن الحباب) نے (زید نے) کہا ہم سے بیان کیا عبد الرحمن بن ثوبان نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن فضل ہاشمی نے انہوں نے اعرج سے روایت کیا (اعرج) نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا یہ کہ نبی کریم ﷺ نے وضو کیا دو دو مرتبہ (یعنی مسح کے علاوہ دھونے والے اعضاء کو دو دو مرتبہ دھویا۔ اور یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ مسح سمیت تمام کام دو دو مرتبہ کئے جیسا کہ روایت کے الفاظ سے ظاہری طور پر معلوم ہو رہا ہے لہذا اس شکل میں یہ کہیں گے کہ مسح کو دو مرتبہ کرنے کا مطلب ہے ایک مرتبہ



إقبال اور ایک مرتبہ اِدبار کیا تھا اور راوی نے اسی کو دو مرتبہ مسح کرنے سے تعبیر کیا ہے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۳۶)

۱۔ محمد بن العلاء: دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۲۔ زید:۔ یہ زید بن الحُبَاب بن الریان (وقیل رومان) الْعُکَلِیّ، الخراسانی، أبو الحسن الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کی کنیت أبو الحسن لکھی ہے اور لکھا ہے کہ ”صَدُوق یخطئ فی حدیث الثوری“ اور نویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سنِ وفات ۲۰۳ھ بتایا ہے۔

۳۔ عبد الرحمن بن ثوبان:۔ یہ عبد الرحمن بن ثابت بن ثوبان العنسی، أبو عبد اللہ الدمشقی ہیں (مگرداد کے مشہور ہونے کی وجہ سے ان کو دُاد کی طرف منسوب کرتے ہوئے عبد الرحمن بن ثوبان کہا اور لکھا جاتا ہے)۔ حافظ نے ان کو ”صَدُوق“ لکھا ہے مگر بتایا ہے کہ غلطی بہت کرتے ہیں، اخیر عمر میں حافظہ بھی بگڑ گیا تھا اور ان پر قد ر یہ ہونے کا الزام بھی ہے اور ساتویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سنِ وفات نوے (۹۰) سال کی عمر میں ۱۶۵ھ بتایا ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن الفضل:۔ یہ عبد اللہ بن الفضل بن عبد الرحمن بن العباس بن ربیعۃ بن الحارث بن عبد المطلب الهاشمی المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور چوتھے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۵۔ الأعرج:۔ یہ عبد الرحمن بن ہرمز ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۶)۔

۶۔ أبو هريرة:۔ آپؓ کے لئے حدیث نمبر (۸) دیکھیں۔

الحديث / ۱۳۷ - حَدَّثَنَا عَثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشِيرٍ

قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، قَالَ ((قَالَ لَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ: أَتُحِبُّونَ أَنْ أُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ، فَدَعَا بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ فَأَغْتَرَفَ غُرْفَةً

بِيَدِهِ الْيُمْنَى فَتَمَضَّمَصَ وَاسْتَشَقَّ، ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَجَمَعَ بِهَا يَدَيْهِ، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَعَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ أُخْرَى فَعَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ قَبَضَ قَبْضَةً مِنَ الْمَاءِ ثُمَّ نَفَضَ يَدَهُ ثُمَّ مَسَحَ بِهَا رَأْسَهُ وَأُذُنَيْهِ ثُمَّ قَبَضَ أُخْرَى مِنَ الْمَاءِ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى وَفِيهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ، يَدٍ فَوْقَ الْقَدَمِ وَيَدٍ تَحْتَ النَّعْلِ، ثُمَّ صَنَعَ بِالْيُسْرَى مِثْلَ ذَلِكَ))۔

ترجمہ / ۱۳۷:۔ فرمایا امام الوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن ابی شیبہ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن بشر نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ہشام بن سعد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا زید نے (زید نے) روایت کیا عطاء بن یسار سے انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) ابن عباسؓ نے ہم سے کہا! کیا تم پسند کرتے ہو اس بات کو کہ دکھاؤں (اور بتاؤں) میں تم کو کہ کس طرح وضو فرماتے تھے رسول اللہ ﷺ؟ (ظاہر ہے حاضرین نے کہا ہوگا کہ ہاں ضرور دکھائیے) تو انہوں نے ایک برتن منگایا جس میں پانی تھا (یعنی ایک برتن میں پانی بھرا کر منگوا یا) اور اپنے داہنے ہاتھ میں ایک چلو پانی لے کر کھلی کی اور ناک میں پانی دیا، پھر ایک (دوسرا) چلو پانی لیا اور کر لیا اس کو دونوں ہاتھوں میں (یعنی ایک چلو پانی لے کر دونوں ہاتھوں کی لپ بنائی اور اس کو دونوں ہاتھوں میں کر لیا) پھر دھویا اپنے چہرہ کو، پھر لیا (ایک) دوسرا (چلو پانی) اور دھویا اُس سے اپنے داہنے ہاتھ کو (کہنی تک) پھر لیا (ایک اور) دوسرا (چلو پانی) اور دھویا اُس سے اپنے بائیں ہاتھ کو (کہنی تک) پھر ایک مٹھی پانی لیا اور اپنے ہاتھ کو جھاڑ دیا پھر مسح کیا اُس سے اپنے سر اور اپنے دونوں کانوں کا پھر ایک دوسری مٹھی پانی لے کر اپنے داہنے پاؤں پر ڈال دیا (واضح رہے کہ یہاں رَشَّ - صَبَّ کے معنی میں ہے) اور اس وقت آپ کے پاؤں میں جوتا تھا (یعنی ابن عباسؓ جب یہ وضو کر کے دکھا رہے تھے تو جوتا پہنے ہوئے تھے بہر حال انہوں نے یہ ایک مٹھی پانی اپنے داہنے پاؤں پر ڈال کر) اس کو (یعنی اپنے اپنے داہنے پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دھویا) (واضح

رہے کہ یہاں پر لفظ مَسَحْ بمعنی غَسَلَ ہے۔ اور ابنِ عباسؓ نے جو چپل پہنے پہنے اپنے داہنے پاؤں کو اپنے دونوں ہاتھوں سے دھویا اس کی کیفیت یہ تھی کہ (ایک ہاتھ قدم، پاؤں کے اوپر تھا اور ایک جوتے، چپل کے نیچے) یہ جو دوسرا ہاتھ جوتے، چپل کے نیچے تھا اس کے بارے میں شرح حضرات نے لکھا ہے کہ اس کا مطلب ہے تحت مباشر النعل یعنی پاؤں کے نیچے تھا اور چپل کے تلے کے اوپر تھا، پھر انہوں نے بائیں (پاؤں) کے ساتھ میں مثل اسی کے عمل کیا (یعنی چپل پہنے پہنے ایک مٹھی پانی اُس پر ڈالا اور ایک ہاتھ کو پاؤں کے اوپر اور ایک کو نیچے کر کے اس کو بھی اسی طرح دھویا)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۳۷)

۱۔ عثمان بن اُبی شیبہ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ محمد بن بشر:۔ یہ محمد بن بشر بن الفرافصہ بن المختار العبدي، أبو عبد اللہ الکوفی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ اور حافظِ حدیث لکھا ہے اور نویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سنِ وفات ۲۰۳ھ بتایا ہے۔

۳۔ هشام بن سعد:۔ یہ هشام بن سعد المدنی ہیں ان کی کنیت کے بارے میں تین قول ہیں (۱) أبو سعد (۲) أبو عباد (۳) أبو سعید۔ حافظؒ نے ان کو ”صدوق، لہ اُوہام“ لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ ان پر شیعیت اور تشیع کا الزام بھی ہے، اور ساتویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سنِ وفات ۱۶۰ھ یا ۱۵۹ھ بتایا ہے۔

۴۔ زید:۔ یہ زید بن أسلم العدوی، أبو أسامة (یا أبو عبد اللہ) المدنی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ”ثقة عالم، وکان یروسل“ لکھا ہے نیز تیسرے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سنِ وفات ۱۳۶ھ بتایا ہے۔

۵۔ عطاء بن یسار:۔ یہ عطاء بن یسار المدنی، أبو محمد الہلالی ہیں، أم المؤمنین

حضرت میمونہؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ، فاضل، واعظ اور عابد لکھا ہے نیز تیسرے طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۹۴ھ لکھا اور لکھا ہے کہ اس کے بعد کے بھی اقوال ہیں، اور صاحب المنہل نے ۱۰۳ھ یا ۱۰۴ھ نقل کیا ہے۔

۶۔ ابن عباسؓ: آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

### (۵۳) بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وضوء (میں ہر کام کو) ایک ایک مرتبہ کرنے کا بیان (۵۳)

الحديث / ۱۳۸ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((الْأَخْبَرُكُمْ بِوُضُوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً))۔

ترجمہ / ۱۳۸: فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا مسددؒ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یحییٰ نے (یحییٰ نے) روایت کیا سفیان سے (سفیان نے) کہا کہ مجھ سے بیان کیا زید بن اسلم نے (انہوں نے) روایت کیا عطاء بن یسار سے انہوں نے ابن عباسؓ کے بارے میں یہ نقل کیا (کہ ایک مرتبہ ابن عباسؓ نے) فرمایا! کیا میں تم کو رسول اللہ ﷺ کے وضوء (کرنے کی کیفیت) نہ بتاؤں؟ (ظاہر ہے حاضرین نے کہا ہوگا ضرور بتائیے) تب انہوں نے وضوء کیا ایک ایک مرتبہ (یعنی پانی منگایا اور وضوء کر کے دکھایا اور اس وضوء میں تمام اعمال وضوء کو ایک ایک مرتبہ کیا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۳۸)

۱۔ مسدد: یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ یحییٰ: یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۳۔ سفیان:- یہ سفیان الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۴۔ زید بن أسلم:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۵۔ ابن عباس:- آپ کے لئے حدیث نمبر (۳) دیکھیں۔

#### (۵۴) بَابُ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْأُسْتِنْشَاقِ

یہ باب ہے کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں فرق و فصل کرنے (یعنی کلی کے لئے مستقل ایک چلو اور ناک میں پانی ڈالنے کے لئے مستقل ایک چلو پانی لینے) کے بیان میں (۵۴)

الحديث ۱۳۹ - حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ

لَيْثًا يَذْكُرُ عَنْ طَلْحَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: ((دَخَلْتُ \_ يَعْنِي عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ وَالْمَاءُ يَسِيلُ مِنْ وَجْهِهِ وَلَحْيَتِهِ عَلَى صَدْرِهِ فَرَأَيْتُهُ يَفْصِلُ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْأُسْتِنْشَاقِ))۔

ترجمہ/۱۳۹:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا حمید بن مسعدہ نے انہوں نے

کہا کہ ہم سے بیان کیا معتمر نے انہوں نے کہا کہ میں نے لیث کو طلحہ کی طرف سے ذکر و نقل کرتے ہوئے سنا (طلحہ نے) اپنے باپ (مصرّف) سے روایت کیا (مصرّف نے) ان کے (یعنی طلحہ کے) دادا سے روایت کیا (اور ان کے دادا) نے کہا کہ میں (ایک مرتبہ) پہونچا (یعنی نبی کریم ﷺ کے پاس پہونچا) ایسے حال میں کہ آپ ﷺ (اس وقت) وضو فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے چہرہ انور اور آپ کی ڈاڑھی سے آپ ﷺ کے سینہ اطہر پر پانی بہہ رہا تھا، اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مضمضہ اور استنشاق میں فصل و فرق کر رہے تھے (یعنی ان میں سے ہر ایک کے لئے الگ اور نیا پانی لے رہے تھے اور ہر ایک کو مستقلاً اور الگ الگ کر رہے تھے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۳۹)

۱۔ حمید بن مسعدہ:- یہ حمید بن مسعدہ بن المبارک الباہلی، ابو علی البصری (ویقال أبو العباس) ہیں۔ حافظ نے ان کو صدوق لکھا ہے اور دسویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۲۴۴ھ بتایا ہے۔

۲۔ معتمر:- یہ معتمر بن سلیمان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۲)۔

۳۔ لیث:- یہ لیث بن ابی سلیم ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۲)۔

۴۔ طلحہ:- یہ طلحہ بن مُصَرِّف ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۲)۔

۵۔ عن ایبہ:- اس کی تشریح کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۲)۔

۶۔ عن جدہ:- اس کی تشریح کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۲)۔

## (۵۵) بَابُ فِي الْإِسْتِنَارِ

یہ باب ہے استنار (یعنی ناک میں پانی ڈال کر ناک سے پانی کونکا لے اور

جھاڑنے) کے بیان میں (۵۵)

الحديث/ ۱۴۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ مَاءً ثُمَّ لِيَنْثُرْ)) -

ترجمہ/ ۱۴۰:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مسلمہ نے انہوں نے

نقل کیا مالک سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے اعرج سے (اعرج) نے روایت کیا حضرت

ابو ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر سنکے (یعنی ناک سے پانی جھاڑے اور سنک کر صاف کرے)۔“

### تعارف رجالِ حدیث (۱۴۰)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ مالک:۔ یہ مشہور امام فقہ مالک بن انس ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ أبو الزناد:۔ یہ عبد اللہ بن ذکوان ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۶)۔
- ۴۔ الأعرج:۔ یہ عبد الرحمن بن ہرمز ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۶)۔
- ۵۔ أبو ہریرہؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث / ۱ ۴ ۱ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا  
ابْنُ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ قَارِظٍ عَنْ أَبِي غَطَفَانَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(اُسْتَنْشِرُوا مَرَّتَيْنِ بِالْغَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا)۔

ترجمہ / ۱۴۱:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا ابراہیم بن موسیٰ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا وکیع نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابن ابی ذئب نے انہوں نے نقل کیا قارظ سے (قارظ نے ابو غطفان سے (ابو غطفان) روایت کرتے ہیں ابن عباسؓ سے (یہ کہ ابن عباسؓ نے) بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”ناک سنکو دو مرتبہ خوب اچھی طرح یا تین بار“ (یعنی ناک میں پانی ڈال کر خوب اچھی طرح دو بار یا تین بار ناک سے پانی باہر نکالو اور سنک کر خوب صاف کرو)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۴۱)

- ۱۔ ابراہیم بن موسیٰ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۵)۔

۲۔ وکیع:- یہ وکیع بن الجراح ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ ابن ابی ذئب:- یہ محمد بن عبدالرحمن بن المغیرہ بن الحارث بن ابی ذئب القرشی العامری، أبو الحارث المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، فقیہ اور فاضل لکھا ہے نیز ساتویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ بتایا ہے اور صاحب المنہل نے ان کا سن ولادت ۸۰ھ بھی نقل کیا ہے۔

۴۔ قارظ:- یہ قارظ بن شبیبہ بن قارظ اللیبی المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لابس بہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔ ابن سعد نے قلیل الحدیث اور ابن حبان نے ان کو ثقہ لکھا ہے۔ اور صاحب المنہل نے ان کی وفات کے بارے میں ۳۳ھ کا قول بھی نقل کیا ہے۔

۵۔ أبو عطفان:- یہ سعد بن طریف یاسعد بن مالک المری، أبو عطفان المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ کے کبار حضرات میں سے قرار دیا ہے۔

۶۔ ابن عباسؓ:- آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

الحديث/ ۱۴۲ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ فِي آخَرِينَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سُلَيْمٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ، قَالَ: ((كُنْتُ وَافِدَ بَنِي الْمُتَنَفِّقِ أَوْ فِي وَفْدِ بَنِي الْمُتَنَفِّقِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ نَصَادِفْهُ فِي مَنْزِلِهِ، وَصَادَفْنَا عَائِشَةَ أُمَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: فَأَمَرَتْ لَنَا بِحَزِيرَةٍ فَصْنَعَتْ لَنَا. قَالَ: وَأَتَيْنَا بِقِنَاعٍ وَلَمْ يَقُلْ قُتَيْبَةُ الْقِنَاعَ. وَالْقِنَاعُ: الطَّبَقُ فِيهِ تَمْرٌ. ثُمَّ جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: هَلْ أَصَبْتُمْ شَيْئًا أَوْ أَمَرَ لَكُمْ بِشَيْءٍ؟ قَالَ قُلْنَا: نَعَمْ يَارَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: فَبَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جُلُوسٌ إِذَا دَفَعَ الرَّاعِي غَنَمَهُ إِلَى الْمُرَاحِ وَمَعَهُ سَخْلَةٌ تَعْرِ، فَقَالَ: مَا وَلَدْتَ يَا فُلَانُ؟ قَالَ: بَهْمَةٌ، قَالَ: فَادْبَحْ لَنَا



مَكَانَهَا شَاةٌ ثُمَّ قَالَ: لَا تَحْسَبَنَّ — وَلَمْ يَقُلْ لَا تَحْسَبَنَّ — أَنَا مِنْ أَجْلِكَ ذَبَحْنَاهَا، لَنَا غَنَمٌ مِائَةٌ لَا نُرِيدُ أَنْ تَزِيدَ، فَإِذَا وَلَدَ الرَّاعِي بِهِمَّةٌ ذَبَحْنَا مَكَانَهَا شَاةً. قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي امْرَأَةً وَإِنَّ فِي لِسَانِهَا شَيْئًا — يَعْنِي الْبَدَاءَ — قَالَ: فَطَلِّقْهَا إِذَا. قَالَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَهَا صُحْبَةً وَلِي مِنْهَا وَلَدٌ. قَالَ: فَمُرْهَا — يَقُولُ عَظَهَا — فَإِنْ يَكُ فِيهَا خَيْرٌ فَسَتَفْعَلْ، وَلَا تَضْرِبْ طَعْنَتَكَ كَضْرِبِكَ أُمِّيَّتَكَ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَخْبِرْنِي عَنِ الْوُضُوءِ. قَالَ: أَسْبِغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِشْقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ صَائِمًا))۔

ترجمہ / ۱۴۲:۔ فرمایا امام البوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے (اپنے ہم پلہ) دیگر شیوخ (کی جماعت) میں ہوتے ہوئے (یعنی ہمیں جب قتیبہ بن سعید نے اس حدیث کو سنایا تو ان کے ساتھ بہت سے ایسے دیگر شیوخ بھی تھے جنہوں نے اس حدیث کو انہیں شیخ یعنی تکلی بن سلیم سے سنا تھا۔ بہر حال قتیبہ بن سعید نے اس شیوخ کی جماعت کے گویا کہ متکلم ہوتے ہوئے اس حدیث کو امام البوداؤدؒ سے بیان کیا۔ یا یہ کہ البوداؤدؒ سے اس حدیث کو قتیبہ بن سعید نے بھی بیان کیا نیز دیگر بہت سے شیوخ نے بھی بیان کیا اور ہر ایک نے تکلی بن سلیم ہی سے نقل کر کے بیان کیا یعنی) کہا کہ ہم سے بیان کیا تکلی بن سلیم نے انہوں نے روایت کیا اسماعیل بن کثیر سے انہوں نے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے (عاصم) نے اپنے باپ لقیط بن صبرہ سے (لقیط بن صبرہ) نے کہا کہ میں بنو منفق کا قاصد (بن کر آیا تھا) یا بنو منفق کے اُس وفد میں شامل تھا جو رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا (یہ شکِ راوی ہے اور غالباً عاصم کا شک ہے یعنی عاصم کہنا یہ چاہر ہے ہیں کہ میرے والد لقیط بن صبرہ نے روایت بیان کرتے وقت یا تو کنٹ و افد بنی المنفق کہا تھا یا کنٹ فی وفد بنی المنفق کہا تھا۔ بہر حال حضرت لقیط بن صبرہ کا) کہنا ہے کہ جب ہم رسول اللہ ﷺ کے (گھر) پر پہونچے تو ہم نے آپ ﷺ کو اپنے گھر میں نہیں پایا (یعنی آپ ﷺ

اُس وقت گھر سے باہر کہیں تشریف لے گئے تھے) اور ہم نے (گھر پر) ام المؤمنین حضرت عائشہؓ کو پایا (حضرت لقیط بن صبرہ کا) بیان ہے کہ (ہمارے پہونچنے کے بعد حضرت عائشہؓ نے) ہمارے لئے خزیرہ (ایک کھانا ہے جس کو گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کر کے پانی میں ڈال کر پکایا جاتا ہے اور پک جانے کے بعد اس میں آٹا ملا دیا جاتا ہے یا اس پر چھڑک دیا جاتا ہے اس کو تیار کئے جانے کا) حکم دیا چنانچہ (ان کے حکم کے مطابق) وہ (خزیرہ) ہمارے لئے تیار کر دیا گیا (حضرت لقیط بن صبرہ نے) بیان کیا اور ہمارے پاس (کھجور کا) ایک طبق لایا گیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ قتیبہ نے اپنی روایت میں قنّاع یعنی کھجور کے طبق کا ذکر نہیں کیا۔ اور کسی راوی نے قنّاع کی تفسیر کرتے ہوئے کہا ہے کہ قنّاع اس طبق کو کہتے ہیں جس میں کھجوریں ہوں یعنی کھجوروں کے طبق کو قنّاع کہتے ہیں، لہذا و اتینا بقنّاع کا ترجمہ ہوگا ہمارے پاس کھجوروں کا ایک طبق لایا گیا۔ پھر (یعنی جب ہم کھاپی چکے تو) آپ ﷺ تشریف لے آئے اور (آتے ہی) فرمایا کیا تم نے کچھ کھایا (پیا) یا (یہ فرمایا تھا) کہ کیا تمہارے (کھانے) کے لئے کسی چیز کے (تیار کئے جانے کا حکم دیا گیا) یہ شک حضرت لقیط بن صبرہ کو ہے کہ یا تو آپ ﷺ نے هل اصبتم شیئا؟ فرمایا تھا یا هل امرکم بشی؟ فرمایا تھا۔ بہر حال حضرت لقیط (کہتے ہیں کہ ہم نے) آپ ﷺ کے اس فرمان کے جواب میں) کہا جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ! (حضرت لقیط) کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہی ہوئے تھے کہ اسی وقت (یا کہنے کے اچانک) چرواہا اپنی بکریوں کو (یعنی آپ ﷺ کا چرواہا آپ ﷺ کی بکریوں کو) مراح کی طرف (یعنی اُس مقام کی طرف جہاں رات کو بکریاں رہتی ہیں) لیکر چلا، اور اس کے ساتھ ایک (نوملود) بچہ تھا جو چلا رہا تھا (یعنی میاں ہاتھا) تو آپ ﷺ نے پوچھا۔ کیا بخوایا اے فلاں؟ (یعنی بکری نے کیا بچہ دیا ہے؟ بکرادیا ہے یا بکری۔ یا آپ ﷺ کے پوچھنے کا مطلب یہ تھا کہ کتنے بچے دئے ہیں ایک یا ایک سے زائد۔ بہر حال چرواہے نے) جواب میں کہا پٹھیا (بچی دی ہے) آپ ﷺ نے (اُس چرواہے کا جواب سن کر) فرمایا کہ پھرتو۔ تو ذبح کر دے ہمارے لئے اس کے بدلے

ایک بکری (یعنی اب ایک نئی بچی پٹھیا پیدا ہوگئی ہے لہذا اس کے بدلہ ایک بکری ذبح کر دے کیونکہ اس پٹھیا کی وجہ سے ایک بکری کو ذبح کرنے سے تعداد میں کوئی کمی نہیں آئے گی)۔ پھر آپ ﷺ نے (حضرت لقیط کی طرف متوجہ ہو کر) فرمایا تم یہ مت سمجھنا کہ ہم نے تمہاری وجہ سے اس کو ذبح کیا ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہمارے پاس سو بکریاں ہیں (اور) ہم نہیں چاہتے (ان بکریوں کا) سو سے زیادہ ہونا لہذا جب چرواہے نے ایک پٹھیا بخوالی تو ہم اس کے بدلے ایک بکری ذبح کر رہے ہیں (یعنی اب اس بچہ کے پیدا ہونے سے گویا کہ ایک سو ایک بکریاں ہو گئیں ہیں اس لئے ہم ایک بکری ذبح کر کے تعداد کو سو ہی کرنا چاہتے ہیں)۔ ولم یقل لا تحسبن۔ (واضح رہے کہ حضرت لقیط بن صبرہ نے ان الفاظ سے یہ بتانا چاہا ہے کہ آپ ﷺ نے سین کے کسرہ کے ساتھ لا تحسبن فرمایا تھا اور سین کے فتح کے ساتھ لا تحسبن نہیں فرمایا تھا یعنی یہ بات اور یہ واقعہ مجھے اتنی اچھی طرح یاد ہے کہ سین کا کسرہ بھی میں نہیں بھولا ہوں)۔ حضرت لقیط نے (یہ بھی) بیان کیا (کہ میں نے اُسی ملاقات میں) آپ ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ایک بیوی ہے جس کی زبان میں کچھ ہے۔ حضرت عاصم نے بیان کیا کہ میرے والد نے شیئاً کچھ سے بذا کو مراد لیا تھا (یعنی آپ ﷺ کے احترام میں کنایہ شیئاً کچھ) کہا تھا اور مراد زبان درازی اور فحش کلامی کو لیا تھا۔ آپ ﷺ نے جواب میں (فرمایا تب تو تم اس کو طلاق دیدو۔ حضرت لقیط کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس کا (اور میرا ایک مدت تک) ساتھ (رہا) ہے اور میری اُس سے اولاد بھی ہے (یعنی ان قدیم تعلقات اور اولاد کی وجہ سے میرے لئے اس کو طلاق دینا بڑا مشکل ہے) آپ ﷺ نے (ان کی یہ بات سن کر) فرمایا کہ اس کو حکم دو۔ عاصم نے کہا کہ آپ ﷺ نے جو یہ مُرہا اس کو حکم دو، فرمایا تھا اس سے آپ ﷺ کی مراد عظمتھا یعنی اس کو نصیحت کرو، سمجھاؤ بھلاؤ تھی۔ اس لئے کہ اگر اس (تمہاری بیوی) میں بھلائی (کا مادہ) ہے تو کرے گی (یعنی سمجھ جائے گی اور زبان درازی و بدزبانی نہ کر کے تمہاری فرمانبرداری کو اختیار کر لے گی) اور (سنو) مت مار (نا) تم اپنی بیوی کو اپنی باندی کو مارنے کی طرح (یعنی

ہلکا پھلکا مارنا زیادہ مت مارنا۔ حضرت لقیط کہتے ہیں کہ میں نے (پھر) عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے (مکمل) اور شرعاً قابلِ مدح و تعریف) وضو کے بارے میں بتا دیجئے (تو آپ ﷺ نے) فرمایا: وضو کو (تمام فرائض و سنن اور مستحبات کے ساتھ) پورا کرو اور اپنی انگلیوں کے درمیان خلال کرو (تاکہ خوب اچھی طرح سے ہر جگہ پانی پہنچ جائے) اور مبالغہ کرو استنشاق میں الا یہ کہ تم روزہ دار ہو (یعنی روزہ کی حالت میں تو ایسا نہ کرو لیکن جب روزہ نہ ہو تب ناک میں خوب اچھی طرح سے پانی پہنچاؤ)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۴۲)

۱۔ قتیبہ بن سعید:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ یحییٰ بن سلیم:۔ یہ یحییٰ بن سلیم القرشی، المکی ہیں ان کی دو کنتیں بتائی جاتی ہیں (۱) أبو محمد (۲) أبوزکریا۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ اصلاً ثقی ہیں بعد میں مکہ مکرمہ میں رہنے لگے تھے، صدوق ہیں لیکن سیئ الحفظ ہیں نویں طبقہ میں آتے ہیں، وفات ۱۹۳ھ یا ۱۹۴ھ میں ہوئی ہے۔

۳۔ إسماعیل بن کثیر:۔ یہ إسماعیل بن کثیر الحجازی، أبو ہاشم المکی ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۴۔ عاصم بن لقیط:۔ یہ عاصم بن لقیط بن صبرة العقیلی الحجازی ہیں حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے۔

۵۔ عن أبيه لقيط بن صبرة:۔ اس میں اُبیہ میں جو ضمیر مجرور ہے اس کا مرجع عاصم بن لقیط ہیں۔ اب ظاہر ہے اُبوہ سے مراد حضرت عاصم کے والد لقیط ہوں گے اور یہ لقیط بن صبرة بن عامر بن الْمُنتَفِق ہیں (واضح رہے کہ ان کے نسب میں بہت سے اقوال ہیں) خلاصہ یہ کہ لقیط بن صبرة مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔

الحديث/ ۳ ۴ ۱ - حَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ قَالَ

حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ كَثِيرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيطٍ بْنِ صَبْرَةَ عَنْ أَبِيهِ وَافِدِ بْنِ الْمُنْتَفِقِ، (أَنَّهُ أَتَى عَائِشَةَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. قَالَ: فَلَمْ يَنْشَبْ أَنْ جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَقَلَّعُ يَتَكَفَّأُ، وَقَالَ عَصِيدَةُ مَكَانَ خَزِيرَةَ)).

ترجمہ / ۱۴۳: فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا عقبہ بن مکرم نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یحییٰ بن سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابن جریج نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا اسماعیل بن کثیر نے (اسماعیل) نے روایت کیا عاصم بن لقیط بن صبرہ سے (عاصم) نے بنو منتفق کے سردار اپنے والد (لقیط بن صبرہ) سے یہ کہ وہ پہنچے حضرت عائشہ کے پاس۔ پھر آگے ابن جریج نے یحییٰ بن سلیم کی (مذکورہ بالا) حدیث کا (یعنی حدیث نمبر ۱۴۲ کا) مضمون و مفہوم ذکر کیا (اور ابن جریج نے اپنی روایت میں یحییٰ بن سلیم کی روایت کے مقابلہ میں مزید یہ بھی) بیان کیا فلم ینشب السخ یعنی تھوڑی ہی دیر میں تیز قوت کے ساتھ چلتے ہوئے، آگے کو جھکتے ہوئے آپ ﷺ تشریف لے آئے، (ابن جریج نے اپنی روایت میں) خزیرہ کی جگہ عصیدہ کہا (یعنی یحییٰ بن سلیم نے تو اپنی روایت میں امرت لنا بخزیرہ نقل کیا تھا لیکن ابن جریج نے اپنی روایت میں اس جگہ امرت لنا بعصیدہ نقل کیا۔ اور عصیدہ یہ ہوتا ہے کہ صرف آٹے کو گھی میں ملا کر پکا لیا جاتا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۴۳)

- ۱۔ عقبہ بن مکرم: یہ عقبہ بن مکرم العمی، أبو عبد الملك البصری ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور گیارہویں طبقہ میں شمار کرتے ہوئے سن وفات ۲۵۰ھ کے آس پاس بتایا ہے۔ لیکن صاحب المنہل نے با تعین لکھا ہے کہ ان کی وفات بصرہ میں ۲۴۳ھ میں ہوئی ہے۔
- ۲۔ یحییٰ بن سعید: یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳۔ ابن جریج: یہ عبد الملك بن عبد العزيز بن جریج ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۹۔

۴۔ اسماعیل بن کثیر:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۲)۔

۵۔ عاصم بن لقیط:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۲)۔

۶۔ عن أبيه لقيط بن صبرة:۔ اس کی تفصیل کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۲) میں نمبر (۵)۔

۷۔ عائشةؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ٤٤١ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمُضٌ))۔

ترجمہ / ۱۴۴:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ بن فارس نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابو عاصم نے (ابو عاصم) نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ابن جریج نے آگے کی اپنی سند سے) اسی (لقیط بن صبرہ والی) حدیث کو (اور ابو عاصم نے ابن جریج سے اس حدیث کو نقل کرتے ہوئے) اپنی روایت میں کہا (اذا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمُضٌ یعنی جب تو وضو کرے تو کھٹی کر) جبکہ کئی قطان نے ابن جریج سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ الفاظ یعنی (اذا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمُضٌ کے الفاظ نہیں نقل کئے ہیں اور کئی قطان کی حدیث۔ حدیث نمبر ۱۴۳ ہے)۔

تعارف رجال حدیث (۱۴۴)

۱۔ محمد بن یحییٰ بن فارس:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۲۔ ابو عاصم:۔ یہ الضحاک بن مخلد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۵)۔

۳۔ ابن جریج:۔ یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج ہیں۔ اور ان کے بارے میں تفصیل کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

(۵۶) بَابُ تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ - ڈاڑھی کا خلال کرنے کا بیان (۵۶)

الحديث/ ۱۴۵ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ - يَعْنِي الرَّبِيعَ بْنَ نَافِعٍ - قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْمَلِيحِ عَنِ الْوَلِيدِ بْنِ زُورَانَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا تَوَضَّأَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَأَدْخَلَهُ تَحْتَ خَنِكَه فَخَلَّلَ بِهِ لِحْيَتَهُ، وَقَالَ: هَكَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَابْنُ زُورَانَ رَوَى عَنْهُ حَجَّاجُ بْنُ حَجَّاجٍ وَأَبُو الْمَلِيحِ الرَّقِيُّ.

ترجمہ/ ۱۴۵:- امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے ابوتوبہ یعنی ربیع بن نافع نے انہوں نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابوالملیح نے (ابوالملیح) ولید بن زوران سے روایت کرتے ہیں (ولید بن زوران) حضرت انسؓ بن مالک سے روایت کرتے ہیں (انس بن مالکؓ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وضوء فرماتے تو ایک چلو پانی لیکر اس کو ٹھوڑی کے نیچے لے جاتے اور خلال کرتے ڈاڑھی کا (چلو بھر پانی سے ڈاڑھی کا خلال کرتے اس کے بعد) اور فرماتے کہ ایسا ہی (کرنے کا) میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے۔ (کہ اس طرح خلال کروں)۔

امام ابوداؤد نے کہا اور ابن زوران سے (اس حدیث کو) حجاج بن حجاج اور ابوالملیح الرقی نے (بھی) روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۴۵)

۱- أبو توبة:- یہ ابوتوبہ بن ربیع بن نافع الحلبی ہیں ان کو حدیث (۳۳) پر دیکھیں۔

۲- أبو الملیح:- یہ حسن بن عمر یا حسن بن عمرو بن یحییٰ الفزاری أبو الملیح

الرقی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ستاسی ۸۷ھ میں ولادت ہوئی اور ایک سو اسی ۱۸۱ھ میں وفات ہوئی آپ

آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ ولید بن زوران :- یہ ولید بن زوران السلمی الرقی ہیں بعض حضرات نے واؤ کو مؤخر پڑھا ہے یعنی ولید بن زروان۔ حافظ نے ان کو لین الحدیث قرار دیتے ہوئے پانچویں طبقہ میں شمار کیا ہے۔ لیکن صاحب المنہل نے ابن حبان کا قول ان کے ثقہ ہونے کا ذکر کیا ہے۔

۴۔ انس :- آپ انس بن مالک الأصبحی صحابی ہیں آپ کے لئے دیکھیں حدیث (۴)۔

(۵۷) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ۔ عمامہ (پگڑی) پر مسح کرنے کا بیان (۵۷)

الحديث ۱۴۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

سَعِيدٍ عَنْ ثَوْرٍ عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ ثَوْبَانَ، قَالَ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَرِيَّةً فَأَصَابَهُمُ الْبَرْدُ، فَلَمَّا قَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهُمْ أَنْ يَمْسَحُوا عَلَى الْعَصَائِبِ وَالتَّسَاخِينِ)).

ترجمہ / ۱۴۶:۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے (امام احمد بن حنبل نے) کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے (یحییٰ بن سعید) ثور سے روایت کرتے ہیں (ثور) راشد بن سعد سے روایت کرتے ہیں (راشد) حضرت ثوبانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ثوبان نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک چھوٹا سا لشکر بھیجا۔ ان کو سردی ہو گئی (واپسی پر) جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان لوگوں کو حکم دیا کہ وہ (اپنے) عماموں اور موزوں پر مسح کریں۔

تعارف رجال حدیث (۱۴۶)

۱۔ احمد :- یہ مشہور امام فقہ احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ہیں دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۲۔ یحییٰ :- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں ان کے لئے حدیث (۷۰) دیکھیں۔



۳- ثور:- یہ ثور بن یزید ہیں دیکھیں حدیث (۳۵)۔

۴- راشد:- یہ راشد بن سعد المقرنی الحمصی ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں اکثر مسلاً روایت کرتے ہیں تیسرے طبقے میں شمار ہے۔ ایک سو آٹھ ۱۰۸ھ یا ایک سو تیرہ ۱۱۳ھ میں وفات پائی۔

۵- ثوبان:- آپ ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۹۰)۔

الحديث/ ۱۴۷ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ أَبِي مَعْقِلٍ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ قُطْرِيَّةٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ مِنْ تَحْتِ الْعِمَامَةِ فَمَسَحَ مُقَدِّمَ رَأْسِهِ وَلَمْ يَنْقُضِ الْعِمَامَةَ)).

ترجمہ/ ۱۴۷:- امام الوداؤد نے کہا کہ حدیث بیان کی ہم سے احمد بن صالح نے (احمد بن صالح نے) کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن وہب نے (ابن وہب) نے کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے معاویہ بن صالح نے (معاویہ بن صالح) عبدالعزیز بن مسلم سے روایت کرتے ہیں (عبدالعزیز) ابو معقل سے روایت کرتے ہیں (ابو معقل) حضرت انسؓ سے روایت کرتے ہیں (انس بن مالکؓ) نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا (اس حالت میں وضوء کر رہے تھے کہ آپ ﷺ کے سر پر) ایک قطری عمامہ تھا (قطر ایک بستی کا نام ہے جہاں کا بنایا ہوا وہ عمامہ تھا) تو آپ ﷺ نے اپنے بھیکے ہوئے ہاتھ کو عمامہ کے نیچے داخل کیا اور سر کے اگلے حصے کا مسح کیا اور (مسح کرنے کیلئے) اپنے عمامہ کو نہ توڑا۔

تعارف رجال حدیث (۱۴۷)

۱- أحمد:- یہ أحمد بن صالح المصري أبو جعفر الطبري ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ قرار دیتے ہوئے دسویں طبقے میں شمار کیا ہے اور کئی قول ذکر کئے ہیں (۱) امام نسائی نے ان کے بارے میں کلام

کیا ہے (۲) ابن معین کا قول ان کے سلسلہ میں جھوٹا ہونے کا ہے (۳) امام بخاریؒ نے ثقہ اور صدوق راوی قرار دیا ہے (۴) امام ابو حاتم کا قول بھی ان کے ثقہ ہونیکا ہے۔ بہر کیف امام نسائی کو احمد بن صالح الشمووی سے شبہ ہو گیا ہے۔ اٹھتر (۷۸) سال کی عمر میں دو سو اڑتالیس ۲۴۸ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ ابن وہب :- یہ عبد اللہ بن وہب ہیں دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔

۳۔ معاویہ بن صالح :- یہ معاویہ بن صالح بن حدیر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔

۴۔ عبد العزیز بن مسلم :- یہ عبد العزیز بن مسلم المدنی - مولی آل رفاعہ ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے ان سے صرف امام الوداؤد اور ابن ماجہ نے ایک حدیث مسح علی العمامۃ والی ذکر کی ہے یہ ساتویں طبقہ میں سے ہیں۔

۵۔ أبو معقل :- ابن ہمام نے ان کا نام عبد اللہ بن معقل ذکر کیا ہے۔ لیکن أبو علی السکن کا کہنا ہے کہ یہ سند ثابت نہیں ہے نیز حافظؒ نے ان کو مجہول قرار دیتے ہوئے پانچویں طبقہ میں شمار فرمایا ہے۔

۶۔ انس :- آپؓ انس بن مالک الاصبیحی صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

(۵۸) بَابُ غَسْلِ الرَّجُلَيْنِ - وضوء کرتے وقت دونوں پاؤں کو دھونے کا بیان (۵۸)

الحديث / ۱۴۸ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْجُبَلِيِّ عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ، قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا تَوَضَّأَ يَدُكَ أَصَابِعَ رَجُلَيْهِ بِخِصْرِهِ)).

ترجمہ / ۱۴۸ :- امام الوداؤدؒ نے فرمایا کہ حدیث بیان کی ہم سے قتیبہ بن سعید نے (قتیبہ

بن سعید) نے کہا کہ بیان کیا ہم سے ابن لہیعہ نے وہ (یعنی ابن لہیعہ) یزید بن عمرو سے اور وہ ابو عبد الرحمن الجبلی سے وہ مستور بن شدادؒ سے روایت کرتے ہیں آپؓ (یعنی مستور بن شداد) نے فرمایا کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضوء کرتے ہوئے دیکھا (جب آپ وضوء مارہے تھے) تو آپ ﷺ اپنے پیر کی انگلیوں کو چھنگلیا سے مسلتے تھے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۴۸)

۱۔ قتیبة:- یہ قتیبة بن سعید ہیں ان کے لئے حدیث نمبر (۲۵) دیکھیں۔

۲۔ ابن لہیعة:- یہ عبد اللہ بن لہیعة بن عقبہ الحضرمی أبو عبد الرحمن المصری ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے ۷۷ھ میں وفات پائی:- یہ مصر کے قاضی رہے ہیں اور کتابوں کے جل جانے کے بعد اختلاط کا شکار ہو گئے تھے۔

۳۔ یزید بن عمرو:- یہ یزید بن عمرو المعافری المصری ہیں، صدوق راوی ہیں، چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ أبو عبد الرحمن الحبلی:- یہ عبد اللہ بن یزید المعافری أبو عبد الرحمن الحبلی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں اور تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات افریقہ میں ۱۰۰ھ میں واقع ہوئی اور وہیں مدفون ہیں:- (آپ کو عمر بن عبد العزیز نے افریقہ علم دین سکھانے بھیجا تھا آپ نے بڑی جدوجہد سے علم سکھایا یہاں تک کہ وفات ہو گئی۔۔۔۔۔)

۵۔ مستورد بن شداد:- آپ مستورد بن شداد بن عمرو القرشی الفہری۔ الحجازی ہیں۔ آپ اور آپ کے والد دونوں صحابی رسول ﷺ ہیں آپ کی وفات مصر میں حضرت معاویہ کے دور حکومت میں پینتالیس ۴۵ھ میں ہوئی۔

### (۵۹) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخَفَيْنِ

خفین (چمڑے کے موزے) پر مسح کرنے کا بیان (۵۹)

الحديث / ۱۴۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ

أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبَادُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ الْمُغِيرَةَ يَقُولُ ((عَدَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا مَعَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَعَدَلْتُ مَعَهُ، فَأَنَاخَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبَرَّزَ، ثُمَّ جَاءَ فَسَكَبْتُ عَلَى يَدِهِ مِنَ الْبَادَاوَةِ، فَعَسَلَ كَفِّهِ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثُمَّ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ فَضَاقَ كَمَا جُبَّتِهِ فَأَدْخَلَ يَدَيْهِ فَأَخْرَجَهُمَا مِنْ تَحْتِ الْجَبَةِ فَعَسَلَهُمَا إِلَى الْمِرْفَقِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ تَوَضَّأَ عَلَى خُفِّهِ ثُمَّ رَكِبَ، فَأَقْبَلْنَا نَسِيرُ حَتَّى نَجِدَ النَّاسَ فِي الصَّلَاةِ قَدْ قَدَّمُوا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ، فَصَلَّى بِهِمْ حِينَ كَانَ وَقْتُ الصَّلَاةِ، وَوَجَدْنَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَدْ رَكَعَ بِهِمْ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ الْفَجْرِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَفَّ مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَصَلَّى وَرَاءَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ الرَّكْعَةَ الثَّانِيَةَ، ثُمَّ سَلَّمَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاتِهِ فَفَزَعَ الْمُسْلِمُونَ، فَكَثَرُوا التَّنْسِيحَ، لِأَنَّهُمْ سَبَقُوا النَّبِيَّ ﷺ بِالصَّلَاةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُمْ: ((قَدْ أَصَبْتُمْ، أَوْ قَدْ أَحْسَنْتُمْ)).

ترجمہ/۱۴۹:- امام ابوداؤد سجستانی نے کہا کہ ہم سے احمد بن صالح نے حدیث بیان کی (احمد بن صالح) نے کہا ہم سے عبداللہ بن وہب نے حدیث بیان کی (عبداللہ بن وہب نے) کہا کہ خبر دی مجھ کو یونس بن یزید نے۔ (یونس بن یزید) ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں (ابن شہاب نے) کہا کہ حدیث بیان کی مجھ سے عباد بن زیاد نے (عباد بن زیاد) نے کہا کہ عروہ بن مغیرہ بن شعبہ نے ان کو خبر دی کہ انہوں نے اپنے والد مغیرہؓ کو فرماے ہوئے سنا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ راستہ چھوڑ کر ایک طرف کو چلے اور میں بھی آپ کے ساتھ چلا غزوہ تبوک میں (نماز) فجر سے پہلے پس (دور جانے کے بعد) آپ ﷺ نے اونٹ بٹھایا اور قضاے حاجت فرمائی پھر آئے تو میں نے چھاگل سے پانی ڈالا آپ کے ہاتھ پر آپ ﷺ نے دونوں پہنچو (ہاتھوں) کو دھویا پھر منہ کو دھویا پھر آپ نے اپنے ہاتھوں کو آستین

سے (باہر) نکالنا چاہا مگر آستینیں تنگ تھیں اس واسطے آپ ﷺ نے جبہ کے نیچے سے ہاتھ نکالے اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک دھویا اور اپنے سر کا مسح کیا اور خفین پر مسح فرمایا اس کے بعد سوار ہوئے اور ہم (بھی) چلے یہاں تک کہ جب ہم پہنچے تو لوگوں کو نماز پڑھتے ہوئے پایا۔ اور انہوں نے عبدالرحمن بن عوف کو امام بنا رکھا تھا اور عبدالرحمن نے نماز شروع کر دی تھی حسب معمول وقت پر (یعنی جس وقت آپ نماز فجر پڑھا کرتے تھے وہ وقت آیا تو صحابہ نے نماز شروع کر دی۔) اور ایک رکعت پڑھ چکے تھے فجر کی دو رکعتوں میں سے (دیگر صحابہ کی طرح) آپ ﷺ بھی اور مسلمانوں کے ساتھ صف میں کھڑے ہو گئے اور ایک رکعت عبدالرحمن بن عوف کے پیچھے ادا فرمائی پھر عبدالرحمن نے سلام پھیرا (عبدالرحمن کی نماز مکمل ہو چکی تھی) تو رسول اللہ ﷺ ایک رکعت جو باقی رہ گئی تھی پڑھنے کو کھڑے ہو گئے (یہ حالت دیکھ کر) مسلمان گھبرا گئے تھے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھ لی تو انہوں نے تسبیح کہنی شروع کی جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا۔ یا فرمایا کہ اچھا کیا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۴۹)

۱۔ أحمد بن صالح:- یہ أحمد بن صالح أبو جعفر المصری ہیں دیکھیں حدیث (۱۴۷)۔

۲۔ عبد اللہ بن وہب:- یہ عبد اللہ بن وہب القرشی أبو محمد المصری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۳۔ یونس بن یزید:- یہ یونس بن یزید بن أبی النّجاد الأیلی أبو یزید مولیٰ آل

أبی سفیان ہیں۔ ثقہ راوی ہیں مگر انہیں امام زہری سے روایت کرنے میں بقدر قلیل وہم ہوتا ہے اور زہری کے علاوہ سے روایت کرنے میں اکثر گڑبڑی کرتے ہیں ان کو ساتویں طبقے میں شمار کرتے ہوئے تاریخ وفات ایک سو اڑچاس ہجری ۱۴۹ھ بتائی گئی ہے جبکہ دوسرا قول ایک سو ساٹھ ۱۶۰ھ کا بھی ہے۔

۴۔ ابن شہاب:- یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔

۵۔ عباد بن زیاد :- یہ عباد بن زیاد بن ابی سفیان القرشی الأموی أبو حرب ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور ابن مدینی نے ان کو مجہول راوی کہا ہے آپ بختان کے والی تھے وفات ایک سو تریس ۱۵۳ھ میں ہوئی۔

۶۔ عروہ بن المغیرہ :- یہ عروہ بن المغیرہ بن شعبۃ الثقفی أبو یعفرور الکوفی ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ۹۰ھ کے بعد ہوئی آپ کوفہ کے والی تھے۔

۷۔ المغیرہ :- آپ حضرت مغیرہ بن شعبۃ الثقفی صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۱)۔

۸۔ عبد الرحمن بن عوف :- آپ عبد الرحمن بن عوف بن عبد عوف بن عبد بن الحارث بن زہرۃ القرشی الزہری عشرہ مبشرہ میں سے ایک صحابی ہیں۔ واقعہ فیل کے بعد ولادت ہوئی اور شروع ہی میں دولت ایمان سے مشرف ہوئے نیز دونوں ہجرتیں فرمائی ہیں آپ کے مناقب کثیر ہیں وفات بتیس ۳۲ھ یا اس کے بعد واقع ہوئی۔

الحديث/ ۱۵۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ ح. وَحَدَّثَنَا

مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَاصِيَتِهِ وَذَكَرَ فَوْقَ الْعِمَامَةِ، قَالَ عَنِ الْمُعْتَمِرِ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمَسُّحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَعَلَى نَاصِيَتِهِ وَعَلَى عِمَامَتِهِ)) قَالَ بَكْرٌ: وَقَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ ابْنِ الْمُغِيرَةِ.

ترجمہ/ ۱۵۰:۔ امام الوداؤد کہتے ہیں کہ حدیث بیان کی ہم سے مسدد نے (مسدد) نے

کہا کہ ہم سے یحییٰ (یعنی ابن سعید) نے حدیث بیان کی تحویل سند۔ امام الوداؤد کہتے ہیں اور ہم سے مسدد

نے حدیث بیان کی (مسدد) نے کہا کہ ہم سے معتمر نے حدیث بیان کی (معتمر) تیمی سے روایت کرتے ہیں کہ (تیمی) نے کہا کہ ہم سے بکر نے حدیث بیان کی (بکر) حسن سے روایت کرتے ہیں۔ (حسن) ابن المغیرۃ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں (ابن المغیرۃ یعنی حمزہ بن المغیرۃ) (اپنے والد) مغیرۃ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے وضوء کیا اور پیشانی (یعنی سر کے اگلے حصے) پر مسح کیا اور (اس روایت میں مذکور ہے) کہ پگڑی پر مسح کیا اور (دوسری روایت میں) جو مسدد نے معتمر سے روایت کی ہے اس میں یہ ہے کہ معتمر نے کہا کہ میں نے اپنے والد کو (فرماتے ہوئے) سنا کہ انہوں نے بکر بن عبد اللہ سے روایت کیا (بکر بن عبد اللہ) حسن سے روایت کرتے ہیں (حسن بصری) ابن المغیرۃ سے (ابن المغیرۃ بن شعبہ۔ حمزہ) مغیرۃ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے موزوں پر مسح کرتے تھے اور اپنی پیشانی اور پگڑی پر بھی مسح کرتے تھے (اور یہ بھی) کہا بکر نے کہ میں نے ابن المغیرۃ (حمزہ) سے ایسا ہی سنا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۰)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں ان کو حدیث (۲) پر دیکھیں:۔

۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید بن فروخ القطان ہیں حدیث (۷۰) کے تحت دیکھیں۔

۳۔ المعتمر:۔ یہ معتمر بن سلیمان التیمی ہیں دیکھیں حدیث (۷۲)۔

۵۔ التیمی:۔ یہ سلیمان بن طرخان التیمی، أبو المعتمر البصری ہیں۔ یہ ثقہ راوی ہیں

اور بڑے درجہ کے عبادت گزار تھے چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں، ایک سو تین تا اسی ۱۴۳ھ میں ستانوں

(۹۷) سال کی عمر میں وفات پائی اور بصرہ میں مدفون ہوئے۔

۶۔ بکر:۔ یہ بکر بن عبد اللہ المنزنی ہیں دیکھیں حدیث (۵۳)۔

۷۔ الحسن:۔ آپ امام حسن البصری ہیں آپ کے لئے حدیث (۱۷) دیکھیں۔

۸۔ ابن المغیرہ :- یہ حمزہ بن المغیرہ بن شعبہ الثقفی أخو العروۃ ہیں قاضی عیاض نے حمزہ کو ہی راجح قرار دیا ہے اس روایت میں ۔ اور دوسری مذکورہ روایت میں عروۃ بن المغیرہ مراد ہیں ۔ اصل میں قاضی عیاض نے امام مسلم پر رد کیا ہے اس طور پر کہ اس حدیث میں عروۃ بن المغیرہ عن أبیہ کے طریق سے بکر بن عبد اللہ المزنی نے جو روایت کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے ۔

۹۔ المغیرہ :- آپؒ مغیرہ بن شعبہ الثقفی البصریؒ ہیں دیکھیں حدیث ایک (۱)۔۔۔۔

الحديث / ۱۵۱ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَذْكُرُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي رَكْبِهِ وَمَعِيَ إِدَاوَةٌ، فَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ ثُمَّ أَقْبَلَ فَتَلَقَّيْنَاهُ بِالْإِدَاوَةِ فَأَفْرَغْتُ عَلَيْهِ، فَغَسَلَ كَفَّيْهِ وَوَجْهَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُخْرِجَ ذِرَاعِيهِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ مِنْ صُوفٍ مِنْ جَبَابِ الرُّومِ صَبِيقَةُ الْكُمَيْنِ فَصَاقَتْ فَأَدْرَعَهُمَا إِدْرَاعًا، ثُمَّ أَهْوَيْتُ إِلَى الْخُفَيْنِ لِأَنْزَعَهُمَا، فَقَالَ لِي: دَعْ الْخُفَيْنِ فَإِنِّي أَذْخُلْتُ الْقَدَمَيْنِ الْخُفَيْنِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ، فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا)). قَالَ أَبِي قَالَ الشَّعْبِيُّ: شَهِدَ لِي عُرْوَةُ عَلَى أَبِيهِ، وَشَهِدَ أَبُوهُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ترجمہ / ۱۵۱ :- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی (مسدد) نے کہا

کہ ہم سے عیسیٰ بن یونس نے حدیث بیان کی (عیسیٰ) نے کہا کہ ہم سے ہمارے والد (یعنی یونس بن ابی اسحاق السبئی) نے حدیث بیان کی (یونس) (امام) شعبی سے روایت کرتے ہیں (شعبی نے) کہا کہ میں نے عروۃ بن مغیرہ بن شعبہ کو (فرماتے ہوئے) سنا کہ (عروۃ) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے چند سواروں میں (یعنی ہم اور بہت سارے سوار رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے) اور صرف میرے ساتھ ایک چھگل تھی ۔ (رسول اللہ ﷺ) قضائے حاجت کے لئے نکلے (فراغت کے بعد جب واپس تشریف لائے) تو میں چھگل لے کر پہونچا اور پانی ڈالا (اولاً) آپ نے



اپنے دونوں ہاتھوں کو (گٹوں تک) دھویا اور (پھر) منہ دھویا۔ پھر ارادہ فرمایا کہ باہیں نکال لیں اور آپ اس وقت روم کے بنے ہوئے جبوں میں سے ایک اونی جب زیب تن فرمائے ہوئے تھے جسکی آستینیں تنگ تھیں (کوشش کے باوجود) جب ہاتھ باہر نہ نکل سکے (تو آپ ﷺ نے نیچے سے ہاتھ نکال لئے پھر میں جھکاتا کہ آپ کے پیر سے موزوں کو اتار دوں (جھکو جھکتا دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا موزوں کو چھوڑ دے چونکہ میں نے ان کو طہارت پر پہنا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا۔ راوی حدیث عیسیٰ بن یونس کہتے ہیں کہ میرے والد (یونس بن ابی اسحق السبعی) نے کہا کہ امام شافعیؒ نے کہا کہ مجھ سے حضرت عروہ نے اپنے والد (مغیرہ بن شعبہ) پر شہادت دیتے ہوئے (یعنی یہ کہتے ہوئے کہ میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں کہ مجھ سے میرے والد نے یہ حدیث) بیان کی۔ اور (عروہ) سے ان کے والد (مغیرہ بن شعبہ) نے رسول اللہ ﷺ پر شہادت دیتے ہوئے (یہ مذکورہ حدیث) بیان کی۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۱)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ عیسیٰ بن یونس:۔ یہ عیسیٰ بن یونس السبعی الکوفی ہیں دیکھئے حدیث (۲)۔

۳۔ ابی:۔ یہ یونس بن ابی اسحق السبعی أبو اسرائیل الکوفی ہیں۔ صدوق راوی ہیں لیکن ان کو اکثر وہم ہو جاتا تھا پانچویں طبقے میں شمار ہیں صحیح قول کے مطابق سن وفات ایک سو باون ۱۵۲ھ ہے۔

۴۔ الشعبی:۔ یہ عامر بن شراحیل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔

۵۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن المغیرہ بن شعبہ الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴۹)۔

۶۔ ابیہ:۔ آپ حضرت مغیرہ بن شعبہ الثقفی۔ صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۱)۔

۷۔ قال ابی:۔ قال کا فاعل عیسیٰ بن یونس السبعی ہیں۔ اور ابی سے یونس بن ابی

إسحاق السبيعي مذکور فی السند مراد ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث نمبر (۱۵۱) میں نمبر (۳) پر۔

۸۔ علی ابیہ:۔ اس میں اب سے مراد مغیرہ بن شعبہ صحابی الثقفی ہیں اور آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۹۔ شہد ابوہ:۔ اس میں بھی ضمیر مجرور عروہ کی طرف راجع ہے اور یہاں بھی اب سے مراد مغیرہ بن شعبہ صحابی ہی ہیں اور آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

الحديث/ ۱۵۲۔ حَدَّثَنَا هُذَيْفَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ وَعَنْ زُرَّارَةَ بْنِ أَوْفَى أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ، قَالَ: ((تَخَلَّفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَذَكَرَ هَذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ: ((فَاتَيْنَا النَّاسَ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ يُصَلِّي بِهِمُ الصُّبْحَ، فَلَمَّا رَأَى النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَنْ يَمْضِيَ. قَالَ: فَصَلَّيْتُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ خَلْفَهُ رُكْعَةً، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلَّى الرُّكْعَةَ الَّتِي سَبَقَ بِهَا وَلَمْ يَزِدْ عَلَيْهَا شَيْئًا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أَبُو سَعِيدٍ الْحُدْرِيُّ وَابْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ عُمَرَ يَقُولُونَ: مَنْ أَدْرَكَ الْفُرْدَ مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيْهِ سَجْدَتَا السَّهْوِ.

ترجمہ/ ۱۵۲:- امام الوداد نے فرمایا کہ ہم سے ہدبہ بن خالد نے حدیث بیان کی (ہدبہ) نے کہا کہ ہم سے ہمام نے حدیث بیان کی (ہمام) قتادہ سے روایت کرتے ہیں (قتادہ) حسن اور زرارہ بن اوفی سے روایت کرتے ہیں (حسن بصری اور زرارہ بن اوفی) مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ (ایک بار) رسول اللہ ﷺ پیچھے رہ گئے جماعت سے (تمام صحابہ آگے نکل گئے مگر آپ ﷺ ضرورت اصلیہ میں مصروف تھے اس لئے پیچھے رہ گئے) پھر بیان کیا یہ سارا قصہ اس کے بعد کہا کہ ہم پہونچے تو دیکھا کہ عبدالرحمن بن عوف لوگوں کی امامت کر رہے ہیں فجر کی نماز کی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو (عبدالرحمن بن عوف) نے پیچھے ہٹنا چاہا (عبدالرحمن کی کیفیت کو دیکھ کر) آپ ﷺ نے اشارہ

فرمایا پڑھائے جاؤ (یعنی نماز مکمل کرادو کوئی حرج نہیں ہے) (مغیرہ) نے کہا پھر میں نے اور رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمن کے پیچھے ایک رکعت پڑھی (چونکہ ایک رکعت پڑھا چکے تھے دوسری میں آپ ﷺ شریک ہوئے تو عبدالرحمن کی نماز مکمل ہو چکی تھی) تو عبدالرحمن نے جب سلام پھیرا تو (چونکہ ایک رکعت چھوٹ گئی تھی) رسول اللہ ﷺ کھرے ہو گئے تاکہ چھوٹی ہوئی رکعت پوری کر لیں آپ ﷺ نے اور کچھ زیادہ نہیں کیا (یعنی صرف ایک رکعت پڑھی) امام ابوداؤد کہتے ہیں کہ جو امام کے ساتھ طاق رکعتیں پائے (یعنی ایک رکعت یا تین رکعت) تو ابوسعید خدری اور ابن زبیر اور ابن عمر کا قول ہے کہ اس (طاق رکعت پانے والے) پر سجدہ سہولاً لازم ہے (مگر دیگر تمام علماء کے نزدیک ایسا کرنے پر سجدہ سہولاً لازم نہیں ہوتا)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۲)

۱۔ ہدبہ بن خالد :- یہ ہدبہ بن خالد بن الأسود القیسی۔ أبو خالد البصری ہیں۔  
 ہدّاب لقب ہے یہ ثقہ راوی ہیں۔ نیز بڑے درجے کے عابد تھے۔ آپ کا نویں طبقے میں شمار ہے دوسو پینتیس ۲۳۵ھ میں انتقال ہوا۔

۲۔ ہمام :- یہ ہمام بن یحییٰ بن دینار الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

۳۔ قتادة :- یہ قتادة بن دعامة ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ حسن :- یہ امام حسن بن أبی الحسن البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷)۔

۵۔ زرارہ بن أوفی :- یہ زرارہ بن أوفی أبو حجاب البصری ہیں۔ ان کو حدیث نمبر (۵۵) کے تحت دیکھیں۔

۶۔ مغیرہ :- آپ مغیرہ بن شعبہ الثقفی صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۱)۔

۷۔ عبدالرحمن بن عوف :- آپ عبدالرحمن بن عوف أبو محمد الزہری صحابی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۸۔ ابو سعید:- آپؐ سعد بن مالک ابو سعید الخدری مشہور صحابی ہیں دیکھیں حدیث ۱۵۔

۹۔ ابن الزبیر:- آپؐ عبد اللہ بن الزبیر القرشی الأسدی ہیں۔ آپؐ کو حدیث نمبر (۵۲) پر دیکھیں۔

۱۰۔ ابن عمر:- آپؐ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب العدوی ہیں آپؐ کو حدیث (۱۱) کے تحت دیکھیں۔

الحديث/ ۱۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَعْدٍ سَمِعَ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، ((أَنَّهُ شَهِدَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَسْأَلُ بِلَالًا عَنْ وُضْوءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: كَانَ يَخْرُجُ يَقْضِي حَاجَتَهُ فَأَتِيَهُ بِالْمَاءِ فَيَتَوَضَّأُ أَوْ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَمَوْفِيهِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى نَبِيِّ تَيْمٍ بْنِ مَرَّةٍ.

ترجمہ/ ۱۵۳:- امام اوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی (عبید اللہ) نے کہا کہ مجھ سے میرے والد (معاذ) نے بیان کیا (معاذ نے) کہا کہ ہم سے شعبہ (بن الحجاج) نے حدیث بیان کی (شعبہ) ابوبکر (یعنی ابوبکر بن حفص بن عمر بن سعد) سے روایت کرتے ہیں کہ (ابوبکر نے) سنا ابو عبد اللہ کو وہ روایت کرتے ہیں ابو عبد الرحمن السلمي سے کہ وہ (یعنی ابو عبد اللہ) عبد الرحمن بن عوف کے پاس اس وقت موجود تھے جب (عبد الرحمن بن عوف) بلالؓ سے وضو ﷺ کے وضو کے بارے میں سوال کر رہے تھے تو بلال نے کہا پہلے نکلتے تھے حاجت کو (یعنی سب سے پہلے قضاء حاجت کے واسطے تشریف لے جاتے) اور جب حاجت سے فارغ ہو کر تشریف لاتے تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی لاتا آپ ﷺ وضو کرتے اور عمامے اور موزوں پر مسح کرتے۔۔۔ البوداؤدؒ کہتے ہیں کہ (سند میں جو ابو عبد اللہ ہیں) وہ۔ وہ ابو عبد اللہ ہیں جو بنی تميم بن مرہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۵۳)

۱۔ عبيد الله بن مُعَاذ:۔ یہ عبيد الله بن معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان العنبري ابو عمرو البصري ہیں ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں دسویں طبقے میں شمار ہیں دوسو ستیس ۲۳۷ھ میں وفات پائی۔

۲۔ أبی:۔ یہ معاذ بن معاذ بن نصر بن حسان العنبري أبو المثنی البصري القاضي ہیں۔ ائمہ جرح نے ان کو ثقہ و متقن کہا ہے نویں طبقے میں شمار ہے اکیسویں طبقے میں وفات پائی۔

۳۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج العتکی الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۴۔ أبوبکر:۔ یہ عبد الله بن حفص بن عمر بن سعد بن أبی وقاص الزهري۔ أبوبکر المدنی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں ان کا شمار ہوتا ہے۔

۵۔ أبابعد الله:۔ یہ أبو عبد الله مولی بنی تیم بن مرۃ ہیں۔ مجہول راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں ان کا شمار ہوتا ہے لیکن حاکم نے ان کو معروف و مقبول راوی قرار دیا ہے۔

۶۔ أبو عبد الرحمن:۔ یہ مجہول راوی ہیں امام ذہبی نے کہا کہ غیر معروف ہیں۔ اور دارقطنی نے کہا کہ بعض لوگوں نے ان کا نام مسلم بن یسار بتایا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ نے بھی اسی بات کو نقل کیا ہے۔

۷۔ عبد الرحمن بن عوف:۔ آپ عبد الرحمن بن عوف أبو محمد الزهري صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۱۴۹)۔

۸۔ بلال:۔ آپ بلال بن رباح مؤذن الرسول۔ أبو عبد الله مولی أبی بکر صحابی ہیں۔ سابقین اولین میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ بدر میں شریک ہوئے۔ وفات سترہ ۷۷ھ یا اٹھارہ ۸۸ھ یا بیس ۲۰ھ میں ملک شام میں ہوئی۔

الحديث/ ۵۴ - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدَّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ دَاوُدَ عَنْ

بُكَيْرُ بْنُ عَامِرٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، ((أَنَّ جَرِيرًا بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَقَالَ: مَا يَمْنَعُنِي أَنْ أُمَسِّحَ وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمَسُّحُ. قَالُوا: إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ قَبْلَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ. قَالَ: مَا أَسْلَمْتُ إِلَّا بَعْدَ نَزُولِ الْمَائِدَةِ)).

ترجمہ / ۱۵۴:۔ امام الوداؤد نے کہا کہ ہم سے علی بن الحسین درہمی نے حدیث بیان کی (علی بن حسین) نے کہا کہ ہم سے ابن داؤد (عبداللہ بن داؤد) نے حدیث بیان کی (ابن داؤد) بکیر بن عامر سے روایت کرتے ہیں (بکیر بن عامر) ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے روایت کرتے ہیں (ابو زرعہ) نے کہا کہ جریر (جریر بن عبداللہ الجلی) نے پیشاب کیا پھر وضو کیا تو موزوں پر مسح کیا اور کہا کہ کیا وجہ ہے کہ میں موزوں پر مسح نہ کروں (جبکہ موزوں پر مسح کرنا جائز ہے) اور کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (موزوں پر مسح کرتے دیکھا ہے) لوگوں نے کہا کہ یہ (موزوں پر مسح کرنے کا) فعل آپ ﷺ کا سورۃ مائدہ کے اترنے سے پہلے کا ہوگا تو (اس سوال پر کہ سورۃ مائدہ میں موزوں پر مسح کرنا منسوخ قرار دیا گیا ہے اور پاؤں دھونے کا حکم ہے) جریر نے کہا کہ میں نے تو سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد ہی اسلام قبول کیا ہے (لہذا موزوں پر مسح کرنا صحیح ہوگا نہ کہ پیرونا ضروری)۔ اور سورۃ مائدہ کا حکم موزوں کے نہ ہونے حالت پر خاص ہے یعنی پیر میں موزہ نہ ہونے کی صورت میں پاؤں دھونا ضروری ہے۔۔۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۴)

- ۱۔ علی بن الحسین:۔ یہ علی بن الحسین بن مطر الذرہمی۔ البصری ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ گیارہویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسو و تین ۲۵۳ھ میں ہوئی ہے۔
- ۲۔ ابن داؤد:۔ یہ عبداللہ بن داؤد الخریبی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳۰)۔
- ۳۔ بکیر بن عامر:۔ یہ بکیر بن عامر البجلی۔ أبو إسماعیل الکوفی ہیں۔ ضعیف راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ ابو زرعة: یہ ابو زرعة بن عمرو بن جریر بن عبد اللہ البجلی الکوفی ہیں۔  
دیکھیں حدیث (۴۵)۔

۵۔ جریر: آپ ابو زرعة کے دادا جریر بن عبد اللہ بن جابر البجلی مشہور صحابی ہیں۔  
میں اسلام قبول کیا اور نبی اکرم ﷺ کے دور حیات میں یمن کے عامل تھے۔ کیا وہ ۵۱ھ یا اس کے بعد  
آپ کی وفات ہوئی۔

الحديث / ۱۵۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَأَحْمَدُ بْنُ أَبِي شُعَيْبٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا  
وَكَيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَلْهَمُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ حَجِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، ((أَنَّ  
النَّجَاشِيَّ أَهْدَى إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خَفَيْنِ اسْوَدَيْنِ سَادِحِينَ، فَلَبِسَهُمَا ثُمَّ تَوَضَّأَ  
وَمَسَحَ عَلَيْهِمَا)) قَالَ مُسَدَّدٌ عَنْ دَلْهَمِ بْنِ صَالِحٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ هَذَا مِمَّا تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ  
الْبَصْرَةِ.

ترجمہ / ۱۵۵:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد اور احمد بن ابی شعیب حرانی نے حدیث  
بیان کی (مسدد و احمد) نے کہا کہ ہم (دونوں سے) وکیع نے بیان کیا (وکیع نے) کہا ہم سے دلہم بن صالح  
نے بیان کیا وہ حجر بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن بریدہ سے (ابن بریدہ) اپنے والد سے  
روایت کرتے ہیں کہ نجاشی (اصمہ بن بحر مَلِک الحِمْشَة) نے رسول اللہ ﷺ کے پاس دوسادے  
موزے کالے رنگ کے ہدیہ میں بھیجے تو آپ ﷺ نے (طہارت پر) ان کو پہن لیا (پھر موزہ پہننے کی ہی  
حالت میں) وضو کیا اور ان دونوں موزوں پر مسح کیا۔ (موزے سے پاؤں باہر نکال کر نہ دھلے) راوی  
حدیث مسدد نے امام ابوداؤد سے بذریعہ عن دلہم بن صالح کے الفاظ نقل کئے ہیں (جبکہ دوسرے استاذ  
احمد نے بلفظ تحدیث بیان کیا ہے) امام ابوداؤد نے کہا کہ اس روایت کو صرف اہل بصرہ ہی نے روایت کیا  
ہے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۵۵)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ أحمد بن أبی شعیب:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن أبی شعیب مسلم الحرانی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۳۔ وکیع:۔ یہ وکیع بن الجراح ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۴۔ دہلم بن صالح:۔ یہ دہلم بن صالح الکندی الکوفی ہیں۔ ضعیف راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ حجیر بن عبد اللہ:۔ یہ حجیر بن عبد اللہ الکندی ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی صرف ایک روایت باب المسح علی الخف میں پائی جاتی ہے۔

۶۔ ابن بريدة:۔ یہ عبد اللہ بن بريدة بن الحصبی الأسلمی أبوسهل المروزی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ مرو کے قاضی تھے۔ وفات ایک سو پانچ ۵۰ھ یا ایک سو پندرہ ۱۱۵ھ میں سو (۱۰۰) سال کی عمر میں ہوئی ہے۔

۷۔ أبیه:۔ آپ عبد اللہ بن بريدة کے والد بريدة بن الحصبی بن عبد اللہ بن الحارث۔  
أبوسهل الأسلمی صحابی ہیں۔ بدر سے قبل مشرف باسلام ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے ان کو اپنی قوم کے صدقات وصول کرنے پر مامور کیا تھا۔ مدینہ منورہ میں مقیم ہوئے اس کے بعد بصرہ چلے گئے اور بصرہ میں مقیم رہے اس کے بعد خراسان کو غزوہ کے واسطے نکلے اور مرو کو قیام گاہ ٹھہرایا یہاں تک کہ مرو ہی میں تریسٹھ ۶۳ھ میں وفات پائی اور وہیں مدفون ہوئے۔

۸۔ النجاشی:۔ آپ أصحمة بن بحر حبشہ کے بادشاہ تھے۔ نبی ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور جو مہاجرین حبشہ جا کر پناہ گزین ہوئے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے۔ وفات فتح مکہ سے



پہلے ملک حبشہ ہی میں ہوئی اور وہیں مدفون ہوئے۔ نبی ﷺ نے ان کی غائبانہ طور پر مدینہ منورہ میں نماز جنازہ ادا فرمائی تھی۔ آپ کو نبی اکرم ﷺ کی رویت نصیب نہ ہوئی اور نہ حاضر خدمت ہو سکے۔

الحديث/ ۱۵۶۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ حَيٍّ هُوَ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَامِرٍ الْبَجَلِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَعْمٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَسَحَ عَلَى الْخُفَيْنِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ، بِهَذَا أَمَرَنِي رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۵۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا (احمد بن یونس نے) کہا ہم سے ابن جی (یعنی) حسن بن صالح نے بیان کیا وہ (یعنی حسن بن صالح) بکیر بن عامر بجلی سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن ابی نعم سے وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے خفین پر مسح کیا (موزوں پر مسح کرتے دیکھ کر) میں نے کہا کہ کیا آپ ﷺ سے بھول ہو گئی اے اللہ کے رسول (جو پیر نہ دھوئے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تجھ سے بھول ہوئی ہے اس (موزے پر مسح کرنے) کا تو مجھے میرے رب عزوجل نے حکم دیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۶)

۱۔ أحمد بن یونس:- یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔

۲۔ ابن حی:- یہ حسن بن صالح بن حبی الہمدانی أبو عبد اللہ الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳۱)۔

۳۔ بکیر بن عامر:- یہ بکیر بن عامر البجلی ہیں دیکھیں حدیث (۱۵۴)۔

۴۔ عبد الرحمن:- یہ عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی أبو حکم الکوفی العابد

ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ یہ کوفہ کے بڑے عبادت گزار اور بھوک پر صبر کرنے والے تھے۔ وفات ۳۰۰ھ سے قبل ہوئی۔

۵۔ مغیرہ بن شعبہ: آپ مغیرہ بن شعبہ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

(۶۰) بَابُ التَّوَقُّيْتِ فِي الْمَسْحِ - مسح کرنے کی مدت کا بیان (۶۰)

الحديث / ۱۵۷ - حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ الْحَكَمِ وَحَمَّادٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ الْجَدَلِيِّ عَنْ خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((الْمَسْحُ عَلَى الْخَفَيْنِ لِلْمَسَافِرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ وَلِلْمُقِيمِ يَوْمٌ وَلَيْلَةٌ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مَنْصُورُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ بِإِسْنَادِهِ قَالَ فِيهِ: ((وَلَوْ اسْتَزَدْنَاهُ لَزَادَنَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۵۷:- امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے حفص بن عمر نے حدیث بیان کی (حفص بن عمر نے) کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا وہ حکم اور حماد سے روایت کرتے ہیں وہ (دونوں) ابراہیم سے وہ ابو عبد اللہ جدلی سے وہ خزیمہ بن ثابت سے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موزے پر مسح کرنے (کی مدت) مسافر کے لئے تین دن اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات ہے۔

ابوداؤد نے کہا کہ اس روایت کو اسی سند کے ساتھ منصور بن المعتمر نے ابراہیم تیمی کے واسطے سے روایت کیا ہے۔ مگر اُس میں (اس قدر زیادتی ہے) کہ اگر ہم زیادتی مانگتے تو آپ ﷺ زیادہ کر دیتے۔ (یعنی مدت مسح زیادہ فرما دیتے)۔

تعارف رجال حدیث (۱۵۷)

۱۔ حفص بن عمر:- یہ حفص بن عمر بن الحارث الأزدي النمری ہیں۔ دیکھیں

حدیث (۲۳)۔

۲۔ شعبۂ:۔ یہ شعبۂ بن الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ حکم:۔ یہ حکم بن عتیبة ابو محمد الکندی الکوفی ہیں۔ ثقہ۔ ثبت۔ فقیہ راوی ہیں۔ مگر کبھی کبھی تدلیس کرتے ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو تیرہ ۱۱۳ھ یا اس کے بعد ہوئی۔

۴۔ حماد:۔ یہ حماد بن ابی سلیمان مسلم الاشعری۔ ابو اسماعیل الکوفی استاذ امام ابو حنیفہ ہیں۔ فقیہ اور صدوق راوی ہیں۔ ان کو روایت کرنے میں وہم ہو جاتا تھا۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو بیس ۱۲۰ھ یا اس کے پہلے ہوئی۔ حضرت سہارنپوریؒ نے ان کی وفات بتعین ایک سو انیس ۱۱۹ھ تحریر کی ہے۔ اور ان پر مرجعہ ہونے کا الزام بھی ہے۔

۵۔ ابراہیم:۔ یہ ابراہیم بن یزید بن قیس النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۶۔ ابو عبد اللہ الجدلی:۔ ان کا نام عبد۔ یا۔ عبد الرحمن بن عبد۔ ابو عبد اللہ الجدلی ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ ان پر تشیع کا الزام ہے آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ خزیمۃ بن ثابت:۔ آپؓ خزیمۃ بن ثابت بن الفاکہ بن ثعلبۃ الأنصاری۔

الخطمی۔ ابو عمارۃ المدنی۔ ذو الشہادتین ہیں کبار صحابہؓ میں سے ہیں۔ بدرد و دیگر غزوات میں شریک ہوئے اور حضرت علیؓ کے ہمراہ جنگ صفین میں شامل رہتے ہوئے ۳۷ھ میں شہید کر دئے گئے۔

۸۔ منصور بن المعتمر:۔ یہ منصور بن المعتمر السلمی الکوفی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۲۱)۔

الحديث / ۱۵۸۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الرَّبِيعِ بْنِ طَارِقٍ قَالَ

أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ قَطَنِ

عَنْ أَبِي بِنِ عِمَارَةَ قَالَ يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، \_ وَكَانَ قَدْ صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِلْقَبَائِثِ \_  
 أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمْسَحْ عَلَيَّ الْخُفَّيْنِ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: يَوْمًا؟ قَالَ: يَوْمًا. قَالَ:  
 وَيَوْمَيْنِ؟ قَالَ: وَيَوْمَيْنِ. قَالَ: وَثَلَاثَةً؟ قَالَ: نَعَمْ وَمَا شِئْتُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي  
 مَرْيَمَ الْمَصْرِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَيُّوبَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ رَزِينٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ أَبِي  
 زِيَادٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَبِي بِنِ عِمَارَةَ قَالَ فِيهِ: ((حَتَّى بَلَغَ سَبْعًا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
 نَعَمْ وَمَا بَدَأَ لَكَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي إِسْنَادِهِ وَكَيْسَ هُوَ بِالْقَوِيِّ. وَرَوَاهُ ابْنُ  
 أَبِي مَرْيَمَ وَيَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ السَّيْلَحِيُّ وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقَدْ اخْتَلَفَ فِي إِسْنَادِهِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۵۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے یحییٰ بن معین نے بیان کیا (تکلی  
 بن معین نے) کہا کہ ہم سے عمرو بن الربیع بن طارق نے بیان کیا (عمر نے) کہا ہم کو یحییٰ بن ایوب نے  
 خبر دی (یحییٰ بن ایوب) عبد الرحمن بن رزین سے روایت کرتے ہیں وہ محمد بن یزید سے وہ ایوب بن قطن  
 سے وہ حضرت ابی بن عمارؓ سے روایت کرتے ہیں۔ تکلی بن ایوب نے کہا کہ (ابی بن عمار) وہ صحابی ہیں  
 جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ قبلتین (یعنی بیت اللہ اور بیت المقدس) کی طرف منہ کر کے نماز  
 پڑھی ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کیا میں موزوں پر (وضو کرنے میں) مسح کر لوں تو  
 آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کر لیا کریں پھر سوال کیا کہ صرف ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا ایک دن (مسح کر  
 لیں) پھر پوچھا اور دو دن (مسح کر لوں) تو آپ ﷺ نے فرمایا دو دن (مسح کرنے میں حرج نہیں) پھر  
 سوال کیا اور تین دن (مسح کر لیا کریں) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں (تین دن مسح کرنے میں بھی کوئی حرج  
 نہیں ہے) اور جب تک تو چاہے (مسح کر لے)۔

امام ابوداؤد نے کہا اس روایت کو ابن ابی مریم المصری نے (دوسرے طریق سے) تکلی بن ایوب  
 سے روایت کیا ہے (تکلی نے) عبد الرحمن بن رزین سے وہ محمد بن یزید بن ابی زیاد سے وہ عبادہ بن نسی

سے وہ حضرت ابی بن عمارؓ سے روایت کرتے ہیں (مگر اس میں یہ زیادتی ہے) کہ انہوں نے سات دن (مسح کرنے) کو پوچھا تو آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں جب تک تیراجی چاہے (مسح کر لے) مگر حنفیہ کے یہاں مسافر کے لئے تین دن تک مسح کرنا جائز ہے جبکہ مقیم کے لئے صرف ایک دن رات ہی (موزوں پر) مسح کرنا جائز ہے اس سے زیادہ کرنا جائز نہیں ہے) امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کی سند میں اختلاف ہے اور یہ (سند) قوی نہیں ہے اور امام ابوداؤدؒ نے (اس سند کے سلسلہ میں یہ بھی) کہا کہ اس (سند کے ساتھ) اس حدیث کو ابن ابی مریم اور یحییٰ بن اسحاق سیلحسینی نے بھی یحییٰ بن ایوب سے روایت کیا ہے مگر اس سند میں بھی اختلاف ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۵۸)

۱۔ یحییٰ بن معین :- یہ یحییٰ بن معین الغطفانی أبوزکریا البغدادی ہیں دیکھیں حدیث ۵۲۔

۲۔ عمرو بن الربیع :- یہ عمرو بن الربیع بن طارق بن قرۃ بن نہیک بن مجاہد الہلالی أبو حفص الکوفی ہیں ثقہ راوی ہیں دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسواٹیس ۲۱۹ھ میں ہوئی۔

۳۔ یحییٰ بن ایوب :- یہ یحییٰ بن ایوب الغافقی۔ أبو العباس المصری ہیں۔ صدوق راوی ہیں مگر کبھی کبھی غلطی ہو جاتی تھی۔ ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایکسواٹسٹھ ۱۶۸ھ میں ہوئی۔

۴۔ عبد الرحمن بن رزین :- یہ عبد الرحمن بن رزین۔ یاعبد الرحمن بن یزید الغافقی المصری ہیں۔ مگر قول اول راجح ہے صدوق راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ محمد بن یزید :- یہ محمد بن یزید بن أبی زیاد الثقفی الفلستینی ہیں۔ مجہول الحال راوی ہیں چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۶۔ ایوب بن قطن:۔ یہ ایوب بن قطن الکندی الفلستانی ہیں۔ لیکن الحدیث راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ اُبی بن عمارۃ:۔ آپ اُبی بن عمارۃ (بکسر العین علی الأصح)، المدنی ہیں۔ صحابی رسول ﷺ ہیں۔

۸۔ ابن ابی مریم المصری:۔ یہ سعید بن الحکم بن محمد بن سالم بن ابی مریم الجمصی۔ ابو محمد المصری ہیں۔ ثقہ۔ ثبت۔ اور فقیہ راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ اسی (۸۰) سال کی عمر میں دوسو چوبیس ۲۲۴ھ میں وفات پائی۔

۹۔ عبادۃ بن نُسَی:۔ یہ عبادۃ بن نُسَی الکندی۔ ابو عمرو الشامی ہیں۔ ثقہ۔ فاضل۔ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو اٹھارہ ۱۱۸ھ میں ہوئی۔

۱۰۔ یحییٰ بن إسحاق السَّیْلَحِیْنِ:۔ یہ یحییٰ بن إسحاق البجلی أبو زکریا ابو بکر السَّیْلَحِیْنِ ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات دوسو بیس ۲۲۰ھ میں ہوئی۔ مگر صاحب بذل نے ان کی وفات دوسو دس ۲۱۰ھ تحریر کی ہے۔ واضح رہے کہ ”السَّیْلَحِیْنِ“۔ بغداد کے قریب ایک بستی کا نام ہے اسی کی طرف یہ منسوب ہوتے ہیں۔

### (۶۱) بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرِبَيْنِ

جوربین (پاؤں) پر کپڑے کے بنے ہوئے جوتے جراب) پر مسح کرنے کا بیان (۶۱)

الحديث/ ۱۵۹۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ وَكِيعٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَوْدِيِّ هُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ ثَرْوَانَ عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرِبَيْنِ وَالْعُلَيْنِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَانَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ لَا يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ لِأَنَّ الْمَعْرُوفَ عَنِ الْمُغِيرَةِ أَنَّ النَّبِيَّ

عَلَيْهِ السَّلَامُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى هَذَا أَيْضًا عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْجُورَبَيْنِ وَلَيْسَ بِالْمُتَّصِلِ وَلَا بِالْقَوِيِّ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَمَسَحَ عَلَى الْجُورَبَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ مَسْعُودٍ وَالْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ وَأَبُو أَمَامَةَ وَسَهْلُ بْنُ سَعْدٍ وَعَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ. وَرَوَى ذَلِكَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۵۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی (عثمان) کعب سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان (ثوری) سے وہ ابوقیس اودی (یعنی) عبدالرحمن بن ثروان سے وہ ہزیل بن شریبل سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کیا اور (وضو میں پیر دھونے کی بجائے) جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی (منکر ہونے کی وجہ سے) بیان نہیں کرتے تھے کیونکہ معروف روایت مغیرہ بن شعبہ سے جو مروی ہے (وہ یہ ہے) کہ نبی ﷺ نے خفین (چمڑے کے موزوں) پر مسح کیا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور یہ حدیث ابوموسیٰ اشعریؓ سے بھی مروی ہے (ابوموسیٰؓ) نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے جرابوں پر مسح کیا۔ لیکن یہ روایت (جو ابوموسیٰؓ سے مروی ہے جس کو ابن ماجہ و بیہقی نے اسی سند سے ذکر کیا ہے) متصل نہیں ہے (چونکہ اس سند میں ضحاک نے بلا کسی واسطہ کے ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت کرنا ذکر کیا ہے جبکہ ضحاک کا سماع حضرت ابوموسیٰؓ سے ثابت نہیں ہے) اور یہ سند قوی بھی نہیں ہے (چونکہ اس سند میں عیسیٰ بن سنان ضعیف راوی موجود ہیں) اور جرابوں پر حضرت علیؓ بن ابی طالب اور ابومسعودؓ اور براءؓ بن عازب اور انسؓ بن مالک اور ابوامامہؓ اور سہل بن سعد اور عمرو بن حریشؓ نے بھی مسح کیا ہے۔ اور ایسا ہی عمرؓ بن الخطاب اور ابن عباسؓ سے بھی منقول ہے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۵۹)

- ۱۔ عثمان بن أبی شیبہ:- یہ عثمان بن أبی شیبہ الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۲۔ وکیع:- یہ وکیع بن الجراح ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔
- ۳۔ سفیان:- یہ سفیان الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔
- ۴۔ أبو قیس الأودی:- یہ عبدالرحمن بن ثروان۔ أبو قیس الأودی الکوفی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ۱۲۰ھ میں ہوئی۔
- ۵۔ ہزیل بن شرحبیل:- یہ ہزیل بن شرحبیل الأودی۔ الکوفی ہیں۔ ثقہ۔ مخضرم راوی ہیں۔ دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۶۔ مغیرہ بن شعبہ:- آپؓ حضرت مغیرہ بن شعبہ صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۷۔ عبدالرحمن بن مہدی:- یہ عبدالرحمن بن مہدی بن حسان العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔
- ۸۔ أبو موسیٰ الأشعری:- آپؓ عبداللہ بن قیس أبو موسیٰ الأشعری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۹۔ علی بن أبی طالب:- آپؓ علی بن أبی طالب بن عبدالمطلب الهاشمی۔ داماد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔
- ۱۰۔ ابن مسعود:- آپؓ عبداللہ بن مسعودؓ أفضہ الناس صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۸۴):- اور واضح رہے کہ بعض نسخوں میں ابن مسعود کی بجائے أبو مسعود ہے جیسا کہ سفیان ثوری عن منصور عن خالد بن سعد قال کان أبو مسعود الأنصاری یمسح علی الجوربین له من شعر ونعلیه کے طریق سے مروی ہے۔ یہ اثر عبدالرزاق اور بیہقی نے نقل کیا ہے کہ



یہاں أبو مسعود سے ابن مسعود مراد ہیں۔ (بہر حال ابن مسعود ہو یا ابو مسعود ہوا حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہی ہیں)۔

۱۱۔ البراء بن عازب :- آپؓ البراء بن عازب بن الحارث بن عدي الأنصاری، الأوسی، أبو عمارۃ صحابیؓ ابن الصحابیؓ ہیں۔ غزوہ بدر میں چھوٹے ہونے کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے۔ جنگِ اُحد میں شریک ہوئے۔ یہاں تک کہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ پندرہ (۱۵) غزوات۔ اور اٹھارہ (۱۸) سفر کئے ہیں۔ نیز حضرت علیؓ کے ساتھ بھی جنگِ جمل و جنگِ صفین میں شریک تھے۔ اس کے بعد مصعب بن الزبیر کے زمانے میں کوفہ کو مسکن بنایا اور بہتر ۲۷ھ میں وفات پائی۔

۱۲۔ أنس بن مالک :- آپؓ أنس بن مالک بن النضر الأنصاري مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۱۳۔ أبو أمامة :- آپؓ صدی (مصغرا) ابن عجلان یا ابن عمر۔ أبو أمامة الباهلی صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۴)۔

۱۴۔ سهل بن سعد :- آپؓ سهل بن سعد بن مالک بن خالد الأنصاري الخزرجی، الساعدي، أبو العباس صحابیؓ ہیں۔ یہ اور ان کے والد دونوں کو صحبت حاصل ہے۔ چونکہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے وقت ان کی عمر پندرہ (۱۵) سال تھی۔ ان کا نام حُزن تھا پھر نبی ﷺ نے سهل رکھ دیا۔ سو (۱۰۰) سال سے زیادہ عمر پائی اور مدینہ میں صحابہ کرام میں سے سب سے آخر میں آپ ہی کی وفات اٹھاس ۸۸ھ یا اس کے بعد ہوئی۔

۱۵۔ عمرو بن حریث :- آپؓ عمرو بن حُرَيْث بن عثمان بن عبداللہ بن عمرو بن مخزوم القرشی المخزومی صحابیؓ ہیں وفات پچاس ۸۵ھ میں ہوئی۔

۱۶۔ عمر بن الخطاب :- آپؓ أمير المؤمنين و خليفة المسلمين حضرت عمر بن

الخطاب العدوی الصحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۲)۔

۱۷۔ ابن عباس: آپؓ عبد اللہ بن عباس صحابی رسول ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۳)۔

(۶۲) باب۔ یہ باب ہے (۶۲)

الحديث / ۱۶۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَعَبَادُ بْنُ مُوسَى قَالَا أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَبَّادُ قَالَ أَخْبَرَنِي أَوْسُ بْنُ أَبِي أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَضَّأَ أَوْ مَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ. وَقَالَ. عَبَّادُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى كِطَامَةَ قَوْمٍ يَعْني الْمِيضَةَ\_ وَلَمْ يَذْكُرْ مُسَدَّدُ الْمِيضَةَ وَالْكِطَامَةَ، ثُمَّ اتَّفَقَا: فَتَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلَى نَعْلَيْهِ وَقَدَمَيْهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۰:۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسدد اور عباد بن موسیٰ نے حدیث بیان کی (عباد و مسدد) نے کہا کہ ہم سے ہشیم نے بیان کیا (ہشیم) یعلیٰ بن عطاء سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اپنے والد (عطاء العامری) سے روایت کرتے ہیں اور (آگے مسدد اور عباس کے الفاظ میں اختلاف ہو گیا ہے) عباد نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو آپ ﷺ تشریف لائے ایک قوم کے کظامہ یعنی میضاۃ پر اور مسدد نے کہا ان النبی ﷺ (یعنی ان کی روایت میں لفظ اُن ہے) روایت کے الفاظ نہیں ہیں جس سے روایت مرسل بھی ہو سکتی ہے۔ اور واضح رہے کہ کظامہ ان کنوؤں کو کہتے ہیں جو ایک دوسرے کے بالکل پاس کھودے جائیں اور ہر ایک کنوئیں میں سے پانی جانے کی راہ دوسرے میں پھوڑ دی جائے یہاں تک کہ دونوں کا پانی ملکر آخر میں زمین کے اوپر آجائے اور مسدد نے میضاۃ اور کظامہ کے الفاظ بھی ذکر نہیں کئے ہیں پھر دونوں (روایت کرنے میں الفاظ کے بابت) متفق ہو گئے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے (میضاۃ پر تشریف لانے کے بعد) وضو فرمایا اور جوتوں اور پاؤں پر مسح فرمایا۔

(ف) جوتوں پر مسح کرنے کے سلسلہ میں جواز کی روایت کے کئی جواب ہیں (۱) جوتوں پر مسح اس وضو میں کیا ہے جو نقلی تھا آثار اس کی تائید کرتے ہیں (۲) مسح علیٰ نعلین سے مراد ہے جوتوں میں پاؤں دھونا جیسا کہ ابن عمر کی روایت اس پر دلالت کرتی ہے (۳) مسح علی الجوربین والنعلین میں مقصود صرف مسح علی الجوربین ہے جوتوں پر مسح کرنا امر زائد ہے (۴) امام بیہقی نے یوں فرمایا کہ مراد الجوربین والنعلین سے جوربین منعلین ہوں۔ (۵) نیز مسح علی النعلین کی روایت متن وسند کے اعتبار سے مضطرب فیہ ہے۔ (مرتب ابوارشد)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۰)

۱۔ مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ عباد:- یہ عباد بن موسیٰ الختلی أبو محمد الأنباری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں وفات صحیح قول کے مطابق دوستیں ۲۳۰ھ میں ہوئی۔

۳۔ ہشیم:- یہ ہشیم بن بشیر السلمی ہیں دیکھیں حدیث (۵۷)۔

۴۔ یعلیٰ بن عطاء:- یہ یعلیٰ بن عطاء العامری۔ اللیثی الطائفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو بیس ۱۲۰ھ یا اس کے بعد ہوئی ہے۔

۵۔ ایبہ:- یہ یعلیٰ کے والد عطاء العامری۔ الطائفی ہیں۔ حافظ نے ان کو مقبول راوی قرار دیا ہے اور تیسرے طبقہ میں شمار فرمایا ہے۔ لیکن امام ذہبی نے میزان میں اور أبو الحسن القطان نے ان کو مجہول الحال قرار دیا ہے کیونکہ ان سے صرف ان کے بیٹے یعلیٰ ہی روایت کرتے ہیں۔

۶۔ أوس بن أبی أوس:- آپ أوس بن أبی أوس الثقفی صحابی ہیں۔ أوس کے والد کا نام حذیفہ ہے وفات انسٹھ ۵۹ھ میں ہوئی۔ نوٹ:- اس نام میں کافی اختلاف ہے جو مطولات میں مذکور ہے وہاں رجوع کریں۔

(۶۳) بَابُ كَيْفِ الْمَسْحِ - مسح کیسے (کس طرح سے) کرنا چاہئے (۶۳)

الحديث/ ۱۶۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

أَبِي الزِّنَادِ قَالَ ذَكَرَهُ أَبِي عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَقَالَ غَيْرُ مُحَمَّدٍ: مَسَحَ عَلَى ظَهْرِ الْخُفَّيْنِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۱:- امام ابو داؤد نے کہا ہم سے محمد بن الصباح البزاز نے حدیث

بیان کی (محمد بن الصباح) کہا کہ ہم سے عبد الرحمن بن ابی الزناد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ اس (حدیث) کو میرے والد (ابو الزناد) نے ذکر کیا وہ عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ موزوں پر مسح کرتے تھے اور محمد کے علاوہ (دوسرے شیخ) نے کہا کہ موزوں کی پشت پر (مسح کرتے تھے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۱)

۱- محمد بن الصباح:- یہ محمد بن الصباح البزاز البغدادي ہیں دیکھیں حدیث- ۹۵۔

۲- عبد الرحمن بن أبی الزناد:- یہ عبد الرحمن بن أبی الزناد - عبد الله بن ذکوان

المدنی - مولی قریش ہیں صدوق راوی ہیں - بغداد جانے کے بعد ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا - یہ بہت بڑے فقیہ تھے اور مدینہ کا خراج وصول کرتے تھے - ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو چوہتر ۷۴ھ میں بمصر چوتھر (۷۴) سال ہوئی۔

۳- أبی:- یہ عبد الرحمن کے والد عبد الله بن ذکوان أبو الزناد القرشي ہیں - دیکھیں

حدیث نمبر (۴۶)۔

۴- عروہ بن الزبیر:- یہ عروہ بن الزبیر الأسدي ہیں - دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۵۔ مغیرۃ بن شعبۃ:۔ آپؐ مغیرۃ بن شعبۃ الثقفی صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

الحديث / ۱۶۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ \_ يَعْنِي ابْنَ

غِيَاثٍ \_ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: ((لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ أَسْفَلُ الْخُفِّ أَوْلَى بِالْمَسْحِ مِنْ أَعْلَاهُ، وَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِ خُفِّهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۲:۔ امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے حدیث بیان کی محمد بن العلاء نے

(محمد بن العلاء نے) کہا کہ ہم سے حفص (یعنی) ابن غیاث نے بیان کیا وہ اعمش سے وہ ابوالحق (السبیعی) سے وہ عبدخیر سے وہ حضرت علیؓ (بن ابی طالبؓ) سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ (یعنی حضرت علیؓ) نے کہا کہ اگر دین رائے (قیاس و عقل) پر ہوتا تو موزے کا نچلا حصہ (یعنی تلوا) زیادہ اولیٰ اور مناسب تھا مسح کرنے کے لئے (کیونکہ گندگی وغیرہ نچلے حصے میں ہی اثر انداز ہوتی ہے موزے کے) اوپر والے حصے کے مقابلہ میں حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو موزے کے اوپر والے حصے پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ (اس روایت سے صاف ظاہر ہے کہ موزے پر مسح اوپری حصے پر ہوگا اگرچہ نچلا حصہ ندگی وغیرہ سے قریب رہتا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۲)

۱۔ محمد بن العلاء:۔ یہ محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی أبو کریب الکوفی

ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۲۔ حفص بن غیاث:۔ یہ حفص بن غیاث بن طلق بن معاویۃ النخعی - أبو عمرو

الکوفی ہیں۔ ثقہ۔ فقیہ ہیں آخر میں قدرے حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں

وفات ایک سو چوں ۱۵۴ھ یا ایک سو پچپن ۱۵۵ھ میں ہوئی۔ آپ کوفہ۔ و بغداد کے قاضی تھے۔

۳۔ أعمش :- یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ أبو إسحق :- یہ عمرو بن عبد اللہ بن عبید الہمدانی۔ أبو إسحق السبّعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۶)۔

۵۔ عبد خیر :- یہ عبد خیر بن یزید الہمدانی۔ أبو عمارۃ الکوفی ”مخضرم“ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۱)۔

۶۔ علی :- آپ دامادِ مصطفیٰ حضرت علی بن ابی طالب الهاشمیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۶۱۔

الحديث / ۱۶۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنِ الْأَعْمَشِ، بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ إِلَّا أَحَقَّ بِالْعُسْلِ حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَهْرِ خُفْيَةٍ).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۳ :- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن رافع نے حدیث بیان کی (محمد بن رافع نے) کہا ہم سے یحییٰ بن آدم نے بیان کیا (یحییٰ نے) کہا ہم سے یزید بن عبد العزیز نے بیان کیا وہ أعمش سے اسی (مذکور) سند کے ساتھ حدیث روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی حضرت علیؓ نے) یا ممکن ہے کہ ضمیر یزید بن عبد العزیز کی طرف راجع ہو یعنی یزید بن عبد العزیز نے اس حدیث میں) کہا کہ میں ہمیشہ مناسب سمجھتا تھا تلووں کا دھونا (بمقابلہ موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنے کے) یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرتے ہوئے دیکھ لیا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۳)

۱۔ محمد بن رافع :- یہ محمد بن رافع بن ابی زید القشیری۔ أبو عبد اللہ

النیساپوری ہیں۔ ثقہ۔ عابد۔ راوی ہیں۔ گیارہویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسویں تالیس ۲۴۵ھ میں ہوئی۔

۲۔ یحییٰ بن آدم:۔ یہ یحییٰ بن آدم الأموی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹۵)۔

۳۔ یزید بن عبدالعزیز:۔ یہ یزید بن عبدالعزیز بن سیاہ الأسدی - الحِمْیَانی - أبو عبداللہ الکوفی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ أعمش:۔ یہ سلیمان بن مهران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)

الحديث / ١٦٤ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ

الْأَعْمَشِ بِهَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: لَوْ كَانَ الدِّينُ بِالرَّأْيِ لَكَانَ بَاطِنُ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا وَقَدْ مَسَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى ظَهْرِ خُفَيْهِ. وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ بِإِسْنَادِهِ قَالَ: ((كُنْتُ أَرَى أَنَّ بَاطِنَ الْقَدَمَيْنِ أَحَقُّ بِالْمَسْحِ مِنْ ظَاهِرِهِمَا حَتَّى رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى ظَاهِرِهِمَا)) قَالَ وَكِيعٌ: يَعْنِي الْخُفَيْنِ. وَرَوَاهُ عَيْسَى بْنُ يُونُسَ عَنِ الْأَعْمَشِ، كَمَا رَوَاهُ وَكِيعٌ. وَرَوَاهُ أَبُو السَّوْدَاءِ عَنْ ابْنِ عَبْدِ خَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ ظَاهِرَ قَدَمَيْهِ وَقَالَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُهُ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۴:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن العلاء نے حدیث بیان کی

(محمد بن العلاء نے) کہا ہم سے حفص بن غیاث نے بیان کیا وہ اعمش سے (مذکور سند کے ساتھ) اس

حدیث کو روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی علیؑ) نے کہا کہ اگر دین کا مدار رائے (وقیاس) پر ہوتا تو

تلوؤں کا حصہ مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہوتا ظاہری حصہ (یعنی اوپری حصہ) سے۔ حالانکہ نبی ﷺ نے

موزوں کے ظاہر پر مسح فرمایا ہے۔ اور اس روایت کو وکیع نے اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

(اور اس میں یہ ہے) کہ انہوں نے کہا کہ میرے خیال میں تلوؤں کا حصہ مسح کرنے کا زیادہ حقدار ہے ان

کے ظاہری (حصے) سے یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں موزوں پر ظاہری حصے میں مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ وکیع نے (قدین کی وضاحت کردی اور) کہا یعنی نفین (پرمسح کرتے ہوئے) اور عیسیٰ بن یونس نے اعمش سے اس حدیث کو ایسے ہی روایت کیا ہے جیسے وکیع نے روایت کیا ہے۔ اور اس روایت کو ابوالسوداء (یعنی عمرو بن عمران) نے ابن عبدخیر سے روایت کیا ہے وہ اپنے والد (عبدخیر سے) روایت کرتے ہیں کہ (عبدخیر) نے فرمایا کہ میں نے علیؑ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا (جب پاؤں دھونے کا نمبر آیا) تو اپنے پاؤں کا ظاہری حصہ دھویا اور (دھونے کے بعد) فرمایا کہ اگر میں نے خود رسول اللہ ﷺ کو ایسا (یعنی ظاہر خف پرمسح) کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا اور (اس کے بعد پوری) حدیث بیان کی۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۴)

۱۔ محمد بن العلاء: یہ محمد بن العلاء بن کریب الہمدانی۔ ابو کریب الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۲۔ حفص بن غیاث: یہ حفص بن غیاث النخعی۔ ابو عمرو الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶۲)۔

۳۔ الأعمش: یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ وکیع: یہ وکیع بن الجراح ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۵۔ عیسیٰ بن یونس: یہ عیسیٰ بن یونس السبعی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۲۔

۶۔ أبو السوداء: یہ عمرو بن عمران النهدي۔ أبو السوداء الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ ابن عبد خیر: یہ المسیب بن عبد خیر ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار



ہوتے ہیں۔

۸۔ اُبیہ:۔ یہ المسیب کے والد عبد خیر بن یزید الہمدانی۔ ابو عمارۃ الکوفی ہیں  
دیکھیں حدیث (۱۱۱)۔

۹۔ علیؑ:۔ آپؑ علی بن ابی طالب الهاشمی صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۱)۔

الحديث / ۱۶۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مَرْوَانَ وَمَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ  
الْمَعْنِي قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ مَحْمُودٌ قَالَ أَخْبَرَنَا ثَوْرٌ بْنُ يَزِيدَ عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيَّوَةَ عَنْ  
كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: وَضَّأْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ  
فَمَسَحَ أَعْلَى الْخَفَيْنِ وَأَسْفَلَهُمَا). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَبَلَغَنِي أَنَّهُ لَمْ يَسْمَعْ ثَوْرٌ هَذَا الْحَدِيثَ  
مِنْ رَجَاءٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۵:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن مروان اور محمود بن خالد  
الدمشقی نے حدیث بیان کی ہم معنی (یعنی مضمون کے اعتبار سے دونوں کی روایت متحد ہے) ان دونوں  
نے کہا کہ ہم سے ولید نے بیان کیا (اس کے بعد شیخ ابوداؤدؒ) محمود نے کہا کہ ولید نے کہا کہ ہم کو ثور بن  
یزید نے خبر دی (یعنی محمود کے الفاظ ولید کی طرف سے لفظ اخبار کے ہیں جبکہ مروان کے الفاظ بجائے  
اخبار کے عن وغیرہ سے منقول ہیں) وہ رجاء بن حیوۃ سے روایت کرتے ہیں وہ مغیرہ بن شعبہ کے کاتب  
(وراثتقی) سے وہ مغیرہ بن شعبہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (مغیرہ بن شعبہؓ) نے کہا کہ میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو غزوۂ تبوک میں وضو کرایا (دوران وضو جب پاؤں دھلنے کا نمبر آیا) تو آپ ﷺ نے اپنے خفین  
پر مسح کیا (دوسرے نسخے میں اَعْلَى الْخَفَيْنِ کے الفاظ ہیں یعنی موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کیا)۔ اور  
ان دونوں (موزوں) کے نچلے حصے (تلوے کی طرف بھی) مسح کیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ مجھ کو یہ بات  
پہنچی ہے کہ ثور نے رجاء سے اس حدیث کو نہیں سنا ہے (یعنی ثور کا سماع رجاء سے ثابت نہیں ہے لہذا یہ

روایت منقطع ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۵)

- ۱۔ موسیٰ بن مروان :- یہ موسیٰ بن مروان - أبو عمران التمار - البغدادی ہیں۔
- مقبول راوی ہیں دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات مقام رقة میں دوسو چھیالیس ۲۴۶ھ میں ہوئی۔
- ۲۔ محمود بن خالد :- یہ محمود بن خالد السلمي الدمشقي ہیں دیکھیں حدیث (۹۱)۔
- ۳۔ الولید :- یہ الولید بن مسلم القرشي ہیں دیکھیں حدیث (۱۲۴)۔
- ۴۔ ثور بن یزید :- یہ ثور بن یزید الکلاعي أبو یزید الحمصي ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۵۔
- ۵۔ رجاء بن حیوة :- یہ رجاء بن حیوة بن جروہ الکندی۔ أبو المقدام۔ یا أبو نصر۔
- الفلسطینی ہیں۔ ثقہ۔ فقیہ۔ ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات اکیسویں ۱۱۲ھ میں ہوئی۔
- ۶۔ کاتب المغیرہ بن شعبہ :- یہ یزید الثقفی۔ أبو سعید۔ یا أبو الورد الکوفی ہیں۔
- حضرت مغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ۔ وکاتب تھے۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۷۔ المغیرہ بن شعبہ :- آپ مغیرہ بن شعبہ الثقفی الصحابیؓ ہیں، دیکھیں حدیث ۱۔

### (۶۴) بَابُ فِي الْإِنْصَاحِ

یہ باب ہے شرمگاہ (مقام استنجاء) پر پانی چھڑکنے کے بیان میں (۶۴)

الحديث ۱۶۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ الْحَكَمِ الثَّقَفِيِّ، أَوْ الْحَكَمِ بْنِ سُفْيَانَ - قَالَ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَالَ يَتَوَضَّأُ وَيَنْتَضِحُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَافَقَ سُفْيَانَ جَمَاعَةٌ عَلَى هَذَا الْإِسْنَادِ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: الْحَكَمُ أَوْ ابْنُ الْحَكَمِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۶:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم کو سفیان نے خبر دی (سفیان ثوری) منصور سے روایت کرتے ہیں وہ مجاہد سے وہ سفیان بن الحکم ثقفی سے یا الحکم بن سفیان ثقفیؒ سے روایت کرتے ہیں کہ (سفیان بن الحکم ثقفی) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب پیشاب فرماتے تو وضو فرماتے اور اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکتے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس سند میں سفیان کی ایک جماعت نے موافقت کی ہے (یعنی سفیان بن الحکم ثقفی ہی صحیح ہے) اور بعض حضرات نے الحکم (بن سفیان) یا ابن الحکم کے الفاظ نقل کئے ہیں۔  
فائدہ:۔ پانی چھڑکنا برائے استنجاء تھا جیسا کہ امام خطابی نے کہا ہے کہ لوگ پتھر سے استنجاء کرتے تھے اس لئے انتضاح سے مراد ہے استنجاء بالماء کرنا۔ لیکن یہ بات اشکال سے خالی نہیں چونکہ استنجاء قبل الوضوء کیا جاتا ہے نہ کہ بعد الوضوء۔ احقر کو علامہ نوویؒ کی بات عمدہ اور اچھی لگتی ہے کہ یہ وضوء کے بعد پانی کا چھڑکنا وسوسہ شیطانی کو دور کرنے کے واسطے تھا نہ کہ استنجاء کے واسطے یہی قول نسب واولیٰ معلوم ہوتا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ از مرتب حشمت اللہ قاسمی)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۶)

- ۱۔ محمد بن کثیر:۔ یہ محمد بن کثیر العبدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۴)۔
- ۲۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۳۔ منصور:۔ یہ منصور بن المعتمر ہیں دیکھیں حدیث (۲۱)۔
- ۴۔ مجاہد:۔ یہ مجاہد بن بن جبر المنخزومی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۵۔ حکم بن سفیان:۔ یہ الحکم بن سفیان۔ یا سفیان بن الحکم الثقفی ہیں۔ اول راجح و صحیح ہے اور سفیان بن الحکم یہ روایت کی غلطی اور خطاء ہے:۔ بعض حضرات نے ان کے لئے صحبت نبی ﷺ ثابت کی ہے۔ مگر ان کی بیان کردہ حدیث میں اضطراب پایا جاتا ہے۔

۶۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن عیینہ۔ أبو محمد الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔

الحديث / ۱۶۷۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا سَفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ ثَقِيفٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالًا ثُمَّ نَضَحَ فَرَجَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے اسحق بن اسماعیل نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا ہم سے سفیان (ابن عیینہ) نے بیان کیا وہ ابن ابی نجیح سے روایت کرتے ہیں وہ مجاہد سے وہ (قبیلہ) ثقیف کے ایک آدمی سے وہ (یعنی رجل قبیلہ ثقیف) اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو (اس حالت میں) دیکھا کہ آپ ﷺ نے پیشاب کیا پھر (پیشاب کرنے کے بعد) اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۷)

۱۔ إسحق بن إسماعيل:۔ یہ إسحق بن إسماعيل الطالقاني ہیں، دیکھیں حدیث۔ ۱۲۷۔

۲۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہیں جیسا کہ پہلی نے فرمایا ہے کہ امام احمد نے کہا کہ وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ مَنْصُورٍ۔ اور سفیان بن عیینہ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۳۔ ابن أبي نجيح:۔ یہ عبد اللہ بن ابی نجیح۔ الشافعی أبو یسار المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ لیکن ان پر قدر یہ ہونے کا الزام ہے اور کبھی کبھی تدریس بھی کرتے تھے۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اکتیس ۱۳۱ھ یا اس کے بعد ہوئی۔

۴۔ مجاہد:۔ یہ مجاہد بن جبر المخزومی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۵۔ عن رجل من ثقیف:۔ یہ حکم بن سفیان۔ یا سفیان بن الحکم ہیں۔ تفصیل ما قبل کی

حدیث میں گزر چکی ہے۔ دیکھیں حدیث (۱۶۶) میں نمبر (۵) پر۔

۶۔ اُبیہ:- اس کی ضمیر مجرور رجل من ثقیف کی طرف راجع ہے اور وہ سفیان بن الحکم یا الحکم بن سفیان ہے۔ پس اگر رجل مبہم سے الحکم کو مراد لیا جائے تو والد سفیان ہوئے اور اگر رجل مبہم سے سفیان کو مراد لیا جائے تو مراد ابوہ سے الحکم ہوں گے۔ دونوں ہی کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۶)۔

الحديث ۱۶۸/ - حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرِو حَدَّثَنَا

زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ الْحَكَمِ - أَوْ ابْنِ الْحَكَمِ - عَنْ أَبِيهِ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَنَضَحَ فَرْجَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۸:- امام الوداد نے کہا ہم سے نصر بن المہاجر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے معویۃ بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے زائدہ نے بیان کیا وہ منصور (ابن المعتمر) سے روایت کرتے ہیں وہ مجاہد سے وہ حکم یا ابن الحکم سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے پیشاب کیا پھر وضو کیا اور (بعد وضو کے) اپنی شرمگاہ پر پانی چھڑکا۔

تعارف رجال حدیث (۱۶۸)

۱۔ نصر بن المہاجر :- یہ نصر بن المہاجر المصیصی ہیں۔ ثقہ۔ اور حافظ حدیث ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دسویں ۲۳۰ھ کے بعد ہوئی۔

۲۔ معاویۃ بن عمرو :- یہ معاویۃ بن عمرو بن المہلب بن عمرو الأزدي۔ ابو عمرو البغدادی۔ المعروف بابن الکرمانی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ نویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات صحیح قول کے مطابق دسویں چودہ ۲۱۴ھ میں ہوئی۔

۳۔ زائدا:۔ یہ زائدا بن قدامة الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۴۔ منصور:۔ یہ منصور بن المعتمر السملی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۲۱)۔

۵۔ مجاہد:۔ یہ مجاہد بن الجبر المخزومی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۶۔ حکم:۔ یہ حکم بن سفیان ہیں دیکھیں حدیث (۱۶۶)۔

۷۔ ابن الحکم:۔ یہ سفیان بن الحکم ہیں دیکھیں حدیث (۱۶۶)۔

۸۔ أبیه:۔ یہ وہی مہم راوی ہیں جنکی تفصیل حدیث نمبر (۱۶۷) پر گزری ہے۔

### (۶۵) بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ

وضو کے بعد پڑھی جانے والی دعاؤں کا بیان (۶۵)

الحديث / ۱ ٦ ٩ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ

سَمِعْتُ مُعَاوِيَةََ - يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ - يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي عَثْمَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: ((كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُدَّامَ أَنْفُسِنَا. نَتَنَاقَبُ الرِّعَايَةَ - رِعَايَةَ إِبِلِنَا - فَكَانَتْ عَلَيَّ رِعَايَةُ الْإِبِلِ، فَرَوَّحْتُهَا بِالْعَشِيِّ، فَأَذْرَكْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ، فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُومُ فَيَرْكَعُ رَكَعَتَيْنِ، يُقْبِلُ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ، إِلَّا فَقَدْ أَوْجَبَ. فَقُلْتُ: بَخٍ بَخٍ مَا أَجُودَ هَذَا، فَقَالَ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيَّ: النَّبِيُّ قَبْلَهَا يَا عُقْبَةُ أَجُودُ مِنْهَا. فَظَنَرْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. قُلْتُ: مَا هِيَ يَا أَبَا حَفْصٍ؟ قَالَ: إِنَّهُ قَالَ آتِفًا قَبْلَ أَنْ تَجِيءَ: مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ الْوُضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ وُضُوئِهِ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الشَّامِيَّةِ، يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ)). قَالَ مُعَاوِيَةُ: وَحَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۶۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے حدیث بیان کی احمد بن سعید ہمدانی نے انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے معاویہ (یعنی ابن صالح) کو حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ وہ ابی عثمان (سعید بن ہانی یا جریر بن عثمان) سے روایت کرتے ہیں وہ جبیر بن نفیر سے وہ عقبہ بن عامرؓ سے روایت کرتے ہیں (عقبہ بن عامرؓ) نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا کام (خود) اپنے (ہاتھ) سے کرتے تھے (یعنی) ہم لوگ باری باری (ذمہ داری اٹھاتے تھے) اونٹوں کے چرانے کی یعنی ہم اپنے اونٹ چراتے تھے۔ پس (ایک دن) میری باری تھی (قوم کے) اونٹوں کو چرانے کی تو میں ان کو (چرانے کے لئے) لیکر چلا تیسرے پہر (کے وقت) تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے پایا پس (خطبہ میں) میں نے آپ سے سنا کہ آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ وضو کرے اچھی طرح (یعنی جملہ سنن و آداب کی رعایت کرتے ہوئے وضو کرے) پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پڑھے، (ایسی نماز کہ) متوجہ رہے اپنے دل و دماغ سے (یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرے) مگر (جنت اس کے لئے) واجب ہو جاتی ہے۔ تو میں نے کہا واہ واہ (واضح رہے کہ یہ کلمہ مدح ہے) کیا ہی یہ اچھا نسخہ ہے (یعنی کیا ہی اچھی بات ہے یہ آسانی اور سہولت کے اعتبار سے) اتنے وقفہ میں ایک شخص نے کہا جو میرے سامنے تھا کہ اے عقبہ وہ جو اس (کلمہ) سے تھوڑا پہلے (میں نے سنا) تھا (رسول اللہ ﷺ سے) وہ اس (کلمہ) سے بھی سہل یعنی عمل کے اعتبار سے نہایت آسان تھا۔ پس میں نے (کہنے والے کی طرف) دیکھا تو وہ (نقل کرنے والے) حضرت عمر بن الخطابؓ تھے۔ میں نے (حضرت عمرؓ کو دیکھ کر) سوال کیا؟ کیا ہے وہ (کلمہ جو اس بات سے پہلے سنا تھا) اے ابو حفص (یہ کنیت ہے حضرت عمرؓ کی) تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ نے ابھی تیرے آنے سے تھوڑا ہی پہلے فرمایا تھا، کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو وضو کرتے ہوئے خوب اچھی طرح (سنن و آداب کی مکمل رعایت کرتے ہوئے) وضو کرے پھر جب وہ اپنے وضو (کے عمل) سے فارغ ہو

جائے تو کہے (یعنی وضو کے بعد یہ دعا پڑھے) اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔ مگر (اس دعاء کے پڑھنے کی وجہ سے) اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دئے جاتے ہیں (اب) ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔ (امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے) راوی حدیث معاویہ نے کہا کہ اس حدیث کو (سند مذکور کے علاوہ مجھ سے) ربیعہ بن یزید نے (بھی) بیان کیا (ربیعہ نے) ابودریس سے روایت کیا انہوں نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا ہے (یعنی اس مذکورہ روایت کو معاویہ دو سندوں سے بیان کرتے ہیں ایک عن ابی عثمان عن جبیر بن نفیر عن عقبہ بن عامر۔ دوسرے۔ عن ربیعہ بن یزید عن ابی إدريس عن عقبہ کے طریق سے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۶۹)

۱۔ أحمد بن سعید الہمدانی :- یہ أحمد بن سعید الہمدانی بشیر بن عبید اللہ الہمدانی أبو جعفر المصري ہیں۔ صدوق راوی ہیں گیارہویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات دو سو تریس ۲۵۳ھ میں ہوئی۔

۲۔ ابن وہب :- یہ عبد اللہ بن وہب بن مسلم القرشی ہیں دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔

۳۔ معاویہ :- یہ معاویہ بن صالح الحضرمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۵)۔

۴۔ أبو عثمان :- ان کے نام کی تعیین میں اختلاف ہے (۱) یہ سعد بن ہانی الخولانی۔

أبو عثمان المصري ہیں ثقہ راوی ہیں وفات اسی ۸۰ھ میں ہوئی۔ (۲) یہ حریز بن عثمان الرحبی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں ان پر ناصبی ہونے کا الزام ہے۔ حافظؒ نے دونوں قول ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ یہ مجہول راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہیں۔

۵۔ جبیر بن نفیر :- یہ جبیر بن نفیر (مصغراً) ابن مالک بن عامر الحضرمی۔



الحمصي مخضرم ہیں۔ جلیل القدر ثقہ راوی ہیں۔ دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے والد صحابی رسول ﷺ تھے۔ وفات اسی ۸۰ھ یا اس کے بعد ہوئی۔

۶۔ عقبہ بن عامر :- آپ عقبہ بن عامر بن عبس الجہنی مشہور صحابی ہیں۔ آپ کی کنیت میں کافی اختلاف ہے سترہ (۱۷) قول ذکر کئے گئے ہیں۔ مگر مشہور ابو حماد ہے۔ آپ قاری۔ فقیہ۔ شاعر۔ اور جامعین قرآن میں سے ہیں آپ کا ہاتھ کا لکھا مصحف ابھی تک مصر میں محفوظ ہے اور یہ نسخہ اس کے علاوہ ہے جو حضرت عثمانؓ نے جمع کروایا تھا نیز آپ امیر معاویہ کی طرف سے (۳) سال تک مصر کے امیر رہے وفات قریب ساٹھ ۶۰ھ میں ہوئی۔

۷۔ ربیعہ بن یزید :- یہ ربیعہ بن یزید الدمشقی۔ أبو شعیب الإیادی۔ القصیر ہیں۔ ثقہ راوی ہیں چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اکیس ۱۲۱ھ یا ایک سو تیس ۱۲۳ھ میں ہوئی۔

۸۔ أبو إدريس :- یہ عائذ اللہ بن عبد اللہ۔ أبو إدريس الخولانی ہیں۔ آپ زمانہ نبوی ﷺ میں حنین کے موقع پر پیدا ہوئے۔ کبار صحابہ سے سماع کیا ہے وفات اسی ۸۰ھ میں ہوئی۔

**الحديث / ۱۷۰۔** حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَزِيدَ الْمُقَرِّيُّ عَنْ حَيَّوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِي عَقِيلٍ عَنْ ابْنِ عَمٍّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، نَحْوَهُ، وَكَمْ يَذْكُرُ أَمْرَ الرَّعَايَةِ قَالَ عِنْدَ قَوْلِهِ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ: ثُمَّ رَفَعَ نَظْرَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَقَالَ وَسَاقَ الْحَدِيثِ بِمَعْنَى حَدِيثِ مُعَاوِيَةَ.

**ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۰ :-** امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احسین بن عیسیٰ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن یزید المقری نے بیان کیا وہ حیوۃ بن شریح سے روایت کرتے ہیں وہ ابو عقیل سے وہ اپنے چچا زاد بھائی سے وہ عقبہ بن عامر جہنی سے (آپ) نے نبی کریم ﷺ سے اس (حدیث نمبر ۱۶۹) کی طرح روایت کیا ہے۔ اور (ابن ابی عقیل) نے اونٹوں کے چرانے کا ذکر نہیں کیا

ہے۔ اور ابن عقیل نے کہا (یعنی یہ اضافہ ذکر کیا) آپ ﷺ کے فرمان اچھی طرح وضو کرے کے بعد اور (وضو سے فراغت کے بعد) اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھائے پھر کہے (یعنی یہ دعاء پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا (الح) اور (مکمل) حدیث بیان کی معاویہ کی حدیث (نمبر ۱۶۹) کے ہم معنی۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۰)

۱۔ الحسین بن عیسیٰ:۔ یہ حسین بن عیسیٰ بن حُمران الطائی۔ أبو علی البسطامی القوسی۔ الدامغانی ہیں۔ صاحب حدیث۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات دو سو سینتالیس ۲۴۲ھ میں ہوئی۔

۲۔ عبد اللہ بن یزید المقرئ:۔ یہ عبد اللہ بن یزید المخزومی۔ المدنی۔ المقرئ۔ الأعمش۔ مولیٰ الأسود بن سفیان ہیں۔ امام مالک کے شیوخ میں سے ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اڑتالیس ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۳۔ حیوۃ بن شریح:۔ یہ حیوۃ بن شریح أبو زرعة المصري ہیں دیکھیں حدیث (۲۶)۔  
۴۔ أبو عقیل:۔ یہ زہرہ بن معبد بن عبد اللہ بن ہشام القرشی التیمی۔ أبو عقیل المدنی ہیں۔ ثقہ اور عابد ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو ستائیس ۱۲۷ھ یا ایک سو پینتیس ۱۳۵ھ میں ہوئی۔

۵۔ ابن عمہ:۔ یہ زہرہ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ مجہول الحال۔ راوی ہیں۔ ائمہ جرح نے مجہول لا يعرف فرمایا ہے۔

۶۔ عقبہ بن عامر الجہنی:۔ آپؓ عقبہ بن عامر الجہنی صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۹)۔

۷۔ معاویہ:۔ یہ معاویہ بن صالح ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۵)۔

(۶۶) بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھے (۶۶)

الحديث / ۱۷۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ

عَامِرٍ الْجَلِّيِّ، قَالَ مُحَمَّدٌ: هُوَ أَبُو أَسَدٍ بْنُ عَمْرِو قَالَ: ((سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ  
الْوُضُوءِ فَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، وَكُنَّا نُصَلِّي الصَّلَوَاتِ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عیسیٰ نے بیان کیا انہوں  
نے کہا ہم سے شریک نے بیان کیا انہوں نے عمرو بن عامر الجلی سے روایت کیا (شیخ ابوداؤد) محمد (بن  
عیسیٰ نے) کہا وہ (یعنی عمرو بن عامر) ابواسد بن عمرو ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے انس بن مالک سے  
(تجدید) وضو (کے حکم) کے بارے میں (کہ ہر نماز کے لئے نیا وضو واجب ہے یا نہیں) پوچھا تو آپؐ  
نے فرمایا کہ نبی ﷺ ہر نماز کے لئے (نیا) وضو فرماتے تھے پہلے سے با وضو ہوتے یا با وضو نہ ہوتے ہر دو  
صورت میں وضو فرماتے تھے اور ہم لوگ ایک ہی وضو سے کئی نمازیں پڑھ لیتے تھے (ہر نماز کے لئے نیا وضو  
نہیں کرتے تھے)۔

تعارف رجال حدیث (۱۷۱)

۱۔ محمد بن عیسیٰ:۔ یہ محمد بن عیسیٰ أبو جعفر البغدادی ہیں دیکھیں حدیث ۲۴۔

۲۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبد اللہ بن ابی شریک النخعی الکوفی ہیں۔ دیکھیں  
حدیث نمبر (۴۵)۔

۳۔ عمرو بن عامر:۔ یہ عمرو بن عامر الأنصاری الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں پانچویں  
طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ان عمرو بن عامر کے بارے میں محدثین کے درمیان شدید اختلاف ہے کہ یہ بجلی

کوئی ہیں یا انصاری کوئی ہیں امام ابوداؤد کے شیخ محمد بن عیسیٰ کا کہنا ہے کہ عمرو بن عامر اسد بن عمرو کے والد ہیں جو بکلی ہیں۔ اس کے برخلاف امام ترمذی نے اپنی جامع میں عن سفیان عن عمرو بن عامر الانصاری کے طریق سے روایت کیا ہے اور یہی صحیح ہے کیونکہ عمرو بن عامر البجلي چھٹے طبقے میں آتے ہیں ان کے صحابہ کرامؓ سے ملاقات اور سوال و جواب کا ثبوت نہیں ملتا ہے۔ اور نہ ہی یہ صحاح ستہ کے راوی ہیں چونکہ تقریب وغیرہ میں (تمیز) کی علامت ہے اور ہے عمرو بن عامر الانصاری ان کی صحابہ کرامؓ سے ملاقات بھی ثابت ہے اور صحاح ستہ کے راوی بھی ہیں ان کے نام پر علامت (ع) ہے۔

۴۔ انسؓ:۔ آپؐ انس بن مالک بن نضر الانصاری ہیں دیکھیں حدیث (۴)۔

الحديث ۱۷۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي عُلُقَمَةُ بْنُ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ خُمْسَ صَلَوَاتٍ بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: إِنِّي رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ. قَالَ: عَمْدًا صَنَعْتُهُ).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۲:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ نے بیان کیا وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں (سفیان) نے کہا کہ مجھ سے علقمہ بن مرثد نے بیان کیا انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے روایت کیا (سلیمان) اپنے والد (بریدہ بن الحسیبؓ) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک ہی وضو سے پانچ نمازیں پڑھیں اور (وضو میں) اپنے موزوں پر مسح کیا پس (خفین پر مسح اور ایک وضو سے چند نمازیں پڑھتے دیکھ کر) آپ ﷺ سے حضرت عمرؓ نے کہا کہ آپ ﷺ کو آج میں نے وہ کام کرتے دیکھا ہے جو (ایک وضو سے چند نمازیں اور مسح علی الخفین) آپ ﷺ نہیں کرتے تھے تو (عمرؓ کی بات سن کر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ جان بوجھ کر میں نے اس عمل کو کیا ہے (تاکہ یہ میرا عمل ہر اس شخص کے لئے حجت ہو جائے جو

ایک وضو سے چند نمازیں پڑھنا چاہے ہر نماز کے لئے اس پر تجدید وضو واجب نہیں ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۲)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن سرہد ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۳۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن سعید الثوری ہیں جیسا کہ امام بیہقی نے تصریح کی ہے دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۴۔ علقمہ بن مرثد:۔ یہ علقمہ بن مرثد الحضرمی أبو الحارث الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ سلیمان بن بریدہ:۔ یہ سلیمان بن بریدہ بن الحصیب الأسلمی المروزی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ اور وفات ایک سو پانچ ۱۰۵ھ میں بمرنوی (۹۰) سال ہوئی۔ آپ مروز کے قاضی تھے۔ نیز آپ اور آپ کے بھائی عبد اللہ جڑواں پیدا ہوئے تھے۔ اور وفات بھی دونوں بھائیوں کی ایک ہی دن ہوئی۔

۶۔ أبیه:۔ یہ سلیمان کے والد بریدہ بن الحصیب بن عبد اللہ بن الحارث الأسلمی ہیں دیکھیں حدیث (۱۵۵)۔

۷۔ عمر:۔ آپ امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۴۲)۔

### (۶۷) بَابُ فِي تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ

یہ باب ہے اعضاء وضوء کے دھونے میں تفریق کرنے کے بیان میں (۶۷)

الحديث / ۱۷۳۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مَعْرُوفٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ جَرِيرٍ

بْنِ حَازِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ قَتَادَةَ بْنَ دِعَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، ((أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ تَوَضَّأَ وَتَرَكَ عَلَى قَدَمَيْهِ مِثْلَ مَوْضِعِ الظُّفْرِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا الْحَدِيثُ لَيْسَ بِمَعْرُوفٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَلَمْ يَرَوْهُ إِلَّا ابْنُ وَهْبٍ وَحَدَّثَهُ. وَقَدْ رُوِيَ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ الْجَزَرِيُّ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ نَحْوَهُ قَالَ: ((ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وُضُوءَكَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۳۷۱: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ہارون بن معروف نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ جریر بن حازم سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے قتادہ بن دعامہ کو (کہتے ہوئے) سنا انہوں نے کہا کہ ہم سے انسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص وضو کر کے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا (اور اس نے وضو کرنے میں) اپنے پاؤں میں ایک ناخن کے بقدر چھوڑ دیا تھا (یعنی وضو کرنے میں ایک ناخن کی برابر جگہ خشک رہ گئی تھی جہاں پانی نہیں پہنچا تھا) رسول اللہ ﷺ نے اس کو (دیکھ کر) فرمایا کہ لوٹ جا اور اچھی طرح وضو کر۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث معروف نہیں ہے کیونکہ اس کو (جریر بن حازم سے) صرف ابن وہب ہی نے روایت کیا ہے۔ اور روایت کی گئی ہے (یہ حدیث) عن معقل بن عبید اللہ عن جزري عن أبي الزبير عن جابر عن عمر عن النبي ﷺ کے طریق سے (ابن وہب کی) اس حدیث کی طرح (اور اس میں یہ ہے) انہوں نے کہا (قال کا فاعل معقل بن عبید اللہ بھی ہو سکتے ہیں کہ معقل نے اپنی حدیث میں (اضافہ) بیان کیا اور نبی کریم ﷺ بھی ہو سکتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اس وضو کرنے والے کے لئے فرمایا جس نے ناخن کی برابر جگہ چھوڑ دی تھی۔) لوٹ جا پس اپنے وضو کو اچھی طرح کر لے۔

ف: حدیث میں لفظ أَحْسِنُ اس پر دلالت کرتا ہے کہ آپ ﷺ کا اس شخص کو وضو کا حکم کرنا بطورِ احسان تھا اور احسان صرف اسی ایک خشک عضو کے دھل جانے سے حاصل ہو جاتا ہے لہذا حدیث مذکور

میں اعادۂ وضو کے وجوب پر کوئی چیز دلالت کرنے والی نہیں ہیں لہذا اعضاء وضو کے دھونے میں تفریق کا جواز ثابت ہو گیا، اور موالات (یعنی پے در پے) اعضاء کا دھونا واجب نہ رہا (واللہ اعلم)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۳)

۱۔ ہارون بن معروف:۔ یہ ہارون بن معروف المروزی۔ أبو علی الخزاز الضریح ہیں۔ ثقہ راوی ہیں دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ چوتھر (۷۴) سال کی عمر میں دوسو اکتیس ۲۳۱ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ ابن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب القرشی ہیں دیکھیں حدیث (۱۰۵)۔

۳۔ جریر بن حازم:۔ یہ جریر بن حازم الأزدي ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۴۔ قتادہ بن دعامہ:۔ یہ قتادہ بن دعامہ السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶)۔

۵۔ انس:۔ آپ انس بن مالک بن نضر صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

۶۔ معقل بن عبید اللہ الجزری:۔ یہ معقل بن عبید اللہ الجزری۔ أبو عبد اللہ العبسی۔ صدوق کثیر الخطاء راوی ہیں۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو چھیاسٹ ۱۶۶ھ میں ہوئی۔

۷۔ أبو الزبیر:۔ یہ محمد بن مسلم بن تدرس الأسدي المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۔

۸۔ جابر:۔ آپ جابر بن عبد اللہ صحابیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۹۔ عمر:۔ آپ عمر بن الخطاب العدوی صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۲)۔

الحديث / ۱۷۴۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

يُونُسُ وَحُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَى قَتَادَةَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۴: امام الودادؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو یونس اور حمید نے خبر دی وہ (دونوں) حسن سے روایت کرتے ہیں (حسن) نبی کریم ﷺ سے قتادہ (کی حدیث نمبر ۱۷۳) کے ہم معنی روایت (بیان) کرتے ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۴)

۱- موسیٰ بن اسمعیل: یہ موسیٰ بن اسمعیل المنقري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۲- حماد: یہ حماد بن سلمة البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۳- یونس: یہ یونس بن دینار العبدي۔ أبو عبید البصري ہیں۔ ثقہ۔ ثبت۔ فاضل۔ ہیں پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات اکیسوا تالیس ۱۳۹ھ میں ہوئی۔

۴- حمید: یہ حمید بن أبی حمید الطویل۔ أبو عبیدة البصري ہیں۔ ثقہ۔ مدلس راوی ہیں پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات قیام میں بحالت نماز ایک سو بیالیس ۱۴۲ھ یا اکیسوتین تالیس ۱۴۳ھ میں ہوئی ۷۵ سال کی عمر پائی۔ ان کی روایت میں کافی اختلاف ہے تقریباً (۱۷) اقوال ذکر کئے گئے ہیں۔ نیز امام زائدہ نے ان پر خلفاء (امراء) کے امور میں دخل اندازی کا عیب لگایا ہے اسی لئے زائدہ نے ان کی حدیث ترک کر دی ہیں۔

۵- حسن: یہ امام حسن بن أبی الحسن البصري ہیں دیکھیں حدیث (۱۷)۔

۶- قتادہ: یہ قتادہ بن دعامة السدوسي ہیں۔ دیکھی حدیث (۶)۔

الحديث / ۱۷۵۔ حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنْ بَحِيرٍ هُوَ ابْنُ

سَعْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّيَ وَفِي



ظَهَرَ قَدَمُهُ لَمْعَةً قَدَرُ الدَّرْهِمْ لَمْ يُصْبَحْهُا الْمَاءُ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُعِيدَ الْوُضُوءَ وَالصَّلَاةَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۵: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے حیوۃ بن شریح نے حدیث بیان کی (حیوۃ نے) کہا ہم سے بقیۃ نے حدیث بیان کی وہ بحیر سے روایت کرتے ہیں وہ نبی ﷺ کے بعض اصحاب (غالباً ازواج مطہرات) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہا ہے اور اس کے پاؤں میں ایک لمعہ (یعنی ایک ایسی خشک جگہ تھی جو چمک رہی تھی) درہم کی بقدر تھا جسکو پانی نہیں پہونچا تھا تو آپ ﷺ نے اس شخص کو وضوء اور نماز کے اعادہ کرنے کا حکم دیا (چونکہ اس کا وضوء مکمل نہیں ہوا تھا اور بغیر وضوء کے نماز نہیں ہوتی)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۵)

- ۱۔ حیوۃ بن شریح:۔ یہ حیوۃ بن شریح۔ أبو زرعه المصري ہیں دیکھیں حدیث (۲۶)۔
- ۲۔ بقیۃ:۔ یہ بقیۃ بن الولید بن صائد بن کعب الکلاعی۔ أبو یُحَمد الحمصی ہیں۔ صدوق راوی ہیں لیکن ضعفاء سے بکثرت تدلیس کرتے آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ (۸۷) سال کی عمر میں ستانوے ۹۷ھ میں وفات پائی۔
- ۳۔ بحیر:۔ یہ بحیر بن سعید السحولی۔ أبو خالد الحمصی ہیں۔ ثقہ۔ ثبت ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۴۔ خالد:۔ یہ خالد بن معدان الکلاعی۔ الحمصی۔ أبو عبد اللہ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ بڑے عبادت گزار شخص ہیں۔ مگر اکثر مرسل روایت کرتے ہیں آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو تین ۳۰ھ میں یا اس کے بعد ہوئی۔

۵۔ بعض أصحاب النبی:۔ یہاں بعض اصحاب سے مراد ازواج مطہرات میں سے بعض ازواج ہیں ویسے بھی صحابہ کل کے کل عدول ہیں لہذا اسماء کی جہالت سے حدیث کی صحت میں کوئی فرق

نہیں ہوگا۔

۶۔ رجلاً:۔ یہ رجل غیر معروف صحابی ہیں ان کے نام کی صراحت احقر کو نہیں مل سکی۔ اگر کسی صاحب کے پاس اس کا علم ہو تو مطلع فرما کر ممنون و مشکور ہوں۔ (لیکن چونکہ یہ صحابی ہیں اس لئے حدیث کی صحت پر کوئی فرق نہیں پڑے گا)۔

### (۶۸) بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ

یہ باب اس بارے میں ہے کہ جب حدث (ناقص وضو) کے بارے میں شک ہو جائے تو کیا کرے لوٹ کر وضو کرے یا نہ کرے (۶۸)

الحديث ۱۷۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ قَالَا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ وَعَبَادِ بْنِ تَمِيمٍ عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: ((شَكَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الرَّجُلَ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ حَتَّى يُحِيلَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: لَا يَنْفَتِلْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۶:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید اور محمد بن احمد بن ابی خلف نے حدیث بیان کی (قتیبہ اور احمد) نے کہا ہم دونوں سے سفیان نے بیان کیا وہ زہری سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن المسیب اور عباد بن تیمم سے وہ دونوں (یعنی سعید بن المسیب اور عباد بن تیمم) ان (عباد بن تیمم) کے چچا۔ (عبداللہ بن زید بن عاصم المازنی) سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے پاس شکایت کی کہ وہ درمیان نماز (کبھی ایسی چیز یعنی حدث) پاتا ہے گویا اس کا وضو (اس خیال اور شبہ کی وجہ سے لگتا ہے کہ) ٹوٹ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز نہ توڑے (یعنی صرف گمان اور شبہ کی بناء پر نماز نہ توڑے) یہاں تک کہ (حدث کرنے کی) آواز سن لے یا بدبو پا جائے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۷۶)

۱۔ قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید بن جمیل ہیں دیکھیں حدیث (۲۵)۔

۲۔ محمد بن أحمد:- یہ محمد بن أحمد بن أبي خلف السلمي أبو عبد الله القطيعي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے (۶۷) سال کی عمر میں دوسو ستائیس ۲۳۷ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ سفیان:- یہ سفیان بن عیینہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹)۔

۴۔ الزہری:- یہ محمد بن مسلم (ابن شہاب) الزہری ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔

۵۔ سعید بن المسیب:- آپ سعید بن المسیب بن حزن بن أبي وهب القرشي المخزومي تابعی ہیں حجاز کے بڑے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں ولادت حضرت عمر فاروقؓ کے دورِ خلافت میں ہوئی اور وفات ۹۰ھ کے بعد ہوئی۔

۶۔ عباد بن تمیم:- یہ عباد بن تمیم بن غزبة الأنصاري۔ المازني۔ المدني ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ بعض حضرات نے ان کے لئے روایت ثابت کی ہے۔

۷۔ عمہ:- یہ عباد بن تمیم کے چچا عبد الله بن زيد بن عاصم المازني ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔

الحديث / ۱۷۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ أَخْبَرَنَا

سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَوَجَدَ حَرَكَةً فِي ذُبُرِهِ أَحَدَتْ أَوْ لَمْ يُحْدِثْ فَأَشْكَلَ عَلَيْهِ فَلَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۷۷۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا (حماد نے) کہا ہم کو سہیل بن ابی صالح نے خبر دی (سہیل) نے اپنے والد (ابو صالح السمان) سے روایت کیا انہوں نے ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز (کی حالت) میں ہو اور وہ اپنی دبر میں کچھ حرکت محسوس کرے (ایسی حرکت کہ شک میں پڑ جائے دبر کی حرکت کی وجہ سے) کہ وضو ٹوٹا یا نہیں ٹوٹا۔ تو وہ نماز سے نہ پھرے (یعنی محض وہم کی بناء پر نماز نہ توڑے) یہاں تک کہ (حدث کرنے کی) آواز سن لے یا بدبو محسوس کر لے۔

### تعارف رجال حدیث (۷۷۱)

- ۱۔ موسیٰ بن اسمعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسمعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمۃ البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۳۔ سہیل بن ابی صالح:۔ یہ سہیل بن ابی صالح۔ ذکوان السمان۔ أبو یزید المدنی ہیں صدوق راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات منصور کی خلافت میں ہوئی۔ آخر عمر میں ان کا حافظہ گڑبڑ ہو گیا تھا۔

۴۔ ابیہ:۔ یہ سہیل کے والد ابو صالح السمان۔ ذکوان ہیں دیکھیں حدیث (۸)۔

۵۔ ابو ہریرہؓ:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث (۸)۔

### (۶۹) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

عورت کو بوسہ دینے کی وجہ سے وضو کرنے کا بیان (۶۹)

الحديث / ۱۷۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَالَا

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي رَوْقٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّمِيمِيِّ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَهَا وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ مُرْسَلٌ، وَإِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ عَائِشَةَ شَيْئًا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذًا رَوَاهُ الْفَرِيَابِيُّ وَغَيْرُهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَمَاتَ إِبْرَاهِيمُ التَّمِيمِيُّ وَلَمْ يَبْلُغْ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَكَانَ يُكْنَى أَبَا أَسْمَاءَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۸۱:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ اور عبدالرحمن نے بیان کیا (یحییٰ القطان اور عبدالرحمن بن مہدی) دونوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ ابوروق سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابراہیم تیمی سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کنہی کریم ﷺ نے ان کو بوسہ دیا اور (بوسہ دینے کے بعد) وضو نہیں فرمایا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ یہ حدیث مرسل ہے چونکہ ابراہیم تیمی نے حضرت عائشہؓ سے کوئی چیز (کوئی حدیث بلا واسطہ) نہیں سنی ہے۔

اور امام ابوداؤدؒ نے کہا اور اسی طرح یعنی جس طرح یحییٰ اور عبدالرحمن نے سفیان سے مرسل روایت کیا ہے (ویسے ہی فریابی وغیرہ محدثین نے بھی (مرسل بھی) روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۷۸)

- ۱۔ محمد بن بشار:- یہ محمد بن بشار البصری ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۲۔ یحییٰ:- یہ یحییٰ بن سعید القطان التمیمی ہیں دیکھیں حدیث (۷۰)۔
- ۳۔ عبدالرحمن:- یہ عبدالرحمن بن مہدی العنبری ہیں دیکھیں حدیث (۱۵)۔
- ۴۔ سفیان:- یہ امام سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۵۔ ابوروق:- یہ عطیہ بن الحارث الہمدانی صاحب التفسیر ہیں۔ اپنی کنیت ابوروق سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۶۔ ابراہیم:۔ یہ ابراہیم بن یزید بن قیس بن الأسود النخعی۔ ابو عمران الکوفی الفقیہ ہیں ثقہ راوی ہیں۔ مگر اکثر مرسل روایت کرتے ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو چھیانوے ۱۹۶ھ میں ہوئی۔

۷۔ عائشہ:۔ آپ عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ام المؤمنین ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔  
۸۔ الفریابی:۔ یہ محمد بن یوسف بن واقد بن عثمان الضبی۔ الفریابی۔ ابو عبد اللہ ہیں ثقہ۔ فاضل ہیں۔ لیکن چند احادیث میں خطا صادر ہو گئی ہے۔ نویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دو سو بارہ ۲۱۲ھ میں ہوئی۔

الحديث ۱۷۹ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَبَّلَ امْرَأَةً مِنْ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ. قَالَ عُرْوَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَصَحَّحْتُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا رَوَاهُ زَائِدَةُ وَعَبْدُ الْحَمِيدِ الْحِمَانيُّ عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَعْمَشِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۷۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے وکیع نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے حبیب سے روایت کیا انہوں نے عروہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی عورتوں میں سے ایک عورت کو بوسہ دیا، پھر نماز کے لئے نکلے اور (بوسہ دینے کے بعد نماز سے پہلے) وضو نہیں فرمایا۔ عروہ نے (اس بات کو سن کر) کہا کہ میں نے ان سے کہا کہ (آپ ﷺ کی ازواج مطہرات میں سے جس کو آپ ﷺ نے بوسہ دیا تھا) وہ آپ ہی ہیں۔ تو حضرت عائشہؓ (اس بات کو سن کر) ہنس پڑیں۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ایسے ہی (یعنی وکیع ہی کی طرح) اس (روایت) کو زائدہ اور عبد الحمید الحمانی نے بھی سلیمان اعمش سے روایت کیا ہے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۷۹)

۱۔ عثمان بن ابی شیبہ :- یہ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ ابو الحسن الکوفی ہیں  
دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۲۔ وکیع :- یہ وکیع بن الجراح ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۳۔ الأعمش :- یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ حبیب :- یہ حبیب بن ابی ثابت الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۵۷)۔

۵۔ عروہ :- یہ عروہ بن الزبیر الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۶۔ عائشہ :- آپؓ عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ زوج النبی ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۷۔ امراۃ :- یہ عائشہ صدیقہؓ ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۸۔ زائدہ :- یہ زائدہ بن قدامہ الثقفی ہیں دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۹۔ عبد الحمید :- یہ عبد الحمید بن عبد الرحمن الحِمْانی ابو یحیٰ الکوفی ہیں۔

بَشْمِین لقب ہے۔ صدوق راوی ہیں۔ مگر خطا کا صدور ہو جاتا ہے ان پر مرجعہ ہونے کا الزام بھی ہے۔  
نویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسو و ۲۰۲ھ میں ہوئی۔

۱۰۔ سلیمان الأعمش :- یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

الحديث / ۱۸۰ ۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مَخْلَدٍ الطَّلِقَانِيُّ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ

مَعْرَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ قَالَ حَدَّثَنَا أَصْحَابُ لَنَا عَنْ عُرْوَةَ الْمُزَنِيِّ عَنْ عَائِشَةَ، بِهَذَا

الْحَدِيثِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ لِرَجُلٍ: أَحْك عَنِّي أَنَّ هَذَيْنِ \_ يَعْنِي

حَدِيثُ الْأَعْمَشِ هَذَا عَنْ حَبِيبٍ وَحَدِيثُهُ بِهَذَا الْإِسْنَادِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ \_ أَنَّهَا تَتَوَضَّأُ

لِكُلِّ صَلَاةٍ. قَالَ يَحْيَى: أَحْك عَنِّي أَنَّهُمَا شَبَّهَ لَا شَيْءَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوِيَ عَنِ الثَّوْرِيِّ

قَالَ مَا حَدَّثَنَا حَبِيبٌ إِلَّا عَنْ عُرْوَةَ الْمُرَنِيِّ۔ يَعْنِي لَمْ يُحَدِّثْهُمْ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ بِشَيْءٍ۔ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَقَدْ رَوَى حَمْرَةُ الزِّيَّاتُ عَنْ حَبِيبٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ حَدِيثًا صَحِيحًا۔

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن مخلد طالقانی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن بن مغراء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے اعمش نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہمارے چند اصحاب نے بیان کیا وہ عروہ مزنی سے روایت کرتے ہیں وہ عائشہؓ سے مذکورہ حدیث (نمبر ۱۷۹) کو روایت کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ تکلی بن سعید القطان نے ایک شخص سے کہا تو مجھ سے وہ دونوں حدیثیں نقل کر، یعنی ایک یہ حدیث اعمش کی جو حبیب سے اعمش نے روایت کی اور (دوسری) انہیں (اعمش) کی وہ حدیث جو اسی سند سے مستحاضہ کے باب میں ہے کہ وہ (مستحاضہ) وضو کرے گی ہر نماز کے لئے، (اس کے بعد اس شخص سے) تکلی نے کہا کہ تو میرے واسطے سے بیان کر کہ یہ دونوں حدیثیں (یعنی اعمش کے واسطہ والی حدیث باب اور حدیث مستحاضہ کہ ہر نماز کے لئے وضو کرے گی) ضعیف ہیں۔ (جن کی کوئی اصل نہیں)۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ثوری نے فرمایا کہ ہم سے حبیب نے کوئی حدیث بیان نہیں کی مگر عروہ مزنی (کے واسطے) سے یعنی (حبیب نے ہم سے عروہ مزنی کے واسطے سے تو حدیث بیان کی ہے لیکن) عروہ بن الزبیر کے واسطے سے کوئی حدیث نہیں بیان کی۔

امام ابوداؤد نے کہا (لیکن) روایت کیا ہے حمزہ زیات نے حبیب کے واسطے سے انہوں نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے عائشہؓ سے ایک حدیث صحیح کو۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۰)

۱۔ ابراہیم بن مخلد :- یہ ابراہیم بن مخلد الطالقانی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں



طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۔ عبدالرحمن بن مغراء:- یہ عبدالرحمن بن مغراء بن عیاض بن الحارث بن عبداللہ بن وہب الدوسی، أبو زہیر الکوفی ہیں۔ صدوق راوی ہیں مگر اعمش سے جو روایت کرتے ہیں اس میں ائمہ جرح نے کلام کیا ہے۔ نویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دو سو نوے ہجری ۲۹۰ھ کے آس پاس ہوئی۔

۳۔ الأعمش:- یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ أصحاب لنا:- یہ اعمش کے شیوخ ہیں اور غیر معروف ہیں جن کی تعین کتب رجال میں نہیں مل سکی۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اعمش نے حبیب کے علاوہ کسی اور کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۵۔ عروۃ المزنی:- یہ عروۃ المزنی - شیخ حبیب بن ثابت ہیں۔ مجہول راوی ہیں چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۶۔ عائشۃ:- آپ عائشۃ بنت ابی بکر الصدیقؓ ام المؤمنین زوج النبی ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ یحیٰ بن سعید:- یہ یحیٰ بن سعید القطان ہیں دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۸۔ لؤلؤ:- یہ رجل مجہول اور غیر معروف ہیں ان کی تعین کہیں سے نہیں مل سکی۔

۹۔ حبیب:- یہ حبیب بن ابی ثابت الأسدی، أبو یحیٰ الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۵۷۔

۱۰۔ الثوری:- یہ امام سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۱۱۔ عروۃ بن الزبیر:- یہ عروۃ بن الزبیر الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۱۲۔ حمزۃ الزیات:- یہ حمزۃ بن حبیب الزیات القاری - أبو غمارۃ - الکوفی ہیں

صدوق اور زاہد ہیں۔ کبھی کبھی وہم کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو چھپن

۱۵۸ھ یا ۱۵۸ھ میں ہوئی۔

(۷۰) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

مسِ ذکر کی وجہ سے وضو کرنے کا بیان (۷۰)

الحديث / ۱۸۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ عُرْوَةَ يَقُولُ: ((دَخَلْتُ عَلَى مَرْوَانَ الْحَكَمِ، فَذَكَرْنَا مَا يَكُونُ مِنَ الْوُضُوءِ، فَقَالَ مَرْوَانُ: وَمِنْ مَسِّ الذَّكَرِ، فَقَالَ عُرْوَةُ: مَا عَلِمْتُ ذَلِكَ، فَقَالَ مَرْوَانُ: أَخْبَرْتُني بِسُورَةِ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّهُا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۱:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے مالک سے روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے روایت کیا (عبد اللہ بن ابی بکر سے مروی ہے) کہ انہوں نے عروہ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں مروان بن الحکم کے پاس گیا تو (آپس میں) مذاکرہ کیا (نواقض وضو کا)۔ کہ کونسی وہ چیزیں ہیں جس سے وضو (لازم) ہے۔ تو مروان نے کہا کہ جو شخص ذکر (عضو مخصوص) کو چھو لے (اس پر وضو لازم ہے کہ نہیں) تو عروہ نے کہا کہ میں اس کو نہیں جانتا ہوں (کہ مسِ ذکر سے بھی وضو لازم ہو جاتا ہے) تو مروان نے کہا کہ مجھ کو بسرۃ بنت صفوان نے خبر دی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص اپنے ذکر کو چھو لے تو اسے چاہئے کہ وضو کرے۔

تعارف رجال حدیث (۱۸۱)

۱- عبد اللہ بن مسلمہ:- یہ عبد اللہ بن مسلمة القعنبي الحارثی ہیں دیکھیں حدیث ۱۔

۲۔ مالک:۔ آپ امام مالک بن انس ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ عبد اللہ بن ابی بکر:۔ یہ عبد اللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم الأنصاری، المدنی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ستر (۷۰) سال کی عمر میں ایک سو پینتیس ہجری ۳۵ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

۴۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۵۔ مروان بن الحکم:۔ یہ مروان بن الحکم بن ابی العاص بن امیہ۔ ابو عبد الملک الأموی المدنی ہیں۔ چونتھے ہجری ۶۴ھ کے آخر میں خلافت پر فائز ہوئے۔ دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان کی صحابیت ثابت نہیں ہے۔ رمضان پینسٹھ ۶۵ھ میں وفات ہوئی۔

۶۔ بسرة بنت صفوان:۔ آپ بسرة بنت صفوان بن نوفل بن أسد بن عبد العزى الأسدية صحابیہ ہیں۔ سابقین اولین اور مہاجرین میں سے ہیں۔ امیر معاویہ کے دور امارت میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

## (۷۱) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

(مس ذکر کی وجہ سے وضوء) نہ کرنے کی اجازت کا بیان (۷۱)

الحديث ۱۸۲ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَلَاذِمُ بْنُ عُمَرَ وَالْحَنَفِيُّ قَالَ

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بَدْرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: ((قَدِمْنَا عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَجَاءَ رَجُلٌ كَأَنَّهُ بَدَوِيٌّ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا تَرَى فِي مَسِّ الرَّجُلِ ذِكْرَهُ بَعْدَمَا يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ ﷺ: هَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ وَسُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ وَشُعْبَةُ وَابْنُ عُيَيْنَةَ وَجَرِيرُ الرَّازِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ملازم بن عمرو حنفی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبداللہ بن بدر نے بیان کیا وہ قیس بن طلح سے روایت کرتے ہیں (قیس) اپنے والد طلح (بن علی بن المنذر) سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) ہم اللہ کے نبی ﷺ کے پاس آئے تو ایک شخص آیا گویا کہ وہ (آنے والا) بدوی تھا اس نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ آپ کیا کہتے ہیں اس شخص کے بارے میں جس نے وضو کرنے کے بعد اپنے ذکر کو چھولیا ہو (آیا اس پر وضو لازم ہوگا یا نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہے وہ (یعنی ذکر) مگر اس کا ایک ٹکڑا (یعنی اس کے جسم کا ہی ایک حصہ)۔ راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے مُضْغَةٌ مِنْهُ فرمایا تھا یا بَضْغَةٌ مِنْهُ فرمایا تھا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کو ہشام بن حسان، سفیان ثوری، شعبہ، ابن عیینہ اور جریر رازی نے (بھی) بواسطہ محمد بن جابر قیس بن طلح سے روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۲)

۱- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲- ملازم بن عمرو:- یہ ملازم بن عمرو بن عبداللہ بن بدر السُّحَیْمِی ہیں۔ ائمہ جرح میں سے ابن معین نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ اسی طرح ابوحاتم نے صدوق قرار دیا ہے۔ نیز ابن حبان نے بھی ثقافت میں ذکر کیا ہے۔ کذانی البذل۔

۳- عبداللہ بن بدر:- یہ عبداللہ بن بدر بن عمیرہ۔ الحنفی السحیمی۔ الیمامی ہیں۔ ثقہ اور اشraf میں سے ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۴- قیس بن طلح:- یہ قیس بن طلح بن علی بن المنذر الحنفی۔ الیمامی ہیں صدوق راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہے۔ بعضوں کو وہم ہو گیا ہے اس لئے ان کو صحابہ میں شمار کیا

ہے۔

۵۔ أبیہ:۔ آپ قیس کے والد۔ طلق بن علی بن المنذر الحنفی السحیمی أبو علی صحابی ہیں بنائے مسجد نبوی ﷺ کی تعمیر میں آپ ﷺ کے ساتھ کام کیا ہے۔ ان ہی کو طلق بن ثمامہ بھی کہا جاتا ہے۔

۶۔ رجل بدوی:۔ یہ غیر معروف بدوی ہیں کتب رجال میں ان کے نام کی صراحت نہیں ملی۔

۷۔ هشام بن حسان:۔ یہ هشام بن حسان الأزدي ہیں دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۸۔ سفیان الثوری:۔ یہ امام سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۹۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۱۰۔ ابن عیینۃ:۔ یہ سفیان بن عیینۃ بن أبي عمران الهلالي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹)۔

۱۱۔ جریر الرازی:۔ یہ جریر بن عبدالحمید بن قرط الضبی۔ الکوفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

۱۲۔ محمد بن جابر:۔ یہ محمد بن جابر بن سیار بن طارق الحنفی۔ أبو عبد اللہ الیمامی۔ اصلاً کوئی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ کتب کے ضائع ہو جانے سے ان کا حافظہ گڑبڑ ہو گیا تھا تو اختلاط کثیر ہو جاتا تھا۔ نیز آخر عمر میں بینائی کے فوت ہو جانے سے تلقین کی ضرورت پڑتی تھی، ابو حاتم رازی نے ان کو ابن لہیعہ پر راجح قرار دیا ہے۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو ستتر ۷۷ھ کے بعد ہوئی۔

الحديث ۱۸۳/ ۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ طَلْقٍ عَنْ أَبِيهِ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ وَقَالَ ((فِي الصَّلَاةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۳:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا

ہم سے محمد بن جابر نے بیان کیا وہ قیس بن طلق سے وہ اپنے والد سے اسی سند کے ساتھ (أی بسند عبد اللہ بن بدر) اسی روایت (۱۸۲) کے ہم معنی روایت کرتے ہیں، اور کہا (یعنی اس روایت میں اتنا اضافہ ذکر کیا ہے) کہ نماز کی حالت میں (اب مطلب حدیث یہ ہوگا کہ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ کیا حکم ہے آپ کا اس شخص کے سلسلہ میں جس نے وضو کرنے کے بعد بحالت نماز اپنے ذکر کو چھو لیا ہو)۔

(ف) واضح رہے کہ مسن ذکر سے وضو کے عدم وجوب پر یہ حدیث مستدل ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۳)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ محمد بن جابر:۔ یہ محمد بن جابر السحیمی۔ الحنفی ہیں دیکھیں حدیث ۱۸۲۔

۳۔ قیس بن طلق:۔ یہ قیس بن طلق الحنفی الیمامی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸۲)۔

### (۷۲) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ

اونٹ کا گوشت (کھانے) کے بعد وضوء (کرنے یا نہ کرنے) کا بیان (۷۲)

الحديث/ ۱۸۴ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا

الْأَعْمَشُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ، قَالَ: ((سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ، فَقَالَ: تَوَضَّأُوا مِنْهَا.

وَسُئِلَ عَنْ لُحُومِ الْغَنَمِ، فَقَالَ: لَا تَوَضَّأُوا مِنْهَا. وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ،

فَقَالَ: لَا تُصَلُّوا فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ. وَسُئِلَ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَرَابِضِ

الْغَنَمِ، فَقَالَ: صَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا بَرَكَةٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۴:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابومعاویہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اعمش نے بیان کیا وہ عبداللہ بن عبداللہ رازی سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ سے وہ براء بن عازبؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے اونٹ کے گوشت (کھانے) سے وضوء کے سلسلہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وضوء اس سے (یعنی اس کا گوشت کھانے کے بعد) اور سوال کیا گیا بکری کے گوشت کھانے سے وضوء کے بارے میں تو فرمایا اس کے کھانے سے وضوء کرو، اور آپ ﷺ سے سوال کیا گیا اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں تو فرمایا کہ اونٹوں کے باڑے میں نماز نہ پڑھو کیونکہ وہ شیاطین میں سے ہیں (یعنی اونٹ شریر ہوتے ہیں شیطان کی طرح یا مراد یہ ہے کہ وہ جگہیں شیطانوں کے رہنے کی ہیں۔ واللہ اعلم)۔

اور سوال کیا گیا بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھنے کے بارے میں تو فرمایا پڑھ لو اُس جگہ میں کیونکہ وہاں (یعنی بکریوں کے رہنے کی جگہ) برکت (ہوتی) ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۴)

- ۱- عثمان بن ابی شیبہ:- یہ عثمان بن محمد بن ابی شیبۃ العبسی ہیں دیکھیں حدیث ۱۶۔
- ۲- ابومعاویہ:- یہ محمد بن خازم۔ ابومعاویۃ الضریر ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔
- ۳- الأعمش:- یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔
- ۴- عبداللہ بن عبداللہ الرازی:- یہ عبداللہ بن عبداللہ الرازی۔ ہاشم کی اولاد میں سے ہیں۔ ابو جعفر الرازی اصلاً کوئی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔
- ۵- عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ:- یہ عبدالرحمن بن ابی لیلی المدنی۔ ثم الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۱۱۵)۔

۶۔ البراء بن عازبؓ: آپؓ البراء بن عازب بن الحارث الأنصاری۔ الأوسی

صحابی ابن الصحابی ہیں بدر کے موقع پر چھوٹے تھے اس وجہ سے شریک نہ ہو سکے بقیہ غزوات میں شریک ہوئے۔ آپؓ اور عمرؓ دونوں ہم عمر ہیں۔ وفات بہتر ہجری ۲۷ھ میں ہوئی

(۷۳) بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النَّبِيِّ وَغَسْلِهِ

کچے گوشت کے چھونے یا دھونے سے وضو (کرنے یا نہ کرنے) کا بیان (۷۳)

الحديث / ۱۸۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَأَيُّوبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّقِّيُّ وَعَمْرُو

بْنُ عُثْمَانَ الْحِمَصِيُّ الْمَعْنَى قَالُوا حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا هَلَالُ بْنُ مَيْمُونٍ الْجَهَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، قَالَ هَلَالٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَقَالَ أَيُّوبُ وَعَمْرُو: وَأَرَاهُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ بِغُلَامٍ يَسْلُخُ شَاةً، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَنَحَّ حَتَّى أُرِيكَ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ بَيْنَ الْجِلْدِ وَاللَّحْمِ فَدَحَسَ بِهَا حَتَّى تَوَارَتْ إِلَى الْبَاطِلِ، ثُمَّ مَضَى فَصَلَّى لِلنَّاسِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)). زَادَ عَمْرُو فِي حَدِيثِهِ: يَعْنِي لَمْ يَمَسَّ مَاءً وَقَالَ: عَنْ هَلَالِ بْنِ مَيْمُونٍ الرَّمْلِيِّ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ وَأَبُو مُعَاوِيَةَ عَنْ هَلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا، لَمْ يَذْكُرْ أَبَا سَعِيدٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۵: امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن العلاء اور ایوب بن محمد

الرقی اور عمر بن عثمان الحمصی (تینوں نے) ہم معنی حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم (تینوں) سے مروان بن معاویہ نے بیان کیا (مروان نے) کہا ہم کو ہلال بن میمون جہنی نے خبر دی وہ عطاء بن یزید لیشی سے روایت کرتے ہیں (آگے سند میں قدرے اختلاف ہے) ہلال نے کہا کہ میں ان کو (یعنی عطاء کو) یا عطاء کے واسطے سے روایت کو نہیں جانتا مگر ابوسعید کے واسطے سے جانتا ہوں، اور ایوب و عمر نے کہا ہم دونوں کا



خیال یہ ہے کہ ابوسعید سے مروی ہے کہ نبی ﷺ ایک غلام (غالباً یہ معاذ بن جبلؓ تھے) کے پاس سے گذرے (جو) بکری کی کھال اتار رہا تھا تو آپ ﷺ نے کھال اتارتے دیکھ کر ان سے فرمایا تو ہٹ جا، تاکہ میں تجھ کو (کھال اتار کر) بتاؤں، پس آپ ﷺ نے اپنے دست مبارک کو کھال اور گوشت کے درمیان ڈال دیا اتنا کہ وہ (ہاتھ) بغل تک گھس گیا۔ (کھال اتارنے کے بعد) پھر آپ ﷺ چل دئے اور لوگوں کو نماز پڑھائی اور (کھال اتارنے کے بعد نماز سے پہلے) وضو نہیں کیا۔ (یہاں تک کہ محمد بن علاء اور ایوب کے الفاظ ہیں) اور عمر نے اپنی حدیث میں (لَمْ يَتَوَضَّأْ کی تفسیر میں) زیادہ کیا ہے کہ یعنی اس بات کو کہ آپ ﷺ نے پانی کو ہاتھ نہیں لگایا۔ (ف) (اس وَلَمْ يَمْسُ مَاءً سے ثابت ہوا کہ لم يتوضأ سے وضوء لغوی مراد ہے نہ کہ اصطلاحی لہذا اس باب میں بھی وضو سے وضوء لغوی ہی مراد ہے۔ واللہ اعلم)۔ امام الودادؒ نے کہا کہ اس روایت کو عبد الواحد بن زیاد اور ابو معاویہ نے عَنْ هِلَالٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ کے طریق پر مرسل روایت کیا ہے، (یعنی) ان دونوں (عبد الواحد بن زیاد اور ابو معاویہ) نے ابوسعید کو ذکر نہیں کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۵)

۱۔ محمد بن العلاء :- یہ محمد بن العلاء الہمدانی أبو کریب الکوفی ہیں دیکھیں

حدیث (۱۸)۔

۲۔ ایوب بن محمد :- یہ ایوب بن محمد بن زیاد الوزان، أبو محمد الرقی، ہیں۔

ثقة ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہے۔ وفات دوسواڑ نچاس ہجری ۲۴۹ھ میں ہوئی۔

۳۔ عمرو بن عثمان الحمصي :- یہ عمرو بن عثمان سعید بن کثیر بن دینار

القرشي۔ أبو حفص الحمصي ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہے۔ وفات دوسو

پچاس ہجری ۲۵۰ھ میں ہوئی۔

۴۔ مروان بن معاویہ :- یہ مروان بن معاویہ بن الحارث بن أسماء الفزاري - أبو عبد اللہ الکوفی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں لیکن تدلیس کرتے تھے آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو ترانوے ہجری ۱۹۳ھ میں ہوئی۔

۵۔ ہلال بن میمون الجہنی :- یہ ہلال بن میمون الجہنی - یا الہذلی - الرملی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عطاء بن یزید اللیثی :- یہ عطاء بن یزید اللیثی ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔  
 ۷۔ أبو سعید :- آپ سعد بن مالک بن سنان أبو سعید الخدري صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۱۵)۔

۸۔ عبد الواحد بن زیاد :- یہ عبد الواحد بن زیاد - العبدی - البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ لیکن اعمش سے روایت کرنے میں کلام ہے۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو چھیتر ہجری ۱۷۶ھ میں یا اس کے بعد ہوئی ہے۔

۹۔ أبو معاویہ :- یہ أبو معاویہ - محمد بن خازم - الضریر الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۷۔

### (۷۴) بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيِّتَةِ

یہ باب ہے مردار کو چھونے سے وضو نہ کرنے کے بیان میں (۷۴)

الحديث ۱۸۶ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَدْنٍ

بَلَالٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَابِرٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ بِالسُّوقِ دَاخِلًا مِنْ بَعْضِ الْعَالِيَةِ وَالنَّاسُ كَنَفَتِيهِ، فَمَرَّ بِجَدِي أَسْكَ مَيِّتٍ فَتَنَاوَلَهُ فَأَخَذَ بِأُذُنِهِ ثُمَّ قَالَ: أَيُّكُمْ يُحِبُّ أَنْ هَذَا لَهُ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۶:۔ امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سلیمان (یعنی ابن بلال) نے بیان کیا وہ جعفر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (محمد بن علی بن الحسین بن علیؑ) سے روایت کرتے ہیں (محمد بن علی) جابرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بازار میں تشریف لے گئے عالیہ مدینہ کے اطراف والے گاؤں کے بعض (گاؤں) میں سے داخل ہو کر اور لوگ آپ ﷺ کے دونوں جانب تھے، پس آپ ﷺ گزرے ایک ایسے بکری کے مردہ بچہ پر جس کے کان پیوستہ تھے، تو آپ ﷺ نے اس (مردہ بچہ) کے کان پکڑے اور اٹھایا اور پھر فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو یہ چاہتا ہے کہ یہ اس کو ملے، اور (پھر الوداؤدؒ کے شیخ عبداللہ بن مسلمہ نے پوری) حدیث بیان کی۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۶)

۱۔ عبداللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبداللہ بن مسلمہ بن قعنب القعنبي - الحارثی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ سلیمان:۔ یہ سلیمان بن بلال التیمی - أبو محمد اور أبو ایوب المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو ستتر ہجری ۷۷ھ میں ہوئی۔

۳۔ جعفر:۔ یہ جعفر بن محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی - أبو عبداللہ - المعروف بالصادق - ہیں۔ صدوق، فقیہ اور امام ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اڑتالیس ہجری ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۴۔ أبیہ:۔ یہ جعفر کے والد محمد بن علی بن الحسین بن علی بن ابی طالب - أبو جعفر - الباقر ہیں۔ ثقہ اور فاضل ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہے وفات ایک سو چودہ ہجری ۱۱۴ھ میں ہوئی۔

۵۔ جابر:- آپؓ جابر بن عبد اللہ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

(۷۵) بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ

آگ سے پکی ہوئی چیز کے (کھانے) سے وضو لازم نہ آنے کا بیان (۷۵)

الحديث / ۱۸۷ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ

أَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَكَلَ كَيْفَ شَاءَ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۷:- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ عبد اللہ بن مسلمہ نے ہم سے حدیث بیان کی (عبد اللہ بن مسلمہ) نے کہا ہم سے (امام) مالک نے بیان کیا (امام مالکؒ) زید بن اسلم سے روایت کرتے ہیں (زید بن اسلم) عطاء بن یسار سے روایت کرتے ہیں (عطاء بن یسار) (حضرت) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں (ابن عباسؓ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) بکری (کے) پکے ہوئے گوشت (کا شانہ) دستہ) تناول فرمایا۔ پھر (ایسے ہی) نماز ادا فرمائی (گوشت کھانے کے بعد نماز کی ادائیگی سے قبل) وضو نہیں فرمایا۔

تعارف رجال حدیث (۱۸۷)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:- یہ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب القعبی ہیں دیکھیں حدیث ۱۔

۲۔ مالک:- یہ امام مالک بن انس الأصبحی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ زید بن اسلم:- یہ زید بن اسلم العدوی أبو أسامہ یا أبو عبد المدنی ہیں دیکھیں

حدیث (۱۳۷)۔

۴۔ عطاء بن یسار:- یہ عطاء بن یسار الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳۷)۔

۵۔ ابن عباس: آپ ﷺ بن عباسؓ صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۳)۔

الحديث ۱۸۸/ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَمُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ

الْمَعْنِي قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ أَبِي صَخْرَةَ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ صَفَّ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَأَمَرَ بِجَنْبِ فَشْوِيٍّ وَأَخَذَ الشَّفْرَةَ فَجَعَلَ يَحْزُلُّ لِي بِهَا مِنْهُ. قَالَ: فَجَاءَ بِلَالٌ فَأَذَنَهُ بِالصَّلَاةِ. قَالَ: فَأَلْقَى الشَّفْرَةَ وَقَالَ: مَا لَهُ تَرَبَّتْ يَدَاهُ، وَقَامَ يُصَلِّي. (( زَادَ الْأَنْبَارِيُّ: )) (وَكَانَ شَارِبِيَّ وَفَاءً فَقَصَّهُ لِي عَلَى سِوَاكِ، أَوْ قَالَ: أَقْصَهُ لَكَ عَلَى سِوَاكِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۸:- امام الودادؒ نے کہا کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ اور محمد بن سلیمان انباری نے حدیث بیان کی (دونوں کی روایت) ہم معنی ہے۔ (عثمان اور محمد) نے کہا کہ بیان کیا ہم دونوں سے وکیع نے (وکیع) مسعر سے روایت کرتے ہیں (مسعر) ابو صخرۃ (یعنی) جامع بن شداد سے روایت کرتے ہیں (ابو صخرۃ) مغیرہ بن عبد اللہ سے (مغیرہ بن عبد اللہ) مغیرہ بن شعبہ سے روایت کرتے ہیں (مغیرہ بن شعبہ) نے کہا کہ میں ایک رات رسول اللہ ﷺ کے یہاں مہمان ہوا۔ (بطور ضیافت کے) آپ ﷺ نے (بکری کی) ران بھوننے کا حکم دیا۔ وہ بھونی گئی اور (تیار ہونے پر) آپ ﷺ نے چھری لی اور میرے لئے گوشت کا ٹرے تھے چھری کے ذریعہ سے (مغیرہ نے) کہا کہ پس (اتنے وقت میں) بلالؓ آئے اور آپ ﷺ کو نماز کی اطلاع دی (مغیرہ بن شعبہ) نے کہا (اذان سنتے ہی) آپ ﷺ نے چھری ڈال دی اور ارشاد فرمایا (بلال کو) کیا ہوا خاک آلود ہوں اس کے ہاتھ۔ (اس کے بعد تجدید وضو کے بغیر) آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھنے لگے۔ (راوی حدیث سلیمان) انباری نے (اپنی روایت میں اتنا) زیادہ کیا ہے کہ (اس وقت) میری مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں تو آپ ﷺ نے ایک مسواک (مونچھ کے) نیچے رکھ کر کتر دیا یا یوں کہا کہ میں مسواک پر رکھ کر تیرے یہ بال کتر دوں گا۔

## تعارف رجالِ حدیث (۱۸۸)

- ۱۔ عثمان بن ابی شیبہ:- یہ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۲۔ محمد بن سلیمان الأنباری:- یہ محمد بن سلیمان الأنباری ہیں دیکھیں حدیث ۶۲۔
- ۳۔ وکیع:- یہ وکیع بن الجراح الرؤاسی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵)۔
- ۴۔ مسعر:- یہ مسعر بن کدام الحارثی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۵۸)۔
- ۵۔ أبو صخرہ:- یہ جامع بن شداد، المحاربی، أبو صخرہ الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہے وفات اکیسویں یا اکیسواٹھائیس ہجری ۱۲۷ھ/ ۱۲۸ھ میں ہوئی۔
- ۶۔ مغیرہ بن عبد اللہ:- یہ مغیرہ بن عبد اللہ بن ابی عقیل الیشکری۔ الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہے۔

۷۔ مغیرہ:- آپؓ مغیرہ بن شعبۃ الثقفی صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

الحديث/ ۱۸۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((أَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَيْفَا ثُمَّ مَسَحَ يَدُهُ بِمَسْحٍ كَانَ تَحْتَهُ، ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۸۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے حدیث بیان

کی (مسدد) نے کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا (ابوالاحوص نے) کہا کہ ہم سے سماک نے بیان کیا (سماک) عکرمہ سے روایت کرتے ہیں (عکرمہ) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ (ابن عباسؓ نے) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دستہ (گوشت کا ٹکڑا) تناول فرمایا پھر (کھانے سے فارغ ہو کر) اپنے ہاتھ کو اس فرش سے پونچھ لیا جو آپ ﷺ کے نیچے بچھا ہوا تھا۔ (یعنی صرف ہاتھ میں لگی ہوئی چیز کو فرش سے پونچھ

لیا اور تجدید وضو نہیں کی) اور نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور نماز پڑھ لی۔

### تعارف رجال حدیث (۱۸۹)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ أبو الأحوص:۔ یہ سلام بن سلیم الحنفی۔ الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۶۸)۔

۳۔ سماک:۔ یہ سماک بن حرب الذہلی أبو المغیرۃ الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۶۸۔

۴۔ عکرمۃ:۔ یہ عکرمۃ البربری مولیٰ ابن عباس ہیں دیکھیں حدیث (۶۸)۔

۵۔ ابن عباس:۔ آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۳)۔

الحديث / ۱۹۰۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَامٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَتَاهُ مِنْ كَتِفٍ ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۰:۔ امام البوداؤد نے کہا کہ ہم سے حفص بن عمر النمری نے

حدیث بیان کی (حفص نے) کہا کہ ہم سے ہمام نے بیان کیا (ہمام) قتادہ سے (کتیف بن یمر

سے) (کتیف) (حضرت عبد اللہ) ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (نوح نوح کر)

بکری کی دست کا گوشت کھایا پھر نماز پڑھی اور (کھانے کے بعد نماز سے پہلے) وضو نہیں فرمایا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۰)

۱۔ حفص بن عمر:۔ یہ حفص بن عمر الأزدي النمري ہیں دیکھیں حدیث (۲۳)۔

۲۔ ہمام:۔ یہ ہمام بن یحییٰ بن دینار العوزی ہیں دیکھیں حدیث (۱۹)۔

۳۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامہ السدوسی ہیں دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ یحییٰ بن یعمر:۔ یہ یحییٰ بن یَعْمُر البصري۔ مرو کے قاضی ہیں۔ ثقہ اور فصیح ہیں۔ اکثر مرسل روایت کرتے ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہے وفات سوہجری ۱۰۰ھ سے پہلے ہوئی ہے۔

۵۔ ابن عباس:۔ آپ عبد اللہ بن عباس صحابی رسول اکرم ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

الحديث / ۱۹۱۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: قَرَّبْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُبْزاً وَلَحْماً فَأَكَلَ ثُمَّ دَعَا بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ بِهِ ثُمَّ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ دَعَا بِفَضْلِ طَعَامِهِ فَأَكَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۱:۔ امام الوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن الحسن نخعی نے حدیث بیان کی (ابراہیم) نے کہا ہم سے حجاج نے بیان کیا (حجاج) نے کہا کہ مجھ کو محمد بن منکدر نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت جابر عبد اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے لئے روٹی اور گوشت پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے (روٹی اور پکا ہوا گوشت) کھایا پھر وضو کے لئے پانی منگایا اور وضو فرمایا پھر نماز (ظہر) ادا فرمائی (نماز سے فراغت کے بعد) پھر دوبارہ بچے ہوئے کھانے کو منگایا اور کھایا پھر (دوبارہ) نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔ اور آپ ﷺ نے وضو نہیں فرمایا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۱)

۱۔ ابراہیم بن الحسن الخثعمی:۔ یہ ابراہیم بن الحسن بن الہیثم الخثعمی - أبو إسحق المصيصي المقسمي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں گیارہویں طبقے میں شمار ہے۔

۲۔ حجاج:۔ یہ حجاج بن محمد المصيصي ہیں دیکھیں حدیث (۲۴)۔

۳۔ ابن جریج:۔ یہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج الأموي ہیں دیکھیں حدیث ۱۹۔



۴۔ محمد بن المنکدر:۔ یہ محمد بن المنکدر بن عبد اللہ بن الہدیٰ التیمی۔  
المدنی تابعی ہیں۔ ثقہ اور فاضل ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ۱۳۰ ہجری  
یا اس کے بعد ہوئی۔

۵۔ جابر بن عبد اللہ:۔ آپ حضرت جابر بن عبد اللہ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

الحديث / ۱۹۲۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ سَهْلٍ أَبُو عَمْرٍاءُ الرَّمْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عِيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ((كَانَ آخِرُ الْأَمْرِينِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرَكَ الْوُضُوءَ مِمَّا غَيَّرَ النَّارُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا اخْتِصَارٌ مِنَ الْحَدِيثِ الْأَوَّلِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۲:۔ امام ابوداؤد نے کہا موسیٰ بن سہل (یعنی ابو عمران رملی نے ہم سے بیان کیا) موسیٰ بن سہل نے کہا ہم سے علی بن عیاش نے بیان کیا۔ (علی نے) کہا کہ ہم سے شعیب بن ابی حمزہ نے بیان کیا (شعیب بن ابی حمزہ) محمد بن منکدر سے روایت کرتے ہیں وہ (حضرت) جابر (بن عبد اللہ) سے روایت کرتے ہیں کہ (جابر نے) فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے دنوں عملوں میں سے آخری عمل۔ آگ سے پکی ہوئی چیز (کے کھانے) سے وضو نہ کرنا ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ یہ حدیث (گزری ہوئی) پہلی حدیث کا اختصار ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۲)

۱۔ موسیٰ بن سہل:۔ یہ موسیٰ بن سہل بن قادم، ابو عمران الرملی۔ نسائی الأصل ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ گیارہویں طبقے میں شمار ہے۔ وفات صحیح قول کے مطابق دوسو بائیس ہجری ۲۱۲ھ میں ہوئی۔

- ۲۔ علی بن عیاش:۔ یہ علی بن عیاش بن مسلم الألهانی۔ أبو الحسن الحمصی۔ ہیں۔ ثقہ اور ثبت راوی ہیں۔ نویں طبقے میں شمار ہے وفات دوسو انیس ہجری ۲۱۹ھ میں ہوئی۔
- ۳۔ شعیب بن أبي حمزة:۔ یہ شعیب بن أبي حمزة الأموي (دینار) أبو بشیر الحمصی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے وفات اکیسویں ہجری ۱۲۲ھ یا اس کے بعد ہوئی۔ یہ بڑے عبادت گزار شخص تھے۔ نیز زہری سے روایت کرنے میں اثبت الناس ہیں۔
- ۴۔ محمد بن منکدر:۔ یہ محمد بن المنکدر التیمی ہیں دیکھیں حدیث (۱۹۱)۔
- ۵۔ جابر:۔ آپ جابر بن عبد اللہ الصحابی ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

الحديث / ۱۹۳۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي كَرِيمَةَ، قَالَ ابْنُ السَّرْحِ: ابْنُ أَبِي كَرِيمَةَ مِنْ خِيَارِ الْمُسْلِمِينَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ ثَمَامَةَ الْمُرَادِيُّ، قَالَ: ((قَدِمَ عَلَيْنَا مِصْرَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعْتُهُ يُحَدِّثُ فِي مَسْجِدِ مِصْرَ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُنِي سَابِعَ سَبْعَةٍ أَوْ سَادِسَ سِتَةٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي دَارِ رَجُلٍ، فَمَرَّ بِلَالٌ، فَناداهُ بِالصَّلَاةِ، فَخَرَجْنَا فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ وَبُرْمَتُهُ عَلَى النَّارِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَطَابَتْ بُرْمَتُكَ؟ قَالَ: نَعَمْ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي، فَتَنَاوَلَ مِنْهَا بَضْعَةً، فَلَمْ يَزَلْ يَغْلُكُهَا حَتَّى أَحْرَمَ بِالصَّلَاةِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۳:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے

حدیث بیان کی (احمد نے) کہا ہم سے عبد الملک بن ابی کریمہ جو نیک مسلمانوں میں سے تھے نے بیان کیا (عبد الملک نے) کہا کہ مجھ سے عبید بن ثمامہ مرادی نے بیان کیا (ثمامہ نے) کہا رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے ہمارے پاس مصر میں عبد اللہ بن الحارث بن جزء تشریف لائے۔ پس میں نے ان کو مصر کی مسجد

میں بیان کرتے ہوئے سنا کہ انہوں نے کہا کہ سات (۷) لوگوں میں سے ساتواں یا چھ (۶) آدمیوں میں سے چھٹا میں تھا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ (یعنی مجھ سمیت ۷/یا ۶ آدمی تھے اور ہم سب) ایک شخص کے گھر پر تھے۔ پس (اتنے میں) بلالؓ آئے اور نماز کے واسطے بلایا۔ پس ہم سب (بلال کی اذان کی آواز سن کر) نکلے (راستہ میں) ایک ایسے شخص پر گذر ہوا کہ جس کی ہانڈی آگ پر (کھانا پکنے کے واسطے) چڑھی ہوئی تھی (کھانا پکنا دیکھ کر) اس سے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تیری ہانڈی (یعنی ہانڈی میں رکھی ہوئی چیز) پک گئی تو اس نے کہا کہ ہاں میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں (کھانا تیار ہو گیا ہے) تو آپ ﷺ نے اس (ہانڈی کے گوشت میں) سے ایک مچہ (ٹکڑا، بوٹی) لی اور اس کو چباتے رہے یہاں تک کہ نماز کے لئے (تکبیر) تحریمہ کہی اور میں آپ ﷺ کی طرف (یعنی آپ ﷺ کے اس عمل کو) دیکھتا رہا۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۳)

۱۔ أحمد بن عمرو بن السرح:۔ یہ أحمد بن عمرو بن السرح الأموي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۲۔ عبد الملك بن أبي كريمة - الأنصاري - المغربي ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہے وفات دوسو چار ہجری ۲۰۴ھ یا دوسو دس ۲۱۰ھ میں ہوئی۔

۳۔ عبید بن ثمامہ:۔ یہ عبید بن ثمامہ المرادي، المصري ہیں۔ بعضوں نے عتبہ کہا ہے جیسا کہ ابن یونس نے عتبہ کہا ہے۔ مقبول راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہے۔

۴۔ عبد الله بن الحارث بن جزء:۔ آپ عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي، أبو الحارث المصري، الصحابي ہیں۔ آپ مصر میں دیگر تمام صحابہ کرام سے سب سے آخر میں واصل بحق ہوئے۔ وفات پچاسی ہجری ۸۵ھ یا چھیالیسی ۸۶ھ یا ستاسی ۸۷ھ یا اٹھاسی ۸۸ھ میں ہوئی۔

مگر چھیالیس ۸۶ھ والا قول رائج واصلح ہے۔

۵۔ دارِ رجل :- یہ رجل غالباً صحابی ہیں۔ غیر معروف ہیں۔ نام کی صراحت نہیں ملی۔

۶۔ بلالؓ :- آپؓ بلال بن رباح مؤذن الرسول ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۱۵۳)۔

۷۔ مردنا برجل :- یہ رجل بھی غیر معروف ہیں۔

### (۷۶) بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ

آگ سے پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضوء واجب ہونے کا بیان (۷۶)

الحديث / ۱۹۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ

بْنُ حَفْصٍ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((الْوُضُوءُ مِمَّا أَنْضَجَتْ النَّارُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۴ :- امام الوداؤد نے کہا کہ ہم سے مسدد نے حدیث بیان کی

(مسدد نے) کہا کہ ہم سے یحییٰ نے بیان کیا (تہذیبی) شعبہ سے روایت کرتے ہیں (شعبہ نے) کہا مجھ سے

ابو بکر بن حفص نے بیان کیا (ابو بکر) اغر سے روایت کرتے ہیں (اغر) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت

کرتے ہیں (ابو ہریرہؓ نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وضوء واجب اور لازم ہو جاتا ہے

اس چیز (کے کھانے) سے جس کو آگ نے پکایا ہو۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۴)

۱۔ مسدد :- یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ یحییٰ :- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں دیکھیں حدیث (۷۰)۔

۳۔ شعبہ :- یہ شعبہ بن الحجاج العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۴۔ أبو بکر بن حفص :- یہ عبد اللہ بن حفص بن عمر بن سعد بن وقاص الزہری ۔ أبو بکر المدنی ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچوے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۵۔ أغر :- یہ سلمان الأغر ۔ أبو عبد اللہ المدنی ۔ مولیٰ جہینہ ہیں۔ اصلاً اصہبانی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۶۔ أبو ہریرۃ :- آپؓ أبو ہریرۃؓ کثیر الروایۃ صحابیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث / ۱۹۵ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانٌ عَنْ يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ سَعِيدٍ بْنِ الْمُغِيرَةِ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ فَسَقَتْهُ قَدْحًا مِنْ سَوْبِقٍ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ. قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي أَلَا تَوَضَّأُ، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((تَوَضَّأُوا مِمَّا غَيَّرَ النَّارُ، أَوْ قَالَ: مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ يَا ابْنَ أَخِي.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۵ :- امام ابو داؤدؒ نے کہا کہ ہم سے مسلم بن ابراہیم نے حدیث بیان کی (مسلم بن ابراہیم نے) کہا کہ ہم سے ابان نے بیان کیا (ابان) یحییٰ (یعنی ابن ابی کثیر) سے روایت کرتے ہیں وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابوسفیان بن سعید بن المغیرہ نے ان سے بیان کیا کہ وہ (یعنی ابوسفیان) ام حبیبہ کے پاس آئے تو انہوں نے ایک پیالہ ستوکا ان کو پلایا (ستوپینے کے بعد) پھر ابوسفیان نے پانی منگایا اور کھلی کی (یہ دیکھ کر ام حبیبہ نے) کہا اے بھانجے کیا تم وضو نہیں کرو گے۔ (جبکہ) نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ وضو کرو اس چیز (کے کھانے) سے جس کو آگ نے پکایا ہو (راوی کو شک ہے) کہ آپ ﷺ نے مِمَّا غَيَّرَ النَّارُ فرمایا تھا یا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ فرمایا تھا۔

امام ابو داؤدؒ نے کہا کہ زہری کی بیان کردہ حدیث میں (ام حبیبہ کے) الفاظ (یا ابن اخ) کے

بجائے) یا ابن اُخی ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۵)

۱۔ مسلم بن ابراہیم:- یہ مسلم بن ابراہیم الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۳)۔

۲۔ أبان:- یہ أبان بن یزید العطار ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۱)۔

۳۔ یحیٰ:- یہ یحیٰ بن اُبی کثیر الطائی ہیں دیکھیں حدیث (۱۵)۔

۴۔ أبو سلمة:- یہ أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف القرشی الزہری ہیں دیکھیں

حدیث (۱)۔

۵۔ أبو سفیان:- یہ أبو سفیان بن سعید بن المغیرة بن الأخنس بن شریق الثقفی

المدنی ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ أم حبیبہ:- آپ رملہ بنت اُبی سفیان بن حرب الأمویة - أم المؤمنین - أم

حبیبہ ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں وفات بیا لیس ہجری ۴۲ھ یا اڑنچاس ہجری ۴۹ھ یا پچاس ہجری ۵۰ھ

میں ہوئی ہے۔

### (۷۷) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ

دودھ (پینے کی وجہ سے) وضو کرنے کا بیان (۷۷)

الحديث ۱۹۶ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ شَرَبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَتَمَضَّمْ ثُمَّ

قَالَ: إِنَّ لَهُ دَسْمًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۶:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ نے حدیث بیان کی (قتیبہ نے) کہا کہ بیان کیا ہم سے لیث نے (لیث بن سعد) عقیل سے روایت کرتے ہیں وہ زہری سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دودھ پیا (پینے کے بعد) پھر پانی منگایا اور کلی کی پھر ارشاد فرمایا کہ اسکے اندر چکناہٹ ہوتی ہے (رسول اللہ ﷺ کا کلی کرنا صرف منہ کی بو زائل کرنے کیلئے تھا نہ کہ واجب اور ضروری کرنے کیلئے لہذا دودھ پینے کے بعد کلی کرنا واجب نہیں ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۶)

۱۔ قتیبہ:- یہ قتیبہ بن سعید ہیں دیکھیں حدیث (۲۵)۔

۲۔ لیث:- یہ لیث بن سعد أبو الحارث المصري ہیں دیکھیں حدیث (۱۲۸)۔

۳۔ عقیل:- یہ عقیل (مصرغاً) ابن خالد بن عقیل الأبلی أبو خالد الأموی ہیں ثقہ اور ثبت ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہے۔ وفات صحیح قول کے مطابق ایک سو چوالیس ۱۴۴ھ میں ہوئی۔

۴۔ زہری:- یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔

۵۔ عبید اللہ بن عبد اللہ:- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود الہذلی۔ أبو عبد اللہ المدنی ہیں۔ امام الفقہ ثقہ۔ اور ثبت ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہے۔ وفات چورانوے ہجری ۹۴ھ یا اٹھانوے ہجری ۹۸ھ میں ہوئی۔

۶۔ ابن عباسؓ:- آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۳)۔

### (۷۸) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

اس میں (یعنی وضوء لغوی و اصطلاحی) کے اندر رخصت کا بیان (۷۸)

الحديث / ۱۹۷ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ الْحُبَابِ عَنْ مُطِيعِ

بْنِ رَاشِدٍ عَنْ تَوْبَةِ الْعَنْبَرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَلَمْ يُمْضِمْضْ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَصَلَّى)). قَالَ زَيْدٌ: ذَلَّنِي شُعْبَةُ عَلَى هَذَا الشَّيْخِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۷:- امام الودادؒ نے کہا کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث بیان کی (عثمان) زید بن حباب سے روایت کرتے ہیں وہ مطیع بن راشد سے وہ توبہ عنبری سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے انس بن مالکؓ کو (فرماتے ہوئے) سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا اور (دودھ پینے کے بعد) نہ تو کھلی کی اور نہ ہی وضو کیا۔ اور نماز پڑھ لی۔ راوی حدیث زید بن الحباب کہتے ہیں کہ اس شیخ (مطیع بن راشد) پر شعبہ نے مجھ کو اطلاع دی ہے (لہذا معروف راوی ہیں مجہول قرار دینا صحیح نہیں ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۷)

۱- عثمان بن أبی شیبہ:- یہ عثمان بن محمد بن أبی شیبہ ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔  
 ۲- زید بن الحباب:- یہ زید بن الحباب أبو الحسین العکلی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳۶)۔  
 ۳- مطیع بن راشد:- یہ مطیع بن راشد البصری ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۴- توبة العنبري:- یہ توبة بن کیسان بن راشد العنبري - البصري - أبو المؤرّع ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے وفات ایک سو اکتیس ہجری ۱۳۱ھ میں ہوئی۔

۵- أنس بن مالک:- آپؓ حضرت انس بن مالکؓ، جلیل القدر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۔

۶- شعبه:- یہ شعبه بن الحجاج العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۷- هذا الشيخ:- یہ مطیع بن راشد مذکور فی السند ہیں۔



## (۷۹) بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الدَّمِ

خون (نکل کر بہہ جانے سے) وضو (واجب ہونے یا نہ ہونے) کا بیان (۷۹)

الحديث / ۱۹۸ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي صَدَقَةُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ عَقِيلِ بْنِ جَابِرٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ ((خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - يَعْنِي فِي غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ فَأَصَابَ رَجُلٌ امْرَأَةً رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَحَلَفَ أَنْ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أُهْرِيْقَ دَمًا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ، فَخَرَجَ يَتَّبِعُ أَثَرَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْزِلًا، فَقَالَ: مَنْ رَجُلٌ يَكُلُونَا، فَانْتَدَبَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ كُونَا بَيْنَ الشَّعْبِ. قَالَ: فَلَمَّا خَرَجَ الرَّجُلَانِ إِلَى فِمْ الشَّعْبِ اضْطَجَعَ الْمُهَاجِرِيُّ وَقَامَ الْأَنْصَارِيُّ يُصَلِّي وَاتَى الرَّجُلُ، فَلَمَّا رَأَى شَخْصَهُ عَرَفَ أَنَّهُ رَبِيعَةُ لِلْقَوْمِ، فَرَمَاهُ بِسَهْمٍ فَوَضَعَهُ فِيهِ فَنَزَعَهُ حَتَّى رَمَاهُ بِثَلَاثَةِ أَسْهُمٍ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ انْتَبَهَ صَاحِبُهُ فَلَمَّا عَرَفَ أَنَّهُمْ قَدْ نَذَرُوا بِهِ هَرَبَ: فَلَمَّا رَأَى الْمُهَاجِرِيُّ مَا بِالْأَنْصَارِيِّ مِنَ الدَّمِ قَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ الْأَنْبِئَتِي أَوَّلَ مَا رَمَى؟ قَالَ: كُنْتُ فِي سُورَةٍ أَقْرَأُهَا فَلَمْ أُحِبَّ أَنْ أَقْطَعَهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابوتوبہ بن الربیع بن نافع نے

حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے ابن المبارک نے بیان کیا انہوں نے محمد بن اسحق سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے صدقہ بن یسار نے حدیث بیان کی انہوں نے عقیل بن جابر سے روایت کیا انہوں نے جابرؓ (بن عبد اللہ) سے روایت کیا (جابر بن عبد اللہ) نے کہا کہ ہم لوگ غزوہ ذات الرقاع میں نبی ﷺ کے ساتھ نکلے تو ایک (مسلم) شخص نے کسی مشرک شخص کی عورت کو مار ڈالا تو (اُس مشرک نے)

قسم کھائی کہ میں باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ اصحابِ محمد ﷺ میں سے کسی کا خون نہ بہا لوں گا (یعنی کسی صحابی کو قتل نہ کر لوں گا) (اس واقعہ کے بعد) وہ (مشرک) نکلا (آپ کے نقشِ قدم پر) آپ ﷺ کا پیچھا کرتے ہوئے پس نبی ﷺ ایک منزل پر اترے (یہ اترنارات کو آرام حاصل کرنے کے لئے تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کون شخص ہم لوگوں کی حفاظت (چوکیداری) کرے گا۔ تو مہاجرین میں سے ایک شخص (عمار بن یاسرؓ) اور انصار میں سے ایک شخص (عباد بن بشرؓ) نے (آپ ﷺ کی اس دعوت کا جواب دیا اور آمادگی ظاہر کی) تو (جب دونوں حضرات تیار ہو گئے) آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ دونوں حضرات گھاٹی کے (اعلیٰ) سرے پر رہو۔ (جاہلؓ نے) کہا کہ جب دونوں آدمی گھاٹی کے سرے پر پہنچے تو مہاجر شخص سو گئے اور انصاری کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے، دریں اثناء وہ مشرک شخص آیا اور جب اس نے اس انصاری صحابی کا ہیولہ دیکھا تو سمجھ گیا کہ یہ تو م کا محافظ ہے۔ پس اس (مشرک) نے اس (صحابی) کو تیر مارا وہ تیر ان کے لگا تو انہوں نے اسے نکال پھینکا (اور نماز میں مشغول رہے) یہاں تک کہ اس نے ان کو تین تیر مارے پھر ان (انصاری صحابی) نے رکوع کیا اور سجدہ کیا (یعنی نماز اطمینان سے مکمل کر لی) پھر اپنے (مہاجر) ساتھی کو بیدار کیا۔ پس جب مشرک نے پہچان لیا کہ ان لوگوں (یعنی اصحابِ محمد ﷺ) نے اس کو جان لیا ہے تو وہ مشرک بھاگ کھڑا ہوا۔ پس جب مہاجر نے انصاری کی حالت دیکھی (یعنی خون میں لت پت دیکھا)، تو کہنے لگے کہ سبحان اللہ (اللہ کی ذات پاک ہے) تو نے پہلے تیر پر ہی مجھے کیوں نہیں بیدار کیا تو انہوں نے کہا کہ میں ایک سورت میں (مشغول تھا) پڑھ رہا تھا جسکو چھوڑنا میں نے پسند نہ کیا۔

(ف) یہ صحابی سورۃ کہف کی تلاوت میں مصروف تھے اور تیر پر تیر کھالئے اور ذرہ ہارا احساس نہ کیا اور ہمارا حال یہ ہے کہ اگر جسم پر نماز کی حالت میں صرف مکھی یا مچھر بیٹھ جائے تو سارا دھیان و دماغ اسی کے بھگانے میں لگا رہتا ہے یہ ہے ہماری آپ کی نماز کا خشوع اور وہ تھا صحابہ کرامؓ کی نماز کا خشوع اللہ پاک ہم سب کو صحابہ کرامؓ جیسا خشوع و خضوع نصیب فرمائے۔ آمین۔ واضح رہے کہ یہ روایت امام شافعیؒ کی

مستدل ہے کیونکہ ان کا مسلک یہ ہے کہ خون نکل کر بہنے سے بھی وضو نہیں ٹوٹتا اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

### تعارف رجالِ حدیث (۱۹۸)

- ۱۔ أبو توبۃ:۔ یہ أبو توبۃ الربیع بن نافع الحلبي ہیں دیکھیں حدیث (۳۳)۔
- ۲۔ ابن المبارک:۔ یہ عبد اللہ بن مبارک امام الفقہ و الحدیث ہیں دیکھیں حدیث ۸۔
- ۳۔ محمد بن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق بن یسار المدنی ہیں دیکھیں حدیث ۱۳۔
- ۴۔ صدقہ بن یسار:۔ یہ صدقہ بن یسار الجزری، نزیل مکہ المکرمہ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات بنو عباس کی خلافت کے اوائل میں بتیس ہجری ۳۲ھ میں ہوئی۔

- ۵۔ عقیل بن جابر:۔ یہ عقیل بن جابر بن عبد اللہ الأنصاری المدنی ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہیں۔

- ۶۔ جابر:۔ آپ جابر بن عبد اللہ الصحابی ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

### (۸۰) بَابُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ

یہ باب ہے سونے سے وضو (ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے) کے بیان میں (۸۰)

الحدیث ۱۹۹۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ

قَالَ أَنبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي نَافِعٌ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَغِلَ عَنْهَا لَيْلَةً فَأَخْرَهَا حَتَّى رَقَدْنَا فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ اسْتَيْقَظْنَا ثُمَّ رَقَدْنَا ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ: لَيْسَ أَحَدٌ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ غَيْرُكُمْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۱۹۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے احمد بن محمد بن حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبدالرزاق نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو ابن جریج نے خبر دی انہوں نے کہا کہ ان کو نافع نے خبر دی (نافع) نے کہا کہ مجھ سے عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات اس (یعنی عشاء کی نماز) سے مشغول ہو گئے پس اس کو مؤخر کر دیا (اول وقت مقررہ پر نہیں ادا کیا) یہاں تک کہ ہم لوگ مسجد میں سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے پھر بیدار ہوئے پھر سو گئے (تیسری بار سو جانے پر رسول اللہ ﷺ) ہمارے پاس آئے اور فرمایا کہ کوئی شخص نماز کا تمہارے علاوہ انتظار نہیں کر رہا ہے (یعنی بس تم ہی لوگ انتظارِ صلوٰۃ کی فضیلت کے حقدار ہو)۔

### تعارف رجال حدیث (۱۹۹)

- ۱۔ احمد بن محمد بن حنبل:- یہ امام الفقہ اور امام الحدیث امام أحمد بن حنبل الشیبانی ہیں دیکھیں حدیث (۲۷)۔
- ۲۔ عبدالرزاق:- یہ امام احمد کے شیخ عبدالرزاق بن ہمام بن نافع الحمیری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷)۔
- ۳۔ ابن جریج:- یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج الأموی ہیں دیکھیں حدیث ۱۹۔
- ۴۔ نافع:- یہ نافع أبو عبداللہ المدنی مولیٰ ابن عمرؓ ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۵۔ عبداللہ بن عمرؓ:- آپؓ عبداللہ بن عمر بن الخطاب العدوی الصحابی ہیں دیکھیں حدیث (۱۱)۔

الحديث / ۲۰۰۔ حَدَّثَنَا شَاذُّ بْنُ قِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ الدَّسْتَوَائِيُّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: ((كَانَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَنْتَظِرُونَ الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حَتَّى

تَخْفِقَ رُؤُوسُهُمْ ثُمَّ يَصْلُونَ وَلَا يَتَوَضَّؤْنَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَزَادَ فِيهِ شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ وَقَالَ: ((كُنَّا نَخْفِقُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ بَلْفِظٍ آخَرَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۰:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے شاذ بن فیاض نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام الدستوائی نے بیان کیا انہوں نے قتادہ سے روایت کیا (قتادہ نے) انسؓ سے روایت کیا کہ آپ (یعنی انسؓ) نے کہا کہ محمد ﷺ سے اصحابِ عشاء کی نماز کا انتظار کرتے رہتے یہاں تک کہ ان لوگوں (صحابہ کرام) کے سر جھک جاتے تھے (یعنی بیٹھے بیٹھے سوتے تھے یہاں تک کہ سر جھک کر سینوں پر آجاتے تھے) پھر نماز پڑھ لیتے اور وضو نہیں کرتے تھے۔ (یعنی بیٹھے بیٹھے سو جاتے پھر بھی بغیر وضو کے نماز پڑھ لیتے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور شعبہ نے اس (روایت) میں قتادہ سے (روایت کرتے ہوئے) یہ زیادتی بیان کی ہے کہ اور انسؓ نے کہا کہ ہمارے سر رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جھک جاتے تھے۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس روایت کو ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے دوسرے الفاظ میں روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۰)

۱۔ شاذ بن فیاض:- یہ شاذ بن فیاض، أبو عُبَیْدَةَ الشَّكْرِي، البَصْرِي ہیں۔ نامِ ہلال ہے اور شاذ لقب ہے مگر شاذ لقب غالب ہو گیا ہے نام پر۔ صدوق صاحبِ وہم راوی ہیں۔ دسویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ ہشام الدستوائی:- یہ ہشام بن ابی عبد اللہ سَنَبَرِ الدِّسْتَوَائِي ہیں دیکھیں حدیث ۲۹۔

۳۔ قتادہ:- یہ قتادہ بن دعامہ السدوسی ہیں دیکھیں حدیث (۶)۔

۴۔ انسؓ:- آپؓ انس بن مالک بن النضر الصحابی ہیں دیکھیں حدیث (۴)۔

۵۔ شعبۂ:۔ یہ شعبۂ بن الحجاج بن الورد العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۶۔ ابن اُبی عروبۂ:۔ یہ سعید بن اُبی عروبۂ الیشکری، اُبو النصر البصری ہیں۔  
دیکھیں حدیث (۱۷)۔

الحديث / ۲۰۱۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ وَدَاوُدُ بْنُ شَيْبٍ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ أَنَسٍ أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: ((أُقِيمَتْ صَلَاةُ الْعِشَاءِ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي حَاجَةً، فَقَامَ يَنَاجِيهِ حَتَّى نَعَسَ الْقَوْمُ أَوْ بَعْضُ الْقَوْمِ، ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ وَلَمْ يَذْكُرْ وُضُوءًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل اور داؤد بن شیب نے بیان کیا (موسیٰ اور داؤد) نے کہا کہ ہم سے حماد بن سلمہ نے بیان کیا وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہیں (ثابت بنانی سے مروی ہے) کہ انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ (ایک مرتبہ) نمازِ عشاء کے لئے تکبیر کہی گئی اتنے میں ایک صاحب کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے رسول اللہ ﷺ مجھ کو حاجت (درپیش) ہے۔ (یعنی مجھے آپ ﷺ سے کچھ ضرورت بات کرنی ہے) تو رسول اللہ ﷺ کھڑے کھڑے اس شخص سے مناجات (آپس میں چپکے چپکے بات) کرتے رہے یہاں تک کہ قوم (کے سب افراد) سو گئے یا بعض لوگ قوم کے سو گئے پھر (مناجات سے فارغ ہو کر) نماز پڑھائی ان لوگوں کو اور انسؓ نے (ان سونے والوں کے لئے) وضو کا ذکر نہیں کیا (یعنی دوبارہ وضو کرنے کا)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۱)

۱۔ موسیٰ بن اسمعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسمعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۲۔ داؤد بن شیب:۔ یہ داؤد بن شیب الباہلی ہیں دیکھیں حدیث (۵۳)۔

۳۔ حماد:- یہ حماد بن سلمۃ ابو سلمۃ البصری ہیں جیسا کہ ابن رسلان نے تحریر کیا ہے۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۴۔ ثابت البنانی:- یہ ثابت بن أسلم البنانی، أبو محمد البصری ہیں۔ ثقہ اور بڑے  
درجہ کے عابد تھے۔ چوتھے طبقے میں شمار ہے۔ وفات ایک سو ستائیس ہجری ۱۲ھ میں ہوئی۔

۵۔ انس بن مالک:- آپ انس بن مالک بن النضر الصحابی ہیں دیکھیں حدیث ۴۔

الحديث / ۲۰۲۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ وَهَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَعُثْمَانُ بْنُ  
أَبِي شَيْبَةَ عَنْ عَبْدِ السَّلَامِ بْنِ حَرْبٍ، وَهَذَا لَفْظُ حَدِيثِ يَحْيَى عَنْ أَبِي خَالِدٍ  
الدَّالَانِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ  
يَسْجُدُ وَيَنَامُ وَيَنْفُخُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي وَلَا يَتَوَضَّأُ، فَقُلْتُ لَهُ صَلَّيْتُ وَلَمْ تَتَوَضَّأْ  
وَقَدْ نَمْتُ، فَقَالَ: إِنَّمَا الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا)). زَادَ عُثْمَانُ وَهَنَادُ  
((فَإِنَّهُ إِذَا اضْطَجَعَ اسْتَرَحْتَ مَفَاصِلَهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَوْلُهُ الْوُضُوءُ عَلَى مَنْ  
نَامَ مُضْطَجِعًا هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَمْ يَرَوْهُ إِلَّا يَزِيدُ أَبُو خَالِدٍ الدَّالَانِيُّ عَنْ قَتَادَةَ.  
وَرَوَى أَوَّلُهُ جَمَاعَةٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمْ يَذْكُرُوا شَيْئًا مِنْ هَذَا، وَقَالَ كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ مُحْفُوظًا، وَقَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((تَنَامُ عَيْنَايَ وَلَا يَنَامُ  
قَلْبِي)) وَقَالَ شُعْبَةُ: إِنَّمَا سَمِعَ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ أَرْبَعَةَ أَحَادِيثَ: حَدِيثُ  
يُونُسَ بْنِ مَتَّى وَحَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ فِي الصَّلَاةِ وَحَدِيثُ: الْقُضَاةُ ثَلَاثَةٌ وَحَدِيثُ  
ابْنِ عَبَّاسٍ: حَدَّثَنِي رَجُلٌ مَرَضِيٌّ مِنْهُمْ عُمَرُ وَأَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ. قَالَ

أَبُو دَاوُدَ: وَذَكَرْتُ حَدِيثَ يَزِيدَ الدَّالَانِيِّ لِأَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، فَأَنْتَهَرَنِي اسْتِعْظَامًا لَهُ، فَقَالَ: مَا لِيَزِيدَ الدَّالَانِيِّ يُدْخِلُ عَلَى أَصْحَابِ قَتَادَةَ، وَلَمْ يَعْأُ بِالْحَدِيثِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے یحییٰ بن معین، ہناد بن السری اور عثمان بن ابی شیبہ (تینوں) نے حدیث بیان کی وہ عبدالسلام بن حرب سے روایت کرتے ہیں، اور یہ الفاظ تکی (بن معین) کی (بیان کردہ) حدیث کے ہیں۔ وہ (یعنی عبدالسلام بن حرب) ابو خالد الدالانی سے روایت کرتے ہیں وہ قتادہ سے وہ ابوالعالیہ سے وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سجدہ کرتے تھے اور (حالت سجدہ میں) سو جاتے تھے یہاں تک کہ خراثوں کی آواز آ جاتی تھی۔ پھر اٹھتے اور نماز پڑھنے لگتے اور (نماز شروع کرنے سے پہلے) وضو نہیں کرتے تھے (تو ایک بار) میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی اور وضو نہیں فرمایا حالانکہ آپ سو گئے تھے تو۔ (میرے سوال پر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وضو کرنا اس شخص پر (لازم) ہے جو چت لیٹ کر سو جائے۔ عثمان اور ہناد نے (اپنی روایت میں) زیادہ کیا ہے (یعنی یہ اضافہ بھی نقل کیا ہے) کہ جب وہ لیٹ کر سو جائے گا تو اس کے جوڑ (مقام حدث) ڈھیلے ہو جائیں گے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ راوی کا قول الْقُضُوءُ عَلَى مَنْ نَامَ مُضْطَجِعًا یہ منکر حدیث ہے اس روایت کو یزید الدالانی کے علاوہ قتادہ سے کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔ جبکہ روایت کا پہلا حصہ تو ابن عباسؓ سے ایک (بڑی) جماعت نے روایت کیا ہے لیکن ان لوگوں نے اس میں سے کچھ بھی نہیں ذکر کیا ہے۔ اور (ابن عباسؓ نے) کہا کہ نبی ﷺ (حدث کا شعور نہ ہونے سے) محفوظ تھے (یا ایسا خواب جو دیگر لوگوں کو ہوتا ہے اس سے محفوظ تھے) اور حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا (یعنی سونے میں بھی باخبر رہتا ہوں) اور شعبہ نے کہا (دوسری وجہ یہ ہے کہ) قتادہ نے ابوالعالیہ سے صرف چار روایتیں سنی ہیں (۱) یونسؓ بن مثنیٰ کی حدیث (۲) نماز کے بارے میں



ابن عمرؓ کی حدیث (۳) القضاۃ ثلثۃ والی حدیث (۴) ابن عباسؓ کی حدیث، حَدَّثَنِي رِجَالٌ مَرُضِيُونَ مِنْهُمْ عُمَرُوْا رُضَاهُمْ۔ عِنْدِيْ عُمَرُ۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۲)

- ۱۔ یحیٰ بن معین:۔ یہ یحیٰ بن معین بن عون الغطفانی ہیں دیکھیں حدیث (۵۲)۔
- ۲۔ ہناد بن السری:۔ یہ ہناد بن مصعب التیمی۔ أبو السری کو فی ہیں دیکھیں حدیث۔ ۲۰۔
- ۳۔ عثمان بن أبی شیبۃ:۔ یہ عثمان بن محمد بن أبی شیبۃ العبسی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۴۔ عبد السلام بن حرب:۔ یہ عبد السلام بن حرب ہیں دیکھیں حدیث (۱۴)۔
- ۵۔ أبو خالد:۔ یہ یزید بن عبد الرحمن بن أبی سلامۃ الأسدی الکوفی أبو خالد الدلانی ہیں، صدوق راوی ہیں لیکن اکثر خطا و غلطی کرتے ہیں، نیز تدلیس بھی کرتے ہیں، ساتویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۶۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامۃ ہیں دیکھیں حدیث (۶)۔
- ۷۔ أبو العالیۃ:۔ یہ رفیع بن مہران الریاحی ہیں دیکھیں حدیث (۸۷)۔
- ۸۔ ابن عباسؓ:۔ آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ القرشی المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۹۔ عائشہ:۔ آپؓ أم المؤمنین زوج النبی ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔
- ۱۰۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج بن الورد العتکی ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔
- ۱۱۔ یونس بن متی:۔ آپؓ یونس بن متی صاحب الحوت نبی علیہ السلام ہیں۔
- ۱۲۔ ابن عمر:۔ آپؓ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب العدوی صحابی ہیں دیکھیں حدیث۔ ۱۱۔
- ۱۳۔ رجال مرضیون:۔ یہ اصحابِ محمد ﷺ ہیں جن کے نام کی تعیین نہیں ہو سکی۔

۱۴۔ عمرؓ: آپؐ خلیفۃ المسلمین عمر بن الخطاب العدوی الصحابی الجلیل ہیں دیکھیں حدیث (۴۲)۔

۱۵۔ أحمد بن حنبل: یہ امام الفقہ والحديث امام أحمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ہیں دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۱۶۔ أصحاب قتادة: یہ اصحاب غیر معروف ہیں جن کی تعیین کتب رجال وحدیث میں نہیں ملی۔

الحديث / ۲۰۳ - حَدَّثَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شَرِيحٍ الْحَمَصِيُّ فِي آخِرِينَ قَالُوا حَدَّثَنَا بَقِيَّةٌ عَنِ الْوَضِيِّ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ مُحْفُوظِ بْنِ عُلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((وَكَاءُ السَّهِّ الْعَيْنَانِ، فَمَنْ نَامَ فَلْيَتَوَضَّأْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۳: امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے حیوۃ بن شریح الحمصی نے دوسرے راویوں میں (شامل ہو کر) بیان کیا انہوں نے (یعنی آخرین تمام شیوخ نے) کہا کہ ہم سے بقیہ نے بیان کیا وہ وضین بن عطاءؒ سے روایت کرتے ہیں وہ محفوظ بن علقمہؒ سے وہ عبد الرحمن بن عائذؒ سے وہ حضرت علی بن ابی طالبؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ مقعد کا ڈاٹ آنکھیں ہیں۔ (یعنی جب تک آدمی جاگتا ہے مقعد اپنے اختیار میں رکھتا ہے اور جب سو جاتا ہے تو بے خبر ہو جاتا ہے جس سے حدیث کا علم نہیں ہو پاتا) پس جو شخص سو جائے وہ وضو کرے (یعنی سو جانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۳)

۱۔ حیوۃ بن شریح: یہ حیوۃ بن شریح الحمصی ہیں دیکھیں حدیث (۳۹)۔

۲۔ آخرین:- یہ امام الودادؒ کے دیگر شیوخ ہیں جن کا نام ذکر نہیں کیا ہے۔

۳۔ بقیۃ:- یہ بقیۃ بن الولید بن صائد الکلاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷۵)۔

۴۔ وضین:- یہ وضین بن عطاء بن کنانہ، أبو عبد اللہ یا أبو کنانہ الخزاعی، الدمشقی ہیں۔ صدوق سنی الحفظ راوی ہیں، ان پر مرجحہ ہونے کا الزام ہے چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو چھپن ہجری ۱۵۶ھ میں ہوئی۔

۵۔ محفوظ بن علقمہ:- یہ محفوظ بن علقمہ الحضرمی، أبو جنادة، الحمصی ہیں۔ صدوق راوی ہیں ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۶۔ عبد الرحمن بن عائذ:- یہ عبد الرحمن بن عائذ الشمالي، ويقال الكندي، الحمصی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان لوگوں کو وہم ہوا ہے جنہوں نے ان کو صحابہ میں ذکر کیا ہے۔ ابو زرہ نے کہا معاؤ سے بھی ان کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔

۷۔ علی بن أبي طالب:- آپؑ علی بن أبي طالبؑ داماد رسول اللہ ﷺ ہیں دیکھیں حدیث۔ ۶۱۔

### (۸۱) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو نجاستوں کو اپنے پیر سے روندتا ہوا چلا جائے (۸۱)

الحديث / ۲۰۴۔ حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي

مُعَاوِيَةَ ح. وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ وَجَرِيرٌ وَابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ((كُنَّا لَا تَوَضُّأُ مِنْ مَوْطِيءٍ، وَلَا نَكْفُ شَعْرًا وَلَا ثَوْبًا)). قَالَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ فِيهِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ، أَوْحَدَثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَقَالَ هَنَادٌ عَنْ شَقِيقٍ أَوْحَدَثَهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۴:- امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے ہناد بن سری اور ابراہیم بن ابی معاویہ نے بیان کیا وہ (دونوں) ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں تحویل (دوسری سند) اور فرمایا امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو شریک اور جریر اور ابن ادریس نے خبر دی وہ (حضرات) اعمش سے روایت کرتے ہیں کہ (شقیق نے) کہا کہ فرمایا عبد اللہ بن (مسعودؓ) نے کہ ہم لوگ نہیں وضو کرتے تھے چلنے سے (یعنی نجاست کو روند کر چلنے کے بعد وضو لغوی یا اصطلاحی نہیں کرتے تھے) اور نہ بالوں کو سمیٹتے تھے اور نہ کپڑوں کو (سمیٹتے تھے)۔

(امام البوداؤدؒ نے کہا) ابراہیم بن ابی معاویہ نے اس حدیث میں (سند بیان کرت ہوئے) عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ مَسْرُوقٍ يَأْخُذُ شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، کہا۔ یعنی امام اعمش، شقیق سے روایت کرتے ہیں وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں، یا شقیق سے مسروق کے طریق سے حدیث بیان کی گئی، (مسروق) نے کہا حضرت عبد اللہ نے فرمایا۔۔۔ الی آخرہ۔

اور ہناد نے (سند بیان کرتے ہوئے) عَنْ شَقِيقٍ يَأْخُذُ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ... الخ۔ کہا۔ یعنی (امام اعمشؒ) شقیق سے روایت ہیں یا امام اعمش سے شقیق کے طریق سے بیان کیا گیا۔ (شقیق نے) کہا حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا۔۔۔ الی آخرہ۔

ابراہیم بن ابی معاویہ اور ہناد بن سری کے درمیان سند میں جو اختلاف ہوا ہے اس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

۱۔ حدثنا إبراهيم بن أبي معاوية عن أبي معاوية عن الأعمش عن شقيق عن مسروق قال قال عبد الله... الخ۔ یعنی امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے ابراہیم بن ابی معاویہ نے بیان کیا وہ (اپنے والد) ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اعمش سے وہ مسروق سے روایت کرتے ہیں، (مسروق) نے کہا حضرت عبد اللہؓ نے فرمایا۔۔۔ الی آخرہ۔

ف:- اس مذکورہ سند شقیق نے مسروق سے بصیغہ عَن روایت کیا اور ان کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے۔

۲- حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ قَالَ حَدَّثَ شَقِيقٌ عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ... الخ۔ یعنی امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے ابراہیم بن ابی معاویہ نے بیان کیا وہ (اپنے والد) ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں۔ (اعمش نے) کہا کہ شقیق سے مسروق کے طریق سے بیان کیا گیا (مسروق نے) کہا حضرت عبداللہ نے فرمایا۔۔۔ الی آخرہ۔

ف:- اس مذکورہ سند میں امام اعمش نے شقیق سے بالواسطہ بصیغہ تحدیث روایت کیا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ شقیق مذکورہ حدیث مسروق سے بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں طرح روایت کرتے ہیں۔

۳- حَدَّثَنَا هِنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ... الخ۔ یعنی امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں وہ اعمش سے وہ شقیق سے وہ حضرت عبداللہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا۔۔۔ الی آخرہ۔

ف:- حضرت ہناد بن السری کی اس سند میں اعمش، شقیق سے بلا واسطہ بصیغہ ”عَنْ“ روایت کرتے ہیں، نیز اس میں شقیق کے بعد مسروق کا واسطہ نہیں ہے۔

۴- حَدَّثَنَا هِنَادٌ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَ الْأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ... الخ۔ یعنی امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم سے ہناد نے بیان کیا وہ ابو معاویہ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ اعمش سے شقیق کے طریق سے حدیث بیان کی گئی (شقیق نے) کہا حضرت عبداللہ نے فرمایا۔۔۔ الی آخرہ۔

ف:- اس سند مذکور میں امام اعمش، شقیق سے بالواسطہ روایت کرتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اعمش مذکورہ حدیث شقیق سے بلا واسطہ اور بالواسطہ دونوں طرح روایت ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۴)

۱۔ ہناد بن السریؓ:- یہ ہناد بن السریؓ ابن مصعب التمیمیؓ، أبو السریؓ الکوفیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۲۰)۔

۲۔ ابراہیم بن ابي معاوية:- یہ ابراہیم بن محمد بن خازم السعدیؓ، أبو إسحاق بن ابي معاوية الضریر الکوفیؓ ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ مگر علامہ ازدی نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ اور ابن حبان نے ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ دسویں طبقے میں سے ہیں وفات دو سو چھتیس ہجری ۲۳۶ھ میں ہوئی۔

۳۔ أبو معاوية:- یہ محمد بن خازم التمیمیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۴۔ عثمان بن ابي شيبة:- یہ عثمان بن محمد بن ابي شيبة الکوفیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۵۔ شریک:- یہ شریک بن عبد اللہ النخعیؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔

۶۔ جریر:- یہ جریر بن عبد الحمید الضبیؓ، الکوفیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۱)۔

۷۔ ابن إدريس:- یہ عبد اللہ بن إدريس بن یزید بن عبد الرحمن الأودیؓ،

أبو محمد الکوفیؓ ہیں۔ آپ ثقہ، بڑے درجہ کے فقیہ، اور عابد تھے۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ستر (۷۰) سال سے زیادہ عمر پا کر ایک سو بانوے ہجری ۱۹۲ھ میں وفات پائی۔

۸۔ أعمش:- یہ سلیمان بن مهران الأعمشؓ ہیں دیکھیں حدیث (۷)۔

۹۔ شقیق:- یہ شقیق بن سلمة أبو وائل کوفیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۲)۔

۱۰۔ عبد اللہ: آپؐ عبد اللہ بن مسعودؓ ذلیل القدر صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۳۹)۔

۱۱۔ مسروق: یہ مسروق بن الأجدع بن مالک الہمدانی، الوداعی، أبو عائشة، الکوفی خضر ہیں۔ ثقہ۔ فقیہ۔ اور نہایت عبادت گزار شخص تھے۔ دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات بائیس ہجری ۶۲ھ یا تریسٹھ ہجری ۶۳ھ میں ہوئی۔

### (۸۲) بَابُ فِي مَنْ يُحَدِّثُ فِي الصَّلَاةِ

یہ باب اس شخص کے بارے میں ہے جو (قصداً یا بلا ارادہ) نماز میں حدیث کر دے (۸۲)

الحديث ۲۰۵۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ عِيسَى بْنِ حِطَّانَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ سَلَامٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ طَلْقٍ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِذَا فَسَأَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنْصِرْ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُعِدِّ الصَّلَاةَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۵۔ امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے حدیث

بیان کی انہوں نے کہا ہم سے جریر بن عبد الحمید نے بیان کیا وہ عاصم احوال سے روایت کرتے ہیں وہ عیسیٰ بن حطان سے وہ مسلم بن سلام سے وہ حضرت علی بن طلحہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ (یعنی علی بن طلحہ) نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص نماز کی حالت میں پھسکی (آہستہ بلا آواز کے رتخ خارج کرے چاہے جان کر کرے یا بغیر ارادہ کے دونوں برابر ہیں) کرے تو چاہئے کہ نماز سے ہٹ جائے اور وضو کرے اور چاہئے کہ نماز کا اعادہ کرے۔ (ف) نماز کے اعادہ کا حکم جب جان کر بالقصد حدیث کرے تو واجب پر محمول ہوگا یعنی نماز کا اعادہ کرنا واجب ہوگا چونکہ اس شخص نے جان کر حدیث کے ذریعہ نماز کو توڑا ہے اور جب بلا ارادہ اور بغیر قصد کے حدیث ہو جائے تو اعادہ صلوة (یعنی

بنانہ کر کے دوبارہ نماز پڑھنے) کا حکم استحب پر محمول ہوگا حدیث باب سے بھی یہی ارشاد ملتا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۵)

- ۱۔ عثمان بن اُبی شیبہ:۔ یہ عثمان بن محمد بن اُبی شیبہ کوفی ہیں دیکھیں حدیث ۱۶۔
- ۲۔ جریر بن عبد الحمید:۔ یہ جریر بن عبد الحمید الضبی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

- ۳۔ عاصم الأحول:۔ یہ عاصم بن سلیمان الأحول أبو عبد الرحمن البصري ہیں دیکھیں حدیث (۸۲)۔

- ۴۔ عیسیٰ بن حطان:۔ یہ عیسیٰ بن حطان الرقاشی، ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو مقبول راوی قرار دیکر تیسرے طبقے میں شمار کیا ہے۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

- ۵۔ مسلم بن سلام:۔ یہ مسلم بن سلام الحنفی، أبو عبد الملک ہیں، مقبول راوی ہیں چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

- ۶۔ علی بن طلق:۔ آپ علی بن طلق بن المنذر بن قیس الحنفی، الیمامی، صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں ان سے صرف چند روایات منقول ہیں۔

### (۸۳) بَابُ فِي الْمَذْيِ۔ یہ باب مذی کے حکم کے بارے میں ہے (۸۳)

الحديث ۲۰۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ الْحَدَّاءُ عَنْ الرُّكَيْنِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ قَبِيصَةَ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ ((كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً، فَجَعَلْتُ أَغْتَسِلُ حَتَّى تَشَقَّ ظَهْرِي، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، أَوْ ذَكَرَ لَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، لَا تَفْعَلْ إِذَا رَأَيْتَ الْمَذْيَ فَاغْسِلْ ذَكَرَكَ وَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، فَإِذَا



فَضَخْتُ الْمَاءَ فَأَغْتَسِلُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۶:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبیدہ بن حمید الخدّاء نے بیان کیا انہوں نے رُکین بن الربیع سے روایت کیا وہ حصین بن قبیصہ سے وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں کثیر المذی شخص تھا (مذی نکلتی) تو میں غسل کیا کرتا تھا (یہ غسل منی کے نکلنے پر قیاس کرتے ہوئے تھا) یہاں تک کہ (ٹھنڈک کی وجہ سے) میری پیٹھ پھٹ گئی تھی۔ (یعنی اس کی تکلیف کی وجہ سے) تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا یا میری طرف سے آپ ﷺ سے ذکر کر دیا گیا۔ (راوی کو شک ہے کہ حضرت علیؓ نے ذَکَرْتُ کہا یا ذَکَرَ کہا ہے) تو آپ رسول اللہ ﷺ نے (حضرت علیؓ سے) فرمایا کہ (غسل) نہ کر (بلکہ) جب تو مذی نکلتی دیکھے (یعنی مذی کا خروج ہو جائے) تو اپنے ذکر (عضو تناسل) کو دھو لے اور وضو کر لے جس طرح نماز کے لئے وضو کرنا ہوتا ہے۔ (ہاں) جب کوہر پانی نکلے تو غسل کر (یعنی جب منی نکلے تو غسل کر لو)۔

(ف) مذی وہ رطوبت ہے جو شہوت یا ملاعبت کے وقت سفید پانی کی طرح مخصوص عضو پر ظاہر ہو۔ نیز مذی مردوں سے کہیں زیادہ عورتوں کے نکلتی ہے اس پانی کے نکلنے سے شہوت بھرک اٹھتی ہے۔ منی وہ پانی ہے جو شہوت کے ساتھ کوہر نکلے اور یہ انزال کے وقت نکلتی ہے اور اس کے نکلنے کے بعد شہوت کم ہو جاتی ہے۔ ودی وہ پانی ہے جو پیشاب پانچخانہ کے بعد یا پہلے کبھی نکلتا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۶)

۱۔ قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید بن جمیل الثقفی أبو رجاء البغلانی ہیں دیکھیں

حدیث (۲۵)۔

۲۔ عبیدہ بن حمید:- یہ عبیدہ حمید الکوفی، أبو عبد الرحمن، المعروف

بالحدّاء، التیمی، یا اللیثی، یا الضبی، صدوق راوی ہیں۔ نیز فرزن نحو کے بڑے عالم و امام ہیں۔ کبھی

کبھی روایت کرنے میں غلطی بھی کر جاتے ہیں۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہے۔ اسی (۸۰) سال سے زیادہ عمر پا کر ایک سو نوے ہجری ۱۹۰ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ الرکین (مصغراً):۔ یرکین بن الربیع بن عمیلۃ، الفزاری، أبو الربیع الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اکتیس ہجری ۱۳۱ھ میں ہوئی۔

۴۔ حصین:۔ یہ حصین (مصغراً) ابن قبیصۃ الفزاری، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہے۔

۵۔ علی:۔ آپؑ خلیفہ رابع علی بن ابی طالب الهاشمی، أبو تراب صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث ۲۰۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي النَّضْرِ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْمُقَدَّادِ بْنِ الْأَسْوَدِ، قَالَ: ((إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمَرَهُ أَنْ يُسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ إِذَا دَنَا مِنْ أَهْلِهِ فَخَرَجَ مِنْهُ الْمَذْيُ مَاذَا عَلَيْهِ، فَإِنَّ عِنْدِي ابْنَتَهُ وَأَنَا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَهُ؟ قَالَ الْمُقَدَّادُ: فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُكُمْ ذَلِكَ فَلْيَنْصَحْ فَرَجَهُ وَلْيَتَوَضَّأْ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۷:۔ امام الوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا

انہوں نے (امام) مالک سے روایت کیا وہ ابو النضر سے روایت کرتے ہیں وہ سلیمان بن یسار سے وہ مقداد بن الاسود سے روایت کرتے ہیں کہ آپ (مقداد) نے کہا کہ ان کو حضرت علی بن ابی طالب نے حکم دیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کے بارے میں سوال کریں جو شخص اپنی اہلیہ کے قریب جائے (بوس و کنار اور ملاعبت کرے) پس اس سے مذی نکل آئے تو اس شخص کے لئے کیا (حکم) ہے۔ میں سوال کرنے سے شرماتا ہوں کیونکہ میرے نکاح میں آپ ﷺ کے بیٹی (فاطمہ) ہے (اگرچہ سوال کرنا جائز

ہے) تو مقدادؓ نے کہا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا، کہ جب تم میں سے کوئی شخص ایسا پائے تو چاہئے کہ اپنی شرمگاہ کو دھو لے اور وضو کر لے جیسا نماز کے لئے وضو کرنا ہوتا ہے۔ (یعنی مذی نکلنے پر صرف ذکر کو دھو کر وضو کر لے اور نماز ادا کر لے غسل کرنے کی ضرورت نہیں ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۷)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ :- یہ عبد اللہ بن مسلمہ بن قعنب قعنبی، بصری ہیں دیکھیں حدیث (۱)۔

۲۔ مالک :- یہ امام الفقہ والحدیث مالک بن انس ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ أبو النضر :- یہ سالم بن أبي أمية، أبو النضر، مولیٰ عمر بن عبد اللہ التیمی، المدنی، ہیں، ثقہ، ثبت راوی ہیں لیکن روایت حدیث میں ارسال کرتے ہیں۔ حافظؒ نے پانچویں طبقے میں شمار کرتے ہوئے وفات ایک سو اسی ہجری ۱۲۹ھ میں بتائی ہے۔

۴۔ سلیمان بن یسار :- یہ سلیمان بن یسار الہلالی، المدنی، مولیٰ میمونہؓ، یا مولیٰ أم سلمہؓ، ہیں۔ ثقہ اور فاضل محدث، اور فقہاء سبعۃ میں سے ایک ہیں۔ تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات سو ہجری ۱۰۰ھ کے بعد یا کچھ پہلے ہوئی۔

۵۔ مقداد بن الأسود :- آپؓ المقداد بن عمرو بن ثعلبہ بن مالک بن ربیعۃ البہرانی ثم الکندی ثم الزہری، الصحابی ہیں۔ آپؓ کو أسود بن عبد یغوث الزہری نے متنبیٰ بنالیاتھا اس لئے انہیں کی طرف منسوب ہو کر مقداد بن الأسود کہے جاتے ہیں۔ آپؓ بدر و دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے ہیں۔ وفات تینتیس ہجری ۳۳ھ میں ستر (۷۰) سال کی عمر پا کر مقام جرف میں ہوئی، مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔

۶۔ علی بن ابی طالب: آپؑ خلیفۃ المسلمین علی بن ابی طالب الهاشمی القرشی، ہیں دیکھیں حدیث (۶۱)۔

۷۔ ابنۃ: آپؑ فاطمۃ بنت محمد ﷺ حضرت علیؑ کی زوجہ محترمہ ہیں۔

الحديث/ ۲۰۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ، ((أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لِلْمِقْدَادِ. وَذَكَرَ نَحْوَ هَذَا. قَالَ فَسَأَلَهُ الْمِقْدَادُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِيُغَسِّلَ ذِكْرَهُ وَأُنْشِيَهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الثَّوْرِيُّ وَجَمَاعَةٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۸:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا انہوں نے ہشام بن عروہ سے روایت کیا (ہشام بن عروہ) عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی بن ابی طالبؑ، نے مقداد (بن الأسود) سے کہا، اور ذکر کیا انہوں نے اس کی طرح (یعنی حدیث ۲۰۷ کی طرح) (حضرت علیؑ نے) تو پھر سوال کیا آپ ﷺ سے مقداد نے، (مذی نکلنے کے حکم کے بارے میں) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ چاہئے کہ دھو ڈالے وہ اپنے ذکر اور انہیں (یعنی عضو مخصوص اور خصیتین) کو۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو امام سفیان ثوری اور (ایک کثیر) جماعت نے عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْمِقْدَادِ عَنْ عَلِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ کے طریق سے۔ (اس تعلق سے یہ بات واضح ہوگئی کہ مذی نکلنے کے بعد ذکر کے ساتھ ساتھ خصیتین بھی دھوئے جائیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۸)

۱۔ أحمد بن یونس:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس ہیں دیکھیں حدیث (۲۸)۔

۲۔ زہیر:۔ یزہیر بن معاویہ بن حُدیج أبو خیشمۃ الجعفی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث (۲۸)۔

۳۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام الأسدی، أبو المنذر ہیں دیکھیں حدیث (۴۱)۔

۴۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۵۔ علی:۔ آپؑ علی بن ابی طالبؑ، الهاشمی القرشی، امام المسلمین دامادِ سید المرسلین ﷺ ہیں دیکھیں حدیث (۶۱)۔

۶۔ المقداد:۔ آپؑ المقداد بن عمرو بن ثعلبۃ البهرانی، الکندی، الزہری، أبو الأسود، الصحابی، ہیں دیکھیں حدیث (۲۰۷)۔

۷۔ الثوری:۔ یہ امام الفقہ سفیان بن سعید الثوری ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۸۔ جماعۃ:۔ اس جماعت سے مراد دیگر وہ روات ہیں جنہوں نے ہشام سے اسی طرح یعنی عن ہشام عن ابيه عن المقداد عن علي بن ابي طالب عن النبي ﷺ کے طریق پر روایت کیا ہے یعنی مقدادؑ اور حضور ﷺ کے درمیان حضرت علیؑ کا واسطہ بڑھایا ہے جبکہ مقدادؑ نے بذاتِ خود نبی ﷺ سے روایت کیا ہے بہر حال جماعت سے مراد مفضل بن فضالہ، اور ابن عیینہ وغیرہ ہیں۔

۹۔ ابيه:۔ یہ ہشام کے والد عروہ بن الزبیر الأسدی ہیں دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث/ ۹/ ۲۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ حَدِيثِ حَدَّثَهُ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ قُلْتُ لِلْمِقْدَادِ، فَذَكَرَ بِمَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الْمُفَضَّلُ بْنُ فَصَالَةَ وَالثَّوْرِيُّ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. وَرَوَاهُ بْنُ إِسْحَاقَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْمِقْدَادِ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَلَمْ يَذْكُرْ أَنْثِيَهُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۰۹:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا (عبداللہ) نے کہا مجھ سے میرے والد (مسلمہ بن قعب الحارثی) نے بیان کیا وہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں، (ہشام) اپنے والد (عروہ) سے روایت کرتے ہیں اس حدیث کے بارے میں جس کو عروہ نے حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا ہے۔ (یعنی عروہ اور حضرت علیؓ کے درمیان میں مقدارؓ کا واسطہ نہیں ہے جیسا کہ حدیث نمبر (۲۰۸) میں ہے)۔ (بلکہ اس میں یہ ہے کہ) علیؓ نے کہا کہ میں نے مقدارؓ سے کہا (سوال کرنے کے بارے میں) پھر بیان کیا مسلمہ نے اسی حدیث کے ہم معنی یعنی زہیر بن معاویہ کی حدیث (۲۰۸) کے ہم معنی جس میں ذکر کے ساتھ خصیتین کو بھی دھونے کا حکم ہے) امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس (روایت) کو مفضل بن فضالہ اور امام سفیان ثوری اور امام سفیان بن عیینہ نے (بھی) عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ کے طریق سے روایت کیا ہے (یعنی روایت میں عروہ اور حضرت علیؓ کے درمیان میں مقدارؓ کا واسطہ نہیں ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے)۔

اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن الاثیر نے بھی عَنْ هِشَامٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ - عَنْ الْمِقْدَادِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ کے طریق سے لیکن (عروہ کی بیان کردہ اس روایت میں) انثیین کا ذکر نہیں ہے (ف) (تعلیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مذی نکلنے پر ذکر کے ساتھ خصیتین کے دھونے کا ذکر مقدارؓ کی بیان کردہ روایت میں نہیں ہے (واللہ اعلم)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۰۹)

۱- عبداللہ بن مسلمہ:- یہ عبداللہ بن مسلمہ بن قعب القعنبی الحارثی ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲- أبی:- یہ عبداللہ کے والد مسلمہ بن قعب القعنبی، الحارثی، البصری، ہیں۔ ثقہ

راوی ہیں۔ آٹھویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر الأسدي ہیں دیکھیں حدیث (۴۱)۔

۴۔ أبوه:۔ اس میں ضمیر مجروحہ ہشام ہیں۔ اور اب سے مراد ہشام کے والد عروہ بن

الزبیر الأسدي ہیں۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث (۱۸)۔

۵۔ عَلِيٍّ:۔ آپ خلیفہ رابع امام المسلمین علی بن ابی طالبؓ ہیں دیکھیں حدیث (۶۱)۔

۶۔ مقداد:۔ یہ مقداد بن عمرو بن ثعلبة البهراني، الزهري، ہیں دیکھیں حدیث۔ ۲۰۷۔

۷۔ مفضل بن فضالة:۔ یہ مفضل بن فضالة القتبانی أبو معاوية المصري ہیں دیکھیں

حدیث (۳۶)۔

۸۔ الثوري:۔ یہ امام سفیان بن سعید الثوري ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۹۔ ابن عيينة:۔ یہ امام سفیان بن عیینة أبو محمد الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹)۔

۱۰۔ ابن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق بن یسار أبو بکر، یا أبو عبد الله المطلبی،

المدنی ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

الحديث / ۲۱۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ إِبرَاهِيمَ۔

قَالَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ السَّبَّاقِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: ((كُنْتُ أَلْقَى مِنَ الْمَدْيِ شِدَّةً وَكُنْتُ أَكْثَرُ مِنْهُ الْإِغْتِسَالَ، فَسَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّمَا يُجْزِيكَ مِنْ ذَلِكَ الْوُضُوءُ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ بِمَا يُصِيبُ ثَوْبِي مِنْهُ؟ قَالَ: يَكْفِيكَ بَأْنُ تَأْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَضَحَّ بِهَا مِنْ ثَوْبِكَ حَيْثُ تَرَى أَنَّهُ أَصَابَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۰۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا

ہم سے اسمعیل (یعنی اسماعیل بن ابراہیم) نے بیان کیا (اسماعیل نے) کہا کہ ہم کو محمد بن الحنفیہ نے خبر دی (محمد بن الحنفیہ نے) کہا مجھ سے سعید بن عبید بن السباق نے بیان کیا وہ (یعنی سعید) اپنے والد (یعنی عبید بن السباق) سے روایت کرتے ہیں (عبید بن السباق) حضرت سہل بن حنیف سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی سہل بن حنیف) نے کہا کہ مجھ کو مذی (نکلتے) سے بڑی تکلیف ہوتی تھی اور میں اکثر اس (مذی کے نکلتے) سے غسل کرتا تھا، تو (تکلیف کی شدت کی وجہ سے) میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اس کے (مذی کے حکم) کے بارے میں؟ تو آپ ﷺ نے (جواباً) ارشاد فرمایا کہ تجھ کو کافی ہوگا (اس کے نکلتے سے وضو۔ میں نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ پس کیا (حکم) ہے جو میرے کپڑے کو (مذی) میں سے (کچھ) لگی ہو؟ تو فرمایا کہ کافی ہوگا تجھ کو یہ کہ پانی کا ایک چلو لے کر اس کے ذریعہ اپنے اس کپڑے کو دھو ڈال جس جگہ تجھ کو اس (مذی) کا لگنا دیکھتا ہو۔

(ف) نَصَحَ حَدِيثِ مَذُورٍ فِي غَسْلِ الْمَعْنَى فِي هَذَا جِيسَاكَ مُسْلِمٌ شَرِيفٌ فِي اس كِي صِرَاحَتِ  
بِہی موجود ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۱۰)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ اسماعیل:۔ یہ اسماعیل بن ابراہیم بن مِقْسَمِ الْأَسَدِي، أَبُو بَشَرٍ الْبَصْرِي، المعروف بابن عُليّة، ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں، تراوی (۸۳) سال کی عمر پا کر ایک سو ترانوے ۱۹۳ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ محمد بن إسحاق:۔ یہ محمد بن إسحاق بن يسار المطلبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۴۔ سعید بن عبید:۔ یہ سعید بن عبید السباق، الثقفی، أبو السباق المدنی ہیں۔

ثقة راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔



۵۔ اُبیہ:۔ اسمیں ضمیر مجرور کا مرجع سعید ہیں۔ اور اُب سے مراد سعید کے والد عبید بن السباق

أبو سعید الثقفی، المدنی ہیں۔ اور یہ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ سہل بن حنیف:۔ آپ سہل بن حنیف بن واہب الأنصاری الأوسی،

الصحابی ہیں۔ سابقین اولین میں سے ہیں، بدر وغیرہ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور غزوہ اُحد میں موت پر بیعت کی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سابق قدم رہے۔ آپ ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت علیؓ کے ہاتھ پر لوگ بیعت کرنے لگے تو آپؓ بھی حضرت علیؓ کے ساتھ ہو گئے۔ تو حضرت علیؓ نے ان کو بصرہ کا خلیفہ بنا دیا تھا۔ وفات کوفہ میں حضرت علیؓ کے ہی دورِ خلافت میں اڑتیس ہجری ۳۸ھ میں ہوئی۔

الحديث ۲۱۱ / حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ صَالِحٍ عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَمَّا يُوجِبُ الْغُسْلَ وَعَنِ الْمَاءِ يَكُونُ بَعْدَ الْمَاءِ؟ فَقَالَ: ذَلِكَ الْمَذْيُ، وَكُلُّ فَحْلٍ يُمَذْيُ، فَتَغَسِّلُ مِنْ ذَلِكَ فَرْجَكَ وَأَنْثَىكَ وَتَوَضَّأُ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن موسیٰ نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی (عبد اللہ نے) کہا ہم سے معاویہ (یعنی ابن صالح) نے بیان کیا وہ العلاء بن حارث سے روایت کرتے ہیں وہ حرام بن حکیم سے وہ (یعنی حرام بن حکیم) اپنے چچا (یعنی) عبد اللہ بن سعد انصاری سے روایت کرتے ہیں۔ کہ انہوں نے (یعنی عبد اللہ بن سعد) نے کہا کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان چیزوں کے بارے میں سوال کیا جو غسل کو واجب کر دیتی ہیں، اور اس (مذی) پانی کے بارے میں جو پانی (یعنی منی) کے بعد (نکلتا) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (یعنی جو پانی منی کے بعد نکلتا ہے) مذی ہے۔ اور ہرگز (جوان) کے مذی نکلتی ہے (جوان چاہے مرد ہو یا عورت جب مذی نکلے) تو اپنی شرمگاہ کو (عورت و مرد) اور اثین کو بھی (مرد) دھو ڈالے اور وضو کرے جس طرح نماز کے لئے وضو کرتا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۱)

۱۔ ابراہیم بن موسیٰ:۔ یہ ابراہیم بن موسیٰ الرازی ہیں دیکھیں حدیث (۳۵)۔  
 ۲۔ عبد اللہ بن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب بن مسلم القرشی ہیں دیکھیں حدیث ۱۰۲۔  
 ۳۔ معاویہ بن صالح:۔ یہ معاویہ بن صالح بن حذیر الحضرمی ہیں دیکھیں حدیث ۱۰۵۔  
 ۴۔ العلاء بن الحارث:۔ یہ العلاء بن الحارث بن عبد الوارث الحضرمی، أبو وہب الدمشقی، ہیں صدوق اور فقیہ ہیں۔ لیکن اختلاط کا شکار تھے۔ نیز ان پر مرجیہ ہونے کا الزام بھی ہے۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات ایک سو چھتیس ہجری ۱۳۶ھ میں بمصر ستر (۷۰) سال واقع ہوئی۔

۵۔ حرام بن حکیم:۔ یہ حرام بن حکیم بن خالد بن سعد الأنصاری، و يقال العنسی (بالنون) الدمشقی ہیں اور یہی حرام بن معاویہ بھی ہیں، جن حضرات نے دو بتائے ہیں وہ ان کا وہم ہے، بہر حال یہ ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقے میں ان کا شمار ہے۔

۶۔ عن عمہ عبد اللہ بن سعد:۔ آپ عبد اللہ بن سعد الأنصاری، یا القرشی، حرام بن حکیم کے چچا صحابی ہیں۔ جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔ آپ سے صرف آپ کے بھتیجے حرام بن حکیم ہی نے روایت کیا ہے۔

## بَابُ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمُؤَاكَلَتِهَا

یہ باب حائضہ عورت کے ساتھ مباشرت اور کھانے پینے کے (حکم کے) بیان میں ہے  
نوٹ:- اس باب کو کوئی نمبر اس لئے نہیں دیا گیا ہے کیونکہ یہ باب مصری نسخہ میں نہیں ہے۔

الحدیث / ۲۱۲۔ حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ مُحَمَّدٍ بْنِ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

مَرْوَانُ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ  
الْحَارِثِ عَنْ حَرَامِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَمِّهِ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا يَحِلُّ مِنْ  
أَمْرَاتِي وَهِيَ حَائِضٌ؟ قَالَ: لَكَ مَا فَوْقَ الْإِزَارِ)) وَذَكَرَ مُؤَاكَلَةَ الْحَائِضِ  
أَيْضًا، وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۲:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے ہارون بن محمد بن بکار نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ہم سے مروان (یعنی مروان بن محمد) نے بیان کیا (مروان بن محمد نے) کہا ہم سے یثیم بن  
حمید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے العلاء بن حارث نے بیان کیا (العلاء بن الحارث) حرام بن حکیم  
سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے چچا (عبداللہ بن سعد انصاری) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول  
اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ جب میری عورت (بیوی) حیض کی حالت میں ہو تو کیا (کیا چیزیں) میرے  
لئے حلال ہیں؟ (تو) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرے لئے وہ حصہ جائز ہے جو تہ بند باندھنے کی جگہ سے  
اوپر ہے۔ (یعنی تہ بند باندھنے کی جگہ سے اوپر کے جسم کے کسی حصہ) مثلاً پستان ثد بین ہاتھ وغیرہ) سے  
فائدہ اٹھانا تو جائز ہے، اور اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تہ بند باندھ کر تہ بند کے اوپر سے جائز  
(ہے)۔ اور ذکر کیا (یعنی ہارون یا یثیم نے) حائضہ کے ساتھ کھانے اور پینے کے (حکم کے سلسلہ میں) بھی  
اور پھر (ہارون بن محمد یا یثیم بن محمد نے) مکمل حدیث بیان کی۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۱۲)

۱۔ ہارون بن محمد بن بکار :- یہ ہارون بن محمد بن بکار بن بلال العاملی، الدمشقی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ گیارہویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ مروان بن محمد :- یہ مروان بن محمد بن حسان الأسدی الدمشقی، الطاطری ہیں ثقہ راوی ہیں۔ نویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ وفات دوسو و ستر ہجری ۲۱۰ھ میں بصرہ میں ہوئی۔ (۶۳) سال ہوئی۔

۳۔ ہیشم بن حمید :- یہ ہیشم بن حمید الغسانی، مولیٰ أبو أحمد یأبوالحارث ہیں۔ صدوق راوی ہیں لیکن ان پر قدریہ ہونے کا الزام ہے۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے۔

۴۔ العلاء بن الحارث :- یہ العلاء بن الحارث الحضرمی ہیں دیکھیں حدیث (۲۱۱)۔

۵۔ حرام بن حکیم :- یہ حرام بن حکیم الأنصاری ہیں دیکھیں حدیث (۲۱۱)۔

۶۔ عن عمہ :- آپ حرام بن حکیم کے چچا عبد اللہ بن سعد الأنصاری الصحابیؓ ہیں دیکھیں حدیث (۲۱۱)۔

الحديث / ۲۱۳ - حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الْيَزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ

الْوَلِيدِ عَنْ سَعْدِ الْأَعْطَشِ - وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَائِدٍ الْأَزْدِيِّ قَالَ هِشَامُ: وَهُوَ ابْنُ قُرْطٍ أَمِيرُ حِمَصَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: ((سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَمَّا يَحِلُّ لِلرَّجُلِ مِنْ أَمْرَاتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ، فَقَالَ: مَا فَوْقَ الْإِزَارِ وَالتَّعَفُّفُ عَنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۳ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ہشام بن عبد الملک یزنی نے

بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے بقیہ بن ولید نے بیان کیا وہ سعد الاغطش (یعنی سعد) ابن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبد الرحمن بن عائد از دی سے روایت کرتے ہیں ہشام (شیخ الوداؤد) نے کہا کہ وہ (یعنی عائد) ابن قرط ہیں جو حص کے امیر تھے انہوں نے معاؤد سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سی چیز مرد کے لئے اپنی عورت سے حلال ہے جب کہ وہ حیض کی حالت میں ہو؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو تہ بند کے اوپر ہے (اس سے استمتاع کرنا جائز ہے) اور اس (یعنی مَا فَوْقَ الْإِزَارِ اِسْتِمْتَاعٌ) سے بھی باز رہنا افضل ہے۔

(ف) (چونکہ حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص آگ کے ارد گرد گھومتا ہے اس میں اس کو گرنے کا اندیشہ ہے لہذا ایسی حالت میں احتیاطاً دور رہنا ہی افضل ہے اگرچہ مسئلہ کے اعتبار سے جائز ہے۔ امام الوداؤد نے کہا کہ وہ (یعنی سعد الاغطش) قوی نہیں ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۳)

۱۔ ہشام بن عبد الملک:۔ یہ ہشام بن عبد الملک بن عمران الیزنی، أبو ثقی الحمصی ہیں صدوق راوی ہیں، مگر کبھی کبھی وہم کر جاتے ہیں۔ دسویں طبقے میں شمار ہے وفات دسویں کیا ون، ہجری ۲۵۱ھ میں ہوئی۔

۲۔ بقیۃ:۔ یہ بقیۃ بن الولید ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷۵)۔

۳۔ سعد الاغطش:۔ یہ سعد بن عبد اللہ الاغطش الخزاعی، الشامی ہیں۔ یہ لیلین الحدیث راوی ہیں چوتھے طبقے میں شمار ہے بعض حضرات نے جن میں ابن حبان بھی ہیں ان کا نام سعید ذکر کیا ہے۔

۴۔ عبد الرحمن بن عائذ:۔ یہ عبد الرحمن بن عائذ الشمالي، ويقال الكندي، الحمصی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔ بعض حضرات نے وہم کی بناء پر آپ کو

صحابہ میں ذکر کیا ہے لیکن یہ صحیح نہیں ہے بلکہ ابو زرہ نے تو یہاں تک کہا ہے کہ ان کی معاوضہ سے ملاقات بھی ثابت نہیں ہے۔ اور جب معاوضہ سے سماع و ملاقات ثابت نہیں ہے تو صحابی تو بعد کی بات ہے حدیث بھی منقطع ہوگئی۔

۵۔ معاذ بن جبل: آپؓ معاذ بن جبلؓ تحلیل القدر صحابی ہیں دیکھیں حدیث (۲۶)۔

### (۸۴) بَابُ فِي الْاِكْسَالِ

یہ باب اکسال (یعنی بغیر انزال کے جماع کرنے کے) بیان میں ہے (۸۴)

الحديث / ۲۱۴ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَعْنَى ابْنُ الْحَارِثِ - عَنِ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ مَنْ أَرْضَى أَنْ سَهْلَ بْنُ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبِي بَنَ كَعْبٍ، أَخْبَرَهُ ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّمَا جَعَلَ ذَلِكَ رُخْصَةً لِلنَّاسِ فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ لِقِلَّةِ الثِّيَابِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْغَسْلِ وَنَهَى عَنْ ذَلِكَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: يَعْنِي الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۴: امام ابو داؤدؒ نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو عمرو (یعنی عمرو بن الحارث) نے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ ابن شہاب نے کہا کہ مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا جس کو میں پسند کرتا ہوں (یعنی ابن شہاب کا پسندیدہ اور معتمد علیہ شخص ہے جس نے ان سے حدیث بیان کی ہے غالباً وہ شخص ابو حازم سلمہ بن دینار ہیں) کہ سہل بن سعد الساعدی نے اس شخص کو خبر دی کہ حضرت ابی بن کعبؓ نے ان کو خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ نے ابتداء اسلام میں لوگوں کو اس کی رخصت دی تھی کپڑوں کی قلت کی وجہ سے (یعنی اسلام کے ابتدائی مراحل بڑے سخت تھے پہننے کو کپڑے میسر نہیں تھے تو رسول اللہ ﷺ نے

دخول بغیر انزال کی صورت میں بھی غسل نہ کرنے کی اجازت دیدی تھی لیکن جب یہ قلتِ ثیاب ختم ہوگئی تو پھر آپ ﷺ نے حکم دیا غسل کرنے کا اور اس سے منع کر دیا (یعنی دخول کرنے کے بعد غسل نہ کرنے کی اجازت کو ختم کر دیا اور اس رخصت سے جو ابتداء اسلام میں تھی منع فرما دیا۔)

امام الوداؤدؒ نے کہا کہ (ذلک سے حدیث میں مراد) الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ہے (یعنی انزال کے بعد غسل کرنا مراد ہے نہ کہ صرف مجامعت سے غسل کرنا)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۴)

- ۱۔ أحمد بن صالح:۔ یہ أحمد بن صالح المصري ہیں دیکھیں حدیث (۱۴۷)۔
- ۲۔ ابن وهب:۔ یہ عبد اللہ بن وهب القرشي ہیں دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔
- ۳۔ عمرو بن الحارث:۔ یہ عمرو بن الحارث بن يعقوب الأنصاري ہیں دیکھیں حدیث ۱۲۰۔
- ۴۔ ابن شہاب:۔ یہ محمد بن مسلم۔ ابن شہاب الزهري ہیں دیکھیں حدیث (۹)۔
- ۵۔ بَعْضُ مَنْ أَرْضَى:۔ یہ ابن شہاب زهري کے معتمد علیہ شیخ سلمة بن دينار، أبو حازم الأعرج الأفسر التمار، المدني، مولیٰ الأسود بن سفیان ہیں ثقہ اور عابد ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات منصور کے دور خلافت ۱۳۵ھ میں ہوئی۔ دیکھیں حدیث (۴۰)۔
- ۶۔ سهل بن سعد الساعدي:۔ آپؓ سهل بن سعد بن مالک بن خالد بن ثعلبة الساعدي الأنصاري الخزرجي أبو العباس المدني ہیں، مشاہیر صحابہ میں سے ہیں اور صحابی بن صحابی ہیں۔ آپؓ کی وفات کے وقت یہ صرف پندرہ سال کے تھے اور ان کی پیدائش ہجرت سے پانچ سال پہلے ہوئی ہے اور پہلے ان کا نام ”حزن“ تھا آپؓ نے ان کا نام بدل کر ”سهل“ رکھ دیا تھا، ان کی عمر (۱۰۰) سال یا اس سے بھی زیادہ ہوئی ہے اور مدینہ منورہ میں وفات پانے والے صحابہؓ میں سے سب سے آخر میں ان ہی کی وفات ہوئی ہے یعنی ۸۸ھ میں۔ اور ایک قول یہ بھی ہے کہ ان کی وفات

۹۱ھ میں اسکندریہ میں ہوئی ہے۔

۷۔ اُبی بن کعب: آپؓ حضرت اُبی بن کعب بن قیس بن عبید بن زید، الأنصاری، الخزرجی، أبو المنذر، سید القراء فضلاء صحابہ میں سے ہیں۔ آپؓ بدر اور عقبہؓ ثانیہ میں شریک ہوئے تھے۔ آپؓ کی وفات میں کثیر اختلاف ہے بعض نے خلافتِ عمرؓ اور بعض نے ان کی وفات حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں تحریر کی ہے لیکن حافظؒ نے انیس ہجری ۱۹ھ یا تیس ہجری ۳۲ھ یا اس کے علاوہ تحریر فرمایا ہے۔

الحديث ۲۱۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ الْحَلَبِيِّ عَنْ مُحَمَّدٍ أَبِي غَسَّانَ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ، قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي بْنُ كَعْبٍ أَنَّ الْفُتَيَّا الَّتِي كَانُوا يُفْتُونَ أَنَّ الْمَاءَ مِنَ الْمَاءِ كَانَتْ رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَدْءِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ أَمَرَ بِالْإِغْتِسَالِ بَعْدُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۵:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن مہران الرازی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے مبشر حلبی نے بیان کیا وہ محمد بن ابی غسان سے روایت کرتے ہیں وہ ابو حازم سے وہ سہل بن سعدؒ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ نے کہا کہ مجھ سے ابی بن کعبؓ نے بیان کیا کہ وہ فتویٰ جو (فقہاء صحابہ جیسے ابوسعیدؓ خدری ابویوب انصاریؓ وغیرہ) دیتے تھے (وہ یہ تھا) کہ غسل کرنا منیٰ نکلنے سے (واجب) ہے (یہ حکم) بطورِ رخصت کے تھا جس کی رسول اللہ ﷺ نے ابتداءً اسلام میں رخصت دی تھی پھر بعد میں غسل کرنے کا حکم دیدیا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۵)

۱۔ محمد بن مہران:- یہ محمد بن مہران الجمال، ابو جعفر الرازی ہیں۔ ثقہ اور



حافظِ حدیث ہیں دسویں طبقے میں شمار ہے وفات دوسوا تالیس ۲۳۹ھ یا اس سے پہلے والے سال میں ہوئی۔

۲۔ مبشر:۔ یہ مبشر بن اسماعیل الحلبي، أبو إسماعیل الکلبی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ نویں طبقے میں آپ کا شمار ہے۔ وفات دوسو ہجری ۲۰۰ھ میں ہوئی۔

۳۔ محمد أبو غسان:۔ یہ محمد بن مطرف بن داؤد اللیثی، أبو غسان المدنی، نزیل عسقلان ہیں ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہے وفات ایکوساٹھ ہجری ۱۶۰ھ میں ہوئی۔

۴۔ أبو حازم:۔ یہ سلمہ بن دینار، أبو حازم المدنی ہیں دیکھیں حدیث (۴۰)۔

۵۔ سہل بن سعد:۔ آپ سہل بن سعد بن مالک الأنصاري، الخزرجي، أبو العباس الصحابي ہیں دیکھیں حدیث (۲۱۴)۔

۶۔ أبي بن كعب:۔ آپ امام القراء۔ وسيد القراء أبي بن كعب بن قيس الأنصاري، الخزرجي، الصحابي ہیں دیکھیں حدیث (۲۱۴)۔

الحديث ۲۱۶۔ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ الْفَرَاهِيدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ وَشُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: ((إِذَا قَعَدَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ وَالزُّقِ الْخِتَانِ بِالْخِتَانِ فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۶:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم فراہیدی نے

بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ہشام اور شعبہ نے بیان کیا وہ دونوں قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ حسن سے وہ ابورافع سے وہ ابو ہریرہ سے ابو ہریرہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب بیٹھ جائے (مرد) عورت کے چاروں ساخوں کے بیچ (یعنی مرد عورت کے دونوں ہاتھ اور پیروں کے بیچ میں بیٹھ جائے) اور ملادے ختان (یعنی ذکر کے اگلے حصے حشفہ کو) ختان سے (یعنی فرج

سے) تو غسل واجب ہو گیا (یعنی اگر مرد نے اپنے حشفہ کو فرج مرآۃ میں داخل کر دیا اگرچہ انزال نہ ہوا ہو تو صرف حشفہ کے اندر داخل ہو جانے ہی کی وجہ سے دونوں پر غسل واجب ہو جائے گا)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۶)

۱۔ مسلم بن ابراہیم:۔ یہ مسلم بن ابراہیم الفراءیدی الأزدي ہیں دیکھیں حدیث ۲۳۔  
 ۲۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن ابی عبد اللہ سنبر۔ ابوبکر البصری، الدستوائی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۹)۔

۳۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج ہیں دیکھیں حدیث (۵)۔

۴۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامة السدوسی ہیں دیکھیں حدیث (۶)۔

۵۔ الحسن:۔ یہ امام الفقہ الحسن بن ابی الحسن البصری ہیں دیکھیں حدیث ۱۷۔

۶۔ ابو رافع:۔ یہ نفع بن رافع الصائغ، ابو رافع المدنی ہیں، ثقہ، ثبت راوی ہیں دوسرے طبقے میں شمار ہے۔ آپ کنیت سے مشہور ہیں۔

۷۔ ابو ہریرہ:۔ آپ ابو ہریرہ السدوسی الیمانی ہیں دیکھیں حدیث (۸)۔

الحديث / ۲۱۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي

عَمْرُو عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ)) وَكَانَ أَبُو سَلَمَةَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ کو عمرو نے خبر دی وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے وہ ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ غسل کرنا منیٰ نکلنے سے (واجب ہوتا) ہے۔ اور ابوسلمہ (بن عبد الرحمن بن عوفؓ) اسی طرح کرتے تھے۔ (ف) ابوسلمہ اور سعد بن وقاص وغیرہ کے نزدیک یہ حکم منسوخ نہیں ہوا تھا اسی وجہ سے وہ ایسا کرتے تھے۔ اب اجماع اس بات پر ہے کہ صرف دخول کرنے سے غسل واجب ہوتا ہے انزال ہونا ضروری نہیں ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۷)

- ۱۔ أحمد بن صالح:۔ یہ أحمد بن صالح المصري ہیں دیکھیں حدیث (۱۴۷)۔
- ۲۔ ابن وهب:۔ یہ عبد اللہ بن وهب القرشي ہیں دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔
- ۳۔ عمرو:۔ یہ عمرو بن الحارث الأنصاري ہیں دیکھیں حدیث (۱۲۰)۔
- ۴۔ ابن شهاب:۔ یہ ابن شهاب الزهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۵۔ أبوسلمة:۔ یہ أبوسلمة بن عبد الرحمن بن عوف القرشي ہیں دیکھیں حدیث ۱۔
- ۶۔ أبوسعید:۔ آپ سعد بن مالک بن سنان الأنصاري أبوسعید الخدري الصحابي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔

### (۸۵) بَابُ فِي الْجُنْبِ يَعُوذُ

یہ باب ہے اس جنبی کے بارے میں (جو غسل کرنے سے پہلے) دوبارہ جماع کرے (۸۵)

الحديث ۲۱۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ

الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ)).

قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَهَكَذَا رَوَاهُ هِشَامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ وَمَعْمَرٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ وَصَالِحِ بْنِ

أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، كُلُّهُمْ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۸:- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا اسماعیل نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حمید طویل نے (حمید نے) روایت کیا حضرت انسؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ گھوڑے ایک دن اپنی (تمام) عورتوں پر ایک ہی غسل سے (یعنی سب کے ساتھ جماع کیا لیکن بیچ میں غسل نہیں کیا بلکہ اخیر میں ایک ہی غسل کیا)۔

فرمایا امام ابوداؤدؒ نے: اور ایسے ہی روایت کیا ہے اس حدیث کو ہشام بن زید نے بھی حضرت انسؓ سے اور معمر نے بھی بواسطہ قتادہ حضرت انسؓ سے نیز صالح بن ابی الاخضر نے بھی بواسطہ زہریؒ (غرضیکہ حضرت حمید کی طرح) ان سب نے بھی اس روایت کو عن انس عن النبی ﷺ (یعنی مرفوعاً) بیان کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۸)

۱۔ مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ اسماعیل:- یہ اسماعیل بن ابراہیم المعروف بابن علیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۱۰۔

۳۔ حمید الطویل:- یہ حمید بن ابی حمید الطویل أبو عبیدۃ الخزاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۷)۔

۴۔ انسؓ:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۵۔ ہشام بن زید:- یہ ہشام بن زید بن انس بن مالک الأنصاری البصری ہیں، حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں قرار دیا ہے۔

۶۔ معمر:- یہ معمر بن راشد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۷۔ قتادہ:- یہ قتادہ بن دعامة ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۸۔ صالح بن ابی الاخضر:- یہ صالح بن ابی الاخضر الیمامی مولیٰ ہشام بن

عبدالملک ہیں بعد میں بصرہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ حافظؒ نے انکو ضعیف لیکن معتبر راوی لکھا ہے اور ساتویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہیں وفات ۱۴۰ھ کے بعد لکھی ہے۔ لیکن صاحب المنہل نے ان کی وفات کچھ اوپر ایک سو پچاس ہجری ۱۵۰ھ نقل کی ہے۔

۹۔ الزہریؒ: یہ ابن شہاب زہری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۰۔ کلہم: اس سے مذکورہ بالا حضرات یعنی ہشام بن زید، معمر بن راشد اور صالح بن

أبی الأخضر مراد ہیں۔

### (۸۶) بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ

یہ باب ہے وضو کرنے کے سلسلہ میں اس شخص کے لئے جو دوبارہ (جماع) کرنے کا ارادہ کرے (۸۶)

الحديث ۲۱۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَبْدِ

الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ عَمَّتِهِ سَلْمَى عَنْ أَبِي رَافِعٍ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ طَافَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى نِسَائِهِ يَغْتَسِلُ عِنْدَ هَذِهِ وَعِنْدَ هَذِهِ، قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا تَجْعَلُهُ غُسْلًا وَاحِدًا؟ قَالَ: هَذَا أَزْكَى وَأَطْيَبُ وَأَطْهَرُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدِيثُ أَنَسٍ أَصَحُّ مِنْ هَذَا.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۱۹: فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل

نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حماد نے انہوں نے روایت کیا عبدالرحمن بن ابی رافع سے انہوں نے اپنی پھوپھی سلمیٰ سے (سلمیٰ نے) روایت کیا ابورافع سے یہ کہ نبی کریم ﷺ ایک دن (یعنی ایک رات) اپنی تمام عورتوں کے پاس گئے (یعنی سب سے جماع کیا اور اس کی کیفیت یہ رہی کہ) اسکے پاس بھی غسل کیا اور اسکے پاس بھی (یعنی ہر ایک کے پاس جماع کے بعد غسل فرمایا)۔ حضرت ابورافع کہتے ہیں کہ (میں نے آپ ﷺ سے شفقت و محبت کی بنیاد پر) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا نہیں کر سکتے آپ اس کو

ایک غسل (یعنی بار بار غسل کرنے کی بجائے سب سے فارغ ہو کر ایک ہی غسل پر اکتفاء کیوں نہیں کر لیتے۔ واضح رہے کہ اگر کسی کو یہ اشکال ہو کہ ابورافع کو آپ ﷺ سے بار بار غسل کرنے کا پتہ کیسے چلا جو یہ عرض کرنے کی نوبت آئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ابورافع آپ ﷺ کے خادم خاص تھے اور آپ ﷺ کے غسل کے پانی کا انتظام وہی کرتے تھے لہذا اشکال کی کوئی بات نہیں ہے۔ بہر حال حضرت ابورافع کی یہ بات سن کر آپ ﷺ نے فرمایا یہی (یعنی ہر جماع کے بعد غسل کرنا) زیادہ ازگی (یعنی عند اللہ زیادہ اجر و ثواب کا باعث) ہے اور اطیب (یعنی دل کو بہت زیادہ اچھا رکھنے والا) ہے اور اطہر (یعنی جسم کو بہت زیادہ صاف ستھرا رکھنے والا) ہے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا حضرت انسؓ کی حدیث (یعنی اس سے پہلے والی حدیث نمبر ۲۱۸) اس سے (یعنی حضرت ابورافع کی حدیث یعنی حدیث نمبر ۲۱۹) سے زیادہ صحیح ہے۔

(نوٹ) واضح رہے کہ یہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں اور دونوں میں دودن کے دو واقعے منقول و مذکور ہیں لہذا دونوں میں تعارض والی کوئی بات نہیں ہے۔ اور ایک ہی واقعہ مانا جائے تو پھر وہ بات ہے جو امام ابوداؤد نے کہی ہے مگر انہوں نے بھی عدم صحیح اور صحیح کی بات نہیں کہی ہے بلکہ اصح اور صحیح کی بات کہی ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۱۹)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۳۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ عبدالرحمن بن ابی رافع:۔ حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ان کو عبدالرحمن

بن ابی رافع کے ساتھ ساتھ عبدالرحمن ابن فلان بن ابی رافع بھی کہا جاتا ہے، اور یہ حماد بن سلمہ کے شیخ ہیں، مقبول راوی ہیں اور چوتھے طبقہ میں آتے ہیں۔

۴۔ سلمیٰ:۔ یہ ابورافع القبطی مولیٰ رسول اللہ ﷺ کی بہن اور عبدالرحمن بن ابی

دافع کی پھوپھی ہیں، ان کو ابنِ حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ابنِ قطن نے لا تعرف مجهول کہا ہے اور حافظؒ نے مقبول راوی کہا اور تیسرے طبقہ میں قرار دیا ہے۔

۵۔ أبورافعؒ:۔ یہ أبورافع القبطی مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ حافظؒ نے ان کے نام کے بارے میں چار قول لکھے ہیں (۱) ان کا نام ابراہیم ہے (۲) اسلم ہے (۳) ثابت ہے (۴) ان کا نام ہرْمَز ہے۔ نیز لکھا ہے کہ صحیح قول کے مطابق حضرت علیؓ کے دورِ خلافت کے بالکل شروع میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۶۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔  
۷۔ أنسؓ:۔ آپؐ کے لئے حدیث نمبر (۴) دیکھیں۔

الحديث / ۲۲۰۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ عَاصِمِ الْأَحْوَلِ عَنْ أَبِي الْمُثَوِّكِلِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ أَهْلُهُ ثُمَّ بَدَأَهُ أَنْ يُعَاوِدَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وَضُوءًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۰:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے عمرو بن عون نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں حفص بن غیاث نے خبر دی (حفص نے) عاصم احوّل سے روایت کیا انہوں نے ابوالمؤکل سے انہوں نے ابوسعید خدریؒ سے (ابوسعید خدریؒ نے) نبی کریم ﷺ سے (روایت کیا یہ کہ آپ ﷺ نے) فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے (یعنی جماع کرے) اور اچھا لگے اس کو دوبارہ کرنا (یعنی دوبارہ جماع کرنا چاہے) تو ان دونوں (جماعوں) کے درمیان ایک وضو کر لے (یعنی جیسا نماز کے لئے وضو کیا جاتا ہے ویسا ہی شرعی وضو کر لے)۔ واضح رہے کہ جمہور کے نزدیک یہ حدیث استحباب پر محمول ہے۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۲۰)

- ۱۔ عمرو بن عون:- یہ عمرو بن عون ابو عثمان الواسطی ہیں دیکھیں حدیث (۴۲)۔
- ۲۔ حفص بن غیاث:- یہ حفص بن غیاث ابو عمر الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۱۶۲۔
- ۳۔ عاصم الأحول:- یہ عاصم بن سلیمان الأحول البصری ہیں دیکھیں حدیث ۸۲۔
- ۴۔ ابو المتوکل الناجی:- یہ علی بن ذؤاد (یا علی بن داؤد) الساجی ابو المتوکل الناجی البصری ہیں، اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۰۸ھ بتایا اور ایک قول اس سے پہلے کا بھی نقل کیا ہے۔
- ۵۔ أبو سعید الخدریؒ:- آپؓ کے لئے حدیث نمبر (۶۶) دیکھیں۔

## (۸۷) بَابُ الْجُنْبِ يَنَامُ

## جنبی کے (غسل کئے بغیر) سونے بیان (۸۷)

الحديث ۲۲۱ / - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّهُ قَالَ: ((ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ تَصَيَّبَهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: تَوَضَّأَ وَاغْتَسَلَ ذَكَرَكَ ثُمَّ نَمَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۱:- فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے (امام) مالک سے روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے یہ کہ انہوں نے (یعنی عبد اللہ بن عمرؓ نے) بیان کیا کہ (ایک مرتبہ حضرت) عمر بن خطابؓ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا یہ کہ ان کو رات میں جنابت لاحق ہو جاتی ہے (یعنی نہانے کی حاجت ہوتی ہے تو کیا کرنا چاہئے یعنی غسل کر کے سونا چاہئے یا کوئی اور شکل اختیار کی جاسکتی ہے) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (ایسی



شکل میں فوراً سونے سے پہلے نہانے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ تم ایسا کر لیا کرو (وضو کر لیا کرو اور اپنا ذکر (یعنی شرمگاہ) دھولیا کرو (اور) پھر سو جایا کرو۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۱)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمة القعنبي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ مالک:۔ یہ مالک بن انس الأصبہی مشہور امام فقہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ عبد اللہ بن دینار:۔ یہ عبد اللہ بن دینار القرشي العدوي، أبو عبد الرحمن المدنی ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ عبد اللہ بن عمرؓ کے آزاد کردہ ہیں، ثقہ راوی ہیں چوتھے طبقہ میں آتے ہیں اور سن وفات ۱۲۷ھ بتایا ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن عمرؓ:۔ یہ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۵۔ عمر بن الخطابؓ:۔ آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ اور مسلمانوں کے خلیفہ دوم ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۲)۔

### (۸۸) بَابُ الْجُنْبِ يَأْكُلُ

جنبی کے (غسل کئے بغیر) کھانے کا بیان (۸۸)

الحديث / ۲۲۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ وَفُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ وَهُوَ جُنْبٌ تَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۲:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے مسدد اور قتیبہ نے بیان کیا ان دونوں نے کہا کہ ہم سے سفیان نے بیان کیا (سفیان نے) زہری سے روایت کیا (زہری نے) ابو

سلمہ سے (ابو سلمہ) نے حضرت عائشہؓ سے (یہ کہ انہوں نے) بیان کیا یہ کہ نبی کریم ﷺ (کا یہ معمول) تھا (کہ) جب جنبی ہونے کی حالت میں سونے کا ارادہ فرماتے (تو) اپنا نماز والا وضو کرتے (یعنی شرعی اور مکمل وضو کر کے سو جاتے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۲)

- ۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ قتیبہ بن سعید:۔ یہ قتیبہ بن سعید الثقفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔
- ۳۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن عیینہ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۴۔ الزہری:۔ یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۵۔ أبو سلمة:۔ یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۶۔ عائشہؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### الحديث / ۲۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ

عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، زَادَ: ((وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ وَهُوَ جُنُبٌ غَسَلَ يَدَيْهِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ فَجَعَلَ قِصَّةَ الْأَكْلِ قَوْلَ عَائِشَةَ مَقْصُورًا. وَرَوَاهُ صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَخْضَرِ عَنِ الزُّهْرِيِّ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ أَوْ أَبِي سَلَمَةَ. وَرَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يُونُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَمَا قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۳:۔ فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے محمد بن الصباح البرزازی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن مبارک نے بیان کیا (ابن مبارک نے) یونس سے روایت کیا (یونس

(نے) زہری سے روایت کیا انہیں کی سند اور مضمون کو (یعنی سفیان ثوری کی مذکور بالا حدیث اور سند کے مضمون کو۔ لیکن یونس نے زہری سے جو روایت نقل کی اس میں یہ) اضافہ کیا (یعنی سفیان کے مقابلہ میں مزید یہ بات بھی نقل کی) اور جب (آپ ﷺ) جنبی ہونے کی حالت میں (کسی چیز کے) کھانے کا ارادہ فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دھو لیتے (یعنی نہ غسل فرماتے، نہ وضو فرماتے بلکہ صرف اپنے ہاتھوں کو دھوتے اور کھا لیتے)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اور اسی حدیث کو یونس سے (ابن مبارک کے ساتھ ساتھ) ابن وہب نے (بھی) روایت کیا ہے اور انہوں نے اس کھانے والی بات کو (آپ ﷺ) تک مرفوع کرنے کی بجائے حضرت عائشہؓ کا قول موقوف قرار دیا ہے (یعنی غیر مرفوع اور قول موقوف کر کے بیان کیا ہے)۔ نیز اس روایت کو (یونس کے ساتھ ساتھ) زہری سے صالح بن ابی الاخضر نے (بھی) روایت کیا ہے (اور بالکل) ویسے ہی کہا ہے جیسے کہ ابن مبارک نے کہا ہے (یعنی بحالت جنابت کھانے اور سونے والی دونوں باتوں کو ابن مبارک کی طرح مرفوعاً ہی بیان کیا ہے) الا یہ کہ انہوں نے (یعنی صالح نے اپنی روایت میں بالشک) عن عروۃ أو أبي سلمة (عن عائشہؓ) کہا ہے (جبکہ ابن مبارک نے اپنی روایت میں بالتعین اور بدون شک عن أبي سلمة عن عائشہؓ کہا ہے)۔ نیز اس روایت کو (ابن مبارک کے ساتھ ساتھ یونس سے) اوزاعی نے (بھی) روایت کیا ہے (مگر انہوں نے اپنی روایت میں) عن یونس عن الزہری عن النبی ﷺ کہا ہے (یعنی انہوں نے عن أبي سلمة عن عائشہؓ دو واسطوں کو حذف کر کے مرسل روایت کیا ہے۔ لیکن باقی روایت کو بالکل اسی طرح) بیان کیا ہے جیسے کہ ابن مبارک نے روایت کیا ہے (یعنی بحالت جنابت کھانے اور سونے والی دونوں باتوں کو ذکر کیا ہے جیسے کہ ابن مبارک نے اپنی روایت میں دونوں باتوں کو ذکر کیا ہے)۔

(بہر حال مصنفؒ نے ان ساری تعلیقات کو اس لئے ذکر کیا ہے تاکہ ابن مبارک کی روایت خوب

مضبوط اور قوی ہو جائے کیونکہ ان سب سے بھی ابن مبارک کی روایت کی طرح یہی پتہ چل رہا ہے کہ جنبی اگر بغیر غسل کئے سونا چاہے تو وضو کر لے اور سو جائے۔ اور بغیر غسل کئے کھانا چاہے تو صرف اپنے ہاتھوں کو دھو کر بھی کھا سکتا ہے یعنی کھانے کے لئے نہ وضو ضروری ہے اور نہ غسل۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۳)

۱۔ محمد بن الصباح:۔ یہ محمد بن الصباح البزاز أبو جعفر الرازی البغدادی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۵)۔

۲۔ ابن المبارک:۔ یہ عبد اللہ بن مبارک ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۳۔ یونس:۔ یہ یونس بن زید الأیلی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۴۔ الزہری:۔ یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۶۔ ابن وَهْب:۔ یہ عبد اللہ بن وَهْب الفہری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۷۔ یونس:۔ یہ یونس بن زید الأیلی ہی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۸۔ صالح بن أبي الأخضر:۔ یہ صالح بن أبي الأخضر الیمامی البصری ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۲۱۸)۔

۹۔ عروۃ:۔ یہ عروۃ بن الزبیر ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۰۔ أبو سلمة:۔ یہ عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عوف ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۱۱۔ الأوزاعي:۔ یہ عبد الرحمن بن عمرو بن یحمد أبو عمرو الشامی ہیں، اصلاً

دمشق کے رہنے والے تھے لیکن بعد میں بیروت منتقل ہو گئے تھے اور پھر وہیں رہتے ہوئے وفات پائی، یہ

بڑے ائمہ دین میں سے ایک ہیں، حافظ نے ان کو ”الفقیہ ثقة جلیل“ لکھا ہے اور ساتویں طبقہ میں

سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۸ھ بتایا ہے۔ اور صاحب المنہل نے سن پیدائش ۸۸ھ اور سن وفات ۱۵۸ھ لکھا ہے۔ نیز لکھا ہے کہ ان کو جو الأوزاعی کہا جاتا ہے یہ ان کے گاؤں أوزاع کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہا جاتا ہے۔ بعض کا خیال یہ ہے کہ یہ ایک قبیلہ کی یعنی ہمدان کی یا حمیر کی شاخ ہے اور اس کی طرف نسبت کرتے ہوئے انکو الأوزاعی کہا جاتا ہے۔

### (۸۹) بَابُ مَنْ قَالَ الْجُنُبُ يَتَوَضَّأُ

اس شخص (کی دلیل) کا بیان جو یہ کہتا ہے کہ جنبی کو (کھانے اور سونے کے لئے) وضو کرنا چاہئے (۸۹)

الحديث / ۲۲۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوَضَّأَ تَعْنِي وَهُوَ جُنُبٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۴:- فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یحییٰ نے انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (شعبہ نے) روایت کیا حکم سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے (اسود نے) حضرت عائشہؓ سے یہ کہ نبی کریم ﷺ (کا معمول) تھا کہ جب کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضو کر لیتے۔ یعنی جب آپ ﷺ جنبی ہونے کی حالت میں (بغیر غسل کئے ہوئے کھانے یا سونے کا ارادہ فرماتے تو وضوء فرما کر سوتے اور کھاتے تھے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۴)

- ۱- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲- یحییٰ:- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳- شعبہ:- یہ شعبہ بن الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۴۔ الحکم:- یہ الحکم بن عتیبہ الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔

۵۔ ابراہیم:- یہ ابراہیم النخعی ہیں دیکھیں۔ حدیث نمبر (۷)۔

۶۔ الأسود:- یہ الأسود بن یزید ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔

۷۔ عائشہؓ:- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۲۵۔ حَدَّثَنَا مُوسَى \_ يَعْنِي ابْنَ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي

ابْنَ سَلَمَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا عَطَاءُ الْخُرَّاسَانِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ أَوْ نَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ)) . قَالَ أَبُو دَاوُدَ : بَيْنَ يَحْيَى بْنِ يَعْمَرَ وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ رَجُلٌ . وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَابْنُ عُمَرَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو : ((الْجُنُبُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ تَوَضَّأَ)) .

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۵:- امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے موسیٰ یعنی (موسیٰ) بن

اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے حماد یعنی (حماد) بن سلمہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو عطاء خراسانی نے یحییٰ بن یعمر سے نقل کرتے ہوئے خبر دی (یحییٰ بن یعمر) نے روایت کیا عمار بن یاسر سے یہ کہ نبی کریم ﷺ نے سہولت (ورخصت) دی تھی جنبی کے لئے وضو کر لینے (پراکتفاء کرنے کی) جب وہ کھانے، پینے یا سونے (کا ارادہ کرے۔ یعنی جنبی بغیر غسل کئے وضو کر کے کھا، پی اور سو سکتا ہے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث (کی سند) میں یحییٰ بن یعمر اور عمار بن یاسر کے درمیان ایک

شخص اور ہے (جو یہاں مذکور نہیں ہے یعنی یحییٰ نے بیچ کا واسطہ حذف کر کے اس روایت کو ڈاکٹر عمار بن یاسر سے ذکر اور بیان کیا ہے لہذا یہ حدیث منقطع ہوگی اور ضعیف ہوگی لیکن یہ ضعف ختم ہو جائے گا اُن بہت سی روایات کی وجہ سے جو جنبی کے کھانے، پینے اور سونے کے ارادہ کے وقت استحباب وضو پر دال ہیں)۔

اور حضرت علی بن ابی طالبؓ، ابن عمرؓ اور عبداللہ بن عمرؓ نے کہا (یعنی وہ کہتے تھے کہ) جب جنبی کھانے کا

قصہ کرے تو وضو کر لے (یعنی وضو کر کے کھائے۔ واضح رہے کہ مصنفؒ نے ان حضرات کے اقوال کا ذکر کر کے یہ بتانا چاہا ہے کہ کھانے وغیرہ کے لئے جنبی کا وضو کر لینا جس طرح مرفوعاً ثابت ہے ویسے ہی موقوفاً بھی ثابت ہے چنانچہ ان مذکورہ بالا حضرات کے علاوہ شہاد بن اوس اور زید بن ثابت وغیرہ سے بھی اسی طرح کے اقوال ثابت ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۵)

۱۔ موسیٰ:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ عطاء الخراسانی:۔ یہ عطاء بن اُبی مسلم عبد اللہ (و یقال مسیرۃ) الأزدی

أبو ایوب (و یقال أبو عثمان) البلخی الخراسانی ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ صدوق راوی ہیں مگر کثیر الوہم ہیں نیز ارسال و تدلیس بھی کیا کرتے تھے، اور پانچویں طبقہ میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۳۵ھ بتایا ہے۔

۴۔ یحییٰ بن یَعْمُر:۔ یہ یحییٰ بن یَعْمُر أبو سلیمان المروزی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۱۹۰۔

۵۔ عمار بن یاسر:۔ آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

۶۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتابؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ رجل:۔ اس رجلؒ کی تعیین کے بارے میں علامہ خلیل احمد سہارنپوریؒ وغیرہ شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ اس کی تعیین نہ ہو سکی کہ یہ رجل کون ہیں۔

۸۔ علی بن اُبی طالبؓ:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۹۔ ابن عمرؓ:۔ یہ عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۱۰۔ عبد اللہ بن عمروؓ:۔ آپؓ عبد اللہ بن عمرو بن العاصؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۳۷۔

(۹۰) بَابُ الْجُنُبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ

جنبی کے نہانے میں دیر کرنے کا بیان (۹۰)

الحديث ۲۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْتَمِرٌ ح. وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ

بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ عُبَادَةَ  
بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ غُضَيْفِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ ((قُلْتُ لِعَائِشَةَ: أَرَأَيْتِ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ أَوْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رَبُّمَا  
اغْتَسَلَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبُّمَا اغْتَسَلَ فِي آخِرِهِ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ. الْحَمْدُ لِلَّهِ  
الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. قُلْتُ: أَرَأَيْتِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُؤْتِرُ أَوَّلَ  
اللَّيْلِ أَمْ فِي آخِرِهِ؟ قَالَتْ: رَبُّمَا أُوْتِرَ فِي أَوَّلِ اللَّيْلِ وَرَبُّمَا أُوْتِرَ فِي آخِرِهِ.  
قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً. قُلْتُ: أَرَأَيْتِ، رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ يَجْهَرُ بِالْقُرْآنِ أَوْ يُخَافِتُ بِهِ؟ قَالَتْ: رَبُّمَا جَهَرَ بِهِ وَرَبُّمَا  
خَفَتِ. قُلْتُ: اللَّهُ أَكْبَرُ. الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَ فِي الْأَمْرِ سَعَةً)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۶:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں

نے کہا کہ ہم سے معتمر نے بیان کیا تحویل سند (دوسری سند) اور فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے احمد بن  
حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے اسماعیل بن ابراہیم نے بیان کیا اُن دونوں (یعنی معتمر اور  
اسماعیل) نے کہا کہ ہم سے برد بن سنان نے بیان کیا انہوں نے (روایت کیا) عبادۃ بن نسی سے انہوں  
نے غضیف بن حارث سے (غضیف نے) کہا کہ میں نے حضرت عائشہؓ سے عرض کیا: کیا آپ نے



رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے جنابت کا غسل کرتے ہوئے اول شب میں یا آخر شب میں؟ (یعنی مجھے اس سلسلہ میں بتائیے تو حضرت عائشہؓ نے) کہا کہ کبھی آپ ﷺ غسل (غسل جنابت) فرماتے اول شب میں اور کبھی غسل فرماتے آخر شب میں (معلوم ہوا کہ جنبی کے لئے آخر شب تک غسل کو مؤخر کرنا اور نہانے میں دیر کرنا جائز ہے)۔ (حضرت غصیف کہتے ہیں کہ) میں نے (اس گنجائش پر خوش ہوتے ہوئے اور بطور تعجب) کہا اللہ اکبر! (اللہ سب سے بڑا ہے اس کی شان بہت بلند و بالا ہے اور) تمام تعریفیں ہیں اس اللہ کے لئے جس نے کام میں آسانی کر دی (یعنی لاکھ لاکھ شکر ہے اُس ذاتِ لاشریک کا جس نے دین میں آسانی رکھی چنانچہ غسل جنابت میں بھی تاخیر کرنے کو جائز رکھا اور فی الفور واجب قرار نہیں دیا۔ اور پھر) میں نے عرض کیا: کیا آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کو اول شب یا آخر شب میں وتر پڑھتے ہوئے دیکھا ہے (یعنی مجھے اس بارے میں بھی بتا دیجئے۔ تو حضرت عائشہؓ نے) فرمایا کہ آپ ﷺ کبھی اول شب میں وتر پڑھتے تھے اور کبھی آخر شب میں وتر پڑھتے تھے (حضرت غصیف کہتے ہیں کہ) میں نے (پھر اس گنجائش و آسانی پر تعجب کرتے ہوئے) کہا اللہ اکبر! (اللہ سب سے بڑا ہے، اور) کل کی کل تعریف (اور لاکھوں و لاکھ شکر ہے) اُس اللہ کا جس نے دین میں آسانی رکھی (چنانچہ وتر کو شروع رات اور آخر رات میں یعنی دونوں طرح پڑھنے کی اجازت دی۔ حضرت غصیف کہتے ہیں کہ پھر) میں نے کہا: کیا آپؐ نے رسول اللہ ﷺ کو زور سے (بلند آواز سے) قرآن پڑھتے ہوئے یا آہستہ آواز میں پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ (یعنی مجھے اس بارے میں بھی بتا دیجئے تو حضرت عائشہؓ نے جواب دیتے ہوئے) فرمایا کہ کبھی زور سے (یعنی بلند آواز سے) اس کو (یعنی قرآن کریم کو) پڑھتے تھے اور کبھی آہستہ (آواز سے) پڑھتے تھے (حضرت غصیف کہتے ہیں کہ) میں نے (پھر خوش ہو کر بطور تعجب) کہا اللہ اکبر! (اللہ سب سے بڑا ہے، اس کی شان سب سے بلند و بالا ہے اور) کل کی کل تعریفیں (اور لاکھوں و لاکھ شکر ہے) اُس اللہ کا جس نے دین میں آسانی کی (چنانچہ قرآن کریم کو بلند آواز سے اور آہستہ دونوں طرح پڑھنے کی اجازت اپنے نبی

ﷺ کے ذریعہ ہمیں دلوادی۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۲۶)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ معتمر:۔ یہ معتمر بن سلیمان التیمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۲)۔

۳۔ أحمد بن حنبل:۔ یہ مشہور امام فقہ أحمد بن محمد بن حنبل ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۲۷)۔

۴۔ إسماعیل بن إبراهيم:۔ یہ إسماعیل بن إبراهيم المعروف بابن علیہ ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۲۱۰)۔

۵۔ بُرْدُ بْنُ سَنَانٍ:۔ یہ برد بن سنان الدمشقی أبو العلاء البصري ہیں۔ حافظ نے ان کو

صدق راوی لکھا ہے نیز لکھا ہے کہ ان پر قدریہ ہونے کا الزام ہے۔ اور ان کو پانچویں طبقہ میں سے قرار

دیا ہے۔ اور صاحب المنہل نے ابن مدینی کے حوالہ سے ان کو ضعیف بھی لکھا ہے اور سن وفات ۳۵ھ بتایا

ہے۔

۶۔ عبادۃ بن نسی:۔ یہ عبادۃ بن نسی أبو عمرو الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۱۵۸۔

۷۔ غُضَیْفُ بن الحارث:۔ ان کے نام کے بارے میں شرح حضرات نے دو قول لکھے ہیں

(۱) ان کا نام غُضَیْفُ ہے (۲) غُطَیْفُ باطاء ہے۔ بہر حال یہ ابن الحارث بن زنیہ السکونی

أبو أسماء الحمصي ہیں۔ انہوں نے نبی کریم ﷺ کا زمانہ پایا ہے مگر ان کے صحابی ہونے میں اختلاف

ہے۔ بہر حال ابن سعد اور دارقطنی وغیرہ نے ان کو ثقہ تابعی لکھا ہے، ان کی وفات کچھ اوپر ۶۰ھ میں

مروان بن الحکم کے زمانہ حکومت میں ہوئی ہے۔

۸۔ عائشۃ:۔ آپ ام المؤمنینؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث ۲۲۷- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيٍّ

بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ جَرِيرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَجِيٍّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ وَلَا كَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۷:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے حفص بن عمر نمری نے بیان

کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے شعبہ نے بیان کیا (شعبہ نے) علی بن مدرک سے روایت کیا انہوں نے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے عبد اللہ بن نجی سے انہوں نے اپنے والد سے (ان کے والد) نے حضرت علی بن ابی طالبؑ سے روایت کیا (حضرت علیؑ نے) نعی کریم ﷺ سے روایت کیا (یہ کہ آپ ﷺ نے) فرمایا کہ نہیں داخل ہوتے فرشتے اس گھر کے اندر (یعنی انسانوں کے رہنے کی اس جگہ میں) جس میں تصویر ہو، نہ (اُس گھر میں جس میں) کتا ہو اور نہ (نہ اُس گھر میں جس میں) کوئی جنبی ہو (یعنی ایسا جنبی جو غسل کرنے میں سستی کرے اور اس کی یہ عادت بن چکی ہو کہ غسل کو اتنا مؤخر اور دیر سے کرتا ہو کہ نماز کا وقت بھی نکل جاتا اور ختم ہو جاتا ہو)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۷)

۱- حفص بن عمر:- یہ حفص بن عمر بن حارث النمیری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۳-

۲- شعبہ:- یہ شعبہ بن الحجاج الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳- علی بن مدرک:- یہ علی بن مدرک النخعی أبو مدرک الکوفی ہیں، صدوق

وثقہ راوی ہیں ۱۲۰ھ میں وفات ہوئی۔

۴- ابوزرعہ:- ان کا نام ہرم یا عبد اللہ ہے۔ بہر حال یہ ابوزرعہ بن عمرو بن جریر بن

عبداللہ البجلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔

۵۔ عبداللہ بن نُجَی: یہ عبداللہ بن نُجَی بن اُسَد (یا ابن سَلَمَۃ) الحضرمی، أبو لقمان الکوفی ہیں صدوق راوی ہیں، تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔

۶۔ عن أبیه: اس کی ضمیر مجرور کا مرجع عبداللہ بن نُجَی ہیں لہذا ابوہ سے مراد حضرت عبداللہ بن نُجَی کے والد نُجَی بن اُسَد (یا ابن سَلَمَۃ) ابن خَلِیْبَۃ الحضرمی الکوفی ہیں، مقبول راوی ہیں تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔

۷۔ علی بن اَبی طالبؑ: آپؑ مشہور صحابی رسول ﷺ اور مسلمانوں کے خلیفہ رابع ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث / ۲۲۸۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَنَامُ وَهُوَ جُنْبٌ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَمَسَّ مَاءً)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَاسِطِيُّ قَالَ سَمِعْتُ يَزِيدَ بْنَ هَارُونَ يَقُولُ: هَذَا الْحَدِيثُ وَهُمْ يَعْني حَدِيثَ أَبِي إِسْحَاقَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۸: امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں سفیان نے خبر دی (سفیان نے) ابواسحاق سے روایت کیا انہوں نے اسود سے انہوں نے (حضرت) عائشہ سے۔ (یہ کہ حضرت عائشہؓ نے) فرمایا کہ: رسول اللہ ﷺ (کبھی کبھی) پانی کو چھوئے بغیر جنبی ہونے کی حالت (ہی) میں سو جایا کرتے تھے (یعنی بیانِ جواز کے لئے کبھی کبھی بحالتِ جنابت سونے کے لئے نہ وضو فرماتے اور نہ غسل)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے حسن بن علی واسطی نے بیان کیا (اور) فرمایا کہ میں نے یزید بن ہارون کو (اس مذکورہ حدیث نمبر (۲۲۸) کے بارے میں) یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ حدیث یعنی

ابو اُتخ کی حدیث (جو انہوں نے عنِ الأسود عن عائشۃؓ کہہ کر بیان کی ہے) وہم ہے (یعنی خطا اور غلط ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۸)

۱۔ محمد بن کثیر:۔ یہ محمد بن کثیر العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۴)۔

۲۔ سفیان:۔ یہ سفیان الثوري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۳۔ أبو إسحاق:۔ یہ عمرو بن عبد اللہ أبو إسحاق السبيعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۶)۔

۴۔ الأسود:۔ یہ أسود بن یزید بن قیس ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔

۵۔ عائشۃؓ:۔ آپ ام المؤمنین عائشۃ بنت أبي بکر صدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۱۸۔

۶۔ أبوداؤد:۔ آپ مصنف کتاب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ الحسن بن علي:۔ یہ الحسن بن علي بن راشد الواسطي، البصري ہیں۔ صدوق راوی ہیں مگر ان پر تدلیس کا الزام ہے۔ دسویں طبقہ میں آتے ہیں۔ ۲۳۳ھ میں وفات ہوئی ہے۔

۸۔ یزید بن ہارون:۔ یہ یزید بن ہارون السلمي، أبو خالد الواسطي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۳)۔

### (۹۱) بَابُ فِي الْجُنُبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ

یہ باب ہے جنبی کے قرآن کریم کو پڑھنے کے حکم کے بارے میں (یعنی کیا جنبی قرآن کریم پڑھ سکتا ہے یا نہیں) (۹۱)

الحديث ۲۲۹۔ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَةَ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَمَةَ، قَالَ: ((دَخَلْتُ عَلَى عَلِيٍّ أَنَا وَرَجُلَانِ، رَجُلٌ مِنَّا وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي

أَسَدٌ أَحْسَبُ فَبَعَثَهُمَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَجْهًا وَقَالَ: إِنَّكُمَا عَلِيجَانِ فَعَالِجَانِ عَنْ دِينِكُمَا، ثُمَّ قَامَ فَدَخَلَ الْمَخْرَجَ، ثُمَّ خَرَجَ فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَخَذَ مِنْهُ حَفْنَةً فَتَمَسَّحَ بِهَا، ثُمَّ جَعَلَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَأَنْكَرُوا ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنَ الْخَلَاءِ فَيُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ وَيَأْكُلُ مَعَنَا اللَّحْمَ، وَلَمْ يَكُنْ يَحْبِبُهُ أَوْ قَالَ يَحْزِرُهُ عَنِ الْقُرْآنِ شَيْءٌ إِلَّا لَيْسَ الْجَنَابَةُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۲۹:- امام الوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے شعبہ نے بیان کیا (شعبہ نے) عمرو بن مَرْہ سے روایت کیا انہوں نے عبد اللہ بن سلمہ سے (عبد اللہ بن سلمہ) نے کہا میں اور دواؤدی حضرت علیؑ کے پاس گئے (ان دواؤدیوں میں سے) ایک تو ہم ہی میں سے (یعنی ہمارے ہی قبیلہ بنو مراد میں سے تھا) اور ایک میرا گمان یہ ہے کہ وہ قبیلہ بنو اسد میں سے تھا۔ تو حضرت علیؑ نے ان دونوں کو ایک ہی طرف بھیجا (یعنی عامل بنا کر بھیجا یا کسی اور کام سے کہیں بھیجا) اور فرمایا کہ تم دونوں طاقتور ہو (قوی ہو اور زور آور ہو) لہذا تم اپنے دین کے لئے قوت و زور کرو (یعنی اپنے دین کی محافظت و مدافعت میں اپنی طاقت و قوت کا استعمال کرنا) پھر (حضرت علیؑ) اٹھے اور بیت الخلاء گئے، (جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر) واپس آئے تو پانی منگوا یا اور اس (پانی) میں سے ایک چلو پانی لیکر اُس سے (اپنے دونوں ہاتھوں کو) دھویا (اور) پھر (یعنی بغیر مکمل وضو کئے) قرآن کریم پڑھنے لگے۔ تو انہوں نے (یعنی اس وقت موجود حضرات نے) اس کو (یعنی بغیر کامل وضو کے قراءت قرآن کو) بُرا جانا (اور عجیب سی بات سمجھی کیونکہ ان کا تو یہ اعتقاد تھا کہ بغیر وضو کے قرآن کریم کا پڑھنا جائز نہیں ہے) تو (ان کا جواب دیتے ہوئے حضرت علیؑ نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ بیت الخلاء سے واپس تشریف لاتے اور (بغیر وضو شرعی کئے ہوئے ہی) ہمیں قرآن کریم پڑھانے لگتے، اور (اسی طرح ایسا بھی ہوتا کہ آپ ﷺ بیت الخلاء سے باہر تشریف لاتے اور) ہمارے ساتھ (بغیر وضو کئے ہوئے) گوشت کھانے لگتے (اور ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہمارے ساتھ گوشت کھاتے اور پھر بغیر وضو کئے

ہی ہمسکو قرآن کریم پڑھانے لگتے تھے)، اور سوائے جنابت کے کوئی (بھی) چیز آپ ﷺ کو قرآن کریم (کے پڑھنے، پڑھانے) سے نہیں روکتی تھی (یعنی آپ ﷺ صرف حالت جنابت میں قرآن کریم کے پڑھنے پڑھانے سے رکتے تھے اس کے علاوہ ہر حال میں قراءت قرآن فرمالتے تھے)۔ (بہر حال اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ قرآن کریم کی تلاوت بحالت جنابت نہیں کی جاسکتی ہاں بغیر وضو کے کی جاسکتی ہے اور جمہور کا یہی مسلک ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۲۹)

۱۔ حفص بن عمر:۔ یہ حفص بن عمر الحارث أبو عمرو الخوضی البصری ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۲۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ عمرو بن مّرۃ:۔ یہ عمرو بن مّرۃ بن عبد اللہ بن طارق بن الحارث الجملی المرادی، أبو عبد اللہ الکوفی ہیں، ثقہ راوی ہیں، نہایت عابد و متقی شخص تھے لیکن ان پر مرجہ ہونے کا الزام ہے۔ اور پانچویں طبقے میں آتے ہیں، وفات ۱۱۶ھ یا ۱۱۸ھ میں ہوئی۔

۴۔ عبد اللہ بن سلیمۃ:۔ یہ عبد اللہ بن سلیمۃ (بکسر اللام) المرادی، الکوفی ہیں، صدوق راوی ہیں۔ لیکن آخر میں ان کا حافظہ گڑبڑا گیا تھا۔ ان کا شمار پانچویں طبقہ میں ہے۔

۵۔ علی:۔ آپ علی بن ابی طالبؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

### (۹۲) بَابُ فِي الْجُنُبِ يُصَافِحُ

یہ باب ہے جنبی کے مصافحہ کرنے کے بیان میں (۹۲)

الحديث / ۲۳۰۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فَأَهْوَى إِلَيْهِ، فَقَالَ: إِنِّي جُنُبٌ. فَقَالَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ لَيْسَ بِنَجَسٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۰:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا مسدّد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا تھی نے انہوں نے نقل کیا مسعر سے انہوں نے اصل سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے حضرت حذیفہؓ سے یہ کہہ کر یہ بھی ﷺ اُن سے ملے تو (آپ ﷺ نے مصافحہ کرنے کے لئے اپنا دست مبارک) ان کی طرف (یا آپ ﷺ بقصد مصافحہ ان کی طرف مائل ہوئے اور جھکے) تو انہوں نے کہا کہ میں جنبی ہوں (یعنی حضرت حذیفہؓ نے جنبی ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو نجس و ناپاک سمجھا اور بطور اطلاع و معذرت آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان نجس (ناپاک) نہیں ہوتا (یعنی جنابت نجاست حکمی ہے جس کی وجہ سے مسلمان کا بدن یا پسینہ نجس نہیں ہو سکتا اس لئے تمہیں بحالت جنابت مصافحہ کرنے، کسی کے ساتھ ملنے بیٹھنے اور کھانا کھانے میں کوئی حرج نہیں ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۰)

۱۔ مسدّد:- یہ مسدّد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ یحییٰ:- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۳۔ مسعر:- یہ مسعر بن کدام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۸)۔

۴۔ واصل:- یہ واصل بن حیان الأحدب الأسدی، الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”ثقة، ثبت“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۲۰ھ لکھا ہے۔

۵۔ ابو وائل:- یہ شقیق بن سلمة أبو وائل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۲)۔

۶۔ حذیفہ:- آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ حذیفہ بن الیمانؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۳۔



الحديث / ۲۳۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ وَبِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ بَكْرِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: لَقِينِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي طَرِيقٍ مِّنْ طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخْتَنَسْتُ فَذَهَبْتُ فَأَغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ: أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا فَكِرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ عَلَىٰ غَيْرِ طَهَارَةٍ. فَقَالَ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لَا يَنْجُسُ)). وَقَالَ فِي حَدِيثٍ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي بَكْرٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۱:- امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے مسددؒ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے یحییٰ اور بشر نے بیان کیا (ان دونوں حضرات نے) حمید سے روایت کیا انہوں نے بکر سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے (حضرت ابوہریرہؓ نے) فرمایا کہ مدینہ کے راستوں میں سے ایک راستہ میں آپ ﷺ کی ملاقات مجھ سے ہوئی اور میں (اس وقت) جنبی تھا تو میں (اپنے آپ کو نجس و ناپاک حسی سمجھنے کی وجہ سے) پیچھے کو کھسکا (یعنی واپس لوٹ کر) چلا گیا اور پھر غسل کر کے (آپ ﷺ کے پاس) آ گیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تم کہاں (گئے) تھے اے ابوہریرہ! حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا (یا رسول اللہ ﷺ!) میں جنبی تھا اس لئے میں نے برا جانا بغیر طہارت کے آپ ﷺ کے پاس بیٹھنے کو (اس لئے غسل کرنے کے لئے گیا تھا) تو آپ ﷺ نے (حضرت ابوہریرہؓ کے اس خیال پر کہ جنابت کی وجہ سے آدمی حسی طور پر نجس و ناپاک ہو جاتا ہے بطور تعجب) فرمایا سبحان اللہ! (یاد رکھو) بے شک مسلمان نجس نہیں ہوتا (یعنی جنابت کی وجہ سے حسی طور پر نجس و ناپاک نہیں ہوتا ہاں نجاست معنوی ضرور ہو جاتی ہے)۔

(امام ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ مسددؒ نے) یحییٰ کی حدیث میں تو بالکل اسی طرح یعنی مذکورہ

بالاسند کی طرح بطریقہ عنعنہ سند ذکر کی یعنی عن حمید عن بکر الخ کہا) لیکن بشر کی حدیث میں (ہمارے شیخ مسدد نے بجائے عنعنہ کے تحدیث کا انداز اختیار کیا یعنی) ”حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِي بُكَيْرٌ“ کہا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۱)

- ۱۔ مُسَدَّدٌ:۔ یہ مسدد بن مسرہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳۔ بشر:۔ یہ بشر بن المفضل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۶)۔
- ۴۔ حمید:۔ یہ حمید الطویل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۴)۔
- ۵۔ بُکَيْرٌ:۔ یہ بکر بن عبد اللہ المزنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔
- ۶۔ أبو رافع:۔ یہ نفع بن رافع الصائغ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱۶)۔
- ۷۔ أبو ہریرۃؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

### (۹۳) بَابُ فِي الْجُنُبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ

یہ باب ہے جنبی کے مسجد میں داخل ہونے کے بیان میں (یعنی کیا جنبی کے لئے مسجد میں داخل ہونا جائز ہے یا نہیں) (۹۳)

الحديث / ۲۳۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَفْلَتْ بَنْ خَلِيفَةَ قَالَ حَدَّثَنِي جَسْرَةُ بَنْتٌ دِجَاجَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَوُجُوهُُ يَبُوتُ أَصْحَابُهُ شَارِعَةً فِي

الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ، ثُمَّ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَمْ يَصْنَعْ الْقَوْمُ شَيْئاً رَجَاءً أَنْ تَنْزِلَ فِيهِمْ رُحْصَةٌ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ بَعْدُ فَقَالَ: وَجْهُوا هَذِهِ الْبُيُوتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَإِنِّي لَا أُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَلَا جُنُبٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ فُلَيْتُ الْعَامِرِيُّ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۲:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا مسد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد الواحد بن زیاد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا اقلت بن خلیفہ نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا جسرہ بنت دجلہ نے (جسرہ) نے کہا کہ میں نے سنا حضرت عائشہؓ کو فرماتے ہوئے کہ: آئے رسول اللہ ﷺ (ایک دن) اور آپ ﷺ کے صحابہ کے گھروں کے دروازے مسجد میں کو کھلے ہوئے تھے (یعنی مسجد کی طرف کو کھلے ہوئے تھے تاکہ مسجد میں جلدی سے آجاسکیں اور ایک طرف والے دوسری طرف والوں کے یہاں مسجد میں سے ہو کر جلدی سے چلے جایا کریں) تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر دو ان گھروں کو مسجد سے (یعنی ان دروازوں کا رخ مسجد کی طرف سے ہٹا کر دوسری طرف کو کر دو یعنی دوسری طرف کو یہ دروازے کھول دو اور مسجد کی طرف سے بند کر دو) پھر (کچھ وقت بعد) نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور لوگوں نے (ابھی تک اس سلسلہ میں) کچھ نہیں کیا تھا (اور اس کی وجہ تھی) اس بات کی امید کہ ان کے بارے میں شاید کوئی رخصت (وگنجائش) نازل ہو جائے (یعنی لوگوں نے آپ ﷺ کی تعمیل حکم میں اس وجہ سے تاخیر و دیر کی کہ شاید ہمارے بارے میں اس سلسلہ میں کوئی گنجائش والا حکم نازل ہو جائے) پھر آپ ﷺ ایک زمانہ کے بعد ان لوگوں کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ ان گھروں کا رخ مسجد سے پھیر دو کیونکہ میں حلال نہیں کرتا مسجد کو حائضہ اور جنبی کے لئے (یعنی آپ ﷺ نے یہ حکم ذرا زوردار انداز میں مدلل کرتے ہوئے دیا۔ اور یہ حکم آپ ﷺ نے چونکہ اس لئے دیا ہے کہ حائضہ اور جنبی کا مسجد میں سے گزر اور اس میں داخلہ نہ ہو۔ لہذا معلوم ہو گیا کہ جنبی کے لئے مسجد میں داخل

ہونا جائز نہیں ہے۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ وہ (یعنی اُفَلْتُ۔ فُلِيتُ العامريّ ہے) یعنی ان کے دو نام ہیں (۱) اُفَلْتُ بن خلیفۃ العامريّ (۲) فُلِيتُ بن خلیفۃ العامريّ۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۳۲)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۲)۔

۲۔ عبدالواحد بن زیاد:۔ یہ عبدالواحد بن زیاد العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۲)۔

۳۔ الأفلت بن خلیفۃ:۔ ان کے نام کے بارے میں دو قول ہیں (۱) ان کا نام اُفَلْتُ ہے (۲) ان کا نام فُلِيتُ ہے۔ بہر حال یہ الأفلت بن خلیفۃ یا فُلِيتُ بن خلیفۃ العامريّ، أبو حسان الکوفي ہیں۔ حافظ نے ان کو صدوق راوی لکھا ہے اور پانچویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۴۔ جَسْرَة بنت دِجاجة:۔ یہ جَسْرَة بنت دِجاجة (بکسر الدال) العامرية الکوفية ہیں۔ حافظ نے ان کو مقبول راوی لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں قرار دیا۔ العجلی نے ان کو ثقہ اور تابعیہ بتایا ہے اور ابنِ حبان نے بھی ثقات میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ عائشةؓ:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### (۹۴) بَابُ فِي الْجُنْبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ

یہ باب ہے اس جنبی کے بارے میں جو اپنے جنبی ہونے کو بھولتے ہوئے لوگوں کو

نماز پڑھانے کھڑا ہو جائے یعنی پھر کیا کرے (۹۴)

الحديث / ۲۳۳۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ زِيَادٍ

الْأَعْلَمِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ فِي صَلَاةٍ

الْفَجْرِ فَأَوْمًا بِيَدِهِ أَنْ مَكَانَكُمْ ثُمَّ جَاءَ وَرَأْسُهُ يَفْطُرُ فَصَلَّى بِهِمْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۳:- امام الوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا حماد نے انہوں نے روایت کیا زیاد الا علم سے انہوں نے حسن سے (حسن نے) حضرت ابوبکرؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے فجر کی نماز میں (یعنی ایک دن ایسا ہوا کہ آپ ﷺ نے فجر کی نماز پڑھانی شروع کر دی اور اس شروع کرنے کی صراحت بعض روایات میں تو یہ ہے کہ آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی اور آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ صحابہؓ نے بھی تکبیر تحریمہ کہلی، لیکن بعض روایات میں یہ ہے کہ آپ ﷺ مصلے پر پہنچے تھے تکبیر تحریمہ آپ ﷺ نے نہیں کہی تھی۔ بہر حال) آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ تم اپنی جگہ پر (کھڑے رہو۔ اور یہ اشارہ فرما کر آپ ﷺ گھر میں تشریف لے گئے اور غسل کیا کیونکہ آپ ﷺ غسل جنابت کرنا بھول گئے تھے) پھر آپ ﷺ تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کا سر (پانی) پکار رہا تھا (یعنی آپ ﷺ کے مبارک بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا) اور آپ ﷺ نے ان کو نماز پڑھائی۔ (یعنی جدید تکبیر تحریمہ کے ساتھ نماز پڑھائی)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۳)

- ۱- موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقري ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔
- ۲- حماد:- یہ حماد بن سلمة ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳- زیاد الأعلم:- یہ زیاد بن حسان بن قرة الباهلي البصري ہیں۔ لیکن زیاد الأعلم سے معروف و مشہور ہیں، ثقہ راوی ہیں پانچویں طبقہ میں آتے ہیں۔
- ۴- الحسن:- یہ الحسن بن أبي الحسن البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔
- ۵- أبوبکرؓ:- آپؓ نفع بن الحارث بن کلدہ بن عمرو، أبوبکرؓ الثقفی ہیں، مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں، نام کے مقابلہ میں کنیت سے زیادہ مشہور ہیں، ان کے نام کے بارے میں ایک قول

مسروح بن الحارث کا بھی ہے۔ اصلاً طائفی ہیں وہیں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے مگر بعد میں بصرہ میں رہنے لگے تھے اور وہیں بصرہ ہی میں رہتے ہوئے ۵۲ھ یا ۵۳ھ میں وفات پائی ہے۔

الحديث / ۲۳۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، بِإِسْنَادِهِ وَمَعْنَاهُ، قَالَ فِي أَوَّلِهِ ((فَكَبَّرَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ قَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَإِنِّي كُنْتُ جُنُبًا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: ((فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَانْتَظَرْنَاهُ أَنْ يُكَبِّرَ انْصَرَفَ ثُمَّ قَالَ: كَمَا أَنْتُمْ)). وَرَوَاهُ أَيُّوبُ وَابْنُ عَوْنٍ وَهَشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((فَكَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأَ إِلَى الْقَوْمِ أَنْ اجْلِسُوا، فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي حَكِيمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَبَّرَ فِي صَلَاةٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ بْنُ أَبِرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ((أَنَّهُ كَبَّرَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۴۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عثمان بن ابی شیبہ نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا یزید بن ہارون نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد بن سلمہ نے اسی مذکورہ بالا سند کے ساتھ ((یعنی حدیث نمبر (۲۳۳) کی آگے کی سند کے ساتھ)) اس کے مضمون کی (یعنی انہوں نے اسی سند سے مضمون تو اسی مذکورہ بالا حدیث نمبر (۲۳۳) کا بیان کیا مگر الفاظ وہ نہیں تھے بلکہ دوسرے تھے) بہر حال انہیں نے یعنی حضرت حماد نے اسی سند کے ساتھ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

انہوں نے یعنی حضرت ابوبکرؓ نے) اسی حدیث کے بالکل شروع میں ”فَکَبَّرَ“ فرمایا تھا (یعنی دخل فی صلاة الفجر کے بعد فَکَبَّرَ پھر آپ ﷺ نے تکبیر تحریمہ کہی کا اضافہ بھی نقل کیا ہے) اور حدیث کے آخر میں حضرت ابوبکرؓ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہو چکے تو فرمایا کہ میں (بھی تمہاری طرح) ایک انسان ہوں (یعنی جس طرح تمہیں معاملات پیش آتے ہیں مجھے بھی آتے ہیں اور جس طرح نسیان و بھول تم سے ہو سکتی ہے مجھ سے بھی ہو سکتی ہے۔ چنانچہ) میں جنبی تھا (اور غسل کرنا بھول گیا تھا اور اس لئے میں گھر میں گیا تھا اور غسل کر کے آ کر اب تمہیں نماز پڑھائی ہے)۔ (خلاصہ یہ ہے کہ حدیث نمبر (۲۳۳) اور حدیث نمبر (۲۳۴) میں فرق یہ ہے کہ حدیث نمبر (۲۳۳) میں آپ ﷺ کے تکبیر تحریمہ کہنے کی صراحت نہیں ہے اور حدیث نمبر (۲۳۴) میں ہے نیز ایک دوسرا فرق یہ بھی ہے کہ حدیث نمبر (۲۳۳) کے آخر میں ”إنما أنا بشر الخ“ کے الفاظ مذکور نہیں ہیں جبکہ حدیث نمبر (۲۳۴) میں مذکور ہیں)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو (ابن شہاب) زہری نے (بھی) بواسطہ ابوسلمہ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کیا (نیز انہوں نے بھی اس میں یہ نقل کیا ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے) فرمایا فلما قام الخ یعنی پھر جب آپ ﷺ اپنے مصلے پر کھڑے ہوئے اور ہم آپ ﷺ کے تکبیر (تحریمہ) کہنے کا انتظار کرنے لگے تو آپ ﷺ (وہاں سے یعنی مصلے سے ہٹ کر) چلے (اور جاتے ہوئے) فرمایا ”کما أنتم“ یعنی تم لوگ جس حال میں ہو اُسی حال میں اپنی جگہ جمے رہنا۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا اور اس روایت کو (یعنی حضرت ابوبکرؓ والی مذکورہ بالا روایت کو) ایوب، ابن عون اور ہشام نے بواسطہ محمد (بن سیرین) نقل کیا ہے (اور محمد بن سیرین نے) مرسل (بواسطہ حذف صحابی) نہی کریم ﷺ سے اس روایت کو نقل کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ ”فَکَبَّرَ ثُمَّ أَوْمَأُ الخ یعنی آپ ﷺ مصلے پر آئے اور تکبیر تحریمہ کہی پھر (یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد) اپنے ہاتھ سے لوگوں کو بیٹھنے کا

اشارہ کیا، پھر تشریف لے گئے اور غسل فرما کر (واپس تشریف لائے)۔

اور ایسے ہی (یعنی جس طریقہ سے محمد بن سیرین نے ”اسی حضرت ابو بکرؓ والی مذکورہ بالا روایت کو مرسل روایت کیا ہے ویسے ہی امام مالکؒ نے (بھی اس روایت کو) بواسطہ اسماعیل بن ابی حکیم، عطاء بن یسار سے نقل کیا ہے (جس میں عطاء بن یسار نے یہ) بیان کیا ہے کہ کَبْرُ فِی صَلَاةٍ یعنی آپ ﷺ نے مصلے پر پہونچ کر نماز کی تکبیر کہی (اور پھر غسل کے لئے تشریف لے گئے)۔

اور امام ابوداؤدؒ نے فرمایا ایسے ہی (یعنی ایوب وغیرہ کی طرح مرسل ہی) اس روایت کو ہم سے بیان کیا ہے مسلم بن ابراہیم نے (بھی یہ کہہ کر کہ) ہم سے بیان کیا ابان نے انہوں نے روایت کیا تھی سے (تھی نے) نقل کیا ربیع بن محمد سے انہوں نے (مرسل) نبی کریم ﷺ کے بارے میں نقل کیا یہ ”اَنَّهُ کَبْرُ“ (یعنی جب آپ ﷺ اپنے مصلے پر پہونچے تو) تکبیر تکبیر تحریمہ کہہ چکنے کے بعد (غسل کرنے کے لئے گھر میں تشریف لے گئے)۔ (واضح رہے کہ امام ابوداؤدؒ کی غرض و مقصد ان تمام مذکورہ بالا تعلیقات سے اُن روایات کو تقویت دینا اور مضبوط کرنا ہے جن میں یہ بات مذکور ہے اور جو اس پر دال ہیں کہ آپ ﷺ جو مصلے سے واپس گھر میں تشریف لے گئے تھے تو واپس جانا تکبیر تحریمہ کہہ چکنے اور نماز کو شروع کرنے کے بعد تھا)۔

## تعارف رجال حدیث (۲۳۴)

۱۔ عثمان بن أبی شیبۃ: دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ یزید بن ہارون: یہ یزید بن ہارون أبو خالد الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۳۔

۳۔ حماد بن سلمۃ: یہ حماد بن سلمۃ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۴۔ ابوداؤدؒ: یہ مصنف کتاب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۵۔ الزہریؒ: یہ ابن شہاب الزہریؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔



۶۔ أبو سلمة:- یہ أبو سلمة بن عبدالرحمن ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۷۔ ابوہریرہؓ: آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۸۔ ایوب :- یہ ایوب بن ابي تمیمۃ السخثانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۲)۔

۹۔ ابن عون :- یہ عبد اللہ بن عون بن أرتبان البصريّ أبو عون المزني ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت اور فاضل لکھا ہے اور چھ طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات صحیح قول کے مطابق ۱۵۰ھ بتایا ہے۔ اور صاحب المنہل نے بحوالہ یعقوب بن شبیبہ نقل کیا ہے کہ ان کی ولادت ۶۰ھ میں ہوئی اور وفات ۱۵۰ھ میں ہوئی ہے۔

۱۰۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن حسان الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۱۱۔ محمد:- یہ محمد بن سیرین الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۱۲۔ مالک:- یہ مشہور امام فقہ مالک بن انس الأصبحی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۱۳۔ اسماعیل بن ابی حکیم:۔ یہ اسماعیل بن ابی حکیم القرشی المدنی ہیں۔  
ثقفہ راوی ہیں چھٹے طبقہ میں آتے ہیں۔ وفات ۱۳۰ھ میں ہوئی۔

۱۴۔ عطاء بن یسار :- یہ عطاء بن یسار الہلالی مولیٰ میمونۃ أم المؤمنین ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۱۵۔ مسلم بن ابراہیم:۔ یہ مسلم بن ابراہیم الفراءہیدی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۲۳۔

۱۶۔ أبان:۔ یہ أبان بن یزید العطار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱)۔

۱۷۔ یحیٰ:۔ یہ یحیٰ بن اُبی کثیر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۱۸۔ الربیع بن محمد:۔ یہ الربیع بن محمد بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسل حدیث روایت کرتے

ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ تابعی ہیں لیکن مجہول راوی ہیں اور تیسرے طبقہ میں قرار دیا

ہے۔

الحديث/۲۳۵۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الْأَزْرَقِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُونُسَ ح. وَحَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ إِمَامُ مَسْجِدِ صَنْعَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا رَبَاحٌ عَنْ مَعْمَرٍ ح. وَحَدَّثَنَا مُوَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ كُلُّهُمْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ: ((أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَصَفَّ النَّاسُ صُفُوفَهُمْ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى إِذَا قَامَ فِي مَقَامِهِ ذَكَرَ أَنَّهُ لَمْ يَغْتَسِلْ، فَقَالَ لِلنَّاسِ مَكَانَكُمْ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى بَيْتِهِ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا يَنْطِفُ رَأْسُهُ قَدْ اغْتَسَلَ وَنَحْنُ صُفُوفٌ)) وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ حَرْبٍ، وَقَالَ عَيَّاشٌ فِي حَدِيثِهِ ((فَلَمْ نَزَلْ قِيَامًا نَنْتَظِرُهُ حَتَّى خَرَجَ عَلَيْنَا وَقَدْ اغْتَسَلَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۵:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے بیان کیا عمرو بن عثمان نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا محمد بن حرب نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا زبیدی نے۔ تحویل سند (دوسری سند) اور فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا عیاش بن ازرق نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابن وہب نے (ابن وہب نے) روایت کیا یونس سے۔ تحویل سند۔ (تیسری سند) اور فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا مخلد بن خالد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا صنعاء کی مسجد کے امام ابراہیم بن خالد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا رباح نے انہوں نے نقل کیا معمر سے۔ تحویل سند۔ (چوتھی سند) اور فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا مومل بن فضل نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا ولید نے انہوں نے نقل کیا اوزاعی نے (اور) ان سب نے (یعنی زبیدی، یونس، معمر اور اوزاعی

نے اس حدیث کو نقل کیا زہری سے زہری نے ابوسلمہ سے (ابوسلمہ) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے (حضرت ابو ہریرہؓ نے) فرمایا کہ (ایک دن) نماز کھڑی کی جا چکی تھی اور لوگ اپنی صفوں کو درست کر چکے تھے تو (اس تکبیر کہے جانے اور صفوں کے درست کئے جانے کے بعد) آپ ﷺ (حجرہ سے) باہر تشریف لائے یہاں تک کہ جب اپنے کھڑے ہونے کی جگہ (یعنی مصلے پر) کھڑے ہو گئے (تب) آپ ﷺ کو یہ بات یاد آئی (کہ آپ ﷺ جنبی ہیں اور آپ ﷺ نے) غسل نہیں کیا ہے تو لوگوں سے فرمایا (یا اشارہ کیا زبان سے بھی فرمایا اور اشارہ بھی کیا) کہ اپنی جگہ پر کھڑے رہو، پھر (یعنی یہ فرمانے کے بعد) آپ ﷺ اپنے گھر میں واپس تشریف لے گئے (اور غسل فرمایا) پھر باہر ہمارے پاس (یعنی مسجد میں) تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کا سر مبارک (پانی) ٹپکا رہا تھا کیونکہ آپ ﷺ نے غسل کیا تھا (یعنی جب آپ ﷺ تشریف لائے تو نہانے کی وجہ سے آپ ﷺ کے مبارک بالوں سے پانی ٹپک رہا تھا) اور (آپ ﷺ کے واپس آنے تک) ہم صفیں (بنائے ہوئے) تھے (یعنی ہم نے آپ ﷺ کے واپس آنے تک اپنی صف بستگی کی حالت کو اسی طرح برقرار رکھا تھا جس طرح آپ ﷺ چھوڑ کر گئے تھے)۔ اور (امام ابوداؤد کا بیان ہے کہ ہمیں اپنے شیخ سے معلوم ہوا ہے کہ) یہ (یعنی حدیث کے جو الفاظ ہم نے ذکر کئے ہیں یہ) ابن حرب کے الفاظ ہیں۔ اور (ہمارے شیخ) عیاش نے اپنی حدیث میں (یہ الفاظ) فلم نزل الخ بیان کئے (یعنی آپ ﷺ جب غسل فرمانے کے لئے گھر میں تشریف لے گئے) تو (ہم کھڑے کھڑے آپ ﷺ کا انتظار کرتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ ہمارے پاس (مسجد میں) باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ نے غسل کیا تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۵)

۱۔ عمرو بن عثمان:- یہ عمرو بن عثمان الحمصی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸۵)۔

۲۔ محمد بن حرب:- یہ محمد بن حرب الخولانی، أبو عبد اللہ الحمصی ہیں

الأبرش لقب سے مشہور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں وفات ۱۹۲ھ یا ۱۹۴ھ میں ہوئی ہے۔

۳۔ الزبیدی:۔ یہ محمد بن الولید بن عامر الزبیدی، الحمصي أبو الهذيل القاضي ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت کہا ہے نیز لکھا ہے کہ یہ ابن شہاب زہری کے کبار تلامذہ میں سے ہیں اور ساتویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۴۶ھ یا ۱۴۷ھ یا ۱۴۹ھ میں بتائے ہیں۔

۴۔ عیاش بن الأزرق:۔ یہ عیاش بن الأزرق۔ یا ایک قول کے مطابق عیاش بن الولید بن الأزرق أبو النجم البصري ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ بعد میں ”اذنہ“ میں رہنے لگے تھے۔ ثقہ راوی ہیں، گیارہویں طبقہ میں آتے ہیں اور ۲۳۳ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۵۔ ابن وهب:۔ یہ عبد اللہ بن وهب بن مسلم الفهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۱۰۲۔

۶۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید الأيلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۷۔ مَخلد بن خالد:۔ یہ مَخلد بن خالد بن یزید الشعيري أبو محمد العسقلاني ہیں، ثقہ راوی ہیں، دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۸۔ إبراهيم بن خالد:۔ یہ إبراهيم بن خالد بن عبید الصنعاني، أبو محمد القرشي ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں نویں طبقہ میں آتے ہیں اور ۲۰۰ھ کے شروع میں ان کی وفات ہوئی۔

۹۔ رباح:۔ یہ رباح بن زید القرشي الصنعاني ہیں۔ حافظ نے ان کو ”ثقة، فاضل“ لکھا ہے اور نویں طبقہ میں شمار کیا ہے، نیز لکھا ہے کہ اکیا سی (۸۱) سال کی عمر پا کر ۱۸۷ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۱۰۔ مَعمر:۔ یہ مَعمر بن راشد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

- ۱۱۔ مؤمل بن الفضل:۔ یہ مؤمل بن الفضل الحزّانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۴)۔  
 ۱۲۔ الولید:۔ یہ الولید بن مسلم القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۲)۔  
 ۱۳۔ الأوزاعی:۔ یہ مشہور فقیہ عبدالرحمن بن عمرو أبو عمرو الأوزاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۲۳)۔

- ۱۴۔ الزہری:۔ یہ ابن شہاب زہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔  
 ۱۵۔ أبو سلمة:۔ یہ أبو سلمة بن عبدالرحمن ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔  
 ۱۶۔ أبو ہریرۃؓ:۔ آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔  
 ۱۷۔ ابن حرب:۔ یہ محمد بن حرب ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۲) پر۔  
 ۱۸۔ عیّاش:۔ یہ عیّاش بن الأزرق ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۴) پر۔

### (۹۵) بَابُ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّةَ فِي مَنَامِهِ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو پائے تری سوکراٹھنے کے بعد (یعنی یہ باب اس بارے میں ہے کہ جو شخص سوکراٹھے اور اسے خواب و احتلام یاد نہ ہو مگر اپنے تہبند وغیرہ پر تری منی کا اثر پائے تو کیا اُس پر غسل واجب ہے یا نہیں) (۹۵)

الحدیث ۲۳۶۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ خَالِدٍ

الْخَيَّاطُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ الْعُمَرِيُّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:

((سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَّلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا، قَالَ: يَغْتَسِلُ، وَعَنِ

الرَّجُلِ يَرَى أَنَّ قَدْ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ الْبَلَّلَ، قَالَ: لَا غُسْلَ عَلَيْهِ. فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ:

الْمَرْأَةُ تَرَى ذَلِكَ، أَعْلَيْهَا غُسْلٌ؟ قَالَ: نَعَمْ إِنَّمَا النِّسَاءُ شَقَائِقُ الرِّجَالِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۶:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا قتیبہ بن سعید نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حماد بن خالد خياط نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا عبد اللہ العمری نے انہوں نے نقل کیا عبد اللہ سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (یہ کہ حضرت عائشہؓ نے) فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے اُس آدمی کے بارے میں پوچھا گیا (جو نیند سے بیدار ہو کر اپنے تہبند وغیرہ پر) تری دیکھے اور احتلام (یعنی خواب اور غسل کو واجب کرنے والی شے اس کو) یاد نہ ہو (یعنی ایسا شخص کیا غسل کرے گا یا نہیں تو) آپ ﷺ نے فرمایا کہ غسل کرے گا (یعنی اس کو غسل کرنا چاہئے چاہے خواب یاد نہ ہو) اور آپ ﷺ سے اس آدمی کے بارے میں بھی پوچھا گیا جس کو احتلام ہونے کا (یعنی خواب کا) علم ہو (اور یاد ہو) لیکن (تہبند وغیرہ پر) کوئی تری نہ پائے (یعنی یہ پوچھا گیا کہ کیا اس پر غسل واجب ہے یا نہیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں اُس پر غسل (واجب نہیں) ہے (جب یہ بات سنی) تو (وہاں موجود ایک عورت) ام سلیم نے (دریافت کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی) عورت دیکھے اس کو (یعنی تری کو تو) کیا اُس (عورت) پر غسل (واجب) ہے (تو جواب دیتے ہوئے آپ ﷺ نے) فرمایا ہاں! (اُس عورت پر بھی غسل واجب ہوگا)۔ (اور آپ ﷺ نے جب ام سلیم کا یہ استبعاد نہ اور تجبانہ سوال سنا تو جواب کے ساتھ ساتھ اس کی دلیل کے طور پر یہ بھی فرمایا کیونکہ) یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ عورتیں مردوں کا جوڑا ہیں (یعنی عورتیں خلقت و طبیعت میں بالکل مردوں ہی کے مشابہ اور انہیں کے مانند ہیں کیونکہ سب سے پہلی عورت مرد ہی سے پیدا ہوئی ہے۔ لہذا جو مردوں کے احکامات ہوں گے وہی عورتوں کے بھی ہوں گے الا یہ کہ کسی مسئلہ میں کوئی دلیل خصوصیت پائی جائے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۶)

۱۔ قتیبہ بن سعید:- ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ حماد بن خالد:- یہ حماد بن خالد الخياط القرشي المديني، أبو عبد اللہ

البصريّ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں نویں طبقہ میں آتے ہیں۔

۳۔ عبد اللہ العُمَرِيّ: یہ عبد اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب، القرشي العدويّ أبو عبد الرحمن العمریّ المدنی ہیں، حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ ضعیف راوی ہیں لیکن نہایت پرہیزگار اور عابد شخص تھے، ساتویں طبقہ میں آتے ہیں اور اچھے یا اس کے بعد ان کی وفات ہوئی ہے۔

۴۔ عبید اللہ: یہ نمبر (۳) پر مذکور عبد اللہ العمریّ کے بھائی ہیں یعنی عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب المدنی أبو عثمان العمریّ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ، ثبت لکھا ہے نیز پانچویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات کچھ اوپر ۱۴۰ھ بتایا ہے۔

۵۔ القاسم: یہ القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴)۔

۶۔ عائشہ: آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ أمّ سلیم: یہ أمّ سلیم بنت ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب الأنصارية ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے خادم خاص حضرت انسؓ کی والدہ محترمہ ہیں۔ اپنی کنیت ہی سے مشہور ہیں اور ان کے نام میں بہت اختلاف ہے کسی نے ان کا نام سہلہ کسی نے رُمیلہ اور کسی نے مُلیکۃ بتایا ہے۔ بہر حال یہ جلیل القدر صحابیات میں سے ہیں اور حضرت عثمانؓ کے دو خلافت میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

(۹۶) بَابُ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ

اس عورت کا بیان جو دیکھے وہ جو مرد دیکھتا ہے (یعنی اگر عورت خواب میں غسل کو

واجب کرنے والا عمل دیکھے تو کیا کرے) (۹۶)

الحديث / ۲۳۷۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْسَةُ حَدَّثَنَا

يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ قَالَ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ الْأَنْصَارِيَّةَ — وَهِيَ أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ، أَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ إِذَا رَأَتْ فِي النَّوْمِ مَا يَرَى الرَّجُلُ، أَتَغْتَسِلُ أَمْ لَا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نَعَمْ فَلَتَغْتَسِلُ إِذَا وَجَدَتْ الْمَاءَ. قَالَتْ عَائِشَةُ: أَقْبَلْتُ عَلَيْهَا فَقُلْتُ: أَفِّ لَكَ، وَهَلْ تَرَى ذَلِكَ الْمَرْأَةُ؟ فَأَقْبَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: تَرَبَّتْ يَمِينُكَ يَا عَائِشَةُ، وَمِنْ أَيْنَ يَكُونُ الشَّبَهُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا رَوَى الزُّبَيْدِيُّ وَعُقَيْلٌ وَيُونُسُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَابْنُ أَبِي الْوَزِيرِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَوَافَقَ الزُّهْرِيُّ مُسَافِعَ الْحَجَبِيِّ قَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَأَمَّا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ فَقَالَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ أُمَّ سَلِيمٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۷۷: فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا احمد بن صالح نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عنبسہ نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا یونس نے انہوں نے نقل کیا ابن شہاب سے (ابن شہاب) نے کہا کہ حضرت عروہ نے حضرت عائشہؓ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا یہ کہ ام سلیم انصاریہ۔ جو حضرت انسؓ کی والدہ ہیں۔ نے (آپ ﷺ سے) عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! بے شک اللہ تعالیٰ حق سے نہیں شرماتا (یعنی حق بیان کرنے سے نہیں شرماتا۔ یا یہ مطلب ہے کہ حق کے بارے میں معلومات کرنے کے وقت حیا اور شرم کا حکم نہیں دیتا۔ بہر حال حضرت ام سلیم نے تمہیداً یہ کلمہ کہا اور پھر اپنی اصلی بات اور اصل سوال کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ ﷺ!) مجھے یہ بتائیے کہ جب عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے (یعنی غسل کو واجب کرنے والی شے جماع دیکھے تو) کیا غسل کرے گی یا نہیں؟



حضرت عائشہؓ کا بیان ہے کہ (ان کی یہ بات سن کر) نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں! اس کو غسل کرنا چاہئے جب پائے پانی کو (یعنی نیند سے بیدار ہونے کے بعد اگر کپڑے وغیرہ پر مٹی دیکھے تو اس کو غسل کرنا چاہئے اور اگر خالی خواب دیکھا ہو اور جاگنے کے بعد کپڑے وغیرہ پر مٹی نہ ملے تو غسل کرنا واجب نہیں ہے)۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ (ام سلیم کی یہ گفتگو سن کر) میں اس کی طرف کو متوجہ ہوئی اور کہا اُف (حیرت و تعجب اور وائے ہے) تجھ کو، اور کیا عورت (بھی) دیکھتی ہے اس کو (یعنی خواب و احتلام اور جماع کو) (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میرا یہ انکار و تعجب سن کر) رسول اللہ ﷺ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا خاک آلود ہو تیرا داہنا ہاتھ اے عائشہ (یعنی بڑی حیرت و تعجب کی بات ہے جو تم اس طرح کی باتیں کر رہی ہو۔ اگر تمہاری بات صحیح ہوتی تو ذرا یہ بات کہ) مشابہت کہاں سے ہوتی ہے (یعنی بچہ کا ماں کے مشابہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے اور مٹی خارج ہوتی ہے اس لئے کہ اگر ایسا نہ ہوتا تو کوئی بھی بچہ ماں کے مشابہ نہ ہوتا)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا اور ایسے ہی اس کو (یعنی جیسے اس حدیث کو یونس نے ابن شہاب زہری سے روایت کیا ہے ویسے ہی اس حدیث کو) روایت کیا ہے زُبَیدی، عقیل، یونس اور زہری کے بھتیجے (یعنی محمد بن عبد اللہ) نے (بھی) زہری سے، اور اسی طرح ابن ابوالوزیر (یعنی ابراہیم بن عمر) نے (بھی) بواسطہ مالک زہری سے روایت کیا ہے۔ اور موافقت کی ہے زہری کی مسافع ججی نے (یعنی مسافع ججی نے بھی اس روایت کو بیان کرتے وقت زہری ہی کی طرح) عن عروۃ عن عائشہؓ کہا ہے (مطلب یہ ہے کہ جیسے زہری نے اس روایت کو بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے ویسے ہی مسافع ججی نے بھی بواسطہ عروہ حضرت عائشہؓ ہی سے نقل کیا ہے)۔ اور (فرمایا امام ابوداؤدؒ نے) لیکن ہشام بن عروہ نے جب اس روایت کو بیان کیا ہے (تو انہوں نے اس طرح یعنی عن عروۃ عن عائشہؓ اس روایت کو نقل نہیں کیا ہے بلکہ) انہوں نے کہا عن عروۃ عن زینب بنت اُبی سلمۃ عن اُمّ سلمۃ اُنّ امّ سلیم جاءت اِلَی

رسول اللہ ﷺ (یعنی ہشام بن عروہ نے نقل کیا) اپنے والد عروہ سے اور عروہ نے نقل کیا زینب بنت ابی سلمہ سے اور انہوں نے حضرت ام سلمہؓ سے یہ کہ (ایک دن) ام سلیم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! إن الله لا يستحي من الحق الخ)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۷)

۱۔ أحمد بن صالح:- یہ أحمد بن صالح أبو جعفر المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۴۷۔  
 ۲۔ عنبسہ:- یہ عنبسہ بن خالد بن یزید بن أبي النجاد الأيلي أبو عثمان الأموي ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ صدوق راوی ہیں نویں طبقہ میں آتے ہیں اور ان کی وفات مقام ایلة میں رہتے ہوئے ۱۹۸ھ میں ہوئی ہے۔

۳۔ یونس:- یہ یونس بن یزید بن أبي النجاد الأيلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔  
 ۴۔ ابن شہاب:- یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹)۔  
 ۵۔ عروہ:- یہ عروہ بن الزبیر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔  
 ۶۔ عائشہؓ:- آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔  
 ۷۔ أم سليم:- آپ أم سليم بنت ملحان والدہ أنسؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۶)۔  
 ۸۔ أم أنس بن مالک:- آپ أم سليم ہیں ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۶) اور أنس بن مالک کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۹۔ أبو داؤد:- یہ مصنف کتاب ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۰۔ الزبیدی:- یہ محمد بن الوليد أبو الهذيل الحمصي ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۳۵۔

۱۱۔ عقیل:- یہ عقیل بن خالد مولی عثمان بن عفانؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔

۱۲۔ یونس:- یہ یونس بن یزید الأيلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔ اور واضح رہے کہ

یہاں پر یونس کا نام و ذکر تکرار بلا فائدہ ہے یا کہنے کہ نسخ کی خطا و غلطی ہے۔

۱۳۔ ابن أخي الزهريّ:۔ یہ محمد بن عبد اللہ بن مسلم بن عبيد اللہ بن عبد اللہ بن شہاب المديني ہیں۔ کنیت ابو عبد اللہ ہے اور انہیں کو ابن أخي الزهريّ بھی لکھا اور کہا جاتا ہے۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق لہ أو هام“ لکھا ہے نیز چھٹے طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۲ھ یا اس کے بعد بتایا ہے۔ اور صاحب المنہل نے ان کا سن وفات بتعین ۱۵۷ھ نقل کیا ہے۔  
۱۴۔ الزهريّ:۔ یہ ابن شہاب الزهريّ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۵۔ ابن أبي الوزير:۔ یہ ابراہیم بن عمر بن مطرف الهاشمي المكي، أبو عمرو یا أبو إسحاق البصريّ ہیں حافظ نے ان کو صدوق لکھ کر نویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔ اور صاحب المنہل نے ان کا یعنی أبو إسحاق ابن أبي الوزير کا سن وفات بتعین ۲۳۳ھ نقل کیا ہے۔

۱۶۔ مالک:۔ یہ مشہور امام فقہ مالک بن أنس الأصبحي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۱۷۔ مسافع الحجي:۔ یہ مسافع بن عبد اللہ بن شيبه بن عثمان بن أبي طلحة العبدري، أبو سليمان الحجي المكي ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔ اور ان کے بارے میں جو یہ مشہور ہے کہ یہ جنگِ جمل میں شہید ہو گئے تھے یہ غلط اور غیر صحیح ہے کیونکہ صحیح طور پر یہ بات ثابت ہے کہ یہ ولید کے دورِ خلافت تک زندہ رہے ہیں۔

۱۸۔ هشام بن عروة:۔ یہ هشام بن عروة بن الزبير ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۱۹۔ زينب بنت أبي سلمة:۔ یہ زينب بنت أبي سلمة عبد اللہ بن عبد الأسد المخزومية ربيبة الرسول ﷺ ہیں ان کی وفات ۳۷ھ میں ہوئی ہے۔

۲۰۔ أم سلمة:۔ آپؓ أم المؤمنينؓ ہیں۔ آپؓ کا نام ہند بنت أبي أمية حذيفة یا ہند بنت سهيل بن المغيرة القرشية المخزومية ہے۔ اور حافظ نے ان کا پورا نام اس طرح لکھا ہے

کہ یہ ہند بنت ابی امیہ بن المغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن المغیرہ بن مخزوم  
المخزومیہ اُم سلمہ اُم المؤمنین ہیں۔ پہلے یہ ابوسلمہ کے نکاح میں تھیں ان کے بعد ۳۷ھ یا ۳۸ھ میں  
نبی کریم ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور اس کے بعد یہ ساٹھ سال زندہ رہیں اور ان کی وفات ۶۲ھ یا ۶۱ھ  
میں ہوئی ہے۔ اور صاحب المنہل نے ان کا سن وفات ۵۹ھ نقل کیا ہے نیز لکھا ہے کہ ان کی نماز جنازہ  
حضرت ابو ہریرہؓ نے پڑھائی تھی اور بحوالہ امام ذہبیؒ نقل کیا ہے کہ امہات المؤمنینؓ میں سب سے آخر میں  
انہیں کی وفات ہوئی ہے، اور آپؐ نے تین سو اٹھتر احادیث کا ذخیرہ آپ ﷺ سے نقل کر کے آگے امت کو  
دیا ہے۔

(۹۷) بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزَى بِهِ الْغُسْلُ

پانی کی اس مقدار کا بیان جو غسل کے لئے کافی ہو (۹۷)

الحديث / ۲۳۸ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ

ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ إِنَاءٍ

هُوَ الْفَرْقُ مِنَ الْجَنَابَةِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِي هَذَا

الْحَدِيثِ قَالَتْ: ((كُنْتُ اغْتَسِلُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ فِيهِ قَدْرُ

الْفَرْقِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى ابْنُ عُيَيْنَةَ نَحْوَ حَدِيثِ مَالِكٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ:

سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: الْفَرْقُ سِتَّةُ عَشَرَ رَطْلًا، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: صَاعُ

ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ خَمْسَةُ أَرْطَالٍ وَثَلَاثٌ. قَالَ: فَمَنْ قَالَ ثَمَانِيَةَ أَرْطَالٍ؟ قَالَ: لَيْسَ

ذَلِكَ بِمَحْفُوظٍ. قَالَ: وَسَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ: مَنْ أَعْطَى فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ

بَرَطْنًا هَذَا خُمْسَةَ أَرْطَالٍ وَثُلُثًا فَقَدْ أَوْفَى، قِيلَ الصَّيْحَانِي تَقِيلُ. قَالَ: الصَّيْحَانِي أَطِيبُ؟ قَالَ: لَا أَذْرِي.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۸:- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن مسلمہ قعنبی نے انہوں نے نقل کیا (امام) مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ جس برتن سے جنابت کا غسل فرماتے تھے وہ فرق ہے (یعنی آپ ﷺ ایسے برتن سے غسل فرماتے تھے جس میں اتنا پانی یعنی سولہ رطل یا بارہ مد یا تین صاع پانی آتا تھا۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ ﷺ اتنا پانی غسل میں صرف کرتے تھے کیونکہ بعض روایات میں ہے کہ آپ ﷺ ایک صاع پانی سے غسل فرماتے تھے۔ اس لئے اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ اس برتن میں موجود پانی سے غسل فرماتے تھے نہ کہ اس بقدر فرق برتن کے فل بھرے ہوئے پانی سے)۔

امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ معمر نے (بھی اس حدیث کو) بواسطہ زہری نقل کیا ہے (اور انہوں نے روایت بیان کرتے وقت) اس حدیث میں (یہ بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے) کہا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ایسے برتن میں غسل (جنابت) کیا کرتے تھے جس میں بقدر فرق (یعنی سولہ رطل پانی آتا) تھا۔ (اس تعلیق سے مصنفؒ امام مالک اور معمر کی روایت کے درمیان جو اختلاف ہے اس کو بیان کرنا چاہتے ہیں)۔

(اور) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ (سفیان) ابن عیینہ نے (بھی مذکورہ بالا) مالک کی حدیث کی مانند روایت کیا ہے (اس تعلیق سے ابوداؤدؒ مالک کی روایت کو قوی کرنا اور اس کو معمر کی روایت کے مقابلہ رائج کرنا چاہتے ہیں)۔

(اور) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ میں نے احمد بن حنبل کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ فرق سولہ رطل کا ہوتا ہے، نیز میں نے ان کو (یعنی امام احمد بن حنبلؒ کو) یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ ابن ابی ذئب کا صاع

پانچ رطل اور تہائی رطل کا تھا (واضح رہے کہ یہی صاع ہے اہل حجاز کا اور رسول اللہ ﷺ کا بھی اور تمام احادیث میں جہاں بھی صاع آتا ہے اُس سے یہی پانچ رطل اور تہائی رطل والا صاع مراد ہوتا ہے)۔ (امام ابوداؤد نے امام احمد بن حنبل سے) کہا کہ پھر کیا رائے ہے آپ کی اُس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ صاع آٹھ رطل کا ہوتا ہے تو امام احمد نے فرمایا کہ وہ (یعنی صاع کی مقدار آٹھ رطل بتانا) محفوظ نہیں ہے (یعنی صحیح نہیں ہے بلکہ غلط اور غیر محفوظ قول ہے)۔

امام ابوداؤد نے کہا اور میں نے امام احمد کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص صدقہ فطر ہمارے اس رطل سے پانچ رطل اور ایک تہائی رطل دے دیگا تو سمجھو کہ اُس نے پورا صدقہ فطر دیدیا، یہ بات سن کر امام احمد سے کہا گیا کہ الصیحانی (جو مدینہ کی مشہور و معروف کھجور ہے) بھاری ہوتی ہے (تو کیا وہ بھی پانچ رطل اور تہائی رطل دینا پورا صدقہ فطر ادا کرنا ہوگا، یعنی وزنی ہونے کی وجہ سے پانچ رطل اور تہائی رطل صیحانی کھجوروں کو جب صاع سے ناپیں گے تو صاع اتنا نہیں بھرے گا کہ جتنا دوسری کھجوروں سے بھرتا ہے تو کیا پھر بھی صیحانی کھجوریں پانچ رطل اور تہائی رطل صدقہ فطر کی پوری ادائیگی ہوں گی) تو امام احمد نے کہا کہ صیحانی کھجوریں (دوسری کھجوروں کے مقابلہ) زیادہ عمدہ اور اچھی ہوتی ہیں (لہذا ان میں سے پانچ رطل اور تہائی رطل سے صدقہ فطر کی مکمل) ادائیگی ہو جائے گی (چاہے صاع بھرے یا نہ بھرے اور پھر امام احمد گو یہ خیال ہوا کہ صاع کا مسئلہ منصوص علیہ ہے اس لئے اپنی سابقہ بات سے رجوع کرتے ہوئے فرمایا کہ اے سائل تمہارے سوال کا جواب) مجھے نہیں معلوم۔ اور ایک مطلب اس کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ امام احمد نے بطور استفہام فرمایا قال الصیحانی الخ یعنی کیا صیحانی کھجوریں دوسری کھجوروں سے زیادہ اچھی اور بہتر ہوتی ہیں کہ اُن میں سے پانچ رطل اور تہائی رطل صدقہ فطر کی ادائیگی کے لئے کافی ہو جائیں چاہے اُن سے صاع بھرے یا نہ بھرے تو سائل نے امام احمد کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ یہ مجھے نہیں معلوم کہ صیحانی کھجوریں دوسری کھجوروں سے عمدہ اور اچھی ہوتی ہیں)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۳۸)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمۃ القعنبي: دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ مالک: یہ مشہور امام فقہ مالک بن أنس الأصبہی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ ابن شہاب: یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۴۔ عروۃ: یہ عروۃ بن الزبیر ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۵۔ عائشہؓ: آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۶۔ ابو داؤد: یہ مصنف کتاب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۷۔ معمر: یہ معمر بن راشد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔
- ۸۔ الزہری: یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۹۔ ابن عیینہ: یہ سفیان بن عیینہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۱۰۔ أحمد بن حنبل: یہ مشہور امام فقہ أحمد بن محمد بن محمد بن حنبل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔
- ۱۱۔ ابن أبي ذئب: یہ محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب القرشي العامري أبو الحارث المدني ہیں۔ حافظ نے ان کو ”ثقہ، فقیہ اور فاضل“ لکھا ہے نیز ساتویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۸ھ یا ۱۵۹ھ بتایا ہے۔ (واضح رہے کہ یہ امام احمد کے استاذ و شیخ ہیں اور غالباً اسی لئے امام احمد نے صاع کو ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے صاع ابن أبي ذئب کہا ہے) اور دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۱)۔

## (۹۸) بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

یہ باب ہے جنابت کے غسل کے بیان میں (۹۸)

الحديث ۲۳۹ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ

قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْغُسْلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((أَمَّا أَنَا فَأَفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا، وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كَلْتَيْهِمَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۳۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد النفیلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابواسحق نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا مجھ سے سلیمان بن صرد نے بیان کیا وہ جُبیر بن مُطعم سے روایت کرتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ ﷺ کے پاس (سامنے) غسل جنابت کا تذکرہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہر حال میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔ اور آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کر کے بتایا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۳۹)

۱۔ عبداللہ بن محمد النفیلی :- یہ عبداللہ بن محمد النفیلی، أبو جعفر، الحرانی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲۔ زہیر :- یہ زہیر بن معاویہ بن خدیج (مصغراً) کوئی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸)۔

۳۔ ابواسحق :- یہ عمرو بن عبداللہ، السبعی، ابواسحق الہمدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۶)۔

۴۔ سلیمان بن صرد :- آپؓ سلیمان بن صرد بن الجون بن ابی الجون، الخزاعی، أبو مطرف، الکوفی، مشہور صحابی ہیں۔ ان سے (۱۵) پندرہ حدیثیں مروی ہیں بینٹھ ہجری ۶۵ھ میں مروان بن الحکم کے لشکر کے امیر عبید اللہ بن زیاد نے آپؓ کو آپؓ کے ساتھیوں سمیت قتل کر دیا۔

۵۔ جُبیر بن مطعم :- یہ جُبیر (مصغراً) ابن مطعم بن عدی بن نوفل القرشی،



النوفلی، المدنی ہیں۔ اکابر قریش میں سے تھے اور انساب عرب کے عالم تھے۔ خیبر فاتح مکہ کے سال مسلمان ہوئے۔ کل ساٹھ (۶۰) حدیثیں آپؐ سے مروی ہیں۔ ستاون ہجری یا انسٹھ ہجری ۵۹ھ/۵۹ھ میں مدینہ میں وفات ہوئی۔

الحديث / ۲۴۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ مِّنْ نَّحْوِ الْحَلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ ثُمَّ أَخَذَ بِكَفِّهِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۰:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے ابو عاصم نے بیان کیا وہ حنظلہ سے روایت کرتے ہیں وہ القاسم سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو ایک برتن (اونٹ کے دودھ دوہنے والے برتن کی مانند پانی سے بھرا ہوا برتن) منگواتے، اور ہتھیلی میں اس برتن سے پانی لیکر سر کے داہنے جانب سے شروع فرماتے پھر سر کے بائیں جانب (ایسا ہی عمل) کرتے۔ پھر دونوں ہتھیلیوں میں پانی لیکر اپنے سر پر ڈالتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۰)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:- یہ محمد بن المثنیٰ بن عبید، العنزلی ہیں دیکھیں حدیث ۱۷۔

۲۔ أبو عاصم:- یہ ضحاک بن مخلد، أبو عاصم، النبیل ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۵)۔

۳۔ حنظلہ:- یہ حنظلہ بن أبي سفيان بن عبد الرحمن، المکی، الجمحی ہیں۔ ثقہ

اور حجت ہیں۔ چھٹے طبقے میں آپ کا شمار ہے ایکسواکیا و ن ہجری ۱۵۱ھ میں وفات ہوئی۔

- ۴۔ القاسم:۔ یہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۳۶)۔  
 ۵۔ عائشہ:۔ آپؐ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۱ ۲ ۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
 يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ عَنْ زَائِدَةَ بْنِ قَدَامَةَ عَنْ صَدَقَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جُمَيْعُ بْنُ عَمِيرٍ،  
 أَحَدُ بَنِي تَيْمِ اللَّهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: ((دَخَلْتُ مَعَ أُمِّي وَخَالَتِي عَلَى عَائِشَةَ فَسَأَلْتُهَا  
 إِحْدَاهُمَا: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ عِنْدَ الْغُسْلِ؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ  
 ﷺ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ وَنَحْنُ نَفِيضُ  
 عَلَى رُؤُوسِنَا خَمْسًا مِنْ أَجْلِ الضُّفْرِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۱:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا  
 انہوں نے کہا ہم سے عبدالرحمن یعنی عبدالرحمن بن مہدی نے بیان کیا وہ زائدہ بن قدامہ سے روایت  
 کرتے ہیں۔ وہ صدقہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم سے جمیع بن عمیر نے بیان کیا جو بنو تیم  
 اللہ بن ثعلبہ کے ایک فرد ہیں۔ انہوں نے کہا میں اپنی ماں اور خالہ کے ساتھ حضرت عائشہؓ کے پاس گیا۔  
 (میری ماں اور خالہ میں سے) کسی ایک نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ آپ لوگ (ازواج مطہرات اور  
 نبی ﷺ) کس طرح غسل (جنابت) کیا کرتے تھے؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (پہلے)  
 نماز کے وضو کی طرح وضو فرماتے پھر اپنے سر پر تین مرتبہ پانی ڈالتے تھے اور ہم لوگ (ازواج مطہرات)  
 اپنے سروں پر بالوں کے گندھے ہوئے ہونے کی وجہ سے پانچ مرتبہ پانی ڈالتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۱)

۱۔ یعقوب بن ابراہیم:۔ یہ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، العبدي، أبو یوسف،

الدورقي، ہیں، ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دسویں طبقے میں آتے ہیں دوسو باون ہجری ۲۵۲ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ عبدالرحمن:۔ یہ عبدالرحمن بن مہدی، العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۳۔ زائدة بن قدامة:۔ یہ زائدة بن قدامة، الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۴۔ صدقة:۔ یہ صدقة بن سعید، الحنفی، الکوفی ہیں۔ مقبول راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ جُمیع بن عُمیر:۔ یہ جُمیع بن عُمیر (کلاهما مصغراً) أبو الأسود، الکوفی، التیمی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق یخطئ ویتشیع“ لکھا ہے۔ ابن حبان نے کہا کہ یہ رافضی شیعہ تھے اور حدیثیں وضع کیا کرتے تھے۔ لیکن عجل نے ثقہ تابعی کہا ہے۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ مع أبي وخالتي:۔ ان دونوں کا نام معلوم نہیں۔

۷۔ عائشة:۔ آپ ام المؤمنین حضرت عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۴۲۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ الْوَاشِحِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا

مُسَدَّدٌ قَالَا أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ قَالَ سُلَيْمَانُ يَبْدَأُ فَيُفْرِغُ مِنْ يَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ قَالَ مُسَدَّدٌ: غَسَلَ يَدَيْهِ يَصُبُّ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنَى، ثُمَّ اتَّفَقَا: فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ، وَقَالَ مُسَدَّدٌ: يُفْرِغُ عَلَى شِمَالِهِ وَرَبَّمَا كُنْتُ عَنِ الْفَرْجِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَدْخُلُ يَدِيهِ فِي الْإِنَاءِ فَيُخَلِّلُ شَعْرَهُ، حَتَّى إِذَا رَأَى

أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ الْبَشْرَةَ أَوْ أَنْفَى الْبَشْرَةَ، أْفَرَّغَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا، فَإِذَا فَضَلَ فَضْلَةً صَبَّهَا عَلَيْهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے سلیمان بن حرب، الواشچی نے، بیان کیا (دوسری سند) اور امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے مسدد نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے حماد نے بیان کیا وہ ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ فرماتے تو (امام ابوداؤدؒ کے شیخ سلیمان نے کہا) آپ ﷺ (اس طرح) ابتداء فرماتے کہ اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے۔ (اور امام ابوداؤدؒ کے دوسرے شیخ) مسدد نے کہا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ دھلتے۔ آپ ﷺ برتن سے اپنے داہنے ہاتھ پر پانی گراتے تھے۔ (مذکورہ اختلاف کے بعد آگے روایت میں) دونوں شیخ متفق ہیں۔ پھر آپ ﷺ مقام استنجاء (یعنی شرمگاہ) کو دھوتے۔ مسدد نے اس کے بعد (زیادتی ذکر کرتے ہوئے) کہا پھر آپ ﷺ (داہنے ہاتھ) سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈالتے تھے۔ اور کبھی کبھی حضرت عائشہؓ (روایت بیان کرتے ہوئے) فرج (شرمگاہ) کے بدلہ کنائی الفاظ استعمال کرتی تھیں۔ پھر آپ ﷺ نماز کے وضو کی طرح (یعنی مکمل)۔ وضو فرماتے۔ پھر (اس کے بعد) اپنا ہاتھ برتن (پانی) میں ڈالتے۔ اور (انگلیوں سے) بالوں میں خلال کرتے۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کو یقین ہو جاتا کہ پانی کھال تک پہنچ گیا ہے یا یہ کہ کھال صاف ہو چکی ہے (دھل چکی ہے) تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتے۔ پھر اگر کچھ پانی بچ جاتا تو اسے اپنے بدن پر ڈال لیتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۲)

۱۔ سلیمان بن حرب:- یہ سلیمان بن حرب، الواشچی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۳۔

۲- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۳- حماد:- یہ حماد بن سلمہ بن دینار۔ بصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۴- ہشام بن عروہ:- یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں دیکھیں حدیث۔ ۴۱۔

۵- عن أبیہ:- یہ ہشام بن عروہ کے والد عروہ بن الزبیر ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶- عائشہؓ:- آپؓ عائشہ بنت أبی بکر الصدیق أم المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۱۸)۔

الحديث/ ۲۴۳ - حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ الْبَاهِلِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ عَنِ النَّخَعِيِّ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِكَفِّهِ فَعَسَلَهُمَا، ثُمَّ غَسَلَ مِرَافِعَهُ وَأَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ، فَإِذَا انْقَاهُمَا أَهْوَى بِهِمَا إِلَى حَائِطٍ، ثُمَّ يَسْتَقْبِلُ الْوُضُوءَ وَيُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى رَأْسِهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۳:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عمرو بن علی، الباہلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن ابی عدی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سعید نے بیان کیا وہ ابو معشر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ (ابراہیم) النخعی سے وہ الأسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو (سب سے پہلے) اپنی دونوں ہتھیلیوں (ہاتھوں کو گتوں تک) دھوتے تھے۔ پھر کچ ران اور بغل کو دھوتے اور اس پر پانی بہائے، پھر جب آپ ﷺ دونوں ہاتھوں، کچ ران اور بغلوں کی صفائی کر لیتے تو دونوں ہاتھوں کو دیوار (مٹی) پر ملتے، پھر وضو شروع کرتے اور اپنے سر پر پانی ڈالتے۔ (اور غسل فرماتے تھے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۴۳)

۱۔ عمرو بن علی الباہلی:۔ یہ عمرو بن علی بن بحر، الباہلی، أبو حفص، الفلاس، البصري ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں۔ دوسوا نچاس ہجری ۲۴۹ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ محمد بن أبي عدي:۔ یہ محمد بن إبراهيم بن أبي عدي، السلمي، أبو عمرو، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چورانوے ہجری ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ سعید:۔ یہ سعید بن أبي عروبة۔ الیشکری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۴۔ أبو معشر:۔ یہ أبو معشر زیاد بن کُلیب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳)۔

۵۔ النخعي:۔ یہ إبراهيم النخعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۶۔ الأسود:۔ یہ الأسود بن یزید، النخعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔

۷۔ عائشةؓ:۔ آپؓ أم المؤمنین عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۴۴۔ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ شَوْكَرٍ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ عُرْوَةَ

الْهَمْدَانِيِّ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ، قَالَ: قَالَتْ عَائِشَةُ ((لَئِنْ شِئْتُمْ لَا رَيْبَ لَكُمْ أَثَرِيَدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْحَائِطِ حَيْثُ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۴:۔ امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے حسن بن شوکر نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہم سے ہشیم نے بیان کیا وہ عروۃ الہمدانی سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہم سے شعبی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا حضرت عائشہؓ نے فرمایا اگر تم لوگ چاہو تو میں تم لوگوں کو رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ کا

نشان دیوار پر دکھا سکتی ہوں جہاں آپ ﷺ غسلِ جنابت کیا کرتے تھے (اور ہاتھوں کی صفائی کے لئے ہاتھ دیوار پر رگڑ کر دھوتے تھے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۴۴)

۱۔ الحسن بن شوکر :- یہ الحسن بن شوکر، أبوعلی، البغدادی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ابنِ حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دوستوں ہجری ۲۳۰ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ ہشیم :- یہ ہشیم (مصغراً) ابن بشیر، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۷)۔  
۳۔ عروۃ الہمدانی :- یہ عروۃ بن الحارث، الہمدانی، أبو فروۃ الأكبر، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ الشَّعْبِيُّ :- یہ عامر بن شراحیل، الشعبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔  
۵۔ عائشۃؓ :- دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث / ۲۴۵ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَالِمٍ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: ((وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غُسْلًا يَغْتَسِلُ بِهِ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ عَلَى يَدِهِ الْيُمْنِي فغَسَلَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، ثُمَّ صَبَّ عَلَى فَرْجِهِ فغَسَلَ فَرْجَهُ بِشِمَالِهِ، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدِهِ الْأَرْضَ فغَسَلَهَا، ثُمَّ تَمَضَّمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ صَبَّ عَلَى رَأْسِهِ وَجَسَدِهِ، ثُمَّ تَنَحَّى نَاحِيَةَ فغَسَلَ رِجْلَيْهِ، فَنَاولَتْهُ الْمُنْدِيلَ، فَلَمْ يَأْخُذْهُ وَجَعَلَ يَنْفُضُ الْمَاءَ عَنْ جَسَدِهِ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ

لِإِبْرَاهِيمَ، فَقَالَ: كَانُوا لَا يَرَوْنَ بِالْمِنْدِيلِ بَأْسًا، وَلَكِنْ كَانُوا يَكْرَهُونَ الْعَادَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مُسَدَّدٌ قُلْتُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ دَاوُدَ: كَانُوا يَكْرَهُونَهُ لِلْعَادَةِ، فَقَالَ: هَكَذَا هُوَ، وَلَكِنْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِي هَكَذَا.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۵: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن داؤد نے خبر دی۔ وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں وہ سالم سے وہ کریب سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا ہمیں ابن عباسؓ نے خبر دی وہ اپنی خالہ حضرت میمونہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ (ایک مرتبہ) میں نے نبی ﷺ کے واسطے غسل کرنے کے لئے غسل کا پانی رکھا تاکہ آپ ﷺ غسل جنابت فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے پانی کے برتن کو اپنے داہنے ہاتھ کی طرف جھکایا اور اسے دو یا تین مرتبہ دھلا۔ پھر استنجاء کے مقام پر پانی ڈالا اور بائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو دھویا اور پھر اپنا ہاتھ زمین پر مار کر (رگڑ کر) دھویا پھر کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (ناک صاف کی) اور اپنا چہرہ اور دونوں ہاتھ (کہنیوں سمیت) دھوئے پھر اپنے سر اور بدن پر پانی بہایا۔ اور اس کے بعد آپ ﷺ نے اس جگہ سے دور ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا۔ (حضرت میمونہؓ کہتی ہیں کہ) میں نے آپ ﷺ کو رومال (تولیہ) دینا چاہا لیکن آپ ﷺ نے نہیں لیا اور اپنے بدن سے (ہاتھوں کے ذریعہ) پانی جھاڑتے رہے۔ (امام اعمش کہتے ہیں کہ) میں نے ابراہیم نخعی سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ رومال (تولیہ) کے استعمال میں کوئی حرج محسوس نہیں کرتے تھے (تولیہ کا استعمال چاہے کرے یا نہ کرے اس میں کوئی حرج کی بات نہیں) لیکن (رومال اور تولیہ کے استعمال کو) عادت بنا لینے کو مکروہ سمجھتے تھے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ (میرے شیخ) مسدد نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن داؤد سے پوچھا کہ صحابہ کرامؓ (تولیہ کے استعمال کو) عادت بنا لینے کی وجہ سے اس کو ناپسند کرتے تھے؟ تو انہوں نے کہا کہ یہ ایسے



ہی ہے اور میں نے اپنی کتاب میں اسی طرح (لکھا ہوا) دیکھا ہے (پایا ہے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۴۵)

۱۔ مسدد بن مسرہد: دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ عبد اللہ بن داؤد: یہ عبد اللہ بن داؤد بن عامر بن الربیع الہمدانی ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۰)۔

۳۔ الأعمش: یہ سلیمان بن مهران، الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۴۔ سالم: یہ سالم بن ابی الجعد کوئی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۳)۔

۵۔ کُریب: یہ کُریب (مصغراً) ابن ابی سلم، المدنی، أبورشدین، مولیٰ ابن

عباس، الهاشمی، القرشی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ مدینہ میں اٹھانوے ہجری ۹۸ھ میں وفات ہوئی۔

۶۔ ابن عباس: آپ عبد اللہ بن عباس صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۷۔ میمونۃ: آپ أم المؤمنین میمونۃ بنت الحارث، الہلالیۃ ہیں۔ ہجرت کے چھٹے

سال آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ مقام سرف میں اکیاون ہجری ۱۵ھ میں وفات ہوئی۔

۸۔ ابراہیم: یہ ابراہیم النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

الحديث ۶/ ۲۴۶۔ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عِيْسَى الْخُرَاسَانِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي

فَدْيِكٍ عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: ((إِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنْ

الْجَنَابَةِ يُفْرِغُ بِيَدِهِ الْيُمْنَى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرَى سَبْعَ مَرَّاتٍ ثُمَّ يَغْسِلُ فَرْجَهُ،

فَنَسِي مَرَّةً كَمْ أَفْرَغَ، فَسَأَلَنِي: كَمْ أَفْرَغْتَ؟ فَقُلْتُ: لَا أَذْرِي، فَقَالَ: لَا أُمَّ

لَكَ وَمَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَدْرِي؟ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يَفِيضُ عَلَى جِلْدِهِ الْمَاءَ، ثُمَّ يَقُولُ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَطَهَّرُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۶:- امام الوداؤد نے کہا کہ ہم سے حسین بن عیسیٰ خراسانی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابن ابی فدیك نے خبر دی وہ ابن ابی ذئب سے روایت کرتے ہیں وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت ابن عباسؓ جب غسل جنابت کرتے تو اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر سات مرتبہ پانی ڈالتے پھر مقام استنجاء (شرمگاہ) دھوتے تھے (امام شعبہ کہتے ہیں) کہ (ایک مرتبہ دورانِ غسل ابن عباسؓ بھول گئے کہ (بائیں ہاتھ پر) کتنی مرتبہ پانی ڈالا۔ تو مجھ سے پوچھا کہ میں نے کتنی مرتبہ پانی ڈالا؟ میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم۔ تو ابن عباسؓ نے کہا تعجب ہے۔ تمہیں یاد رکھنے سے کس چیز نے روکا۔ اس کے بعد ابن عباسؓ نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے اور اپنے (پورے) بدن پر پانی بہاتے، پھر فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح غسل کیا کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۶)

۱- حسین بن عیسیٰ:- یہ الحسین بن عیسیٰ بن حمران، الطائی، الخراسانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۰)۔

۲- ابن ابی فدیك:- یہ محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی فدیك (مصغراً) الدیلمی، أبو اسماعیل المدنی ہیں۔ صدوق راوی ہیں ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں صحیح قول کے مطابق ایک سو اسی ہجری ۱۸۰ھ میں وفات ہوئی۔

۳- بن ابی ذئب:- یہ محمد بن عبد الرحمن القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۱)۔

۴- شعبہ:- یہ شعبہ بن دینار، القرشی، الهاشمی، أبو عبد اللہ مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔

ہشام بن عبد الملک کے دور خلافت میں ان کی وفات ہوئی۔

۵۔ ابن عباسؓ: آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

الحديث ۲۴۷/ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُصْمٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((كَانَتْ الصَّلَاةُ خَمْسِينَ وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ سَبْعَ مَرَارٍ وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثُّوبِ سَبْعَ مَرَارٍ، فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ حَتَّى جُعِلَتِ الصَّلَاةُ خَمْسًا وَالْغُسْلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مَرَّةً وَغُسْلُ الْبَوْلِ مِنَ الثُّوبِ مَرَّةً)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۷: امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ایوب بن جابر نے خبر دی وہ عبد اللہ بن عُصْم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ (اللہ تعالیٰ نے) (۵۰) پچاس نمازیں فرض کی تھیں اور غسل جنابت سات مرتبہ، اور پیشاب سے آلودہ کپڑے (یعنی ناپاک کپڑے) کو سات مرتبہ دھونا فرض تھا۔ آپ ﷺ ہمیشہ (اپنی امت کے لئے تخفیف اور آسانی) کا سوال (دعا) کرتے رہے۔ یہاں تک کہ (لیلۃ الإسراء میں) پانچ نمازیں کر دی گئیں۔ اور غسل جنابت ایک مرتبہ اور ناپاک کپڑے کو ایک مرتبہ دھونا کر دیا گیا (واضح رہے کہ اگر ایک مرتبہ دھونے سے نجاست زائل نہ ہو تو کپڑا پاک نہ ہوگا بلکہ اصل چیز نجاست کو دور کرنا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۷)

۱۔ قتیبہ بن سعید: یہ قتیبہ بن سعید، الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ ایوب بن جابر: یہ ایوب بن جابر بن سیار بن طارق، الیمامی، أبو سلیمان

الکوفي ہیں۔ ضعیف راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ عبد اللہ بن عَصَم :۔ یہ عبد اللہ بن عَصَم یَاغُصْمَہ، العجلی، أبو علوان، الحنفی، الیاسی ہیں۔ بعد میں کوفہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے حافظ نے ان کے بارے میں ”صدق یخطی۔ أفرط ابن حبان فیہ ویناقض“ لکھا ہے۔ اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے نیز ابن حبان نے بھی ثقات میں ذکر کیا ہے اور کثیر الخطاء راوی قرار دیا ہے لیکن ایک قول کے مطابق ان کو ضعیف راوی بھی کہا ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن عمرؓ :۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن خطاب، صحابی ہیں دیکھیں حدیث۔ ۱۱۔

الحديث / ۲۴۸۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ

أَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ دِينَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ، فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: الْحَارِثُ بْنُ وَجِيهِ حَدِيثُهُ مُنْكَرٌ وَهُوَ ضَعِيفٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۸ :۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہمیں حارث بن وجیہ نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں مالک بن دینار نے خبر دی، وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے۔ (یعنی جنابت کا اثر پورے بدن پر ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ ہر بال کے نیچے اور بالوں کی جڑوں میں بھی) لہذا بالوں کو دھلو۔ (بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچاؤ) اور (پورے بدن کی) کھال کو صاف کرو۔ (یعنی خوب اچھی طرح بدن کی صفائی کرو تا کہ بدن سے میل کچیل دور ہو جائے اور بدن کے ہر حصہ تک پانی پہنچ جائے)۔

امام البوداؤدؒ نے کہا کہ (راوی حدیث) الحارث بن وجیہ ”ضعیف“ ہیں اور ان کی حدیث ”مفکر“ ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۴۸)

۱۔ نصر بن علی:۔ یہ نصر بن علی بن نصر بن علی، الجہضمی ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۱۹۔

۲۔ الحارث بن وجیہ:۔ یہ الحارث بن وجیہ، الراسبی، أبو محمد، البصری ہیں۔

ضعیف راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ مالک بن دینار:۔ یہ مالک بن دینار، السامی، أبو یحییٰ، البصری مشہور بزرگ

اور ثقہ راوی ہیں حافظ نے صدوق عابد کہا ہے۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ اکیسویں ہجری ۱۳۰ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ محمد بن سیرین:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

۵۔ أبو ہریرۃؓ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث ۲۴۹۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا

عَطَاءُ بْنُ السَّائِبِ عَنْ زَادَانَ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ

تَرَكَ مَوْضِعَ شَعْرَةٍ مِنْ جَنَابَةٍ لَمْ يَغْسِلْهَا فَعَلَّ بِهَا كَذًا وَكَذَا مِنَ النَّارِ)). قَالَ

عَلِيٌّ: فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي، فَمِنْ ثَمَّ عَادَيْتُ رَأْسِي.

وَكَانَ يَجْزُ شَعْرَهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۴۹:۔ امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہمیں حماد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں عطاء بن السائب نے خبر دی، وہ زادان سے

روایت کرتے ہیں وہ حضرت علیؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا

کہ غسلِ جنابت میں اگر کسی نے ایک بال کے برابر بھی جگہ چھوڑ دی اور اسے نہیں دُھلا/دھویا (یعنی پانی وہاں تک نہیں پہنچا اور بال برابر جگہ سوکھی رہ گئی) تو اس کو جہنم میں ایسا اور ایسا عذاب دیا جائے گا۔ (نیز اس کا غسل بھی نہ ہوگا کیونکہ پورے بدن پر پانی بہانا فرض ہے)۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ اسی (وعید اور تہدید) کی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ اسی وجہ سے میں نے اپنے سر سے دشمنی کر لی۔ (تین بار فرمایا) اور حضرت علیؓ (اکثر) اپنے بال کترا (کاٹا کرتے تھے) (یا بالوں کو اکثر مونڈاتے تھے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۴۹)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقوری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ عطاء بن السائب:۔ یہ عطاء بن السائب بن مالک الثقفی، أبو السائب، الکوفی ہیں۔ صدوق راوی ہیں، آخر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چھتیس یا سینتیس ہجری ۱۳۶ھ یا ۱۳۷ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ زاذان:۔ یہ زاذان، الکندی، أبو عبد اللہ یا أبو عمر، الکوفی ہیں۔ حافظ نے ”صدوق، یروسل“ کہا ہے۔ اور ان میں تشیع بھی پایا جاتا ہے۔ ابن حبان، ابن معین، ابن سعد وغیرہ نے ثقہ کہا ہے۔

۵۔ علی:۔ آپؓ علی بن ابی طالبؓ صحابی اور خلیفہ راشد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

### (۹۹) بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ

یہ باب ہے غسل کے وضو کرنے کے بیان میں (۹۹)

الحديث ۲۵۰ / حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ

أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرُّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ وَلَا أَرَاهُ يُحْدِثُ وَضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد، النفیلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں زہیر نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابواحق نے خبر دی وہ الاسود سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ غسل فرماتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر صبح کی نماز (فجر) پڑھتے تھے۔ اور میں نے غسل کے بعد آپ ﷺ کو وضو کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۰)

- ۱- عبداللہ بن محمد النفیلی:- دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔
- ۲- زہیر:- یہ زہیر بن معاویہ کوئی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔
- ۳- ابواسحاق:- یہ ابواسحاق، السبیعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۶)۔
- ۴- الاسود:- یہ الاسود بن یزید، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔
- ۵- عائشہ:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

(۱۰۰) بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ تَنْقُضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

کیا عورت اپنے بالوں کو غسل کرتے وقت کھولے گی؟ اس کا بیان (۱۰۰)

الحديث ۲۵۱ - حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَابْنُ السَّرْحِ قَالَا أَخْبَرَنَا

سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَافِعٍ مَوْلَى أُمِّ سَلَمَةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ أَمْرًا مِّنَ الْمُسْلِمِينَ. وَقَالَ زُهَيْرٌ: أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَمْرًا أَشَدُّ ضُفْرَ رَأْسِي، أَفَأَنْقُضُهُ لِلْجَنَابَةِ؟ قَالَ: إِنَّمَا يَكْفِيكَ أَنْ تَحْفَنِي عَلَيْهِ ثَلَاثًا. وَقَالَ زُهَيْرٌ: تَحْشِي عَلَيْهِ ثَلَاثَ حَشَيَاتٍ مِنْ مَاءٍ، ثُمَّ تُفِيضِي عَلَى سَائِرِ جَسَدِكَ، فَإِذَا أَنْتِ قَدْ طَهَرْتِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۱:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے زہیر بن حرب اور ابن السرح نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہمیں سفیان بن عیینہ نے خبر دی وہ ایوب بن موسیٰ سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن ابی سعید سے وہ عبداللہ بن رافع مولى ام سلمہ سے وہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ایک مسلمان عورت، اور زہیر نے (روایت بیان کرتے ہوئے) کہا کہ ام سلمہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے سر (کے بالوں کی) چوٹی (یا جوڑے) باندھ کر رکھتی ہوں۔ تو کیا میں غسل جنابت کے لئے اسے کھول دیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تین لپ پانی اپنے سر پر ڈال لیا کرو تمہارے لئے یہ کافی ہوگا۔ (بالوں کو کھولنا ضروری نہیں) اور زہیر نے کہا ”تحشی علیہ ثلاث حشیات من ماء“، پانی کے تین چلو (لپ) اپنے سر پر ڈال لیا کرو۔ پھر اپنے پورے بدن پر پانی بہا لیا کرو۔ (جب تم نے اتنا کام کر لیا) تو تم پاک ہو گئیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۱)

- ۱- زہیر بن حرب:- یہ زہیر بن حرب بن شداد، النسائی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۲-
- ۲- ابن السرح:- یہ أحمد بن عمرو بن عبد اللہ، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۰۲-
- ۳- سفیان بن عیینہ:- دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔



۴۔ ایوب بن موسیٰ :- یہ ایوب بن موسیٰ بن عمرو، الأموی، أبو موسیٰ، المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھ طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو تیس ہجری ۱۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۵۔ سعید بن أبي سعيد :- یہ سعید بن أبي سعيد، کیسان، المقبری، أبو سعد، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ ایک سو تیس یا پچیس ہجری ۱۲۳ھ/۱۲۵ھ میں وفات ہوئی۔

۶۔ عبد اللہ بن رافع مولیٰ أم سلمة :- یہ عبد اللہ بن رافع، المخزومی، أبو رافع، المدنی، مولیٰ أم سلمةؓ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقہ میں شمار ہیں۔

۷۔ أم سلمة :- آپؓ أم المؤمنین أم سلمةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۸۔ امرأة من المسلمین :- یہاں امرأة سے مراد أم المؤمنین أم سلمةؓ ہیں۔ جیسا کہ زہیر کی سند میں اس کی صراحت بھی ہے۔

الحديث / ۲۵۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ حَدَّثَنِي ابْنُ نَافِعٍ - يَعْنِي الصَّائِغَ عَنْ أُسَامَةَ عَنِ الْمُقْبَرِيِّ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: (إِنَّ أُمَّرَأَةً جَاءَتْ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قَالَتْ: فَسَأَلْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ. قَالَ فِيهِ: ((وَاعْمِرِي قُرُونَكِ عِنْدَ كُلِّ حَفْنَةٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۲ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن عمرو بن السرح نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے ابن نافع الصائغ نے بیان کیا وہ اسامہ سے روایت کرتے ہیں وہ المقبری سے وہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک عورت ام سلمہؓ کے پاس آئی۔ (اسامہ نے المقبری عن أم سلمةؓ کے طریق سے) حدیث مذکور (۲۵۱) بیان کی۔ ام سلمہؓ نے کہا کہ میں نے

اسی عورت کے لئے نبی کریم ﷺ سے (مسئلہ) پوچھا۔ (اور مذکورہ حدیث ۲۵۱) کے ہم معنی روایت ذکر کی۔

اسامہ نے حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) ہر مرتبہ چلو سے پانی ڈال کر اپنی چوٹیوں کو نچوڑ لیا کرو۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۲)

۱۔ أحمد بن عمرو بن السرح: دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۲)۔

۲۔ ابن نافع: یہ عبد اللہ بن نافع بن أبي نافع المدني الصائغ، أبو محمد، القرشي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دو سو چھ ہجری ۲۰۶ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ أسامة: یہ أسامة بن زيد، الليثي مولیٰ أبي زيد المدني ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق یہم“ لکھا ہے اور ساتویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۵۳ھ بتایا ہے۔ اور امام نسائی اور ترمذی بن سعید نے ان کو ضعیف کہا ہے لیکن ابن معین اور عجل نے ان کو ثقہ راوی قرار دیا ہے۔

۴۔ المقبري: یہ سعید بن أبي سعيد، المقبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۱)۔

۵۔ أم سلمة: آپ أم المؤمنین حضرت أم سلمةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۶۔ أن امرأة جاءت: یہ کوئی انصاری عورت ہیں۔ کیونکہ یہی کی روایت میں ہے ”جاءت امرأة من الأنصار“۔

الحديث / ۲۵۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي

بَكَيْرٍ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ

عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَتْهَا جَنَابَةٌ أَخَذَتْ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ هَكَذَا \_ تَعْنِي بِكَفِّهَا جَمِيعاً \_ فَتَضُبُّ عَلَى رَأْسِهَا، وَأَخَذَتْ بِيَدٍ وَاحِدَةٍ فَصَبَّتْهَا عَلَى هَذَا الشَّقِّ وَالْأُخْرَى عَلَى الشَّقِّ الْآخَرِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۳:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن ابی بکیر نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں ابراہیم بن نافع نے خبر دی، وہ الحسن بن مسلم سے روایت کرتے ہیں وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے کہا کہ ہم (ازواج مطہرات میں سے) جب کسی کو جنابت لاحق ہو جاتی تو اس طرح (حضرت عائشہؓ نے اشارہ کر کے بتایا) کہ دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر تین لپ (تین چلو) پانی لیتی اور اپنے سر پر بہاتی تھی۔ (اس کے بعد) ایک ہاتھ (یعنی داہنے ہاتھ) سے پانی لیتی اور سر کے (داہنی) طرف ڈالتی اور دوسرے (بائیں) ہاتھ سے سر کے (بائیں) جانب پانی ڈالتی تھی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۳)

۱- عثمان بن ابی شیبہ:- یہ عثمان بن ابی شیبہ، العباسی الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۱۶۔

۲- یحییٰ بن ابی بکیر:- یہ یحییٰ بن ابی بکیر (مصغراً) ابن أسید،، الکرمانی،

أبوز کریا، البغدادی، اصلاً کوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دوسواٹھ یا نو ۲۰۸ھ یا ۲۰۹ھ میں وفات ہوئی۔

۳- ابراہیم بن نافع:- یہ ابراہیم بن نافع، المخزومی، أبو إسحق المکی ہیں۔

ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔

۴- الحسن بن مسلم:- یہ الحسن بن مسلم بن یناق، المکی ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں

طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ صفیۃ بنت شیبۃ:۔ یہ صفیۃ بنت شیبۃ، العبدریۃ، ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹۲)۔

۶۔ عائشہؓ:۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۵۴۔ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ  
عُمَرَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ طَلْحَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كُنَّا نَغْتَسِلُ وَعَلَيْنَا  
الصَّمَادُ وَنَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُحَلَّاتٌ وَمُحَرَّمَاتٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۴:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے نصر بن علی نے بیان کیا انہوں  
نے کہا ہمیں عبداللہ بن داؤد نے خبر دی، وہ عمر بن سوید سے روایت کرتے ہیں وہ عائشہ بنت طلحہ سے وہ  
حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ہم (ازواج مطہرات) غسل کیا کرتی  
تھیں اور ہمارے (سروں پر) صماد (پٹی) بندھی ہوتی تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ احرام اور غیر احرام  
کی حالت میں ہوتی تھیں۔ (یعنی ہم غسل جنابت کیا کرتی تھیں اور اس پٹی یا لپ کو ہٹاتی نہیں تھیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۴)

۱۔ نصر بن علی:۔ یہ نصر بن علی، الجہضمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

۲۔ عبداللہ بن داؤد:۔ یہ عبداللہ بن داؤد، الہمدانی، الشعبی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۳۰۔

۳۔ عمر بن سوید:۔ یہ عمر بن سوید بن غیلان، الثقفی، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی  
ہیں۔ ساتویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ عائشہ بنت طلحہ:۔ یہ عائشہ بنت طلحہ بن عبید اللہ، التیمیۃ، أم عمران،  
المدنیۃ، ثقہ تابعیہ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

۵۔ عائشہؓ: آپؐ أم المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۵۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي أَصْلِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِيَّاشٍ قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ حَدَّثَنِي ضَمُضُ بْنُ زُرْعَةَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: أَفْتَانِي جَبْرِ بْنُ نُفَيْرٍ، عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ أَنَّ ثَوْبَانَ حَدَّثَهُمْ أَنََّّهُمْ اسْتَفْتَوْا النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: ((أَمَّا الرَّجُلُ فَلْيُنْشُرْ رَأْسَهُ فَلْيَغْسِلْهُ حَتَّى يَبْلُغَ أَصُولَ الشَّعْرِ، وَأَمَّا الْمَرْأَةُ فَلَا عَلَيْهَا أَنْ لَا تَنْقُضَهُ لَتَعْرِفَ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ غُرَفَاتٍ بِكَفِّهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۵:۔ امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن عوف نے بیان کیا انہوں نے کہا میں نے اسماعیل بن عیاش کی اصل (کتاب) میں پڑھا۔ ابن عوف نے کہا اور محمد بن اسماعیل نے مجھے خبر دی۔ وہ اپنے والد (اسماعیل) سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے ضمض بن زرعہ نے بیان کیا وہ شریح بن عبید سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھے جبیر بن نفیر نے غسل جنابت کے بارے میں فتویٰ دیا۔ کہ حضرت ثوبانؓ نے ان سے بیان کیا کہ ان لوگوں (یعنی صحابہ کرامؓ اور حضرت ثوبانؓ) نے نبی کریم ﷺ سے اس (مسئلہ) کے بارے میں فتویٰ پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ بہر حال مرد تو وہ اپنا سر (بندھے ہوئے بالوں کو) کھولے اور اسے دھوئے یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، اور رہی عورت تو (اگر وہ) اپنے بالوں کو نہ کھولے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے، اسے چاہئے کہ اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر تین چلو پانی اپنے سر پر ڈال لے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۵)

۱۔ محمد بن عوف:۔ یہ محمد بن عوف بن سفیان، الطائمی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۸۔

۲۔ اسماعیل بن عیاش:۔ یہ اسماعیل بن عیاش، العنسی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۹۔

۳۔ ابن عوف:۔ یہ محمد بن عوف الطائی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۸)۔

۴۔ محمد بن اسماعیل:۔ یہ محمد بن اسماعیل بن عیاش، العنسی، الحمصی

ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ابوحاتم نے کہا کہ ان کا اپنے والد سے سماع نہیں ہے لیکن حافظ نے

اس کا رد کیا ہے۔

۵۔ عن أبیه:۔ یہ اسماعیل بن عیاش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۹)۔

۶۔ ضمضم بن زرعة:۔ یہ ضمضم بن زرعة بن ثوب الحضرمی، الحمصی ہیں۔

حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق یہم“ لکھا ہے اور ابوحاتم نے ضعیف اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آتے ہیں۔

۷۔ شریح بن عبید:۔ یہ شریح بن عبید بن شریح، الحضرمی، أبو الطیب،

الحمصی ہیں، ثقہ، کثیر الاسال راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سو، ہجری ۱۰۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔

۸۔ جبیر بن نفیر:۔ یہ جبیر بن نفیر، الحمصی ثقہ، محضرم، تابعی ہیں دیکھیں حدیث ۱۶۹۔

۹۔ ثوبان:۔ یہ ثوبان مولیٰ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۰)۔

(۱۰۱) بَابُ فِي الْجُنْبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ أَيُجْزِئُهُ ذَلِكَ

یہ باب اس جنبی کے بارے میں ہے جو اپنا سر خٹمی سے دھوئے تو کیا کافی ہوگا اس کے لئے یہ (۱۰۱)

الحديث ۲۵۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ

قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سَوَاءَ قَبْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، ((أَنَّهُ

كَانَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ وَهُوَ جُنْبٌ، يَجْتَزِي بِذَلِكَ، وَلَا يَصُبُّ عَلَيْهِ الْمَاءَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن جعفر بن زیاد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شریک نے خبر دی وہ قیس بن وہب سے روایت کرتے ہیں وہ بنو سواۃ بن عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت عائشہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ جنابت کا (غسل کرتے وقت) اپنا سر خمی (یہ ایک قسم کی گھاس کا نام ہے) سے دھوتے تھے، اور اسی (خمی سے دھلنے پر) اکتفاء فرماتے تھے اور سر پر پانی نہیں بہاتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۶)

۱۔ محمد بن جعفر بن زیاد:- یہ محمد بن جعفر بن زیاد بن ابی ہاشم الورکانی، أبو عمران، الخراسانی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دوسواٹھائیس ہجری ۲۲۸ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ شریک:- یہ شریک بن عبد اللہ، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔

۳۔ قیس بن وہب:- یہ قیس بن وہب ہمدانی، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ رجل من بني سواۃ بن عامر:- یہ غیر معروف اور مجہول راوی ہیں۔ مسند احمد کی روایت میں بھی ”عن شیخ من بني سواۃ“ باندازِ ابہام ہی ہے۔

۵۔ عائشہؓ:- آپؓ أم المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

(۱۰۲) بَابُ فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ

عورت اور مرد کے درمیان جو پانی (ندی یا منی) بہے اس کا بیان (۱۰۲)

الحديث / ۲۵۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ أَخْبَرَنَا

شَرِيكَ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي سُوءَاءَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَائِشَةَ، فِيمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ يَصُبُّ عَلَى الْمَاءِ ثُمَّ يَأْخُذُ كَفًّا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ يَصُبُّهُ عَلَيْهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن رافع نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں یحییٰ بن آدم نے خبر دی انہوں نے کہاں ہمیں شریک نے خبر دی، وہ قیس بن وہب سے روایت کرتے ہیں وہ (قبیلہ) بنو سوءاءۃ بن عامر کے ایک شخص سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں اس پانی (منی یا ندی) کے بارے میں جو عورت اور مرد کے درمیان بہے، حضرت عائشہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (خالص پانی) ایک چلو لیتے اور اسے پانی (یعنی ندی یا منی لگی ہوئی جگہ پر) ڈالتے پھر ایک چلو پانی لیتے اور اسے (اس جگہ پر) ڈالتے تھے۔ (تاکہ صفائی اور پاکی خوب اچھی طرح حاصل ہو جائے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۷)

- ۱۔ محمد بن رافع:- یہ محمد بن رافع القشیری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۳)۔
- ۲۔ یحییٰ بن آدم:- یہ یحییٰ بن آدم بن سلیمان کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۰)۔
- ۳۔ شریک:- یہ شریک بن عبد اللہ النخعی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔
- ۴۔ قیس بن وہب:- یہ قیس بن وہب، ہمدانی کوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۶)۔

- ۵۔ رجل من بنی سوءاءۃ بن عامر:- یہ مجہول اور غیر معروف راوی ہیں۔
- ۶۔ عائشہؓ:- آپؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔



## (۱۰۳) بَابُ فِي مَوَاكِلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا

یہ باب ہے حائضہ عورت کے ساتھ کھانے پینے اور اس کے ساتھ رہنے سہنے کے بیان میں (۱۰۳)

الحديث ۲۵۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا

ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: ((إِنَّ الْيَهُودَ كَانَتْ إِذَا حَاضَتْ مِنْهُمُ الْمَرْأَةُ أَخْرَجُوهَا مِنَ الْبَيْتِ وَلَمْ يُوَاكِلُوهَا وَلَمْ يُشَارِبُوهَا وَلَمْ يُجَامِعُوهَا فِي الْبَيْتِ فَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ: {وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ قُلْ هُوَ أَذَى فَأَعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ} إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: جَامِعُوهُنَّ فِي الْبُيُوتِ، وَاصْنَعُوا كُلَّ شَيْءٍ غَيْرِ النِّكَاحِ. فَقَالَتِ الْيَهُودُ: مَا يُرِيدُ هَذَا الرَّجُلُ أَنْ يَدَعَ شَيْئًا مِنْ أَمْرِنَا إِلَّا خَالَفْنَا فِيهِ. فَجَاءَ أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ وَعَبَّادُ بْنُ بَشْرٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنَّ الْيَهُودَ تَقُولُ كَذَا وَكَذَا، أَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيضِ؟ فَتَمَعَّرَوْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى ظَنَّنَا أَنْ قَدْ وَجَدَ عَلَيْهِمَا، فَخَرَجَا، فَاسْتَقْبَلْتُهُمَا هَدِيَّةً مِنْ لَبَنٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمَا فَسَقَاهُمَا، فَظَنْنَا أَنَّهُ لَمْ يَجِدْ عَلَيْهِمَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہمیں حماد نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں ثابت البنانی نے خبر دی وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہودی، جب ان کی کوئی عورت حائضہ ہوتی (یعنی حیض کی حالت

میں ہوتی) تو وہ لوگ اسے گھر سے نکال دیتے اور اس کے ساتھ نہ تو کھانا کھاتے اور نہ ہی اس کے ساتھ پانی پیتے اور نہ ہی اس کے ساتھ ایک گھر میں مل کر بیٹھتے۔ اس بارے میں آپ ﷺ سے پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے (مندرجہ ذیل آیتیں) نازل فرمائیں۔ ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْمَحِيضِ..... الْآيَةَ“ اور لوگ آپ ﷺ سے حائضہ عورت کے بارے میں پوچھتے ہیں۔ تو اے نبی ﷺ! آپ ان لوگوں سے کہہ دیجئے کہ حیض کی حالت میں عورتوں سے دور (الگ) رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ (یعنی حائضہ عورتوں سے جماع نہ کرو) یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائیں اور جب پاک ہو جائیں تو حکم الہی کے مطابق ان سے ملو (مجامعت کرو)۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے (مذکورہ بالا آیات کی تفسیر بیان کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا! کہ حائضہ عورتوں کے ساتھ گھروں میں رہو سو (انہیں گھر سے باہر مت نکالو) اور ان کے ساتھ نکاح (جماع) کے علاوہ ہر طرح کے معاملات (کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، بات چیت ہنسی مذاق وغیرہ) رو رکھو۔ (آپ ﷺ کی یہ بات سن کر) یہودیوں نے کہا (آخر) اس آدمی (محمد ﷺ) کا ارادہ کیا ہے؟ ہمارا کوئی بھی معاملہ (مسئلہ) ہوتا ہے تو یہ (محمد ﷺ) اس کی مخالفت ہی کرتا ہے۔

اس کے بعد حضرت اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہودی (حائضہ عورت کے بارے میں) ایسی، ایسی باتیں کہہ رہے ہیں، تو کیا ہم (ایسا نہ کر لیں) کہ حیض کی حالت میں ان سے نکاح (جماع) کر لیا کریں۔ (تاکہ یہودیوں کی مخالفت ہو جائے)۔ (یہ بات سن کر) رسول اللہ ﷺ کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ (صحابہ کرامؓ کہتے ہیں کہ) یہاں تک کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ (شاید آپ ﷺ) ان دونوں حضرات (اُسید بن حُضیر اور عباد بن بشر) سے ناراض ہو گئے ہیں۔ پھر وہ دونوں حضرات (آپ ﷺ کے پاس سے اٹھ کر) باہر آ گئے۔ اور ان لوگوں کے سامنے ہی رسول اللہ ﷺ کے پاس دودھ کا ہدیہ (کہیں سے) آیا۔ تو آپ ﷺ نے ان دونوں حضرات صحابہ کے پیچھے آدمی بھیج کر ان دونوں کو بلوایا۔ اور انہیں دودھ پلایا۔ تب ہمیں یہ یقین ہوا کہ آپ

ﷺ ان سے ناراض نہیں ہیں۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۵۸)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۲۔ حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ ثابت البنانی :- یہ ثابت بن أسلم، البنانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۱)۔

۴۔ انس بن مالک :- یہ انس بن مالک صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۵۔ سئل رسول اللہ ﷺ :- سائل سے مراد ہیں یہاں أسید بن حضیر اور عباد بن بشرؓ

ہیں۔

۶۔ أسید بن حضیر :- آپ أسید (مصغراً) ابن حضیر (مصغراً) ابن سَمَک بن

عتیک، الأنصاری، أبو یحیٰ، الأشہلی جلیل القدر صحابیؓ ہیں۔ بیعت عقبہ ثانیہ، غزوہ بدر اور دیگر غزوات میں شریک تھے۔ بیس یا اکیس ہجری ۲۰ھ / ۲۱ھ میں وفات ہوئی۔

۷۔ عباد بن بشر :- آپ عباد بن بشر بن وقش، الأنصاری صحابیؓ ہیں۔ ہجرت سے

پہلے مسلمان ہوئے اور بدرواؓ اور تمام غزوات میں شریک رہے۔

الحديث ۲۵۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دَاوُدَ عَنْ مُسْعَرٍ

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كُنْتُ أَتَعَرَّقُ الْعُظْمَ وَأَنَا

حَائِضٌ فَأَعْطَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي مَوْضِعِ الَّذِي فِيهِ وَضَعْتُهُ، وَأَشْرَبُ

الشَّرَابَ فَأَنَا وَلَهُ فَيَضَعُ فَمَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي كُنْتُ أَشْرَبُ مِنْهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۵۹ :- امام الودادؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا

ہم سے عبداللہ بن داؤد نے بیان کیا وہ مسعر سے روایت کرتے ہیں وہ مقدم بن شریح سے وہ اپنے والد (شریح) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی اور ہڈی پر سے گوشت دانتوں سے کاٹی اور پھر نبی کریم ﷺ کو دیتی تھی تو آپ ﷺ اپنا منہ وہیں لگاتے جہاں سے میں نے گوشت کھایا ہوتا تھا۔ اور میں (برتن) سے پانی پیتی پھر رسول اللہ ﷺ کو پانی کا برتن دیتی تو آپ ﷺ اپنا منہ اسی جگہ لگاتے جہاں سے منہ لگا کر میں نے پانی پیا ہوتا تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۵۹)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ عبداللہ بن داؤد:۔ یہ عبداللہ بن داؤد بن عامر، الہمدانی، أبو عبدالرحمن، الخریبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۰)۔

۳۔ مسعر:۔ یہ مسعر بن کدام، الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۸)۔

۴۔ المقدم بن شریح:۔ یہ مقدم بن شریح، الحارثی، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۸)۔

۵۔ عن أبیہ:۔ اس میں أب سے مراد مقدم کے والد شریح بن ہانی بن یزید، الکوفی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۵۸)۔

۶۔ عائشہ:۔ آپؓ أم المؤمنینؓ عائشہ صدیقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۶۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ

بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَضَعُ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي فَيَقْرَأُ وَأَنَا حَائِضٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۰:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ منصور بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں وہ صفیہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک میری گود میں رکھتے اور قرآن پاک کی تلاوت فرماتے اس حال میں کہ میں حیض کی حالت میں ہوتی تھی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۰)

- ۱۔ محمد بن کثیر:- یہ محمد بن کثیر، العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۴)۔
- ۲۔ سفیان:- یہ سفیان، الثوري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔
- ۳۔ منصور بن عبد الرحمن:- یہ منصور بن عبد الرحمن بن طلحة بن الحارث، العبدي، الحسبي، المکی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو ستائیس یا اڑتیس ہجری ۱۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔
- ۴۔ صفیہ:- یہ صفیہ بنت شیبہ، العبديہ، صحابیہؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۹۲)۔
- ۵۔ عائشہ:- آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### (۱۰۴) بَابُ الْحَائِضِ تَنَاوُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ

اُس حائضہ کا بیان جو مسجد سے کچھ لے یا اٹھائے (۱۰۴)

الحدیث / ۲۶۱۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ ثَابِتِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَاوِلْنِي الْخُمْرَةَ: مِنَ الْمَسْجِدِ)). قُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ. فَقَالَ رَسُولُ

اللہ ﷺ: إِنَّ حَيْضَتَكَ لَيْسَتْ فِي يَدِكَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۱: امام البوداؤد نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابو معاویہ نے خبر دی وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں وہ ثابت بن عبید سے وہ القاسم سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھ سے کہا کہ مسجد سے حُرْمَۃ (بوریا، چھوٹی چٹائی، مصلیٰ) اٹھا کر مجھے دے دو۔ میں نے کہا کہ میں حیض کی حالت میں ہوں (مسجد میں نہیں جاسکتی) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا حائضہ ہونا تمہارے ہاتھ میں نہیں ہے (یعنی حیض کی حالت میں ہاتھ وغیرہ کو مسجد میں داخل کیا جاسکتا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۱)

- ۱۔ مسدد بن مسرہد: یہ مسدد بن مسرہد، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ أبو معاویۃ: یہ أبو معاویۃ، محمد بن خازم، الضریر ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷)۔
- ۳۔ الأعمش: یہ سلیمان بن مهران، الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔
- ۴۔ ثابت بن عُبید: یہ ثابت بن عُبید، الأنصاري، مولیٰ زید بن ثابت، الکوفي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

- ۵۔ القاسم: یہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۳۶۔
- ۶۔ عائشہؓ: آپؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### (۱۰۵) بَابُ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ

یہ باب ہے اس بارے میں کہ حائضہ نمازوں کی قضاء نہیں کرے گی (۱۰۵)

الحديث ۲۶۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا وَهَيْبٌ أَخْبَرَنَا

أَيُّوبُ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ: أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَتْ: أَحَرُّوْرِيَّةٌ أَنْتِ؟ لَقَدْ كُنَّا نَحِيصُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَا نَقْضِي وَلَا نُؤْمَرُ بِالْقَضَاءِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں وہیب نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ایوب نے خبر دی، وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں وہ معاذہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے (مسئلہ) پوچھا کہ کیا حائضہ عورت (ایام حیض کی فوت شدہ) نمازوں کی قضاء پڑھے گی؟ تو حضرت عائشہؓ نے کہا کیا تو حروریہ ( خارجی، آزاد خیال) ہوگئی ہے۔

ہم (ازواج مطہرات) حائضہ ہوا کرتی تھیں (اس حال میں کہ) ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس ساتھ ہوتی تھیں اور (ایام حیض کی فوت شدہ) نمازوں کی (بعد میں) قضاء نہیں پڑھتی تھیں۔ اور (آپ ﷺ کی طرف سے) ہمیں قضاء کرنے کا حکم بھی نہیں دیا جاتا تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۲)

- ۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔
- ۲۔ وہیب:- یہ وہیب بن خالد، الباہلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۳۔ ایوب:- یہ ایوب بن ابی تمیمہ کیسان، السخثانی ہیں دیکھیں حدیث نمبر ۱۔
- ۴۔ ابوقلابہ:- یہ عبداللہ بن زید بن عمرو، الجرمی، ابوقلابہ، البصری ہیں۔ ثقہ، فاضل اور کثیرالرسال راوی ہیں۔ ایک سو چار یا ایک سو پانچ ۱۰۴ھ/۱۰۵ھ میں ملک شام میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ معاذۃ:- یہ معاذۃ بنت عبداللہ، العدویۃ، أم الصہباء، البصریۃ ہیں۔ ثقہ راویہ ہیں۔ تیرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔ تراویٰ ہجری ۸۳ھ میں وفات ہوئی۔

۶۔ إن امرأۃ:- یہ معاذۃ بنت عبداللہ، العدویۃ ہی ہیں۔ چنانچہ مسلم کی روایت میں شعبہ کے طریق سے اس کی صراحت موجود ہے۔

۷۔ عائشۃ:- آپؐ أم المؤمنین عائشۃ صدیقۃؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۶۳ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَمْرٍو أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ - يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الْمَلِكِ - عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ عَنْ عَائِشَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ وَزَادَ فِيهِ: فَنُومِرُ بِقِضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا نُؤْمَرُ بِقِضَاءِ الصَّلَاةِ).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۳:- امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے الحسن بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سفیان یعنی سفیان بن عبد الملک نے خبر دی وہ ابن المبارک سے روایت کرتے ہیں وہ معمر سے وہ ایوب سے وہ معاذۃ العدویۃ سے وہ حضرت عائشہؓ سے یہی مذکورہ حدیث (۲۶۳) روایت کرتی ہیں۔

امام البوداؤدؒ نے کہا اور معمر نے اس روایت میں یہ اضافہ ذکر کیا ہے کہ: (حضرت عائشہؓ نے کہا) ہمیں روزوں کی قضاء کا حکم دیا جاتا تھا اور نمازوں کی قضاء کا حکم نہیں دیا جاتا تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۳)

۱۔ الحسن بن عمرو:- یہ الحسن بن عمرو، السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۵۔

۲۔ سفیان بن عبد الملک:- یہ سفیان بن عبد الملک، المروزی ہیں۔ ثقہ راوی



ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دوسو ہجری ۲۰۰ھ سے قبل وفات ہوئی۔

۳۔ ابن المبارک: یہ عبداللہ بن المبارک، المروزی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۸۔

۴۔ معمر: یہ معمر بن راشد، الأزدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۵۔ ایوب: یہ ایوب بن کيسان، السخثیانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۱)۔

۶۔ معاذۃ العدویۃ: یہ معاذۃ العدویۃ أم الصہباء ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۶۲)۔

۷۔ عائشۃ: آپؐ أم المؤمنین عائشۃ صدیقۃؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### (۱۰۶) بَابُ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ

یہ باب ہے حائضہ سے جماع کرنے کے بیان میں (۱۰۶)

الحديث ۲۶۴ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ قَالَ حَدَّثَنِي

الْحَكَمُ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ، فِي الَّذِي يَأْتِي امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ: (يَتَصَدَّقُ بِدِينَارٍ أَوْ نِصْفِ

دِينَارٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَكَذَا الرِّوَايَةُ الصَّحِيحَةُ قَالَ: ((دِينَارٌ أَوْ نِصْفُ

دِينَارٍ)) وَرَبُّمَا لَمْ يَرْفَعْهُ شُعْبَةُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۴:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا

ہمیں یحییٰ نے خبر دی وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے الحکم نے بیان کیا وہ عبد الحمید بن

عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں وہ مقسم سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے وہ عی کریم ﷺ سے اس شخص

کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں جو حیض کی حالت میں اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے (یعنی جماع کرتا

ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے۔

امام البوداؤدؒ نے کہا کہ صحیح روایت اسی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے ”ایک دینار یا آدھا دینار“ فرمایا، اور امام شعبہ نے کبھی اس روایت کو مرفوع نہیں کیا۔ (یعنی موقوفاً علی ابن عباسؓ روایت ذکر کی)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۴)

- ۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید، القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳۔ شعبہ:۔ یہ شعبہ بن الحجاج بن الورد العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۴۔ الحکم:۔ یہ الحکم بن عتیبہ، أبو محمد، الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔

۵۔ عبد الحمید بن عبد الرحمن:۔ یہ عبد الحمید بن عبد الرحمن بن زید بن الخطاب العدوی، أبو عمر، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہوتا ہے ہشام بن عبد الملک کے دور خلافت میں حرّان میں وفات ہوئی۔

۶۔ مقسم:۔ یہ مقسم بن بجرۃ ینجدہ، أبو القاسم، مولیٰ عبد اللہ بن الحارث، ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ ارسال کرتے تھے۔ ایک سو ایک ہجری ۱۰ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۷۔ ابن عباسؓ:۔ آپؓ عبد اللہ بن عباس صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۸۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب، سلیمان بن الأشعث، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

الحديث ۲۶۵/ حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامُ بْنُ مُطَهَّرٍ أَخْبَرَنَا جَعْفَرٌ يَعْنِي ابْنَ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ الْبُنَانِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْجَزَرِيِّ عَنْ مِقْسَمٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((إِذَا أَصَابَهَا فِي أَوَّلِ الدَّمِ فَدَيْنَارٌ، وَإِذَا أَصَابَهَا فِي انْقِطَاعِ الدَّمِ فَنِصْفُ دَيْنَارٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ عَنْ مِقْسَمٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبدالسلام بن مطہر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں جعفر نے یعنی جعفر بن سلیمان نے خبر دی، وہ علی بن الحکم البنانی سے روایت کرتے ہیں وہ ابوالحسن الجزری سے، وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عباس نے کہا کہ جب کوئی شخص حیض کے ابتدائی ایام میں بیوی سے جماع کرے تو ایک دینار صدقہ کرے (بطور کفارہ کے) اور جب حیض کے آخری ایام میں بیوی سے جماع کرے تو آدھا دینار (کفارہ میں) صدقہ کرے۔ (جمہور کے نزدیک یہ کفارہ وجوبی نہیں ہے بلکہ استحبائی ہے) (البتہ اس سے توبہ واستغفار کرنا واجب ہے کیونکہ یہ فعل حرام ہے)۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ ابن جریج نے بھی ”عبدالکریم عن مقسم“ کے طریق سے اسی طرح روایت کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۵)

۱۔ عبدالسلام بن مطہر: یہ عبدالسلام بن مطہر بن حسان، الأزدي، أبو ظفر، البصري ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دو سو چوبیس ہجری ۲۲۴ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ جعفر بن سلیمان: یہ جعفر بن سلیمان، الضبعی، أبو سلیمان، البصري ہیں۔ صدوق اور زاہد ہیں لیکن ان کے اندر تشیع پایا جاتا ہے۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ اکیسواٹھتر

۸ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ علی بن الحکم البنانی :- یہ علی بن الحکم البنانی، أبو الحکم، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو اکتیس ہجری ۱۳۱ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ أبو الحسن الجزري :- یہ أبو الحسن، الجزري، الشامي ہیں۔ مجہول راوی ہیں چھٹے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ أبو عبد اللہ الحاکم نے ”المستدرک علی الصحیحین“ میں ان کا نام عبد الحمید بن عبد الرحمن بتاتے ہوئے ثقہ، مامون کہا ہے۔ لیکن حافظؒ نے ”تقریب“ میں اس کو رد کرتے ہوئے کہا کہ أبو الحسن الجزري چھٹے طبقہ کے مجہول راوی ہیں۔ اور جن لوگوں نے ان کا نام عبد الحمید بتایا ہے۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔

۵۔ مقسم :- یہ مقسم بن بجرۃ، مولیٰ عبد اللہ بن الحارث ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۶۳)۔

۶۔ ابن عباسؓ :- یہ عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب، صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۷۔ أبو داؤد :- یہ مصنف کتاب أبو داؤد، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ ابن جریج :- یہ عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۹)۔

۹۔ عبد الکریم :- یہ عبد الکریم بن أبي المخارق، أبو أمية، البصري ہیں، ضعیف راوی ہیں۔ نسائی اور دارقطنی نے متروک اور ابن حبان نے کثیر الوہم، فاحش الخطاء کہا ہے۔ ایک سو چھپیس یا ستائیس ہجری ۱۲۶ھ/۱۲۷ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

الحديث ۲۶۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ الْبَزَّازُ أَخْبَرَنَا شَرِيكَ

عَنْ خَصِيفٍ عَنْ مِقْسَمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ ((إِذَا وَقَعَ الرَّجُلُ

بِأَهْلِهِ وَهِيَ حَائِضٌ فَلْيَتَصَدَّقْ بِنِصْفِ دِينَارٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَا قَالَ عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مُرْسَلًا. وَرَوَى الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَمْرُهُ أَنْ يَتَصَدَّقَ بِخُمْسِي دِينَارٍ، وَهَذَا مُعْضَلٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن الصباح البزاز نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شریک نے خبر دی، وہ حُصیف سے روایت کرتے ہیں وہ مقسم سے وہ ابن عباس سے وہ نعی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ حیض کی حالت میں جماع کر بیٹھے تو اسے چاہئے کہ آدھا دینار صدقہ کرے۔  
امام ابوداؤد نے کہا اور علی بن بذیمہ نے مقسم سے انہوں نے نعی کریم ﷺ سے مرسل اسی طرح روایت نقل کی ہے۔

اور امام اوزاعی نے یزید بن ابی مالک سے انہوں نے عبد الحمید بن عبد الرحمن سے انہوں نے نعی کریم ﷺ سے روایت نقل کی۔ آپ ﷺ نے (حضرت عمرؓ) کو حکم دیا کہ وہ دینار کے دو پانچویں حصے (یعنی اگر دینار کے سو حصے کر لئے جائیں تو اس میں سے چالیس حصوں کا) صدقہ کریں۔ (حضرت عمرؓ نے اپنی بیوی سے حیض کی حالت میں وطی کر لی تھی تو آپ ﷺ نے ان کو مذکورہ حکم دیا تھا) اور یہ حدیث (سند کے اعتبار سے) ”مُعْضَلٌ“ ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۶)

۱۔ محمد بن الصباح:- یہ محمد بن الصباح، الدولابی، أبو جعفر، البزاز، البغدادی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۵)۔

۲۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبداللہ، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔

۳۔ خُصیف:۔ یہ خُصیف (مصغراً) ابن عبدالرحمن، الجزری، أبو عون الحرانی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق سیئ الحفظ، خلط بآخره، ورُمی بالارجاء“، لکھا ہے امام احمد نے ”ضعیف لیس بحجة ولا قوی“ کہا ہے۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چھتیس یا سینتیس ہجری ۱۳۶ھ / ۱۳۷ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ مقسم:۔ یہ مقسم بن بجرۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۶۴)۔

۵۔ ابن عباسؓ:۔ یہ عبداللہ بن عباس، صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۶۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ علي بن بزيمة:۔ یہ علی بن بزيمة، الجزری، أبو عبداللہ، الحرانی، مولیٰ جابر بن سمرہؓ ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چھتیس ۱۳۶ھ میں وفات ہوئی۔

۸۔ الأوزاعي:۔ یہ عبدالرحمن بن عمرو الأوزاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۹۔ یزید بن أبی مالک:۔ یہ یزید بن أبی مالک، الفقیہ، الہمدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۴)۔

۱۰۔ عبدالحمید بن عبدالرحمن:۔ یہ عبدالحمید بن عبدالرحمن بن زید بن الخطاب، العدوی، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۶۴)۔

(۱۰۷) بَابُ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجَمَاعِ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جو حائضہ سے جماع سے پہلے پہلے کے کام کرے (۱۰۷)

الحديث ۶۷۲ - حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ

حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ حَبِيبِ مَوْلَى عُروَةَ عَنْ نُدْبَةَ مَوْلَاةٍ

مَيْمُونَةَ عَنْ مَيْمُونَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُبَاشِرُ الْمَرْأَةَ مِنْ نِسَائِهِ وَهِيَ حَائِضٌ إِذَا كَانَ عَلَيْهَا إِزَارٌ إِلَى أَنْصَافِ الْفَخْذَيْنِ أَوْ الرُّكْبَتَيْنِ تَحْتَ جُزْبِهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے یزید بن خالد بن عبداللہ بن موہب الرملی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے لیث بن سعد نے بیان کیا وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں وہ حبیب مولیٰ عروۃ بن الزبیر سے وہ ندبۃ مولاۃ ميمونة سے وہ حضرت ميمونة سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ اپنی بیویوں سے حیض کی حالت میں مباشرۃ (ملاعت) کیا کرتے تھے اس حال میں کہ ان کی بیویوں کے جسم پر آدھی ران یا گھٹنوں تک ازار بندھی ہوئی ہوتی تھی، جس سے (ازواج مطہرات) اپنے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان آڑ (پردہ) کر لیا کرتی تھیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۷)

۱۔ یزید بن خالد بن عبداللہ:۔ یہ یزید بن خالد بن عبداللہ بن وہب، الرملی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۲۔ اللیث بن سعد:۔ یہ لیث بن سعد، الإمام، الفقیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۳۔ ابن شہاب:۔ یہ ابن شہاب زہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۴۔ حبیب مولیٰ عروۃ:۔ یہ حبیب الأعور، المدنی، مولیٰ عروۃ بن الزبیر ہیں۔  
مقبول راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو تیس ہجری ۳۰ھ میں وفات ہوئی۔

۵۔ ندبۃ مولاۃ ميمونة:۔ یہ ندبۃ مولاۃ ميمونة بنت الحارث، ہیں۔ تیسرے طبقہ میں  
میں ان کا شمار ہے۔ مقبول راویہ ہیں۔ کہا گیا ہے کہ آپ صحابیہ ہیں۔

۶۔ ميمونة:۔ آپ ام المؤمنین ميمونة بنت الحارث، الہلالیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۶۸۔

الحديث / ۲۶۸ - حَدَّثَنَا مُسْلِمُ بْنُ أَبِرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا أَنْ تَتَزَوَّرَ ثُمَّ يُضَاجِعُهَا زَوْجَهَا. وَقَالَ مَرَّةً: يُبَاشِرُهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسلم بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ منصور سے روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ الأسود سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کو جبکہ وہ حائضہ ہوں یہ حکم دیا کرتے تھے کہ وہ ازار (تہبند) باندھ لیں سے پھر اس کا شوہر اس سے مضاجعت (ملاعت) ولامست (کر سکتا ہے۔ اور کبھی آپ ﷺ نے ”یباشرها“ کا لفظ ارشاد فرمایا کہ اس کا شوہر اس سے مباشرت کرے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۸)

- ۱- مسلم بن ابراہیم:- یہ مسلم بن ابراہیم، الفراءہیدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۳۔
- ۲- شعبہ:- یہ شعبہ بن الحجاج بن الورد، العتکی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۳- منصور:- یہ منصور بن المعتمر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔
- ۴- ابراہیم:- یہ ابراہیم النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔
- ۵- الأسود:- یہ أسود بن یزید بن قیس ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔
- ۶- عائشہؓ:- آپؓ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۶۹ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ جَابِرِ بْنِ صُبْحٍ قَالَ سَمِعْتُ خَلَّاسَ الْهَجَرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَائِشَةَ، تَقُولُ: ((كُنْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ



نَبِيْتُ فِي الشَّعَارِ الْوَاحِدِ وَأَنَا حَائِضٌ طَامِثٌ، فَإِنْ أَصَابَهُ مِنْي شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعُدَّهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ، وَإِنْ أَصَابَ - تَعْنِي ثَوْبَهُ - مِنْهُ شَيْءٌ غَسَلَ مَكَانَهُ وَلَمْ يَعُدَّهُ ثُمَّ صَلَّى فِيهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۶۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں سنی نے خبر دی وہ جابر بن صبح سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے خلاص النجری سے سنا انہوں نے کہا میں نے حضرت عائشہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ میں اور رسول اللہ ﷺ ایک ہی کپڑے (چادر) میں ایک ساتھ رات گزارتے تھے اور میں حیض کی حالت میں ہوا کرتی تھی، اگر آپ ﷺ کے بدن پر میرا (حیض کا خون) کہیں لگ جاتا تو آپ ﷺ صرف اسی جگہ کو دھو لیتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے پھر نماز پڑھتے، اور اگر میرا خون آپ ﷺ کے کپڑے میں لگ جاتا تو آپ ﷺ صرف اسی (آلودہ) حصہ کو دھو لیتے اور اس سے تجاوز نہ کرتے (یعنی پورا کپڑا نہ دھوتے) اور پھر اسی کپڑے میں نماز پڑھتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۶۹)

- ۱۔ مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ یحییٰ:- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳۔ جابر بن صبح:- یہ جابر بن صبح، الراسی، أبو بشر، البصري ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ خلاص الہجری:- یہ خلاص بن عمرو، الہجری، البصري ہیں۔ ثقہ تابعی ہیں۔ آپ ارسال کرتے تھے۔ دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سوہجری ۱۰۰ھ سے پہلے انتقال ہوا۔
- ۵۔ عائشہؓ:- آپ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۷۰۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ - يَعْنِي

ابْنَ عُمَرَ بْنِ غَانِمٍ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ - يَعْنِي بَنَ زِيَادٍ - عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غُرَابٍ،  
قَالَ ((إِنَّ عَمَّةً لَهُ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ قَالَتْ: إِحْدَانَا تَحِيضُ وَلَيْسَ لَهَا  
وَلِزَوْجِهَا إِلَّا فِرَاشٌ وَاحِدٌ، قَالَتْ: أَخْبِرُكَ بِمَا صَنَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. دَخَلَ  
فَمَضَى إِلَى مَسْجِدِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ - تَعْنِي مَسْجِدَ بَيْتِهِ، فَلَمْ يَنْصَرِفْ حَتَّى  
غَلَبَتْني عَيْنِي وَأَوْجَعَهُ الْبُرْدُ، فَقَالَ: اذْنِي مِنِّي، فَقُلْتُ: إِنِّي حَائِضٌ، فَقَالَ: وَأَنْ  
اُكْشِفِي فِخْذِيكَ، فَكَشَفْتُ فِخْذِي، فَوَضَعَ خَدَّهُ وَصَدْرَهُ عَلَيَّ فِخْذِيَّ،  
وَحَنَيْتُ عَلَيْهِ حَتَّى دَفِئَ وَنَامَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ یعنی عبداللہ بن عمر بن غانم نے خبر دی وہ عبدالرحمن یعنی عبدالرحمن بن زیاد سے  
روایت کرتے ہیں۔ وہ عمارۃ بن غراب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی پھوپھی نے ان  
سے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہؓ سے (مسئلہ) پوچھا، کہ ہم میں سے کوئی عورت حائضہ ہوتی ہے  
اور اس کے اور اس کے شوہر کے پاس ایک ہی بستر ہوتا ہے (تو کیا اس حالت میں شوہر کے ساتھ رات  
گزار سکتی ہے) تو حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں تمہیں وہ بات بتاتی ہوں جو رسول اللہ ﷺ نے کی ہے،  
آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور مصلے پر تشریف لے گئے، امام ابوداؤد نے کہا کہ روایت میں مسجد سے  
مراد گھر میں نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ (آپ ﷺ مسلسل نماز پڑھتے رہے) اور واپس نہیں ہوئے یہاں  
تک کہ مجھے نیند آگئی (نیند مجھ پر غالب آنے لگی) اور آپ ﷺ کو سردی نے ستایا۔ (اس کے بعد آپ ﷺ  
نماز سے فارغ ہوئے اور میرے پاس تشریف لے آئے) اور کہا میرے پاس آ جاؤ۔ تو میں نے کہا کہ میں

حائضہ ہوں۔ تو آپ ﷺ نے پھر کہا۔ (میرے قریب آ جاؤ) اور اپنی رانیں کھول لو۔ (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں آپ ﷺ کے قریب آ گئی) اور اپنی رانیں کھول دیں، تو آپ ﷺ نے اپنا رخسار مبارک (چہرہ) اور سینہ میری رانوں پر رکھ دیا۔ اور میں آپ ﷺ کی طرف جھک گئی۔ یہاں تک کہ (آپ ﷺ کا بدن) گرم ہو گیا اور آپ ﷺ سو گئے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۷۰)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ مسلمہ، القعنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ عبد اللہ بن عمر بن غانم:۔ یہ عبد اللہ بن عمر بن غانم، الرُعینی (مصغراً) أبو عبد الرحمن، افریقہ کے قاضی ہیں۔ ابن یونس نے ثقہ، ابن حبان نے ضعیف، ابوحاتم نے مجہول کہا ہے۔ حافظؒ نے کہا کہ ابن حبان نے شاید اس شخص کو نہیں پہچانا کیونکہ یہ جلیل القدر اور ثقہ راوی ہیں۔ نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو نوے ہجری ۱۹۰ھ میں وفات ہوئی۔ چونسٹھ سال (۶۴) سال کی عمر پائی۔
- ۳۔ عبد الرحمن بن زیاد:۔ یہ عبد الرحمن بن زیاد، الإفريقي ہیں، دیکھیں حدیث ۶۲۔
- ۴۔ عمارہ بن غراب:۔ یہ عمارہ بن غراب، الیحصی تابعی ہیں۔ حافظؒ نے ”مجہول من السادسة“ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

۵۔ إن عمه له:۔ یہ عمارہ بن غراب کی پھوپھی ہیں اور مجہول وغیرہ معروف ہیں۔

۶۔ عائشہؓ:۔ آپؐ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ أبو داؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبو داؤد سجستانیؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

الحديث ۲۷۱۔ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ

يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِي الْيَمَانِ عَنْ أُمِّ ذَرَّةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: ((كُنْتُ

إِذَا حِضَّتْ نَزَلَتْ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيرِ فَلَمْ يَقْرَبْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَنْدُ مِنْهُ حَتَّى نَطْهَرَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۱:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے سعید بن عبد الجبار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبد العزیز یعنی عبد العزیز بن محمد نے خبر دی وہ ابو الیمان سے روایت کرتے ہیں وہ ام ذرة سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ جب میں حائضہ ہوتی تو (آپ ﷺ کے) فراش (پچھونے) سے (الگ) چٹائی (بوریا) پر آجاتی تھی اور آپ ﷺ کے قریب نہ ہوتی یہاں تک کہ (حیض سے) پاک ہو جاتی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۱)

۱- سعید بن عبد الجبار:- یہ سعید بن عبد الجبار بن یزید، القرشی، أبو عثمان، الکراہیسی، البصری ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دو سو چھتیس ۲۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲- عبد العزیز بن محمد:- یہ عبد العزیز بن محمد، الدر اور دی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۳- أبو الیمان:- یہ کثیر بن الیمان یا کثیر بن جریج، الرَّحَّال أبو الیمان، المدنی ہیں۔ حافظؒ نے ”مستور من السابعة“ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

۴- أم ذرة:- یہ أم ذرة المدنیہ، مولاة عائشہؓ ہیں ثقہ تابعیہ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

۵- عائشہ:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث ۲۷۲ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ بَعْضِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَتْ ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَرَادَ مِنَ الْحَائِضِ شَيْئًا أَلْقَى عَلَى فَرْجِهَا ثُوبًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں حماد نے خبر دی وہ ایوب سے روایت کرتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ بعض ازواج النبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں۔ (ازواج مطہرات میں سے کسی نے) کہا کہ جب نبی کریم ﷺ (ازواج مطہرات میں سے کسی کے ساتھ) حیض کی حالت میں (مباشرت و ملاعبت و ملاست کا) ارادہ فرماتے تو اس کی شرمگاہ پر کپڑا ڈال دیتے (اور اس کے ساتھ مضاجعت اور ملاعبت فرماتے تھے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۲)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲۔ حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۔ ایوب :- یہ ایوب بن کیسان، السخثانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۱)۔

۴۔ عکرمہ :- یہ عکرمہ مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۵۔ بعض ازواج النبی ﷺ :- اس سے مراد حضرت میمونہ بنت الحارث یاعائشہ صدیقہؓ ہیں۔

الحدیث / ۲۷۳۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا فِي فَوْحِ حَيْضِنَا أَنْ نَنْزِرَ ثَمَّ يَبَاشِرُنَا، وَآيُكُمْ يَمْلِكُ

إِرْبَهُ كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۳:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں جریر نے خبر دی، وہ الشیبانی سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن الأسود سے وہ اپنے والد (الأسود) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں حیض کی شدت کے زمانہ میں حکم دیتے تھے کہ ہم ازار باندھ لیں اور پھر ہمارے ساتھ مباشرت (ملاست و ملاعبت) فرماتے تھے، اور تم میں سے کون اپنی خواہش پر (اس طرح) قابو رکھ سکتا ہے جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنی خواہش پر قابو اور اختیار رکھتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۳)

۱۔ عثمان بن أبی شیبہ:- یہ عثمان بن أبی شیبہ، العبسی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ جریر:- یہ جریر بن عبد الحمید، الرازی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

۳۔ الشیبانی:- یہ سلیمان بن أبی سلیمان، الشیبانی، أبو إسحق الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سواڑتالیس یا انتالیس ۱۳۹ھ / ۱۳۸ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ عبدالرحمن بن الأسود:- یہ عبدالرحمن بن الأسود بن یزید بن قیس،

النخعی، أبو حفص الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ننانوے ہجری ۹۹ھ میں وفات ہوئی۔

۵۔ عن أبیه:- یہ أسود بن یزید بن قیس، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔

۶۔ عائشہؓ:- آپؓ ام المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

(۱۰۸) بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ

الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ

یہ باب ہے مستحاضہ عورت کے بارے میں اور ان حضرات کی دلیل کے بارے میں جو یہ کہتے ہیں کہ مستحاضہ نماز کو چھوڑے رکھے گی اتنے دن جتنے دن اس کو حیض آتا تھا (۱۰۸)

الحديث / ۲۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ

سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: (إِنَّ أَمْرًا كَانَتْ

تُهْرَاقُ الدِّمَاءُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَفْتْتُ لَهَا أُمُّ سَلَمَةَ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ، فَقَالَ: لِنَظَرِ عِدَّةِ اللَّيَالِي وَالْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ مِنْ الشَّهْرِ قَبْلَ

أَنْ يُصِيبَهَا الَّذِي أَصَابَهَا فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ مِنَ الشَّهْرِ، فَإِذَا خَلَفَتْ

ذَلِكَ فَلْتَغْتَسِلْ، ثُمَّ لَتَسْتَفْرِ بِثَوْبٍ، ثُمَّ لَتُصَلِّ فِيهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۴:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ

مالک سے روایت کرتے ہیں وہ نافع سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ حضرت ام سلمہؓ زوج النبی ﷺ سے

روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت کا (حیض کا خون) جاری ہو

گیا تھا (یعنی وہ عورت مستحاضہ ہو گئی تھی) تو حضرت ام سلمہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے اس عورت کے لئے

مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ (استحاضہ کی بیماری) جو اس کو لاحق ہوئی ہے اس بیماری کے لاحق

ہونے سے پہلے ہر مہینہ میں جتنے دن اور جتنی راتیں اس کو حیض آتا تھا اتنی مدت شمار کر لے اور اس مدت

کے بقدر ہر مہینہ میں نماز چھوڑ دے جب اتنی مدت گزر جائے تو اسے چاہئے کہ غسل کر لے اور کسی کپڑے

کی پٹی (لنگوٹ) باندھ لے اور نماز پڑھتی رہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۴)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمہ، القعنبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ مالک:۔ یہ امام مالک بن انس الأصبحي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ ابن عمر بن خطاب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔
- ۴۔ سلیمان بن یسار:۔ یہ سلیمان بن یسار الہلالی مولیٰ میمونۃ بنت الحارث ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۷)۔
- ۵۔ أم سلمة:۔ آپؓ ام المؤمنین أم سلمةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔
- ۶۔ إِنْ امْرَأَةً:۔ یہ حضرت فاطمۃ بنت ابی حُبیش (مصغراً) الأسدیة، صحابیۃؓ ہیں جیسا کہ مصنف نے آگے خود اس نام کی صراحت کی ہے امام دارقطنی کی روایت میں بھی اس نام کی صراحت موجود ہے۔ استفاضہ کے باب میں ان کی مشہور حدیث ہے۔

الحديث / ۲۷۵۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ وَيَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ بْنُ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَا حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلًا أَخْبَرَهُ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ ((أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ قَالَ: فَإِذَا خَلَفْتُ ذَلِكَ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلَتَغْتَسِلَ، بِمَعْنَاهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۵۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید اور یزید بن خالد بن یزید بن عبد اللہ بن مویہ نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے لیث نے بیان کیا وہ نافع سے روایت کرتے ہیں وہ سلیمان بن یسار سے روایت کرتے ہیں کہ انہیں ایک آدمی نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت



کرتے ہوئے خبر دی، کہ ایک عورت کا خون جاری ہو گیا تھا۔ پھر مذکورہ حدیث (۲۷۴) کے ہم معنی روایت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اتنی مدت گزر جائے (جو ایام حیض میں اس کی عادت تھی) اور نماز کا وقت ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ غسل کرے (اور نماز پڑھے۔ اور آگے) پچھلی حدیث کے ہم معنی (روایت نقل کی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۵)

- ۱۔ قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید، الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔
- ۲۔ یزید بن خالد بن عبد اللہ بن موهب:- یہ یزید بن خالد بن عبد اللہ بن موهب، الرملی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔
- ۳۔ اللیث:- یہ امام لیث بن سعد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔
- ۴۔ نافع:- یہ نافع مولیٰ ابن عمر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔
- ۵۔ سلیمان بن یسار:- یہ سلیمان بن یسار الہلالی مولیٰ میمونۃ بنت الحارث ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۷)۔
- ۶۔ أن رجلاً:- یہ مبہم اور غیر معروف راوی ہیں۔
- ۷۔ أم سلمة:- آپ ام المؤمنین أم سلمة ہند بنت ابی امیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۳۷)۔
- ۸۔ أن امرأة:- یہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش، الأسدیہ، صحابیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

الحديث ۲۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا أَنَسٌ \_ يَعْنِي ابْنَ عِيَّاضٍ \_ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ،

أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ، فَذَكَرَ مَعْنَى حَدِيثِ اللَّيْثِ قَالَ: فَإِذَا خَلَفْتَهُنَّ وَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ، وَسَاقَ مَعْنَاهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۶:- امام البوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے انس یعنی انس بن عیاض نے بیان کیا وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں وہ نافع سے وہ سلیمان بن یسار سے وہ ایک انصاری آدمی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک عورت کا (حیض کا خون) جاری ہو گیا تھا۔ پھر عبید اللہ نے لیث بن سعد کی حدیث کے ہم معنی روایت ذکر کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا جب اتنے ایام (مدت حیض کے بقدر) گزر جائیں اور نماز کا وقت ہو جائے تو وہ عورت غسل کر لے۔ اور آگے مذکورہ بالا روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۶)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:- یہ عبد اللہ بن مسلمة القعنبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ أنس بن عیاض:- یہ أنس بن عیاض بن ضمرة، الليثي، أبو ضمرة، المدني ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں آتے ہیں۔ ۲۰۰ھ میں چھپانوے (۹۶) سال کی عمر میں وفات ہوئی۔

۳۔ عبید اللہ:- یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدوي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

۴۔ نافع:- یہ نافع مولیٰ ابن عمرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۵۔ سلیمان بن یسار:- یہ سلیمان بن یسار، مولیٰ میمونۃ بنت الحارث ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۷)۔

۶۔ عن رجل من الأنصار: - یہ غیر معروف انصاری شخص ہیں جن کے نام کی تعیین نہ ہو سکی۔

۷۔ أَنَّ امْرَأَةً: - یہ فاطمہ بنت ابی حبیش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

۸۔ اللیث: - یہ امام لیث بن سعد، الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

الحديث / ۲۷۷۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا صَخْرُ بْنُ جُوَيْرِيَةَ عَنْ نَافِعٍ، بِإِسْنَادِ اللَّيْثِ، وَمَعْنَاهُ: قَالَ فَلْتَتْرُكِ الصَّلَاةَ قَدْرَ ذَلِكَ، ثُمَّ إِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْتَغْتَسِلْ وَلْتَسْتَفْرِ بِثَوْبٍ ثُمَّ تَصَلِّيْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۷: - امام الودادؒ نے کہا ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدالرحمن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں صخر بن جویریہ نے خبر دی وہ نافع سے، لیث بن سعد کی سند اور اس کے ہم معنی الفاظ کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایام حیض کی مدت کے بقدر (ایام میں) نماز چھوڑے رکھے پھر (اتنے ایام گزرنے کے بعد) جب نماز کا وقت ہو جائے تو غسل کرے اور کسی کپڑے کی پٹی (لنگوٹ) باندھ لے اور نماز پڑھے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۷)

۱۔ یعقوب بن ابراہیم: - یہ یعقوب بن ابراہیم بن کثیر، العبدي، أبو یوسف، الدورقي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۴۱)۔

۲۔ عبدالرحمن بن مہدی: - یہ عبدالرحمن بن مہدی، العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۳۔ صخر بن جویریہ: - یہ صخر بن جویریہ أبو نافع مولیٰ بن تمیم یا مولیٰ بن

ہلال ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ ابن عمر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۵۔ اللیث:۔ یہ امام لیث بن سعد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

الحديث ۲۷۸/۔ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا وَهَيْبٌ أَخْبَرَنَا  
أَيُّوبُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، بِهَذِهِ الْقِصَّةِ قَالَ فِيهِ ((تَدْعُ الصَّلَاةَ  
وَتَغْتَسِلُ فِيمَا سِوَايَ ذَلِكَ وَتَسْتَشْفِرُ بِثَوْبٍ وَتُصَلِّيُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَسَمَى  
الْمَرْأَةَ الَّتِي كَانَتْ اسْتَحْيَضَتْ حَمَادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَ:  
فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۸:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ہمیں وہیب نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ایوب نے خبر دی، وہ سلیمان بن یسار سے وہ  
حضرت ام سلمہؓ سے یہی قصہ (واقعہ) روایت کرتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ مستحاضہ عورت (ایام  
حیض کی مدت کے بقدر ایام میں) نماز چھوڑے گی اس کے بعد غسل کرے گی اور کسی کپڑے کی پٹی باندھ  
لے گی (یعنی لنگوٹ باندھ لے گی، کرسف رکھ لے گی) اور نماز پڑھے گی۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ اس عورت کا نام جسے استحاضہ (کی بیماری) تھی۔ حماد بن زید نے ایوب سے  
اسی حدیث کو روایت کرتے ہوئے ”فاطمہ بنت ابی حُبیش“ بتایا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۸)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقوری ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۔

۲۔ وہیب:۔ یہ وہیب بن خالد، الباہلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ ایوب :- یہ ایوب السخثانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۱)۔

۴۔ سلیمان بن یسار :- یہ سلیمان بن یسار مولیٰ میمونۃ بنت الحارث ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۷)۔

۵۔ أم سلمة :- آپؓ ام المؤمنین أم سلمة بنت أبي أمية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۶۔ أبو داؤد :- یہ مصنف کتاب أبو داؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ حماد بن زید :- یہ حماد بن زید بن درهم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۸۔ فاطمة بنت أبي حبيش :- یہ فاطمة بنت أبي حبيش، الأسدية صحابیہ ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

الحديث ۲۷۹/ - حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ جَعْفَرٍ عَنْ عِرَاكِ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا قَالَتْ: ((إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ سَأَلَتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّمِ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَرَأَيْتُ مَرْكَهَهَا مَلَانَ دَمًا، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: اْمْكُثِي قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحْبِسُكِ حَيْضَتُكَ ثُمَّ اغْتَسِلِي)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ قُتَيْبَةُ بَيْنَ أَضْعَافٍ حَدِيثُ: جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ فِي آخِرِهَا. وَرَوَاهُ عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ وَيُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ اللَّيْثِ فَقَالَا: جَعْفَرُ بْنُ رَبِيعَةَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۷۹ :- امام ابو داؤدؒ نے کہا ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہمیں لیث نے خبر دی، وہ یزید بن ابی حبيب سے روایت کرتے ہیں وہ جعفر سے وہ عراق سے وہ عروۃ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ام حبيب نے نبی کریم ﷺ سے

دم (استحاضہ) کے بارے میں پوچھا۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے ان کی لگن (ٹب، غسل کا برتن) کو خون سے بھرا ہوا دیکھا۔ (یعنی اس برتن کے پانی پر خون کا اثر غالب تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے ام حبیبہ سے کہا کہ اتنی مدت (نماز اور روزہ) سے رکی رہو جتنی مدت حیض کے زمانہ میں (نماز روزہ سے) رکی رہتی تھیں، پھر غسل کر لو (اور نماز پڑھو) امام الوداؤدؒ نے کہا کہ قتیبہؒ نے اس حدیث کو جعفر بن ربیعہ کی بہت ساری حدیثوں کے (بیان) کے وقت آخر میں روایت کیا۔ اور اس حدیث کو علی بن عیاش اور یونس بن محمد نے لیث سے روایت کیا اور ان دونوں نے جعفر بن ربیعہ کہا (یعنی صرف جعفر کی بجائے جعفر بن ربیعہ کہا)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۷۹)

۱۔ قتیبہ بن سعید:- یہ قتیبہ بن سعید ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ اللیث:- یہ امام لیث بن سعد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۳۔ یزید بن ابی حبیب:- یہ یزید بن حبیب، الأزدي، أبو رجاء المصري ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں۔ لیکن ارسال کرتے تھے۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو اٹھائیس ہجری ۱۲۸ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ جعفر:- یہ جعفر بن ربیعہ بن شر حبیل، الکندی، أبو شر حبیل، المصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چھتیس ہجری ۱۳۶ھ میں وفات ہوئی۔

۵۔ عراق:- یہ عراق بن مالک، الغفاري، المدني ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ سو ہجری ۱۰۰ھ کے بعد یزید بن عبد الملک کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عروہ:- یہ عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ عائشہ:- آپ عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۸۔ ام حبیبہ:۔ یہ ام حبیبہ بنت جحش، الأسدیہ، صحابیہ ہیں۔ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی بیوی ہیں۔

۹۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ابوداؤد السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۰۔ علی بن عیاش:۔ یہ علی بن عیاش، الحمصی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۹۲)۔

۱۱۔ یونس بن محمد:۔ یہ یونس بن محمد بن مسلم، البغدادی، ابو محمد، المؤدب ہیں ثقہ راوی اور حافظ حدیث ہیں۔ نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دوسوسات یا آٹھ ہجری ۲۰۸ھ/۲۰۸ھ میں وفات ہوئی۔

۱۲۔ اللیث:۔ یہ الإمام اللیث بن سعد، الفہمی، المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

الحديث / ۲۸۰۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ

أَبِي حَبِيبٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ الْمُغِيرَةِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: ((إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا سَأَلَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، فَانْظُرِي إِذَا أَتَى قَرْعًا فَلَا تُصَلِّي، فَإِذَا مَرَّ قَرْعًا فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقَرْعِ إِلَى الْقَرْعِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۰:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عیسیٰ بن حماد نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہمیں لیث نے خبر دی، وہ یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں وہ بکیر بن عبد اللہ سے وہ المنذر بن المغیرہ سے وہ عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ نے ان سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے (دم استخاضہ کا مسئلہ) پوچھا اور آپ ﷺ سے (دم استخاضہ کے جریان کی) شکایت کی، تو رسول اللہ ﷺ نے ان سے کہا کہ یہ ایک رگ ہے (یعنی ایک رگ

سے نکلنے والا خون ہے۔ حیض کا خون نہیں ہے) لہذا خیال رکھو کہ جب (عادت کے مطابق) حیض کا (زمانہ) شروع ہو جائے تو نماز نہ پڑھو، اور جب حیض کے ایام (کے بقدر مدت) گزر جائے تو پاکی حاصل کر لو (غسل کر لو) اور نماز پڑھتی رہو (اتنی مدت) جو پہلے ایک حیض سے دوسرے حیض کے درمیان ہوتی تھی (یعنی استحاضہ کی بیماری ہونے سے پہلے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۲۸۰)

۱۔ عیسیٰ بن حماد :- یہ عیسیٰ بن حماد بن مسلم بن عبید اللہ، التجیبی، ابو موسیٰ، الأنصاری، ہیں ”زُغْبَة“ آپ کا لقب ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسواٹالیس یا انچاس ۲۴۸ھ/۲۴۹ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ اللیث :- یہ لیث بن سعد، الفہمی، المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۳۔ یزید بن ابی حبیب :- یہ یزید بن ابی حبیب الأزدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷۹)۔

۴۔ بُکیر بن عبد اللہ :- یہ بُکیر بن عبد اللہ بن الأشج، القرشی، ابو عبد اللہ، المدنی۔ المخزومی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو بیس ہجری ۱۲۰ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ المنذر بن المغیرہ :- یہ المنذر بن المغیرہ، المدنی، الحجازی ہیں۔ حافظ نے

مقبول، ابو حاتم نے مجہول کہا اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے، چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ عروہ بن الزبیر :- یہ عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ فاطمہ بنت ابی حُبیش :- یہ فاطمہ بنت ابی حُبیش، الأسدیہ، صحابیہ ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

الحديث / ۲۸۱۔ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُوسَى أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ



يَعْنِي ابْنُ أَبِي صَالِحٍ \_ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ ((حَدَّثَنِي فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَمَرَتْ أَسْمَاءَ أَوْ أَسْمَاءَ حَدَّثَنِي أَنَّهَا أَمَرَتْهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ أَنْ تَسْأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَقْعُدَ الْأَيَّامَ الَّتِي كَانَتْ تَقْعُدُ ثُمَّ تَغْتَسِلُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ قَتَادَةُ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ ((أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتَحْيَضَتْ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَدْعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلَ وَتُصَلِّيَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يَسْمَعْ قَتَادَةُ مِنْ عُرْوَةَ شَيْئًا. وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَدْعَ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا وَهُمْ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ، لَيْسَ هَذَا فِي حَدِيثِ الْحُفَاطِ عَنِ الزُّهْرِيِّ إِلَّا مَا ذَكَرَ سَهِيلُ بْنُ صَالِحٍ. وَقَدْ رَوَى الْحَمِيدِيُّ هَذَا الْحَدِيثَ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ، لَمْ يَذْكُرْ فِيهِ ((تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا)). وَرَوَتْ قَمِيرُ بِنْتُ عَمْرِو زَوْجُ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ: ((الْمُسْتَحَاضَةُ تَتْرَكُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ)). وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ. ((إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَتْرَكَ الصَّلَاةَ قَدْرَ أَقْرَانِهَا)). وَرَوَى أَبُو بَشِيرٍ جَعْفَرُ بْنُ أَبِي وَحْشِيَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتَحْيَضَتْ فَذَكَرَ مِثْلَهُ. وَرَوَى شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ (الْمُسْتَحَاضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا ثُمَّ

تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ)). وَرَوَى الْعَلَاءُ بْنُ الْمُسَيَّبِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ ((إِنَّ سَوْدَةَ اسْتَحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ إِذَا مَضَتْ أَيَّامُهَا اغْتَسَلَتْ وَصَلَّتْ))، وَرَوَى سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ ((الْمُسْتَحَاضَةُ تَجْلِسُ أَيَّامَ قُرْنِهَا)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ عَمَّارٌ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَطَلْقُ بْنُ حَبِيبٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْقِلُ الْحَنَعَمِيُّ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. وَكَذَلِكَ رَوَى الشَّعْبِيُّ عَنْ قَمِيرٍ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ قَوْلُ الْحَسَنِ وَسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَعَطَاءٍ وَمَكْحُولٍ وَإِبْرَاهِيمَ وَسَالِمٍ وَالْقَاسِمِ ((أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۱:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے یوسف بن موسیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں جریر نے خبر دی وہ سہیل یعنی سہیل بن ابی صالح سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے فاطمہ بنت ابی حمیشؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت اسماءؓ کو حکم دیا۔ (یعنی ان سے کہا) یا (انہوں نے کہا) کہ حضرت اسماءؓ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہیں حضرت فاطمہ بنت ابی حمیشؓ نے حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ سے (دم استحاضہ کا مسئلہ) پوچھیں، تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں حکم دیا (یعنی مسئلہ بتایا) کہ حیض کے زمانہ میں جتنی مدت ((نماز روزہ سے) رکی رہتی تھیں اتنی مدت (دم استحاضہ کے زمانہ میں) (نماز روزہ سے) رکی رہیں، پھر غسل کر لیں (پاک کی حاصل کر لیں) اور نماز وغیرہ شروع کر دیں۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کو قتادہ نے عروہ بن الزبیر سے انہوں نے زینب بنت ام سلمہ سے روایت کیا (اور کہا کہ) ام حبیبہ بنت جحشؓ کو استحاضہ (کی بیماری) لاحق ہو گئی تو نوحی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے زمانہ کی (مدت کے بقدر) نماز چھوڑ دیں پھر غسل کر کے نماز پڑھیں۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ قتادہ نے حضرت عروہ بن الزبیر سے کچھ نہیں سنا، (یعنی یہ سند منقطع ہے)۔  
 امام ابوداؤدؒ نے کہا اور ابن عیینہ نے امام زہری کی حدیث میں عمرہ کے طریق سے حضرت عائشہؓ  
 (کے اس قول کا) اضافہ کیا کہ ام حبیبہؓ کو استحاضہ (کا خون) آتا تھا تو انہوں نے (خود) نعی کریم ﷺ  
 سے (مسئلہ) پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ اپنے حیض کے ایام (کے بقدر زمانہ میں) نماز چھوڑ  
 دے۔

امام ابوداؤدؒ دیکھتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا وہم ہے، (کیونکہ) امام زہری سے روایت کرنے والے  
 حفاظ حدیث (جیسے یونس، امام اوزاعی، ابن ابی ذئب اور لیث بن سعد وغیرہ) کی روایت میں (حضرت  
 عائشہؓ کے اس مذکورہ قول کا) تذکرہ نہیں ہے مگر وہ الفاظ جن کو سہیل بن ابی صالح نے ذکر کیا ہے (یعنی ان  
 کو ہی مذکورہ حفاظ نے زہری سے روایت کرتے ہوئے ذکر کیا ہے جیسا کہ پچھلی حدیث میں گذرا)۔

(خلاصہ کلام یہ ہے کہ ”فأمرها أن تدع الصلاة أيام أقرائها“ یہ جملہ امام زہریؒ کی روایت  
 میں محفوظ نہیں ہے، محفوظ جملہ قولہ ﷺ ”فأمرها أن تقعد الأيام التي كانت تقعد“ ہے)۔

اور حمیدی نے اسی حدیث کو ابن عیینہ سے روایت کیا تو اس میں ”تدع الصلاة أيام أقرائها“ کا  
 تذکرہ نہیں کیا، اور قمر بنت عمرو جو حضرت مسروق کی بیوی ہیں انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا کہ  
 مستحاضہ عورت اپنے حیض کے زمانہ کے ایام (کے بقدر) نماز چھوڑے گی پھر غسل کرے گی۔ اور عبدالرحمن  
 بن القاسم نے اپنے والد (القاسم) سے روایت کیا کہ نعی کریم ﷺ نے ان کو (یعنی ام حبیبہ بنت جحش کو)  
 حکم دیا کہ اپنے حیض کے زمانہ کے بقدر (ایام میں) نماز چھوڑ دو، اور ابو بکر جعفر بن ابی وحشیہ نے عکرمہ  
 سے انہوں نے نعی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہوئے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہو گئیں۔ اور پھر  
 مذکورہ حدیث کے مثل روایت ذکر کی۔

اور شریک نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد (ثابت بن

عبید) سے انہوں نے عدی کے دادا سے انہوں نے نعی کریم ﷺ سے روایت نقل کی کہ، مستحاضہ عورت اپنے حیض کے زمانہ (کے بقدر ایام میں) نماز چھوڑے گی پھر غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی۔ اور العلواء بن المسیب الحکم سے وہ ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ (ام المؤمنین) حضرت سودہؓ مستحاضہ ہو گئیں تو نعی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جب حیض کے زمانہ (کے بقدر) ایام گزر جائیں تو غسل کر لیں نماز پڑھیں۔

اور سعید بن جبیر حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ مستحاضہ عورت اپنے حیض کے زمانہ (کے بقدر) ایام میں (نماز روزہ) چھوڑے رکھے گی۔

اور اسی طرح اس حدیث کو عمار مولیٰ بنی ہاشم اور طلق بن حبیب نے بھی ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے۔

اور اسی طرح اس حدیث کو معقل الخثعمی نے حضرت علیؓ سے روایت کیا ہے۔

اور ایسے ہی امام شعی نے قمیر امراة مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور یہی قول حضرت حسن بصری، سعید بن المسیب، عطاء، مکحول، ابراہیم، سالم اور القاسم کا ہے کہ مستحاضہ عورت اپنے حیض کے زمانہ (کے بقدر) ایام میں نماز چھوڑے گی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۱)

۱۔ یوسف بن موسیٰ :- یہ یوسف بن موسیٰ بن راشد بن بلال، القطان،

أبو یعقوب، الکوفی ہیں، صدوق راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے دوسو تیرن ہجری ۲۵۳ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ جریر :- یہ جریر بن عبد الحمید بن قرط، الضبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

۳۔ سہیل بن أبی صالح :- یہ سہیل بن أبی صالح، أبویزید، المدنی ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۱۷۷)۔

۴۔ الزہری: یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عروۃ بن الزبیر: یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ فاطمۃ بنت أبی حُبیش: یہ فاطمۃ بنت أبی حُبیش صحابیہ ہیں دیکھیں حدیث (۲۷۴)۔

۷۔ أسماء: یہ أسماء بنت عُمیس (مصغراً) ابن سعد بن الحارث الخثعمیہ،

صحابیہ ہیں۔ ام المؤمنین حضرت میمونۃ بنت الحارث کی ماں شریک بہن ہیں۔ حضرت علیؑ کی وفات کے بعد آپؐ کی وفات ہوئی ہے۔

۸۔ أبوداؤد: یہ مصنف کتاب أبوداؤد السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۹۔ قتادہ: یہ قتادہ بن دعامۃ، السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۱۰۔ زینب بنت أم سلمة: یہ زینب بنت أبي سلمة المخزومية ربيبة النبي ﷺ

ہیں۔ ماں کی طرف منسوب کر کے زینب بنت أم سلمة بھی کہا جاتا ہے۔ ۳۷ھ میں وفات ہوئی۔

۱۱۔ أم حبيبة بنت جحش: یہ أم حبيبة بنت جحش، الأسدية صحابیہ ہیں۔ ام المؤمنین

حضرت زینب بنت جحشؓ کی بہن ہیں۔

۱۲۔ ابن عیینہ: یہ سفیان بن عیینہ، الکوفی ہیں، دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۳۔ عمرۃ: یہ عمرۃ بنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارۃ، الأنصاریۃ، المدنیۃ

ہیں۔ ثقہ راویہ ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔ اٹھانوے ہجری ۹۸ھ میں یا اس کے بعد وفات

ہوئی۔

۱۴۔ عائشۃ: آپؐ ام المؤمنین عائشۃ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۵۔ أم حبيبة: یہ أم حبيبة بنت جحش ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۱۱) پر۔

۱۶۔ الحُمیدی:۔ یہ عبداللہ بن الزبیر بن عیسٰی، القرشی، أبوبکر، الحمیدی، المکی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث اور فقیہ ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دسوائس یادوسو بیس ہجری ۲۱۹ھ/۲۲۰ھ میں مکہ میں وفات ہوئی۔

۱۷۔ قَمیر بنت عمرو:۔ یہ قَمیر بنت عمرو الکوفیہ، زوج مسروق، ثقہ، تابعیہ ہیں تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

۱۸۔ عبدالرحمن بن القاسم:۔ یہ عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن أبی بکر الصدیق، التیمی، أبو محمد، المدنی ہیں۔ ثقہ اور جلیل القدر امام ہیں۔ چھٹے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چھ بیس ہجری ۱۲۶ھ میں ملک شام میں وفات ہوئی۔

۱۹۔ عن أبیه:۔ اس میں أب سے مراد القاسم بن محمد بن أبی بکر الصدیق ہیں۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۴)۔

۲۰۔ أبوبشر جعفر بن أبی وَحْشِيَّة:۔ یہ جعفر بن أياس، أبوبشر بن أبی وَحْشِيَّة، الواسطي، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو پچیس یا ایک سو چھ بیس ۱۲۵ھ/۱۲۶ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۱۔ عکرمۃ:۔ یہ عکرمۃ بن عبداللہ، البربری، مولیٰ عبداللہ بن عباس ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۲۲۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبداللہ، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۵)۔

۲۳۔ أبو الیقظان:۔ یہ عثمان بن غمیر، البجلي، أبو الیقظان، الأعمی، الکوفی ہیں۔ ضعیف راوی ہیں۔ تدلیس کرتے تھے۔ ایک سو پچاس ہجری ۱۵۰ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۴۔ عدي بن ثابت :- یہ عدي بن ثابت الأنصاري، الکوفي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو سولہ ہجری ۱۱۶ھ میں وفات ہوئی۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۵۔ عن أبيه :- یہ عدي بن ثابت کے والد ثابت بن عبيد بن عازب، الأنصاري ہیں۔ مجہول الحال ہیں تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۶۔ عن جده :- یہ عدي بن ثابت کے جد (نانا) ہیں ان کے نام کی تعیین میں مختلف اقوال ہیں۔ (۱) عبد اللہ بن یزید الخطمي، حافظ ابن حجرؒ نے اس قول کو إقرار اب إلى الصواب قرار دیا ہے۔ (۲) عمرو بن أخطب، (۳) عبيد بن عازب، (۴) قيس الخطمي، (۵) دينار، اور اس کے علاوہ بھی اقوال ہیں۔ ابوعلی طوسی نے کہا کہ ”جَدُّ عَدِيٍّ مَجْهُوْلٌ لَا يُعْرَفُ“۔

۲۷۔ العلاء بن المسيب :- یہ العلاء بن المسيب بن رافع، الثعلبي، الکوفي، ثقہ راوی ہیں چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۸۔ الحكم :- یہ الحكم بن عتيبة، الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔

۲۹۔ أبو جعفر :- یہ محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب، أبو جعفر، الإمام الباقر، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸۶)۔

۳۰۔ سودة :- آپؓ ام المؤمنین سودة بنت زمعة بن قيس بن عبد شمس، القرشية، العامرية، ہیں۔ صحیح قول کے مطابق پچپن ہجری ۵۵ھ میں وفات ہوئی۔

۳۱۔ سعيد بن جبیر :- یہ سعيد بن جبیر (مصغراً) الأسدي، الکوفي، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۳)۔

۳۲۔ علي :- آپؓ علي بن أبي طالب، الهاشميؓ، صحابی، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۳۳۔ ابن عباسؓ :- آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳۴۔ عمار:۔ یہ عمار بن اُبی عمار، مولیٰ بنی ہاشم، ابو عمرو یا ابو عبد اللہ المکی، حافظ نے صدوق ”رُبَّمَا أَخْطَا“ کہا ہے ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہے اکیسویں ہجری ۱۲۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔

۳۵۔ طلق بن حبیب:۔ یہ طلق بن حبیب، العنزی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۲)۔

۳۶۔ مَعْقِل الخثعمی:۔ یہ مَعْقِل، الخثعمی ہیں۔ ان کو حافظ نے مجہول امام ذہبی نے لایعرف اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۷۔ الشعبي:۔ یہ عامر بن شراحیل، الشعبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔

۳۸۔ الحسن:۔ یہ الحسن بن اُبی الحسن، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۳۹۔ سعید بن المسیب:۔ یہ سعید بن المسیب، المخزومی، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۶)۔

۴۰۔ عطاء:۔ یہ عطاء بن اُبی رباح، القرشی، المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۶)۔

۴۱۔ مکحول:۔ یہ مکحول بن زبر، الشامی، ابو عبد اللہ، الدمشقی، ہیں۔ ثقہ، فقیہ کثیر الإرسال ہیں۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۲۔ ابراہیم:۔ یہ ابراہیم، النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۴۳۔ سالم:۔ یہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب، العدوی، ابو عمرو، القرشی، المدنی ہیں۔ ثقہ، ثبت، عابد اور فقہاء مدینہ میں سے ہیں۔ اکیسویں ہجری ۱۲۰ھ میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۴۔ القاسم:۔ یہ القاسم بن محمد بن اُبی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴)۔

الحديث / ۲۸۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ



النَّفِيلِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ، أَفَادُعُ الصَّلَاةِ؟ قَالَ: إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ، فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِيَ الصَّلَاةَ، فَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاعْغُسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس اور عبد اللہ بن محمد النفیلی نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے زہیر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، وہ (اپنے والد) عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حبیشؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ میں مستحاضہ عورت ہوں اور میں پاک نہیں ہو پاتی ہوں (یعنی خون جاری رہتا ہے بند نہیں ہوتا) تو کیا میں نماز چھوڑتی رہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ ایک رگ (کا خون) ہے حیض کا نہیں ہے لہذا جب (عادت کے مطابق) حیض کا زمانہ شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو، اور جب اتنی مدت گزر جائے (جو عادتِ حیض کی مدت رہی ہے) تو غسل کرو اور نماز پڑھو۔ (اگرچہ اس کے بعد بھی خون جاری رہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۲)

۱۔ أحمد بن یونس:- یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس، التمیمی، الکوفی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

۲۔ عبد اللہ بن محمد، النفیلی:- یہ عبد اللہ بن محمد بن علی بن نفیل (مصغراً) النفیلی أبو جعفر الحرّانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۳۔ زہیر:۔ یہ زہیر بن معاویہ بن خدیج، الجعفی، الکوفی ہیں دیکھیں حدیث ۲۸۔

۴۔ ہشام بن عروہ:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۴۱)۔

۵۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ عائشہ:۔ آپؐ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ فاطمہ بنت ابی حبیش:۔ یہ فاطمہ بنت ابی حبیش صحابیہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷۴)۔

الحديث / ۲۸۳۔ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ بِإِسْنَادٍ زُهَيْرٍ، وَمَعْنَاهُ، قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَاتْرُكِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا ذَهَبَ قَدْرُهَا فَاغْسِلِي الدَّمَ عَنْكَ وَصَلِّيْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۳:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے قعنبی نے بیان کیا وہ مالک سے وہ ہشام سے زہیر کی سند سے (مذکورہ حدیث ۲۸۲) کے ہم معنی روایت ذکر کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”جب حیض کا زمانہ آجائے تو نماز چھوڑ دو اور جب وہ زمانہ (حیض کی مدت کے بقدر) گزر جائے تو اپنے بدن سے خون دھولو (یعنی غسل کرلو) اور نماز پڑھو۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۳)

۱۔ القعنبي:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمہ، القعنبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ مالک:۔ یہ امام مالک بن انس، الأصبحي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۳۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۴۔ زہیر:۔ یہ زہیر بن معاویہ بن خدیج، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

(۱۱۰) بَابُ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ

جب مستحاضہ کے حیض کے ایام شروع ہو جائیں تو وہ نماز نہیں پڑھے گی (۱۱۰)

الحديث ۲۸۴ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ عَنْ

بُهَيْيَةَ، قَالَتْ: سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ عَائِشَةَ عَنِ امْرَأَةٍ فَسَدَ حَيْضُهَا وَأُهْرِيقَتْ دَمًا، فَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَمْرَهَا فَلْتَنْظُرَ قَدْرَ مَا كَانَتْ تَحِيضُ فِي كُلِّ شَهْرٍ وَحَيْضُهَا مُسْتَقِيمٌ فَلْتَعْتَدَ بِقَدْرِ ذَلِكَ مِنَ الْإَيَّامِ ثُمَّ لَتَدْعِ الصَّلَاةَ فِيْهِنَّ أَوْ بِقَدْرِ هُنَّ ثُمَّ لَتَغْتَسِلَ ثُمَّ لَتَسْتَذِفِرَ بِثَوْبٍ ثُمَّ تُصَلِّيَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۴:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم سے ابو عقیل نے بیان کیا وہ بُہیہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں نے ایک عورت کو حضرت عائشہ سے اس عورت کے بارے میں مسئلہ معلوم کرتے ہوئے سنا جس کا حیض بگڑ جائے اور برابر خون جاری رہے، (یعنی عورت مستحاضہ ہو جائے) (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے مسئلہ پوچھا) تو آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ میں ایسی عورت کو حکم دوں کہ اتنی مدت تک انتظار کرے جتنی مدت (عادت کے مطابق) حیض کے صحیح ہونے کی حالت میں اسے ہر مہینہ حیض آتا تھا۔ اسے چاہئے کہ اتنی مدت شمار کرے اور ان ایام میں نماز نہ پڑھے پھر غسل کرے اور لنگوٹ باندھ لے اور نماز پڑھے۔ (اگرچہ اس کے بعد بھی خون جاری رہے، کیونکہ اب یہ حیض کا خون نہیں مانا جائے گا)۔

تعارف رجال حدیث (۲۸۴)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۳)۔

۲۔ ابو عقیل:۔ یہ یحیٰ بن المتوکل، الضریر، الحذاء، أبو عقیل المدنی ہیں۔  
ضعیف راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو اڑسٹھ ہجری ۶۸ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ بُہیَّة:۔ یہ بُہیَّة (بضم الباء الموحدة وفتح الهاء وتشدید التحتیة) مولاة  
ابی بکرؓ ہیں۔ حافظؒ نے تیسرے طبقہ میں ان کا شمار کرتے ہوئے ”لا تعرف“ (غیر معروف) کہا ہے۔

۴۔ امراة:۔ یہ غیر معروف ہیں۔ ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔

۵۔ عائشةؓ:۔ آپؐ ام المؤمنین حضرت عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۸۵۔ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمَحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمَصْرِيَّانِ

قَالَا أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ

الزُّبَيْرِ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ خَتَنَةُ رَسُولِ اللَّهِ

ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِیْضَتْ سَبْعَ سِنِينَ، فَاسْتَفْتَتْ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ هَذِهِ لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا

عَرَقٌ فَاغْتَسَلِي وَصَلِّي). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنِ

الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((اسْتُحِیْضْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ

جَحْشٍ وَهِيَ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ سَبْعَ سِنِينَ، فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ

قَالَ: إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلَاةَ، فَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْتَسَلِي وَصَلِّي)). قَالَ

أَبُو دَاوُدَ: وَلَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْكَلَامَ أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ غَيْرَ الْأَوْزَاعِيِّ.

وَرَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ وَيُونُسُ وَابْنُ أَبِي ذَنْبٍ وَمَعْمَرُ  
وَأَبِرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَسُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيرٍ وَابْنُ إِسْحَاقَ وَسُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، وَلَمْ  
يَذْكُرُوا هَذَا الْكَلَامَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَإِنَّمَا هَذَا لَفْظُ حَدِيثِ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَزَادَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ أَيْضاً ((أَمَرَهَا أَنْ تَدَعَ  
الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَانِهَا)) وَهُوَ وَهُمْ مِنْ ابْنِ عُيَيْنَةَ. وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ  
الزُّهْرِيِّ فِيهِ شَيْءٌ وَيَقْرُبُ مِنَ الَّذِي زَادَ الْأَوْزَاعِيُّ فِي حَدِيثِهِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۵:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابن ابی عقیل المصری اور محمد بن  
سلمۃ المصری نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہمیں ابن وہب نے خبر دی وہ عمرو بن الحارث سے روایت  
کرتے ہیں۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروۃ بن الزبیر اور عمرۃ سے وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے  
ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ام حبیبہ بنت جحش جو رسول اللہ ﷺ کی سالی ہیں اور عبدالرحمن بن عوف کے نکاح  
میں تھیں سات سال تک مستحاضہ رہیں، تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا  
کہ یہ حیض (کا خون) نہیں ہے بلکہ ایک رگ ہے (یعنی یہ خون رحم سے نہیں بلکہ کسی اور رگ سے آتا ہے،  
لہذا یہ حیض نہیں بلکہ دم استحاضہ ہے) اس لئے (مدت حیض گزرنے کے بعد) غسل کرو اور نماز پڑھو۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ امام اوزاعیؒ نے اس (مذکورہ ام حبیبہ بنت جحش والی روایت میں) اضافہ نقل  
کیا ہے۔ (اوزاعیؒ) زہریؒ سے وہ عروۃ اور عمرۃ سے وہ دونوں حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں  
نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش جو عبدالرحمن بن عوفؓ کے نکاح میں تھیں سات سال تک استحاضہ (کی بیماری  
میں) مبتلا رہیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ جب حیض کی مدت شروع ہو جائے تو نماز چھوڑ دو اور  
جب مدت حیض گزر جائے تو نماز پڑھنی شروع کر دو۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ امام زہریؒ کے شاگردوں میں سے امام اوزاعیؒ کے علاوہ کسی اور نے یہ مذکورہ کلام یعنی (إذا أقبلت الحيضة فعدى الصلاة.... الخ) ذکر نہیں کیا۔

اور یہ مذکورہ حدیث امام زہریؒ سے عمرو بن الحارث، لیث، یونس، ابن ابی ذئب، معمر، ابراہیم بن سعد، سلیمان بن کثیر، ابن اسحاق اور سفیان بن عیینہ نے بھی روایت کی ہے اور ان لوگوں نے بھی یہ (مذکورہ) کلام (إذا أقبلت الحيضة.... الخ) ذکر نہیں کیا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ دراصل یہ مذکورہ الفاظ حدیث، ہشام بن عروہ عن أبیه عن عائشة کے طریق سے (فاطمہ بنت ابی حُشیش کے قصہ میں مذکور ہیں) (امام اوزاعیؒ گو وہم ہوا اور انہوں نے اسکو زہریؒ کی حدیث میں داخل کر دیا)

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابن عیینہ نے بھی زیادتی روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ اپنے حیض کے زمانہ کی مدت کے بقدر ایام میں نماز چھوڑ دے۔

امام ابوداؤدؒ کہتے ہیں کہ یہ بھی ابن عیینہ کا وہم ہے اور محمد بن عمرو بن الزہریؒ کی حدیث میں بھی کچھ کلام (زیادتی) ہے جو اس زیادتی کے قریب قریب ہے جس کا امام اوزاعیؒ نے اپنی حدیث میں اضافہ کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۵)

۱۔ ابن ابی عقیل :- یہ أحمد بن أبی عقیل، المصري، ہیں۔ ابن خلفون نے مغلطائی کے حوالہ سے ابوداؤدؒ کے شیوخ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ بذل المجہود کے حاشیہ (۸) پر ابن رسلان کے حوالہ سے ابن ابی عقیل کا نام عبد الغنی بن رفاعۃ ذکر کیا ہے۔ اور عبد الغنی بن رفاعۃ، أبو جعفر بن أبی عقیل، المصري ہیں۔ ثقہ اور فقیہ ہیں۔ دسویں طبقہ میں ان کا شمار ہے۔ دوسو پچپن ہجری ۲۵۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

۲- محمد بن سلمة:- یہ محمد بن سلمة بن أبي فاطمة، المرادي، أبو الحارث، المصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسواڑتالیس ۲۴۸ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- ابن وهب:- یہ عبد اللہ بن وهب، القرشي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔

۴- عمرو بن الحارث:- یہ عمرو بن الحارث بن الأشج، الأنصاري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۰)۔

۵- ابن شهاب:- یہ ابن شهاب الزهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۶- عروة بن الزبير:- یہ عروة بن الزبير بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷- عمرة:- یہ عمرة بنت عبد الرحمن بن سعد بن زرارة الأنصارية، المدنية ہیں۔ ثقہ راویہ ہیں۔ سو ہجری ۱۰۰ھ سے پہلے یا بعد میں وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہے۔

۸- عائشةؓ:- آپؓ ام المؤمنین حضرت عائشة صدیقاؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۹- أم حبيبة بنت جحش:- یہ أم حبيبة بنت جحش، الأسدية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۱۰- عبد الرحمن بن عوفؓ:- یہ عبد الرحمن بن عوف، القرشي، قدیم الإسلام صحابی، اور عشرہ مبشرہ میں سے ایک ہیں۔ بتیس ہجری ۳۲ھ میں وفات ہوئی۔

۱۱- أبوداؤد:- یہ مصنف کتاب أبوداؤد السجستاني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۲- الأوزاعي:- یہ امام أوزاعي، الشامي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۱۳- الزهري:- یہ ابن شهاب، الزهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۴۔ الیث:۔ یہ لیث بن سعد بن عبدالرحمن، الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۱۵۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید بن أبي النجاد، الأیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۱۶۔ ابن أبي ذئب:۔ یہ محمد بن عبدالرحمن بن المغيرة بن الحارث بن أبي ذئب القرشي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۱)۔

۱۷۔ معمر:۔ یہ معمر بن راشد، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۱۸۔ إبراهيم بن سعد:۔ یہ إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، الزهري، المدني، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۸)۔

۱۹۔ سليمان بن كثير:۔ یہ سليمان بن كثير، العبدي، أبوداؤد یا أبو محمد البصري ہیں۔ ابن معین نے ضعیف اور حافظؒ نے ”لا بأس به في غير الزهري“ کہا ہے، ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ ایک سو تینتیس ہجری ۱۳۳ھ میں وفات ہوئی۔

۲۰۔ ابن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق بن یسار، إمام المغازي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۲۱۔ سفيان بن عُيينة:۔ یہ امام سفيان بن عُيينة، الهلالي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۲۲۔ هشام بن عروة:۔ یہ هشام بن عروة بن الزبير بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۲۳۔ عن أبيه:۔ یہ هشام بن عروة کے والد عروة بن الزبير بن العوام ہیں۔ دیکھیں



حدیث نمبر (۱۸)۔

۲۴۔ عائشہ: آپ ام المؤمنین حضرت عائشہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۲۵۔ ابن عیینہ: یہ سفیان بن عیینہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۲۶۔ محمد بن عمرو: یہ محمد بن عمرو بن حنبلہ، المدنی، الدیلی، ہیں۔

ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ (لیکن واضح رہے کہ نسائی اور بیہقی وغیرہ میں صراحت ہے کہ یہ محمد بن عمرو بن علقمہ ہیں اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

الحديث ۲۸۶/۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي

عَدِيٍّ عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ  
الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، قَالَ: ((إِنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا  
النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضَةِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ  
فَامْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ، فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي فَإِنَّمَا هُوَ عَرَقٌ)). قَالَ  
أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ مِنْ كِتَابِهِ هَكَذَا ثُمَّ حَدَّثَنَا بِهِ  
بَعْدَ حِفْظٍ. قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ  
قَالَتْ: إِنَّ فَاطِمَةَ كَانَتْ تُسْتَحَاضُ. فَذَكَرَ مَعْنَاهُ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى أَنَسُ  
بْنُ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ قَالَ: إِذَا رَأَتْ الدَّمَ الْبُحْرَانِيَّ فَلَا  
تُصَلِّي وَإِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ وَلَوْ سَاعَةً فَلْتُغْتَسِلْ وَتُصَلِّي. قَالَ مَكْحُولٌ: إِنَّ النِّسَاءَ  
لَا تَخْفَى عَلَيْهِنَّ الْحَيْضَةُ، إِنَّ دَمَهَا أَسْوَدُ غَلِيظٌ، فَإِذَا ذَهَبَ ذَلِكَ وَصَارَتْ  
صُفْرَةً رَفِيقَةً فَإِنَّهَا مُسْتَحَاضَةٌ فَلْتُغْتَسِلْ وَلْتُصَلِّي. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى حَمَّادُ

بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ: ((إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَرَكْتَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ اغْتَسَلْتَ وَصَلَّتْ)). وَرَوَى سُمَيُّ وَغَيْرُهُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ ((يَجْلِسُ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى يُونُسُ عَنِ الْحَسَنِ: ((الْحَائِضُ إِذَا مَدَّ بِهَا الدَّمَ تَمَسَّكَ بَعْدَ حَيْضَتِهَا يَوْمًا أَوْ يَوْمَيْنِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ)). وَقَالَ التِّمِّيُّ عَنْ قَتَادَةَ ((إِذَا زَادَ عَلَى أَيَّامِ حَيْضِهَا خَمْسَةُ أَيَّامٍ فَلْتَصَلِّيْ). قَالَ التِّمِّيُّ: فَجَعَلْتُ أَنْقُصُ حَتَّى بَلَغْتُ يَوْمَيْنِ، فَقَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمَيْنِ فَهُوَ مِنْ حَيْضِهَا. وَسُئِلَ ابْنُ سِيرِينَ عَنْهُ فَقَالَ: النِّسَاءُ أَعْلَمُ بِذَلِكَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۶:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں محمد بن ابی عدی نے خبر دی، وہ محمد یعنی محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا وہ عروۃ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عروۃ نے کہا کہ فاطمہ بنت ابی حمیش کو استحاضہ کا خون آتا تھا۔ تو نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا کہ جب حیض کا خون ہوگا تو وہ کالے رنگ کا ہوگا پہچانا جائے گا، لہذا جب ایسا ہو (خون کا رنگ کالا ہو تو) نماز سے رک جا (یعنی نماز نہ پڑھ) اور جب دوسری صورت ہو (یعنی خون کا رنگ کالا نہ ہو) تو وضو کر اور نماز پڑھ۔ کیونکہ یہ ایک رگ (سے آنے والا خون) ہے (حیض نہیں ہے)۔

امام الوداؤدؒ کہتے ہیں کہ ابن المثنیٰ نے کہا کہ ہم سے ابن ابی عدی نے اپنی کتاب سے یہ حدیث اسی طرح بیان کی، پھر اس کے بعد ہم سے یہی حدیث اپنی یادداشت (حفظ) سے بیان کی۔ تو کہا ہم سے محمد

بن عمرو نے بیان کیا وہ زہری سے روایت کرتے ہیں وہ عروۃ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حمیش مستحاضہ ہو گئی تھیں۔ اور آگے مذکورہ حدیث کے ہم معنی روایت بیان کی۔

امام الوداؤدؒ نے کہا اور انس بن سیرین نے ابن عباسؓ کے طریق سے مستحاضہ کے بارے میں روایت بیان کی۔ ابن عباسؓ نے کہا کہ جب بحرانی (یعنی گاڑھے سرخ رنگ کا زیادہ) خون دیکھے تو نماز نہ پڑھے اور جب طہر (پاکی) دیکھے اگرچہ تھوڑی ہی دیر کے لئے ہو تو اسے چاہئے کہ غسل کرے اور نماز پڑھے۔ (کیونکہ اب اس طہر کے بعد آنے والا خون حیض نہیں بلکہ استحاضہ کا مانا جائے گا)۔

مکحولؒ نے کہا کہ عورتوں سے حیض کا خون پوشیدہ نہیں ہوتا، بیشک حیض کا خون گاڑھا سیاہ ہوتا ہے۔ اور جب یہ گاڑھا پن (اور سیاہی) ختم ہو جائے اور خون پتلا زردی موکل ہو جائے تو وہ استحاضہ کا خون ہے۔ (اس پوزیشن میں) چاہئے کہ عورت غسل کرے اور نماز پڑھے۔

امام الوداؤدؒ نے کہا حماد بن زید نے تکلی بن سعید سے روایت کیا انہوں نے القعقاع بن حکیم سے انہوں نے سعید بن المسیب سے مستحاضہ کے بارے میں روایت نقل کی کہ جب (عادت کے مطابق) حیض کے ایام شروع ہو جائیں تو (مستحاضہ عورت) نماز چھوڑ دے، اور جب (ایام حیض) کی مدت گزر جائے تو غسل کرے اور نماز پڑھے۔ (یعنی سعید بن المسیب نے مدت حیض کا اعتبار کیا ہے نہ کہ خون کے رنگ کا، جیسا کہ مکحول اور ابن عباس نے خون کے رنگ کا اعتبار کیا ہے)۔

اور سہمی وغیرہ نے سعید بن المسیب سے نقل کیا کہ مستحاضہ عورت (عادت کے مطابق) ایام حیض کے زمانہ میں بیٹھی رہے گی یعنی نماز روزہ نہیں کرے گی۔

اور اسی طرح (یعنی سہمی وغیرہ کی روایت کی طرح) حماد بن سلمہ نے بھی تکلی بن سعید عن سعید بن المسیب کے طریق سے روایت نقل کی۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ یونس نے الحسن (البصری) سے نقل کیا کہ حائضہ عورت جب اس کا خون (حیض کی مدت سے) بڑھ جائے تو وہ (عادت کے مطابق) حیض کی مدت گزرنے کے بعد ایک دن یا دو دن (نماز وغیرہ سے) رکی رہے گی (پھر اس کے بعد بھی اگر خون جاری رہتا ہے) تو وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی۔ (اور غسل کر کے نماز پڑھے گی)۔

اور سلیمان التیمی نے حضرت قتادہؒ سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ جب (عادت کے مطابق) ایام حیض سے پانچ دن زیادہ ہو جائیں (اور خون برابر جاری رہے) تو (وہ غسل کرے) اور نماز پڑھے (کیونکہ اب یہ استحاضہ ہوگا نہ کہ حیض یعنی جب معتادہ عورت کی حیض کی مدت بڑھ جائے تو وہ احتیاطاً پانچ دن انتظار کرے گی، اس کے بعد بھی خون جاری رہے تو اب اسے چاہئے کہ غسل وغیرہ کر کے نماز شروع کر دے کیونکہ اب یہ استحاضہ میں شمار ہوگا)۔

اور التیمی کا بیان ہے کہ میں پھر گھٹا تا رہا (اس پانچ دن کی مدت کو یعنی اپنی شیخ قتادہ سے کہتا رہا کہ جب ایام حیض پر چار دن بڑھیں یا تین دن بڑھیں تو آپ کا کیا خیال ہے) یہاں تک کہ میں پہنچ گیا دو دن (یعنی میں نے کہا کہ جب ایام حیض پر دو دن زیادہ ہوں) تو انہوں نے فرمایا کہ جب دو دن (اسی حالت میں) گزر جائیں (اور پھر خون رک جائے) تو یہ (یعنی عادت سے زیادہ دو دن کا خون) اس کے حیض ہی میں سے شمار ہوگا۔

اور ابن سیرین سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ اس کو عورتیں ہی زیادہ اچھی طرح جانتی ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۶)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن المثنیٰ بن عیبید، العنزلی ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۱۷)۔

۲۔ محمد بن أبي عدي / ابن أبي عدي :- یہ محمد بن إبراهيم بن أبي عدي،

أبو عمرو البصري، ثقة راوی ہیں۔ نویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو چورانوے ہجری ۱۹۴ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ محمد بن عمرو :- یہ محمد بن عمرو بن علقمة بن وقاص، اللیثی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۴۔ ابن شہاب :- یہ ابن شہاب زہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عروۃ بن الزبیر :- یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ فاطمۃ بنت أبي حُبَيْش :- یہ فاطمۃ بنت أبي حُبَيْش الأسديۃ، صحابیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔ (۲۸۰)۔

۷۔ أبوداؤد :- یہ مصنف کتاب سلیمان بن الأشعث، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ ابن المثنیٰ :- یہ محمد بن المثنیٰ بن عُبید ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۹۔ ابن أبي عدي :- یہ محمد بن إبراهيم بن أبي عدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۱۰۔ محمد بن عمرو :- یہ محمد بن عمرو بن علقمة ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

۱۱۔ الزہری :- یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۲۔ عائشۃ :- آپ ام المؤمنین حضرت عائشۃ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۳۔ فاطمۃ :- یہ حضرت فاطمۃ بنت أبي حُبَيْش صحابیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔ (۲۸۰)۔

۱۴۔ انس بن سیرین :- یہ انس بن سیرین، ابو موسیٰ یا ابو عبد اللہ، یا ابو حمزہ، الأنصاری، البصري، مولیٰ انس بن مالکؓ ہیں۔ محمد بن سیرین کے بھائی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو اٹھارہ یا بیس ہجری ۱۱۸ھ / ۲۰ھ میں وفات ہوئی۔

۱۵۔ ابن عباسؓ :- آپؓ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۱۶۔ مکحول :- یہ مکحول، الشامی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۷۔ حماد بن زید :- یہ حماد بن زید بن درہم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۱۸۔ یحییٰ بن سعید :- یہ یحییٰ بن سعید، القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۱۹۔ القعقاع بن حکیم :- یہ القعقاع بن حکیم، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲۰۔ سعید بن المسیب :- یہ سعید بن المسیب، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۸)۔

۲۱۔ سُمیّ :- یہ سُمیّ، ابو عبد اللہ، القرشی، المخزومی، مولیٰ اُبی بکر بن عبد الرحمن ہیں۔ ایک سو پینتیس ہجری ۳۵ھ میں وفات ہوئی۔

۲۲۔ حماد بن سلمہ :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲۳۔ یونس :- یہ یونس بن عُبید، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۱)۔

۲۴۔ الحسن :- یہ الحسن بن اُبی الحسن، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۲۵۔ التیمی :- یہ سلیمان بن بلال، التیمی، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸۶)۔

۲۶- قتادة: - یہ قتادة بن دعامة، السدوسي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۲۷- ابن سیرین: - یہ محمد بن سیرین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔

الحديث ۲۸۷- حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَغَيْرُهُ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ

الْمَلِكِ بْنُ عَمْرِو أَخْبَرَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَقِيلٍ  
عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ  
بِنْتِ جَحْشٍ، قَالَتْ: ((كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً، فَاتَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ، فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ،  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً فَمَا تَرَى فِيهَا  
قَدْ مَنَعْتَنِي الصَّلَاةَ وَالصَّوْمَ؟ فَقَالَ: أَنْعْتُ لَكَ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ.  
قَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: فَاتَّخِذِي ثَوْبًا. فَقَالَتْ: هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذَلِكَ،  
إِنَّمَا أَتُجُّ ثَجًّا. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سَامُرُكٍ بِأَمْرَيْنِ أَيُّهُمَا فَعَلْتَ أَجْزَى  
عُنْكَ مِنَ الْآخِرِ، فَإِنْ قُوِيَ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ. قَالَ لَهَا: إِنَّمَا هَذِهِ رَكْضَةٌ  
مِنْ رَكْضَاتِ الشَّيْطَانِ، فَتَحْيِضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللَّهِ تَعَالَى  
ذِكْرُهُ، ثُمَّ اغْتَسِلِي، حَتَّى إِذَا رَأَيْتِ أَنَّكَ قَدْ طَهُرْتَ وَاسْتَنْقَأْتَ فَصَلِّي ثَلَاثًا  
وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ أَرْبَعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي فَإِنَّ ذَلِكَ يُجْزِيكَ،  
وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ مِيقَاتَ  
حَيْضِهِنَّ وَطَهْرِهِنَّ، فَإِنْ قُوِيَ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الطَّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ

فَتَغْتَسِلِي وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُوَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ  
الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الْفَجْرِ  
فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَدَرْتِ عَلَى ذَلِكَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهَذَا أَعْجَبُ  
الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عَقِيلٍ قَالَ فَقَالَتْ  
حَمْنَةُ: هَذَا أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ، لَمْ يَجْعَلْهُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ، جَعَلَهُ كَلَامَ  
حَمْنَةٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَانَ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ رَافِضِيًّا وَذَكَرَهُ عَنْ يَحْيَى بْنِ مُعِينٍ.  
قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ يَقُولُ حَدِيثُ ابْنِ عَقِيلٍ فِي نَفْسِي مِنْهُ شَيْءٌ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۷۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے زہیر بن حرب اور ان کے علاوہ  
(ابو جعفر محمد بن ابی سمینہ) نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم سے عبدالملک بن عمرو نے بیان کیا انہوں نے  
کہا ہم سے زہیر بن محمد نے بیان کیا وہ عبداللہ بن محمد بن عقیل سے روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم بن محمد بن  
طلحہ سے وہ اپنے چچا عمران بن طلحہ سے وہ اپنی والدہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا  
کہ مجھے استحاضہ کا بہت زیادہ خون آتا تھا، تو میں رسول اللہ ﷺ کو اس کی اطلاع دینے اور آپ ﷺ سے  
مسئلہ پوچھنے کے لئے آئی تو میں نے آپ ﷺ کو اپنی بہن ام المؤمنین زینب بنت جحش کے گھر میں موجود  
پایا، تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بہت زیادہ خون آتا ہے۔ (یعنی خون کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے  
اور مدت بھی زیادہ ہوتی ہے)۔ جس نے مجھے نماز روزہ سے روک رکھا ہے، لہذا آپ ﷺ کا اس بارے  
میں کیا حکم ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے کُرسف تجویز کرتا ہوں۔ (یعنی کُرسف کا  
استعمال کرو) کیونکہ وہ خون کو جذب کر لے گا۔ انہوں نے (یعنی حمنہ بنت جحش نے) کہا کہ خروج دم  
(حیض کے خون کی مقدار اور کثرت) اس سے زیادہ ہے (یعنی کُرسف اس کو نہ روک سکے گا) آپ ﷺ



نے فرمایا تو پھر کوئی کپڑا باندھ لو، تو انہوں نے کہا کہ خون اس سے بھی زیادہ ہے (یعنی کپڑا بھی مانع نہ ہوگا)۔ دراصل مجھے بہت زیادہ خون آتا ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تم کو دو حکم دیتا ہوں ان دونوں میں سے جس پر بھی تم عمل کر لو تو وہ تمہارے لئے کافی ہوگا۔ اور اگر تم دونوں پر عمل کرنے پر قادر ہو تو تمہیں اختیار ہے۔ (یعنی جو بہتر اور اچھا ہو اس پر عمل کر لو) آپ ﷺ نے ان سے کہا کہ دراصل یہ شیطان کی حرکتوں میں سے ایک حرکت ہے۔ لہذا تم چھ دن یا سات دن حیض کے شمار کرو (تمہارا معاملہ) اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ پھر غسل کرو (اور نماز پڑھو) یہاں تک کہ جب تم دیکھو کہ طہر (یعنی پاکی) کا زمانہ پورا ہو گیا۔ تو تینیس دن اور رات (اگر مدت حیض سات دن ہو) یا چوبیس دن اور رات (اگر مدت حیض چھ دن ہو) نماز پڑھو اور روزہ رکھو کیونکہ یہی تمہارے لئے کافی ہوگا۔ اور ہر مہینہ اسی طرح کرتی رہو (یعنی چھ یا سات دن حیض کے شمار کرو اور بقیہ تینیس دن یا چوبیس دن پاکی کے ہوں گے) جیسا کہ عورتیں حیض اور طہر (پاکی) کے زمانہ میں کرتی ہیں۔

اور اگر تم چاہو تو (دوسرا حکم یہ ہے کہ) ظہر کو مؤخر کرو اور عصر کو جلدی کرو، اور غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے پڑھ لیا کرو، اور (اسی طرح) مغرب کو مؤخر کرو اور عشاء کو مقدم کرو پھر غسل کرو اور مغرب و عشاء کو جمع کر کے ایک ساتھ پڑھ لیا کرو، اور فجر کی نماز کے لئے (مستقل علیحدہ) غسل کرو، ایسا کر سکو تو کر لو، اور روزہ پرا اگر قدرت ہو تو روزہ رکھو۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دونوں حکموں میں سے یہ دوسرا حکم مجھے زیادہ پسند ہے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ اس روایت کو عمرو بن ثابت نے ابن عقیل کے طریق سے روایت کیا تو کہا کہ حمنہ بنت جحش نے کہا کہ یہ (دوسرا حکم) مجھے زیادہ پسند ہے۔ یعنی اس کو نبی کریم ﷺ کا قول نہیں بتایا بلکہ حضرت حمنہ کا قول ذکر کیا ہے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ عمرو بن ثابت رافضی (شیعہ) تھا اور یہ بات یحییٰ بن معین سے نقل کی ہے۔

امام الودادؒ نے کہا کہ میں نے امام احمد کو کہتے ہوئے سنا کہ ابن عقیل کی حدیث میں میرے نزدیک کچھ کلام ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۷)

۱۔ زہیر بن حرب:۔ یہ زہیر بن حرب بن شداد، النسائی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴)۔

۲۔ وَغَیْرَہُ:۔ اس سے مراد محمد بن یحٰی بن اُبی سمینۃ، أبو جعفر، التمار، البغدادی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دوسواں تالیس ہجری ۲۳۹ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ عبد الملک بن عمرو:۔ یہ عبد الملک بن عمرو القیسی، البصری، أبو عامر، العقّدی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسو چار پانچ ہجری ۲۰۵ھ/ ۲۰۴ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ زہیر بن محمد:۔ یہ زہیر بن محمد، التمیمی، أبو المنذر، الخراسانی، العنبري ہیں۔ امام احمدؒ نے ان کے بارے میں ”مستقیم الحدیث، ثقہ، لا بأس بہ“ کہا ہے ابن معین نے ”صالح، لا بأس بہ، ثقہ“ کہا ہے۔ ایک سو باسٹھ ہجری ۱۶۲ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عبد اللہ بن محمد بن عقیل:۔ یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل بن اُبی طالب، الهاشمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۶۔ ابراہیم بن محمد بن طلحہ:۔ یہ ابراہیم بن محمد بن طلحہ بن عبد اللہ، التیمی، أبو إسحاق، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے ایک سو دس ہجری ۱۱۰ھ میں وفات ہوئی۔

۷۔ عمران بن طلحة :- یہ عمران بن طلحة بن عبید اللہ بن عثمان، الیثمی، المدنی ہیں۔ عجل نے ثقات تابعین میں ذکر کیا۔ اور ابن سعد و ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ اور حافظ نے ان کے لئے آپ ﷺ کی روایت ثابت کی ہے۔

۸۔ حمنة بنت جحش :- آپ حمنة بنت جحش، الأسدية، صحابیہ ہیں۔ اور پیام المؤمنین حضرت زینب کی بہن ہیں۔

۹۔ زینب بنت جحش :- آپ ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش، الأسدية ہیں۔ ان کی کنیت أم الحکم ہے۔ قدیم الاسلام صحابیات اور مہجرات میں سے ہیں۔ پہلے ان کا نکاح حضرت زید بن حارثہ سے ہوا تھا اس کے بعد ۳ھ یا ۵ھ میں یہ نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد ازواج مطہرات میں سے سب سے پہلے ان ہی کی وفات ہوئی ہے یعنی ۲۰ھ میں۔

۱۰۔ أبوداؤد :- یہ مصنف کتاب، أبوداؤد سلیمان بن الأشعث، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۱۔ عمرو بن ثابت :- یہ عمرو بن أبي المقدام، الحداد، أبو ثابت، یا أبو محمد، الکوفی ہیں، ضعیف راوی ہیں۔ رافضی ہونے کا الزام بھی ہے، آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو بہتر ۷۲ھ میں وفات ہوئی۔

۱۲۔ ابن عقیل :- یہ عبد اللہ بن محمد بن عقیل، الهاشمی ہیں، دیکھیں حدیث (۶۱)۔

۱۳۔ یحیٰ بن معین :- یہ الإمام یحیٰ بن معین الغطفانی ہیں، دیکھیں حدیث نمبر

(۵۲)۔

۱۴۔ أحمد :- یہ الإمام أحمد بن حنبل الشیبانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

(۱۱۱) بَابُ مَا رَوَى أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ

وہ جو بیان کیا گیا ہے کہ مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے غسل کرے گی اسکا بیان (۱۱۱)

الحديث / ۲۸۸ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ قَالَا

حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ  
وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ  
جَحْشٍ خْتَنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَتَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ اسْتُحِضْتُ سَبْعَ  
سِنِينَ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((إِنَّ)) هَذِهِ  
لَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ وَلَكِنْ هَذَا عِرْقٌ فَاعْتَسِلِي وَصَلِّي. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ  
فِي مِرْكَنٍ فِي حُجْرَةٍ اخْتَهَا زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ حَتَّى تَعْلُو حُمْرَةَ الدَّمِ الْمَاءِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابن عقیل اور محمد بن سلمہ المرادی

نے بیان کیا، انہوں نے کہا ہم سے ابن وہب نے بیان کیا وہ عمرو بن الحارث سے روایت کرتے ہیں وہ  
ابن شہاب سے وہ عروہ بن الزبیر اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے وہ (دونوں) زوج النبی ﷺ حضرت عائشہ  
سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش جو حضور ﷺ کی سالی ہیں اور حضرت  
عبد الرحمن بن عوف کے نکاح میں تھیں ان کو سات سال تک استحاضہ (کی بیماری) رہی، تو انہوں نے  
رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں مسئلہ پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے کہا کہ یہ حیض کا خون نہیں ہے بلکہ  
ایک رگ کا خون ہے لہذا (جب مدت حیض گزر جائے تو) غسل کرو اور نماز پڑھو، حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ  
ام حبیبہ اپنی بہن ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش کے گھر میں ایک لگن (ٹب) میں غسل کیا کرتی تھیں،  
یہاں تک کہ (ان کے استحاضہ کے) خون کی سرخی پانی پر غالب آجاتی تھی۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۸۸)

- ۱۔ ابن اُبی عقیل :- یہ احمد بن اُبی عقیل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۵)۔
- ۲۔ محمد بن سلمۃ المرادی :- یہ محمد بن سلمۃ المرادی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔
- ۳۔ ابن وہب :- یہ عبد اللہ بن وہب، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔
- ۴۔ عمرو بن الحارث :- یہ عمرو بن الحارث بن یعقوب الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۰)۔
- ۵۔ ابن شہاب :- یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۶۔ عروۃ بن الزبیر :- یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۷۔ عُمَرة بنت عبد الرحمن :- یہ عُمَرة بنت عبد الرحمن بن سعد بن زرارۃ، الأنصاریہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔
- ۸۔ عائشۃؓ :- آپؐ زوج النبی حضرت عائشۃ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۹۔ أم حبیبۃ بنت جحش :- یہ أم حبیبۃ بنت جحش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔
- ۱۰۔ عبد الرحمن بن عوف :- آپؐ عبد الرحمن بن عوف، صحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔
- ۱۱۔ زینب بنت جحش :- آپؐ أم المؤمنین حضرت زینب بنت جحش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۷)۔

الحديث / ۲۸۹ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا عُبَيْسَةُ أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ قَالَ أَخْبَرْتَنِي عَمْرَةُ بِنْتُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ: ((قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۸۹:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عنبہ نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں یونس نے خبر دی، وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجھے عمرہ بنت عبدالرحمن نے خبر دی، وہ ام حبیبہ سے یہی (مذکورہ حدیث ۲۸۸) روایت کرتی ہیں، حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ (ام حبیبہ بنت جحش) ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۸۹)

۱۔ احمد بن صالح :- یہ احمد بن صالح، المصري المعروف بابن الطبري، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۷)۔

۲۔ عنبسہ :- یہ عنبسہ بن خالد، الأمومي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۳۔ یونس :- یہ یونس بن یزید، الأيلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۴۔ ابن شہاب :- یہ محمد ابن شہاب الزهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عمرہ بنت عبدالرحمن :- یہ عمرہ بنت عبدالرحمن، الأنصارية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۶۔ ام حبیبہ :- یہ ام حبیبہ بنت جحش، الأسدية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۷۔ عائشہ :- آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۲۹۰۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبٍ الْهَمْدَانِيُّ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ فِيهِ: ((فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُورٍ عَنْ يُونُسَ عَنِ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ جَحْشٍ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ، وَرَبُّمَا قَالَ مَعْمَرٌ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِمَعْنَاهُ. وَكَذَلِكَ رَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ وَابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُمَرَةَ عَنْ عَائِشَةَ. وَقَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِي حَدِيثِهِ وَلَمْ يَقُلْ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۰:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے یزید بن خالد بن عبد اللہ بن موهب الہمدانی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے الليث بن سعد نے بیان کیا وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے یہی (مذکورہ حدیث ۲۸۸) روایت کرتے ہیں۔ (امام لیث بن سعد) نے اس حدیث کو روایت کرتے ہوئے کہا کہ (حضرت ام حبیبہ بنت جحش) ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ (اس حدیث کو) القاسم بن مبرور نے یونس سے روایت کیا انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے انہوں نے ام حبیبہ بنت جحش سے روایت کیا ہے۔ اور اسی طرح اس حدیث کو معمر نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔ اور کبھی معمر نے (روایت کرتے ہوئے) عَنْ عُمَرَةَ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ کے طریق سے مذکورہ روایت کے ہم معنی حدیث بیان کی۔ (یعنی معمر کبھی تو عن عمرہ عن عائشہ بیان کرتے ہیں۔ اور کبھی عن عمرہ عن أم حبيبہ بیان کرتے ہیں۔)

اور اسی طرح (جیسا کہ القاسم بن مبرور نے روایت کی) اس روایت کو ابراہیم بن سعد اور ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حضرت عائشہؓ سے روایت کیا ہے۔

اور ابن عیینہ نے اپنی (سند سے) حدیث بیان کرتے ہوئے کہا کہ (میرے شیخ امام زہری نے) ”إن النبی ﷺ أمرہا أن تَغْتَسِلَ“ ذکر نہیں کیا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۰)

۱۔ یزید بن خالد:۔ یہ یزید بن خالد بن عبد اللہ بن مویہ، الہمدانی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۲۔ اللیث بن سعد:۔ یہ امام اللیث بن سعد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۳۔ ابن شہاب:۔ یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۴۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۵۔ عائشہؓ:۔ آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد، السجستانیؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ القاسم بن مبرور:۔ یہ القاسم بن مبرور، الأیلی ہیں۔ صدوق اور فقیہ ہیں۔  
ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو آٹھ یا ایک سو نو ۱۰۸ھ/۱۰۹ھ میں وفات ہوئی۔

۸۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید، الأیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۹۔ عمرة:۔ یہ عمرة بنت عبد الرحمن، الأنصاریہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۰۔ أم حبیبہ:۔ یہ أم حبیبہ بنت جحش، الأسدیہ، زوج عبد الرحمن بن

عوف ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔



۱۱- معمر:- یہ معمر بن راشد، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۱۲- الزہری:- یہ ابن شہاب، الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۳- ابراہیم بن سعد:- یہ ابراہیم بن سعد بن ابراہیم الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۸)۔

۱۴- ابن عُیینۃ:- یہ سفیان بن عیینۃ، الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

الحديث / ۲۹۱ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيَّبِيُّ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ ابْنِ أَبِي ذُئْبٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَعَمْرَةَ بِنْتِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ اسْتُحِضَّتْ سَبْعَ سِنِينَ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تَغْتَسِلَ، فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)). وَكَذَلِكَ رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ أَيْضًا. قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۱:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن اسحق المسیبی نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (اسحاق بن محمد) نے بیان کیا، وہ ابن ابی ذئب سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابن شہاب سے وہ عروہ اور عمرہ بنت عبد الرحمن سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے کہا: کہ ام حبیبہ (بنت جحش) سات سال تک استحاضہ (کی بیماری) میں مبتلا رہیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا (کہ ہر نماز کے لئے) غسل کر لیا کریں۔ تو وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

اور اسی طرح اس روایت کو امام اوزاعیؒ نے بھی روایت کیا ہے (اور اس میں یہ بیان کیا ہے کہ) حضرت عائشہؓ نے کہا کہ وہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

## تعارف رجالِ حدیث (۲۹۱)

۱۔ محمد بن إسحاق المسیبی :- یہ محمد بن إسحاق بن محمد بن عبد الرحمن المخزومی أبو عبد اللہ، المدنی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دو سو چھتیس ہجری ۲۳۶ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ أبي۔ یہ محمد بن إسحاق کے والد إسحاق بن محمد بن عبد الرحمن المخزومی، أبو محمد، المدنی، أمير القراء ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق فیہ لئن ورُمی بالقدر“ اور امام الازدی نے ”ضعیف یرى القدر“ لکھا ہے۔ اور امام ذہبی نے ان کو ”صالح الحديث“ کہا ہے۔ دو سو چھ ہجری ۲۰۶ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ ابن أبي ذئب :- یہ محمد بن عبد الرحمن بن المغيرة بن الحارث القرشي، أبو الحارث المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۱)۔

۴۔ ابن شہاب :- یہ ابن شہاب زہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عروۃ :- یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ عمرة بنت عبد الرحمن :- یہ عمرة بنت عبد الرحمن، الأنصارية المدنیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۷۔ عائشة :- آپؐ أم المؤمنین عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۸۔ أم حبیبة :- یہ أم حبیبة بنت جحش، الأسدیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۹۔ الأوزاعي :- یہ عبد الرحمن بن عمرو، الشامي، الفقیہ، الإمام، الأوزاعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

الحديث / ۲۹۲ - حَدَّثَنَا هَنَادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِ عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتَحْيَضَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرَهَا بِالْغُسْلِ لِكُلِّ صَلَاةٍ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ وَلَمْ أَسْمَعْهُ مِنْهُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((اسْتَحْيَضَتْ زَيْنُوبُ بِنْتُ جَحْشٍ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: اغْتَسِلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ)) وَسَاقَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ عَبْدُ الصَّمَدِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ ((تَوَضَّعْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهَذَا وَهُمْ مِنْ عَبْدِ الصَّمَدِ وَالْقَوْلُ فِيهِ قَوْلُ أَبِي الْوَلِيدِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۲:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے ہناد بن السری نے بیان کیا وہ عبدہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابن اسحاقؒ سے وہ زہریؒ سے وہ عروہؒ سے وہ عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں حضرت اُمّ حبیبہؓ مستحاضہ ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو ہر نماز کے لئے غسل کرنے کا حکم دیا۔ اور پھر (حضرت عائشہؓ نے) پوری حدیث بیان فرمائی۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کو ابوالولید الطیالسیؒ نے روایت کیا لیکن میں نے ان سے نہیں سنا (بلکہ بالواسطہ ان کے طریق سے مجھے یہ حدیث پہونچی ہے) (ابوالولید الطیالسیؒ) سلیمان بن کثیرؒ سے روایت کرتے ہیں وہ زہریؒ سے وہ عروہؒ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت زینب بنت جحشؓ استحاضہ میں مبتلا ہوئیں تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے کہا ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرو۔ اور (آگے سلیمان بن کثیرؒ) نے پوری حدیث بیان کی۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا اور اس روایت کو عبد الصمدؒ نے سلیمان بن کثیرؒ سے روایت کیا۔ (سلیمان بن

کثیر نے اس طریق میں کہا کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو۔  
امام ابوداؤد نے کہا کہ یہ عبد الصمد کا وہم ہے اور اس بارے میں صحیح قول ابوالولید کا ہے۔ (یعنی ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرو والا قول)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۲)

- ۱۔ ہناد بن السریّ:۔ یہ ہناد بن السریّ، التمیمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰)۔
- ۲۔ عبدہ:۔ یہ عبدہ بن سلیمان بن حاجب، الکلابی، أبو محمد، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ ایک سو ستاسی ہجری ۱۸ھ میں وفات ہوئی۔
- ۳۔ ابن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق بن یسار، المدنی، إمام المغازی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔
- ۴۔ الزہری:۔ یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۵۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۶۔ عائشہ:۔ آپؐ أم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۷۔ أم حبیبة بنت جحش:۔ یہ أم حبیبة بنت جحش، الأسدية، صحابیہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔
- ۸۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۹۔ أبو الولید الطیالسی:۔ یہ أبو الولید ہشام بن عبد الملک الطیالسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔
- ۱۰۔ سلیمان بن کثیر:۔ یہ سلیمان بن کثیر، العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸۵)۔

۱۱۔ زینب بنت جحش : آپؐ ام المؤمنین زینب بنت جحش، الأسدیۃ ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۷)۔

۱۲۔ عبد الصمد : یہ عبد الصمد بن عبد الوارث بن سعید بن ذکوان التمیمی، العنبری، أبوسهل، البصري ہیں۔ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دوسو چھ یا دوسو سات ہجری ۲۰۶ھ/۲۰۷ھ میں وفات ہوئی۔

الحديث / ۲۹۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنُ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنِ الْحُسَيْنِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، قَالَ ((حَدَّثَنِي زَيْنَبُ بِنْتُ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تُهْرَاقُ الدَّمَ وَكَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ وَتُصَلِّيَ)).  
وَ أَخْبَرَنِي أَنَّ أُمَّ بَكْرٍ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ عَائِشَةَ قَالَتْ ((إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يُرِيْبُهَا بَعْدَ الطُّهْرِ: إِنَّمَا هِيَ، أَوْ قَالَ إِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ. أَوْ قَالَ عُروْقٌ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: فِي حَدِيثِ ابْنِ عَقِيلٍ الْأَمْرَانِ جَمِيعًا. قَالَ: ((إِنْ قَوِيَتْ فَاغْتَسَلِي لِكُلِّ صَلَاةٍ وَإِلَّا فَاجْمِعِي)) كَمَا قَالَ الْقَاسِمُ فِي حَدِيثِهِ. وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْقَوْلُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيٍّ وَابْنِ عَبَّاسٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۳:۔ امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عمرو ابوالحجاج، ابو معمر نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبد الوارث نے خبر دی وہ الحسین سے روایت کرتے ہیں وہ تکی بن ابی کثیر سے وہ ابوسلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے زینب بنت ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ایک عورت کے خون جاری رہتا تھا (یعنی اسے استحاضہ کی بیماری ہوگئی تھی) اور وہ حضرت عبد الرحمن بن عوف

کے نکاح میں تھیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ ہر نماز کے وقت کے لئے غسل کریں اور نماز پڑھیں۔ (تجلی بن ابی کثیر نے کہا) اور مجھے (ابوسلمہ نے) خبر دی، کہ اُم بکر نے انہیں خبر دی کہ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس عورت کے بارے میں جو طہر کے بعد مشکوک (خون یعنی استحاضہ کا خون) دیکھتی تھی فرمایا کہ وہ ایک رگ (کا خون) ہے یا فرمایا کہ رگیں ہیں (یعنی رگوں کا خون ہے حیض نہیں ہے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابن عقیل کی روایت میں دونوں باتوں کا ذکر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو ہر نماز کے لئے غسل کر لیا کرو، نہیں تو ایک غسل سے دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھ لیا کرو۔ جیسا کہ القاسم نے اپنی حدیث میں بیان کیا۔

اور یہی قول، بحوالہ سعید بن جبیر نقل کیا گیا ہے حضرت علیؓ اور ابن عباسؓ کا بھی۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۳)

۱۔ عبد اللہ بن عمرو بن ابی الحجاج:۔ یہ عبد اللہ بن عمرو بن ابی الحجاج، التمیمی، أبو معمر، المنقری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ قدریہ ہونے کا الزام ہے۔ دوسو چوبیس ہجری ۲۲۴ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں شمار ہے۔

۲۔ عبد الوارث:۔ یہ عبد الوارث بن سعید بن ذکوان، العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۳۔ الحسین:۔ یہ الحسین بن ذکوان، المعلم، البصری، العوذی ہیں، ثقہ راوی ہیں ایک سو پینتالیس ہجری ۱۴۵ھ میں وفات ہوئی چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ یحییٰ بن ابی کثیر:۔ یہ یحییٰ بن ابی کثیر، الطائی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔

۵۔ أبوسلمة:۔ یہ أبوسلمة بن عبد الرحمن بن عوف، الزہری، أبوسلمة

المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۶۔ زینب بنت ابی سلمۃ :- یہ زینب بنت ابی سلمۃ المخزومیۃ، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۷۔ اَنَّ امراًء:۔ یہ امّ حبیبۃ بنت جحش، الأسدیۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۸۔ عبدالرحمن بن عوف :- آپؓ عبدالرحمن بن عوف، القرشی صحابی نہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۹۔ ام بکر :- یہ ام بکر یا ام ابی بکر ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں۔ غیر معروف راویہ ہیں۔ ان کا حال معلوم نہیں، تیرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

۱۰۔ عائشہؓ :- آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۱۔ ابوداؤدؓ :- یہ مصنف کتاب ابوداؤد سلیمان بن الأشعث السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۲۔ ابن عقیل :- یہ عبداللہ بن محمد بن عقیل، الهاشمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۱)۔

۱۳۔ القاسم :- یہ القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۶)۔

۱۴۔ سعید بن جبیر :- یہ سعید بن جبیر، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳۳)۔

۱۵۔ علیؓ :- آپؓ حضرت علی بن ابی طالب، الهاشمی، امیر المؤمنین، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۱۶۔ ابن عباسؓ :- آپؓ عبداللہ بن عباسؓ، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

(۱۱۲) بَابُ مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا (مستحاضہ عورت) دو نمازوں کو جمع کر کے پڑھے گی اور ان دونوں نمازوں کے لئے ایک مرتبہ غسل کرے گی (۱۱۲)

الحديث / ۲۹۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ حَدَّثَنِي أَبِي أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((اسْتَحِضْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَمَرْتُ أَنْ تُعَجَّلَ الْعَصْرُ وَتُوَخَّرَ الظُّهْرُ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا، وَأَنْ تُوَخَّرَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجَّلَ الْعِشَاءُ وَتَغْتَسِلَ لَهُمَا غُسْلًا، وَتَغْتَسِلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ غُسْلًا)). فَقُلْتُ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: لَا أُحَدِّثُكَ إِلَّا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِشَيْءٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۴:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا

انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی، وہ عبدالرحمن بن القاسم سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک عورت کو استحاضہ (کی بیماری) لاحق ہوئی، تو اس عورت کو حکم دیا گیا کہ عصر کی نماز کو مقدم (جلدی) کرے اور ظہر کی نماز کو مؤخر کرے (یعنی تاخیر کر کے پڑھے) اور دونوں نمازوں کے لئے ایک غسل کرے (اور جمع کر کے دونوں نمازوں کو ایک ہی غسل سے ادا کرے)۔ اور صبح (فجر) کی نماز کے لئے (مستقل) غسل کرے۔

شعبہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالرحمن بن القاسم سے پوچھا کہ کیا آپؓ یہ بات نبی کریم ﷺ

سے (سن کر) بیان کر رہے ہیں؟ تو انہوں نے کہا میں تم سے وہی باتیں بیان کر رہا ہوں جو میں نے نبی



کریم ﷺ سے سن رکھی ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۴)

۱۔ عبید اللہ بن معاذ :- یہ عبید اللہ بن معاذ بن معاذ العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۲۔ أبي :- یہ عبید اللہ بن معاذ کے والد معاذ بن معاذ، العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۳۔ شعبۃ :- یہ شعبۃ بن الحجاج بن الورد العتکي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔  
۴۔ عبدالرحمن بن القاسم :- یہ عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن أبي بکر الصديق ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۵۔ أبيه :- یہ عبدالرحمن بن القاسم کے والد قاسم بن محمد بن أبي بکر الصديقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴)۔

۶۔ عائشةؓ :- آپؐ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔  
۷۔ امرأة :- یہ سہلۃ بنت سہیل بن عمرو، القرشیۃ، العامریۃ، قدیم الإسلام صحابیہؓ ہیں۔

الحديث / ۲۹۵ - حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((إِنَّ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ اسْتَحِيضَتْ، فَأَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ، فَلَمَّا جَهَدَهَا ذَلِكَ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِغُسْلٍ

وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِغُسْلٍ لِلصُّبْحِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ إِنَّ امْرَأَةً اسْتَحْيِصَتْ فَسَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَأَمَرَهَا بِمَعْنَاهُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۵:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبدالعزیز بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں محمد یعنی محمد بن سلمہ نے خبر دی وہ محمد بن اسحاق سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن القاسم سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ حضرت سہلہ بن سہیل استحاضہ (کی بیماری) میں مبتلا ہوئیں تو نبی کریم ﷺ کے پاس (مسئلہ پوچھنے کے لئے) آئیں، تو نبی کریم ﷺ نے ان کو ہر نماز کے وقت غسل کرنے کا حکم دیا۔ پھر جب ان کے لئے (اس حکم پر عمل کرنا) مشکل ہوا تو آپ ﷺ نے انہیں ظہر اور عصر کو جمع کر کے ایک غسل سے پڑھنے کا حکم دیا اور مغرب اور عشاء کو جمع کر کے ایک غسل سے پڑھنے کا حکم دیا اور صبح کی نماز (فجر) کے لئے (مستقلاً) غسل کرنے کا حکم دیا۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس حدیث کو ابن عیینہ نے عبدالرحمن بن القاسم سے روایت کیا انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا کہ ایک (صحابیہ) عورت مستحاضہ ہو گئیں تو انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مسئلہ پوچھا تو آپ ﷺ نے انہیں (مذکورہ حدیث کے مطابق) حکم دیا۔ (اور آگے ابن عیینہ نے) اسی حدیث (نمبر ۲۹۵) کے مضمون کو بیان کیا۔

(نوٹ:- ابن عیینہ کی یہ حدیث منقطع اور معلق ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۵)

۱۔ عبدالعزیز بن یحییٰ:- یہ عبدالعزیز بن یحییٰ الحمرانی ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۶۷)۔

۲۔ محمد بن سلمۃ:۔ یہ محمد بن سلمۃ المرادی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۵)۔

۳۔ محمد بن إسحاق:۔ یہ محمد بن إسحاق، إمام المغازی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۴۔ عبدالرحمن بن القاسم:۔ یہ عبدالرحمن بن القاسم بن محمد بن أبي بکر الصدیقؑ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۵۔ أبیه:۔ یہ عبدالرحمن بن القاسم کے والد قاسم بن محمد بن أبي بکر الصدیقؑ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۶)۔

۶۔ عائشة:۔ آپؐ ام المؤمنین عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ سهلة بنت سهيل:۔ یہ سهلة بنت سهيل بن عمرو، القرشية، صحابیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۴)۔

۸۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد السجستانیؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۹۔ ابن عینۃ:۔ یہ سفیان بن عینۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۰۔ امرأة:۔ یہ سهلة بنت سهيل، القرشية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۴)۔

الحديث ۶/ ۲۹۶۔ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ عَنْ سُهَيْلٍ يَعْني

ابْنَ أَبِي صَالِحٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ، قَالَتْ

((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ أَبِي حُبَيْشٍ اسْتَحْيَضَتْ مِنْذُ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ

تُصَلِّ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: سُبْحَانَ اللَّهِ إِنَّ هَذَا مِنَ الشَّيْطَانِ، لِيَتَجَلَّسَ فِي

مَرْكَنٍ، فَإِذَا رَأَتْ صُفْرَةً فَوْقَ الْمَاءِ فَلْتَغْتَسِلْ لِلظُّهْرِ وَالْعَصْرِ غُسْلًا وَاحِدًا،

وَتَغْتَسِلُ لِلْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَغْتَسِلُ لِلْفَجْرِ غُسْلًا وَاحِدًا، وَتَتَوَضَّأُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: رَوَاهُ مُجَاهِدٌ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: ((لَمَّا اشْتَدَّ عَلَيْهَا الْغُسْلُ أَمَرَهَا أَنْ تَجْمَعَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ إِبْرَاهِيمُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَهُوَ قَوْلُ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَّادٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۶:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے وہب بن بقیہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں خالد نے خبر دی وہ سہیل یعنی سہیل بن ابی صالح سے روایت کرتے وہ زہری سے وہ عروہ بن الزبیر سے وہ اسماء بنت عمیس سے روایت کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حیشؓ اتنے اور اتنے دنوں سے استحاضہ میں مبتلا ہیں اور انہوں نے (اتنے دنوں تک کوئی) نماز نہیں پڑھی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کہا: سُبْحَانَ اللَّهِ، یہ تو شیطان کے (ایڑھے مارنے کی وجہ سے) ہے (یعنی شیطانی حرکت اور شیطانی کچوکہ ہے) انہیں چاہئے کہ لگن (ٹب) میں (پانی بھر کر) اس میں بیٹھ جائیں، اور جب پانی پر زردی دیکھ لیں تو (سمجھ لیں کہ یہ استحاضہ ہے) اور غسل کر کے ظہر اور عصر کو جمع کر کے ایک ساتھ ایک ہی غسل سے پڑھیں اور مغرب اور عشاء کے لئے ایک غسل کریں (اور دونوں نمازوں کو جمع کر کے ایک ساتھ ایک ہی غسل سے ادا کریں) اور فجر کی نماز کے لئے (علیحدہ) غسل کریں۔

اور ان نمازوں کے درمیانی اوقات میں (اگر نوافل وغیرہ پڑھنا چاہیں تو) وضو کر لیا کریں، (غسل کی ضرورت نہیں، یہ اس صورت میں ہے جبکہ وضو باقی نہ رہا ہو ورنہ تو وہی وضو کافی ہوگا، واضح رہے کہ یہ تو امام مالکؒ کا مذہب ہے لیکن احناف کے نزدیک ہر نماز کے لئے نیا وضو کرے گی چاہے ناقض وضو پیش آئے یا نہ آئے)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس روایت کو مجاہدؒ نے ابن عباسؓ کے طریق سے روایت کیا ہے، کہ جب

اس (صحابیہ، مستحاضہ عورت) کے لئے ہر نماز کے وقت غسل کرنا دشوار گزرا تو آپ ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ دو نمازوں کو جمع کر لیا کریں (واضح رہے کہ یہاں پر جمع سے جمع صوری مراد ہے اور ان کے لئے ایک ہی غسل کافی ہوگا)۔

امام البوداؤدؒ نے کہا نیز اس روایت کو ابراہیم نے بھی ابن عباسؓ کے طریق سے روایت کیا۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۶)

۱۔ وہب بن بقیۃ:۔ یہ وہب بن بقیۃ، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۳)۔

۲۔ خالد:۔ یہ خالد بن عبد اللہ الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۳)۔

۳۔ سہیل بن ابی صالح:۔ یہ سہیل بن ابی صالح، ذکوان، السّمان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۷)۔

۴۔ الزہری:۔ یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عروۃ بن الزبیر:۔ یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ أسماء بنت عُمیس:۔ آپؓ أسماء بنت عُمیس، الخثعمیۃ، صحابیۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۷۔ فاطمۃ بنت ابی حُبیش:۔ آپؓ فاطمۃ بنت ابی حُبیش الأسدیۃ، صحابیۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

۸۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۹۔ مجاہد:۔ یہ مجاہد بن جبر، المخزومی، المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۱۰۔ ابن عباسؓ: آپؓ عبد اللہ بن عباس الهاشمی، عم النبی ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۱۱۔ ابراہیم: یہ ابراہیم بن یزید النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۱۲۔ عبد اللہ بن شداد: یہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد، اللیثی، أبو الولید، المدنی ہیں۔ ثقہ اور کبار تابعین میں سے ہیں۔ اکیاسی یا بیاسی ۸۱ھ/ ۸۲ھ میں وفات ہوئی۔

### (۱۱۳) بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طَهْرٍ إِلَى طَهْرٍ

یہ باب ہے ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ (مستحاضہ عورت) ایک طہر سے دوسرے طہر (پاکی) کے درمیان ایک ہی غسل کرے گی، (یعنی مستحاضہ عورت ایام حیض کی مدت گزر جانے کے بعد ایک مرتبہ غسل کرے گی اس کے بعد صرف وضو پر اکتفا کرے گی اور نماز پڑھے گی اور ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں ہے) (۱۱۳)

الحديث/ ۲۹۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ بْنُ زِيَادٍ وَأَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ((تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي وَالْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ)) قَالَ أَبُو دَاوُدَ: زَادَ عُثْمَانُ ((وَتَصُومُ وَتُصَلِّي)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۷: امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن جعفر بن زیاد نے بیان کیا اور امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ہمیں عثمان بن ابی شیبہ نے خبر دی۔ انہوں نے کہا کہ ہم سے شریک نے بیان کیا وہ ابویقظان سے روایت کرتے ہیں وہ عدی بن ثابت سے وہ اپنے والد (ثابت) سے وہ عدی کے دادا

(یعنی نانا عبداللہ بن یزید) سے وہ نبی کریم ﷺ سے مستحاضہ عورت کے بارے میں روایت نقل کرتے ہیں کہ وہ اپنے ایام حیض کی مدت کے بقدر ایام میں نماز چھوڑے گی، پھر غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی، اور ہر نماز کے لئے (یعنی ہر نماز کے وقت کے لئے) وضو کرے گی (اور اس سے فرائض و نوافل جتنی نمازیں چاہے پڑھے)۔

امام الہوداؤدؒ نے کہا کہ عثمان بن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں ”وَتَصُومُ وَتُصَلِّي“ کا اضافہ ذکر کیا ہے۔ (”وتصوم“ یعنی روزے کی زیادتی نقل کی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۷)

۱۔ محمد بن جعفر بن زیاد:۔ یہ محمد بن جعفر بن زیاد، الوری کانہی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۶)۔

۲۔ عثمان بن ابی شیبہ:۔ یہ عثمان بن ابی شیبہ، العبسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۳۔ شریک:۔ یہ شریک بن عبداللہ بن ابی شریک النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۴۔ أبو الیقظان:۔ یہ أبو الیقظان، عثمان بن عُمیر، البَجَلِی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۵۔ عدی بن ثابت:۔ یہ عدی بن ثابت، الأنصاری، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۶۔ أبیه:۔ یہ عدی بن ثابت کے والد ثابت الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۷۔ عن جدہ:۔ یہ عدی بن ثابت کے دادا (نانا) عبداللہ بن یزید، الخطمی ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۸۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ابوداؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۹۔ عثمان:۔ یہ عثمان بن ابی شیبہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

الحديث / ۲۹۸ - حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَكَرَ خَبَرَهَا قَالَ: ثُمَّ اغْتَسَلِي ثُمَّ تَوَضَّيْ لِكُلِّ صَلَاةٍ وَصَلِّي)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۸:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں وکیع نے خبر دی وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں، وہ حبیب بن ابی ثابت سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا کے پاس آئیں، پھر (راوی حدیث حضرت عروہ نے) حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش کا پورا واقعہ بیان کیا (اور اس میں یہ بھی بیان کیا کہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (مدت حیض گزرنے کے بعد) غسل کرو اور ہر نماز کے لئے وضو کر لیا کرو اور نماز پڑھتی رہو، (ہر نماز کے لئے غسل کرنا ضروری نہیں ہے وضو کر لینا ہی کافی ہوگا)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۸)

۱۔ عثمان بن ابی شیبہ:۔ یہ عثمان بن ابی شیبہ، العبسی ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۲۔ وکیع:۔ یہ وکیع بن الجراح، الرؤاسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ الأعمش:۔ یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔



۴۔ حبیب بن ابی ثابت:- یہ حبیب بن ابی ثابت، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۷)۔

۵۔ عروۃ:- یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ عائشہ:- آپؐ زوج النبی عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ فاطمہ بنت ابی حُبیش:- آپؐ فاطمہ بنت ابی حُبیش، الأسدیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

الحديث ۲۹۹/ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانُ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ أَبِي مَسْكِينٍ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ عَنْ عَائِشَةَ، فِي الْمُسْتَحَاضَةِ ((تَغْتَسِلُ تَعْنِي مَرَّةً وَاحِدَةً - ثُمَّ تَوَضَّأُ إِلَى أَيَّامٍ أَقْرَانِهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۲۹۹:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے احمد بن سنان القطان الواسطی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یزید نے خبر دی وہ ایوب بن ابی مسکین سے روایت کرتے ہیں وہ الحجاج سے وہ ام کلثوم سے وہ حضرت عائشہؓ سے مستحاضہ عورت کے بارے میں روایت نقل کرتی ہیں کہ مستحاضہ عورت غسل کرے گی (یعنی مدت حیض گزر جانے کے بعد) ایک مرتبہ، اور دوسرے حیض کی مدت شروع ہونے تک وضو کر کے (نماز پڑھتی رہے گی۔ یعنی ہر نماز کے لئے غسل نہیں کرے گی)۔

### تعارف رجال حدیث (۲۹۹)

۱۔ أحمد بن سنان:- یہ أحمد بن سنان بن أسد بن حبان، القطان، أبو جعفر،

الواسطی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دوسواستھ ہجری ۲۵۹ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں شمار ہے۔

۲- یزید: - یزید بن ہارون بن زاذان، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۳)۔

۳- ایوب بن ابی مسکین: - یہ ایوب بن ابی مسکین التمیمی، أبو العلاء، القصاب، الواسطی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صَدُوْقٌ لَهُ أَوْهَامٌ“ لکھا ہے اور ابن سعد، نسائی، اور ابن حبان نے ثقہ کہا ہے۔ ایک سو چالیس ہجری ۱۴۰ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- الحجاج: - یہ الحجاج بن أرطاة بن ثور، النخعی، أبو أرطاة، الکوفی ہیں۔ صدوق، کثیر الخطاء والتدلیس راوی ہیں۔ ساتویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایک سو پینتالیس ہجری ۱۴۵ھ میں وفات ہوئی۔

۵- أم کلثوم: - یہ أم کلثوم بنت محمد بن أبی بکر الصدیقؓ، اللیثیہ، المکیہ ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں۔

۶- عائشہ: - آپؓ أم المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۳۰۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانَ الْقَطَّانِ الْوَاسِطِيُّ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ عَنْ أَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ شَبْرُمَةَ عَنْ امْرَأَةٍ مَسْرُوقٍ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَهُ.

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ وَالْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ وَأَيُّوبَ أَبِي الْعَلَاءِ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ لَا تَصِحُّ.

وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ الْأَعْمَشِ عَنْ حَبِيبٍ هَذَا الْحَدِيثُ أَوْ قَفَهُ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنِ الْأَعْمَشِ. وَأَنْكَرَ حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ أَنْ يَكُونَ حَدِيثُ حَبِيبٍ مَرْفُوعًا.

وَأَوْقَفَهُ أَيْضاً أَسْبَاطُ عَنِ الْأَعْمَشِ مَوْقُوفًا عَلَى عَائِشَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ ابْنُ دَاوُدَ عَنِ الْأَعْمَشِ مَرْفُوعاً أَوَّلَهُ وَأَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ فِيهِ الْوُضُوءُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ.

وَدَلَّ عَلَى ضَعْفِ حَدِيثِ حَبِيبٍ هَذَا أَنَّ رِوَايَةَ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: ((فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ فِي حَدِيثِ الْمُسْتَحَاضَةِ)).

وَرَوَى أَبُو الْيَقْظَانِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ، وَعَمَارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. وَرَوَى عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ وَبَيَّانُ وَالْمُعِيرَةُ وَفِرَاسُ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ حَدِيثِ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ ((تَوَضَّيْتُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)) وَرِوَايَةُ دَاوُدَ وَعَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ ((تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً)) وَرَوَى هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ ((الْمُسْتَحَاضَةُ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ)).

وَهَذِهِ الْأَحَادِيثُ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ إِلَّا حَدِيثَ قَمِيرٍ وَحَدِيثَ عَمَارٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ وَحَدِيثَ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ، وَالْمَعْرُوفُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ الْغُسْلُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن سنان القطان الواسطی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یزید نے خبر دی، وہ ایوب ابوالعلاء سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شبرمہ سے وہ مسروق کی بیوی سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں، حضرت عائشہؓ کی کریم ﷺ سے سابقہ حدیث کے مثل روایت بیان کرتی ہیں۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ عدی بن ثابت کی حدیث (یعنی حدیث نمبر ۲۹۷) اور اعمش کی حدیث جو انہوں نے حبیب کے واسطے سے روایت کی ہے (یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) اور ایوب ابی العلاء کی حدیث (جو انہوں نے ابن شبرمہ کے واسطے سے روایت کی ہے) یعنی حدیث نمبر (۳۰۰) اور ایوب بن ابی مسکین

ابوالعلاء ہی کی وہ حدیث جو انہوں نے الحجاج کے واسطے سے روایت کی ہے یعنی حدیث نمبر ۲۹۹) یہ سب کی سب ضعیف ہیں اور صحیح نہیں ہیں (یعنی اس باب کی مذکورہ بالا تینوں مرفوع روایتیں اور ایک موقوف چاروں روایتیں ضعیف ہیں اور ان میں سے کوئی بھی صحیح نہیں ہے)۔

اور اعمش کی بواسطہ حبیب نقل کردہ حدیث (یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) کے ضعف پر دال ہے (یہ بات کہ) یہ حدیث (ایسی ہے) جس کو اعمش ہی سے (ان کے شاگرد کعب کے علاوہ ایک دوسرے شاگرد) حفص بن غیاث نے اس کو موقوفاً بیان کیا ہے، نیز حفص بن غیاث نے حبیب کی (اس) حدیث کے مرفوع ہونے کا انکار بھی کیا ہے (جبکہ کعب نے مرفوعاً بیان کیا ہے) نیز اس کو (یعنی اعمش کی بواسطہ حبیب نقل کردہ روایت کو اعمش کے ایک اور شاگرد) اسباط نے بھی اعمش سے موقوفاً علی عائشہ (یعنی آپ ﷺ کے فرمان کی بجائے حضرت عائشہؓ کا قول کہہ کر ہی) بیان کیا ہے (اور امام ابوداؤد نے فرمایا کہ) اور (اسی طرح) اس کو (یعنی اعمش کی بواسطہ حبیب نقل کردہ روایت کو اعمش کے ایک اور شاگرد یعنی عبداللہ ابن داؤد نے اعمش سے روایت کیا ہے) اگرچہ اس شاگرد یعنی ابن داؤد نے (مرفوعاً) (روایت کیا ہے لیکن صرف) اس کے ابتدائی حصہ (یعنی الغسل عند کل کل صلاۃ) کو بیان کیا ہے مگر اس کے اندر (یعنی حدیث میں) ”الوضوء عند کل صلاۃ“ کے ہونے کا انکار کیا ہے۔

(مزید وضاحت کے ساتھ یوں سمجھئے کہ اس عبارت یعنی ودلّ علی ضعف حدیث الأعمش عن حبیب -إلی- عند کل صلاۃ سے امام ابوداؤد نے اعمش کی بواسطہ حبیب نقل کردہ روایت یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) کے ضعیف ہونے کی دلیل بیان کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس حدیث کو اعمش سے ان کے چار شاگردوں نے روایت کیا ہے ایک نے یعنی وکعب نے پوری حدیث کو مرفوع، دوسرے یعنی عبداللہ بن داؤد نے صرف آدھی حدیث کو مرفوع اور آدھی کے سرے سے حدیث ہونے ہی کا انکار کیا ہے۔ تیسرے یعنی حفص بن غیاث نے پوری حدیث کو موقوف بیان کیا نیز مرفوع ہونے کا انکار بھی کیا۔

چوتھے یعنی اسباط بن محمد نے پوری حدیث کو موقوف بیان کیا ہے لہذا یہ اختلافات واضح دلیل ہیں اس بات پر کہ یہ یعنی اعمش کی بواسطہ حبیب نقل کردہ روایت یعنی حدیث نمبر (۲۹۸) ضعیف ہے صحیح نہیں ہے۔ (لیکن واضح رہے کہ شرح حضرات نے امام ابوداؤدؒ کی اس بات کو تسلیم نہیں کیا ہے کہ یہ حدیث اعمش عن حبیب (یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) ضعیف ہے، یا یہ کہلو کہ امام ابوداؤدؒ نے جو اس حدیث نمبر (۲۹۸) کے ضعیف ہونے کی دلیل ان اختلافات کو بتایا ہے اس کو تسلیم نہیں کیا چنانچہ لکھا ہے کہ امامؒ نے اس حدیث کو مرفوع اور موقوف یعنی دونوں طرح پر مروی ہونے کی وجہ سے نیز حفص بن غیاث کے اس کے مرفوع ہونے کا انکار کرنے کی وجہ سے ضعیف کہا ہے یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ اعمش سے اس روایت (یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) کو مرفوعاً روایت کرنے والے صرف وکیع ہی نہیں ہیں بلکہ وکیع کے ساتھ ساتھ علی بن ہاشم، قرہ بن عیسیٰ، محمد بن ربیعہ، سعید بن محمد الوارق، عبد اللہ بن نمیر اور جریر جیسے ائمہ کبار پر مشتمل ایک جماعت نے اس کو اعمش سے مرفوعاً ہی بیان کیا ہے لہذا ان کی کثرت تعداد کی وجہ سے اس حدیث کا مرفوع ہونا ہی رائج رہے گا۔ اب رہ جاتے ہیں وہ حضرات جنہوں نے اس کو موقوفاً روایت کیا ہے تو اس کو اس بات پر محمول کریں گے کہ اصلاً تو حضرت عائشہؓ نے یہ حدیث نبی کریم ﷺ سے سنی تھی اور مرفوعاً ہی بیان کی تھی مگر کبھی کبھی بطور فتویٰ اس حدیث کو سنا دیا اور مرفوع نہیں کیا اس لئے ان حضرات نے بھی اس کو موقوفاً علی عائشہ یعنی حضرت عائشہؓ کا قول کر کے ہی بیان کر دیا۔ اور وہ جو ابن داؤد نے آدھی حدیث یعنی ”الوضوء عند کل صلاة“ کے الفاظ حدیث ہونے کا انکار کیا ہے اور ابوداؤدؒ نے اس کو بھی اس حدیث نمبر (۲۹۸) کے ضعیف ہونے کی دلیل کا ایک حصہ بنایا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ابن داؤد کا یہ انکار۔ انکارِ بلا دلیل ہے اور عدم علم پر مبنی ہے کیونکہ دوسرے ثقہ حضرات نے جزم و وثوق کے ساتھ ان الفاظ کو حدیث کے اندر روایت کیا ہے لہذا ابن داؤد کے اس انکار کو بھی امام ابوداؤدؒ کا اس حدیث نمبر (۲۹۸) کے ضعیف ہونے پر بطور دلیل پیش کرنا صحیح نہیں ہے۔

اور (امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ) دال (وشاہد) ہے حبیب کی اس حدیث کے ضعف پر (یعنی حدیث نمبر ۲۹۸ کے ضعف پر) یہ بات بھی کہ (حبیب ہی کی طرح) عن عروۃ عن عائشۃؓ کے طریق سے (اس روایت یعنی حدیث نمبر ۲۹۸ کو) حدیث مستحاضہ میں (یعنی مستحاضہ والے واقعہ میں زہری نے بھی روایت کیا ہے مگر) زہری کی روایت میں (یہ ہے) ”عن عروۃ عن عائشۃ قالت فکانت تغتسل لكل صلاة“ یعنی حضرت فاطمہ بنت جحش ہر نماز کے لئے غسل کیا کرتی تھیں۔

(اس کو بھی مزید وضاحت کے ساتھ یوں سمجھیں کہ امام ابوداؤدؒ نے اس عبارت یعنی ودلّ علی ضعف۔ إلی فی حدیث المستحاضۃ کے الفاظ سے حبیب کی روایت یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) کے ضعیف ہونے کی دوسری دلیل دی اور بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حبیب بن ابی ثابت نے اپنی روایت میں زہریؒ کی مخالفت کی ہے کیونکہ امام زہریؒ نے اسی طریق یعنی عن عروۃ عن عائشۃ کے طریق سے اپنی روایت میں ہر نماز کے لئے غسل کرنا ذکر کیا ہے اور حبیب بن ابی ثابت نے اسی طریق سے یعنی عن عروۃ عن عائشۃ کے طریق سے اپنی روایت میں ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا ذکر کیا ہے لہذا حبیب بن ابی ثابت کا زہریؒ کی مخالفت کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ حبیب بن ابی ثابت کی روایت یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) ضعیف ہے۔ (مگر واضح رہے کہ شراح حضرات مثلاً خطابیؒ وغیرہ نے امام ابوداؤدؒ کی اس دلیل کو بھی تسلیم نہیں کیا یا کہنے کہ اس دلیل کی وجہ سے بھی حبیب بن ابی ثابت کی روایت یعنی حدیث نمبر ۲۹۸) کو ضعیف کہنا تسلیم نہیں کیا ہے، چنانچہ امام ابوداؤدؒ کی اس دوسری دلیل کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ زہریؒ کی روایت حبیب کی روایت کے ضعیف ہونے پر دلالت نہیں کرتی، کیونکہ امام زہریؒ کی روایت میں ہر نماز کے لئے غسل کرنا یہ خود حضرت فاطمہ بنت جحش کا فعل ہے اور ممکن ہے یہ ان کا اپنا ذاتی عمل رہا ہو۔ اور حبیب بن ابی ثابت کی حدیث میں جو ہر نماز کے لئے وضوء کرنے کا ذکر ہے یہ نبی کریم ﷺ سے مروی ہے اور آپ ﷺ کا حکم ہے اور راجح وہی حکم ہوگا جس کو نبی کریم ﷺ نے مشروع کیا

ہو اور اس کا حکم دیا ہو نہ کہ وہ عمل جو حضرت فاطمہ بنت جحش نے خود کیا تھا اور انہیں کی طرف سے منقول ہے۔ نیز حبیب بن ابی ثابت کی روایت کی بخاری شریف کی اس روایت سے بھی تائید ہوتی ہے جو ”باب غسل الدم“ میں ابو معاویہ کے طریق سے مروی ہے کیونکہ اس میں بھی ہر نماز کے لئے وضوء کرنے کا ذکر ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ امام ابوداؤدؒ کی پیش کردہ دونوں دلیلیں اس حدیث نمبر (۲۹۸) کے ضعیف پر دال و شاہد نہیں بن سکتیں اس لئے یہ حدیث نمبر (۲۹۸) ضعیف نہیں ہے بلکہ صحیح ہے۔

اور (امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ) ابوالیقظان نے (اس حدیث یعنی حدیث نمبر ۲۹۷ کو) عن عدي بن ثابت عن أبيه عن عليّ کہہ کر (یعنی موقوفاً علیّ علی بھی) بیان کیا ہے۔ نیز عمار مولیٰ بنی ہاشم نے (بھی) عن ابن عباس کہہ کر (یعنی موقوف علی ابن عباس کر کے) بیان کیا ہے۔

(واضح رہے کہ امامؒ نے اس عبارت یعنی وروی أبو اليقظان - إلى - عن ابن عباس تک کے الفاظ سے حدیث نمبر (۲۹۷) کے ضعیف اور غیر صحیح ہونے کی دلیل بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی سند میں اضطراب و اختلاف ہے کیونکہ ابوالیقظان ہی نے کبھی اس حدیث کو مرفوعاً بیان کیا اور کبھی موقوفاً نیز عمار مولیٰ بنی ہاشم نے بھی ابن عباس سے موقوفاً ہی بیان کیا اور سند میں اضطراب و اختلاف حدیث کے ضعف کی دلیل ہوتا ہے لہذا یہ حدیث نمبر (۲۹۷) بھی ضعیف ہے)۔ (مگر واضح رہے کہ شرح حضرات نے امامؒ کی اس دلیل کو بھی تسلیم نہیں کیا یا کہنے کہ امامؒ کے اس دلیل کی بناء پر اس حدیث نمبر (۲۹۷) کے ضعیف کہنے کو بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ لکھا ہے کہ کسی حدیث کا کچھ لوگوں سے مرفوعاً اور کچھ لوگوں سے موقوفاً روایت کیا جانا اس حدیث کے ضعف کی دلیل نہیں ہوتا کیونکہ مرفوعاً روایت کرنا ثقہ کی زیادتی ہے اور ثقہ کی زیادتی و اضافہ ہر حال میں مقبول ہوا کرتا ہے۔ بہر حال خلاصہ یہ کہ حدیث نمبر (۲۹۷) بھی ضعیف نہیں ہے بلکہ صحیح ہی ہے)۔

اور (امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ) روایت کیا عبد الملک بن میسرۃ، بیان، مغیرۃ، فراس

اور مجالد نے اپنے شیخ شعیب سے قمیر کی حدیث کو عن عائشہ کہہ کر (یعنی موقوفاً علی عائشہ کر کے یعنی یہ کہہ کر بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا کہ) وضو کر تو ہر نماز کے لئے۔ نیز داؤد اور عاصم نے بھی شعیب ہی سے قمیر کی حدیث کو عن عائشہ کہہ کر (یعنی موقوفاً علی عائشہ کر کے ہی یعنی یہ کہہ کر ہی بیان کیا ہے کہ حضرت عائشہؓ نے مستحاضہ کے بارے میں فرمایا مگر انہوں نے بجائے ”توضی لکل صلاۃ“ سے) تغتسل کل یوم مرۃ نقل کیا یعنی مستحاضہ ہر روز ایک مرتبہ غسل کرے گی، اور روایت کیا ہے ہشام بن عروہ نے اپنے والد عروہ سے (یعنی انہوں نے بھی اپنے والد عروہ سے موقوفاً ہی روایت کیا ہے اور یہ الفاظ نقل کئے ہیں) ”المستحاضۃ تتوضأ لکل صلاۃ“ یعنی مستحاضہ عورت ہر ایک نماز کے وضوء کرے گی۔

(واضح رہے کہ امام الوداؤدؒ نے اس عبارت یعنی وروی عبد الملک بن میسرۃ - الی - المستحاضۃ تتوضأ لکل صلاۃ کے الفاظ سے حدیث نمبر (۲۹۹) یعنی عن أم کلثوم عن عائشہ والی حدیث موقوف اور حدیث نمبر (۳۰۰) یعنی عن امرأة مسروق عن عائشہ عن النبی ﷺ والی حدیث مرفوع دونوں کے ضعیف ہونے کی دلیل و علت بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ان حدیثوں کی سند و متن دونوں میں اضطراب ہے کیونکہ کسی نے ان کو مرفوعاً بیان کیا ہے اور کسی نے موقوفاً اور کسی نے کچھ الفاظ نقل کئے ہیں اور کسی نے کچھ یعنی کسی نے مستحاضہ کے لئے ہر نماز کے لئے وضوء کی بات نقل کی ہے اور کسی نے غسل کی اور ظاہر ہے جس حدیث کی سند یا متن یا دونوں میں اضطراب ہوتا ہے وہ حدیث ضعیف ہی ہوا کرتی ہے اس لئے یہ دونوں حدیثیں یعنی حدیث نمبر (۲۹۹) اور حدیث نمبر (۳۰۰) بھی ضعیف ہی ہیں۔)

اور (امام الوداؤدؒ نے فرمایا خلاصہ کلام یہ کہ) یہ ساری حدیثیں (یعنی اس باب میں مذکور نو کی نو حدیثیں یعنی تینوں مرفوع حدیثیں یعنی حدیث نمبر (۲۹۷، ۲۹۸ اور حدیث نمبر ۳۰۰) اور چھ موقوف



حدیثیں یعنی (۱) اثر أم کلثوم عن عائشةؓ (۲) اثر عدي بن ثابت عن أبيه عن عليؓ (۳) اثر عمار عن ابن عباسؓ (۴) اثر عبد الملك بن ميسرة و بيان و مغيرة و فراس و مجالد عن الشعبي عن قميير عن عائشةؓ (۵) اثر داؤد و عاصم عن الشعبي عن قميير عن عائشةؓ (۶) اثر هشام بن عروة عن أبيه) ضعیف ہیں (یعنی احادیث اور آثا سب ضعیف ہیں) سوائے (تین آثار یعنی) حدیث قميير اور حدیث عمار مولیٰ بنی ہاشم اور حدیث هشام بن عروة عن أبيه کے، اور معروف و مشہور ابن عباس سے غسل (کی روایت) ہے (یعنی ان تین آثار میں سے بھی ایک اثر یعنی عمار مولیٰ بنی ہاشم نے جو اثر ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے وہ بھی ضعیف ہے کیونکہ معروف و مشہور اثر و قول ابن عباسؓ سے مستحاضہ کے سلسلہ میں یہ منقول ہے کہ مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کرے گی۔۔۔ خلاصہ کلام امام ابوداؤدؒ نے یہ نکلے گا کہ ان مذکورہ بالا تین مرفوع روایتوں اور چھ موقوف روایتوں میں سے صرف دو موقوف روایتیں صحیح ہیں یعنی ایک قميير کا نقل کردہ حضرت عائشہؓ کا اثر و قول اور ایک هشام بن عروة کا عن أبيه کہہ کر نقل کردہ اثر و قول۔ لیکن واضح رہے کہ علمائے کرام اور شراح عظام نے امام ابوداؤدؒ کے اس قول و فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا ہے جیسا کہ حدیث نمبر (۲۹۸) یعنی حبیب بن ابی ثابت کی حدیث اور حدیث نمبر (۲۹۷) یعنی عدي بن ثابت کی حدیث کو دور ان تشریح صحیح ثابت کیا جا چکا ہے اس لئے صحیح بات یہ ہے کہ اس باب کی دو مرفوع حدیثیں بھی صحیح ہیں اور دو موقوف حدیثوں کو تو امامؒ نے بھی صحیح مانا ہی ہے لہذا معلوم ہوا کہ اس باب میں کم سے کم دو مرفوع حدیثیں اور دو موقوف حدیثیں یعنی چار حدیثیں صحیح ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۰)

۱۔ احمد بن سنان :- یہ احمد بن سنان القطان، الواسطي ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۲۹۹)۔

۲۔ یزید:۔ یزید بن ہارون بن زاذان، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۳)۔

۳۔ ایوب أبو العلاء:۔ یہ ایوب بن أبي مسكين، التميمي، أبو العلاء، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۹)۔

۴۔ ابن شبرمة:۔ یہ عبد اللہ بن شبرمة بن حسان، الضبي، أبو شبرمة، الکوفي ہیں۔ ثقہ اور فقیہ راوی ہیں۔ ایک سو چوالیس ہجری ۱۴۲ھ میں وفات ہوئی۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ امرأة مسروق:۔ یہ مسروق کی بیوی قمیر بنت عمرو الکوفیہ ہیں۔ ثقہ راویہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۶۔ عائشة:۔ آپؐ أم المؤمنین عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد، سليمان بن الأشعث، السجستاني (متوفی ۲۷۵ھ) میں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ عدي بن ثابت:۔ یہ عدي بن ثابت الأنصاري، الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۹۔ الأعمش:۔ یہ سليمان بن مهران (بکسر الميم) الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۱۰۔ حبيب:۔ یہ حبيب بن أبي ثابت، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۷)۔

۱۱۔ حفص بن غياث:۔ یہ حفص بن غياث بن طلق، النخعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۲)۔

۱۲۔ أسباط:۔ یہ أسباط بن محمد بن عبد الرحمن، القرشي أبو محمد الکوفي

ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ محرم دوسو و ہجری ۲۰۰ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۱۳۔ ابن داؤد:۔ یہ عبد اللہ بن داؤد بن عامر، الہمدانی، أبو عبد الرحمن، الخریبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۰)۔

۱۴۔ الزہری:۔ یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۱۵۔ عروہ:۔ یہ عروہ بن الزبیر بن العوام، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۶۔ أبو الیقظان:۔ یہ أبو الیقظان عثمان بن عُمیر، البجلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۷۔ عدي بن ثابت:۔ یہ عدي بن ثابت الأنصاري، الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۸۔ عن أبيه:۔ یہ عدي بن ثابت کے والد ثابت الأنصاري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۹۔ علي:۔ آپؑ علي بن أبي طالبؑ، أمير المؤمنين خليفہ رابع ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

۲۰۔ عمار مولیٰ بني هاشم:۔ یہ عمار بن أبي عمار، مولیٰ بني هاشم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۲۱۔ ابن عباسؓ:۔ آپؓ عبد اللہ بن عباسؓ، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲۲۔ عبد الملك بن ميسرة:۔ یہ عبد الملك بن ميسرة الهلالي، أبو زيد العامري، الکوفي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۳۔ بيان:۔ یہ بيان بن بشر الأحمسي، أبو بشر، الکوفي، ہیں۔ ثقہ، ثبت راوی

ہیں۔ پانچویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۲۔ المغیرۃ:۔ یہ المغیرۃ بن مقسم، الضبی، أبوہشام، الکوفی ہیں۔ ثقہ، متقن راوی ہیں۔ مگر تدلیس کرتے تھے۔ صحیح قول کے مطابق ایک سو چھتیس ہجری ۱۳۶ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۵۔ فراس:۔ یہ فراس بن یحیٰ الہمدانی، أبو یحیٰ الکوفی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ابن حبان نے ثقافت میں ذکر کیا ہے۔ ایک سو انیس ہجری ۱۲۹ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۶۔ مجالد:۔ یہ مجالد بن سعید بن عمیر، الہمدانی، أبو عمرو الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”لیس بالقوی“، ابن معین اور ابن سعد نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔ آخر عمر میں حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ایک سو تینتالیس یا چوالیس ہجری ۱۴۳ھ / ۱۴۴ھ میں وفات ہوئی۔

۲۷۔ الشعبي:۔ یہ عامر بن شراحیل، الشعبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔

۲۸۔ قمیر:۔ یہ مسروق بن یوی قمیر بنت عمرو الکوفیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۸۱)۔

۲۹۔ داؤد:۔ یہ داؤد بن أبی ہند، القشیری، أبو محمد، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔

۳۰۔ عاصم:۔ یہ عاصم بن سلیمان الأحول ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۲)۔

۳۱۔ ہشام بن عروۃ:۔ یہ ہشام بن عروۃ بن الزبیر بن العوام، الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۳۲۔ عن أبیہ:۔ یہ ہشام بن عروۃ کے والد عروۃ بن الزبیر بن العوام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

(۱۱۴) بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ مستحاضہ عورت ظہر کے وقت غسل کرے گی (دوسرے دن) ظہر کے وقت تک کے لئے (۱۱۴)

الحديث ۳۰۱ - حَدَّثَنَا الْقُعْبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ ((أَنَّ الْقُعْقَاعَ وَزَيْدَ بْنَ أَسْلَمَ أَرْسَلَاهُ إِلَى سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَسْأَلُهُ كَيْفَ تَغْتَسِلُ الْمُسْتَحَاضَةُ؟ فَقَالَ: تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ، وَتَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ، فَإِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ اسْتَفْرَثَ بِثَوْبٍ)).

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ((تَغْتَسِلُ مِنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ))، وَكَذَلِكَ رَوَى دَاوُدَ وَعَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ امْرَأَتِهِ عَنْ قَمِيرٍ عَنْ عَائِشَةَ، إِلَّا أَنَّ دَاوُدَ قَالَ: كُلَّ يَوْمٍ، وَفِي حَدِيثِ عَاصِمٍ: عِنْدَ الظُّهْرِ وَهُوَ قَوْلُ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ وَالْحَسَنِ وَعَطَاءٍ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ مَالِكٌ: إِنِّي لَا أَظُنُّ حَدِيثَ ابْنِ الْمُسَيَّبِ ((مَنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ)) قَالَ فِيهِ ((إِنَّمَا هُوَ مِنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ)) وَلَكِنَّ أَلُوَهُمْ دَخَلَ فِيهِ فَقَلَبَهَا النَّاسُ فَقَالُوا ((مَنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ)). وَرَوَاهُ مُسَوِّرُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ فِيهِ ((مَنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ)) فَقَلَبَهَا النَّاسُ ((مَنْ ظُهُرٍ إِلَى ظُهُرٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۱: - امام ابوداؤد نے کہا ہم سے قعنبی نے بیان کیا وہ مالک سے روایت کرتے ہیں وہ سُمی مولیٰ ابی بکر سے روایت کرتے ہیں کہ قعقاع اور زید بن اسلم نے (سُمی مولیٰ ابی

بکر کو) سعید بن المسیب کے پاس مستحاضہ عورت کے غسل کی کیفیت کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا۔ تو (سعید بن المسیب نے) کہا کہ ظہر سے لیکر (دوسرے دن) ظہر تک (کے لئے غسل کرے گی) اور (درمیانی اوقات میں) ہر نماز کے لئے وضو کرے گی، اس کے بعد اگر خون کا غلبہ (جریان) ہوتا ہے تو کسی کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے، (ابن المسیب کے مذکورہ قول کی تائید میں روایت نقل کرتے ہوئے) امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابن عمر اور انس بن مالک سے (بھی) مروی ہے کہ مستحاضہ عورت ظہر سے لے کر (دوسرے دن) کے ظہر (کے وقت تک کے لئے) غسل کرے گی۔

اور اسی طرح (یعنی تغتسل من ظہر الی ظہر) داؤد اور عاصم نے امام شعبی سے روایت کیا ہے وہ مسروق کی بیوی یعنی قمر سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں (واضح رہے کہ یہ ترجمہ تحقیق کے بعد کیا گیا ہے کیونکہ شعبی اپنی عورت و بیوی سے کوئی روایت نہیں کرتے)۔ مگر یہ کہ داؤد (ابن ابی ہند) نے (اپنی روایت میں) کہا کہ (مستحاضہ عورت) ہر دن (ایک مرتبہ) غسل کرے گی۔

اور عاصم نے (اپنی حدیث میں) کہا کہ ظہر کے وقت مستحاضہ غسل کرے گی، اور یہی قول سالم بن عبداللہ اور حسن بصری اور عطاء بن مسلم الخراسانی کا بھی ہے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ امام مالکؒ نے کہا کہ میرا خیال ہے کہ ابن المسیب کی حدیث ”من ظہر الی ظہر“ (بالطاء المعجمة) دراصل وہ ”من ظہر الی ظہر“ (بالطاء المهملة) ہے۔ لیکن لوگوں کو اس میں وہم ہوا، اور لوگوں نے اسے بدل کر ”من ظہر الی ظہر“ (بالمعجمة) کر دیا۔ (اور اس بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ) اس روایت کو مسور بن عبد الملک بن سعید بن عبد الرحمن بن یربوع نے روایت کیا تو اس میں ”من ظہر الی ظہر“ (بالمهملة) کہا لیکن لوگوں نے اس کو بدل دیا اور ”من ظہر الی ظہر“ (بالمعجمة) کر دیا۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۰۱)

- ۱۔ القعنبی:۔ یہ عبداللہ بن مسلمۃ القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ مالک:۔ یہ امام مالک بن انس، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ سُمّی:۔ یہ سُمّی مولیٰ ابی بکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن ہشام ہیں۔  
ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو تیس ہجری ۱۳۰ھ میں وفات ہوئی۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۴۔ القعقاع:۔ یہ القعقاع بن حکیم، الکناہی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔
- ۵۔ زید بن أسلم:۔ یہ زید بن أسلم، العدوی، مولیٰ عمرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳۷)۔
- ۶۔ سعید بن المسیب:۔ یہ سعید بن المسیب، القرشی، المخزومی ہیں دیکھیں حدیث ۱۷۶۔
- ۷۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۸۔ ابن عمر:۔ آپؓ عبداللہ بن عمر بن الخطابؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔
- ۹۔ أنس بن مالک:۔ آپؓ أنس بن مالک، حجابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔
- ۱۰۔ داؤد:۔ یہ داؤد بن أبی ہند، القشیری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔
- ۱۱۔ عاصم:۔ یہ عاصم بن سلیمان، الأحول ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۲)۔
- ۱۲۔ الشعبي:۔ یہ عامر بن شراحیل الشعبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔
- ۱۳۔ عن امرأته عن قمیر:۔ الوداؤد کے بعض نسخوں میں ایسے ہی ہے اور بعض نسخوں میں  
”عن امرأة“ ہے اور لفظ ”امرأة“ شاید ناخین کی غلطی سے یہاں آ گیا ہے۔ کیونکہ پیچھے حدیث نمبر  
(۳۰۰) پر یہ سند ”ورواہ داؤد وعاصم عن الشعبي عن قمیر“ گزر چکی ہے۔ اس میں ”امرأته“  
کا لفظ نہیں ہے۔ اور یہی مذکورہ سند اس حدیث (۳۰۱) میں آرہی ہے، اور یہاں ”عن امرأته“ کا اضافہ

ہے۔ ممکن ہے کہ امام شعبیؒ نے یہ حدیث کبھی ”عن قمیر“ کہہ کر بیان کی ہو اور کبھی ”عن امرأة مسروق“ کہا ہو، اور راوی نے دونوں کو جمع کر دیا ہو اور ”مسروق“ کا لفظ چھوڑ دیا ہو اور ضمیر کا ذکر غلطی سے آگیا ہو، کیونکہ امام شعبیؒ کی کوئی روایت ”عن امرأته عن قمیر“ نہیں ملتی۔ نیز امام دارمیؒ نے بھی ”عن الشعبي عن قمیر امرأة مسروق“ کی سند سے ہی یہ حدیث بیان کی ہے۔

۱۲۔ عائشةؓ: آپؐ أم المؤمنین عائشة صدیقة ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۵۔ سالم بن عبد اللہ: یہ سالم بن عبد اللہ بن عمر بن خطاب، العدوی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۶۔ الحسن: یہ الحسن بن أبي حسن، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۱۷۔ عطاء: یہ عطاء بن أبي مسلم، الخراساني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۲۵)۔

۱۸۔ ابن المسیب: یہ امام سعید بن المسیب، القرشي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷۶)۔

۱۹۔ مسور بن عبد الملک: یہ مسور بن عبد الملک بن سعید بن عبد الرحمن بن یربوع، المدنی ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ مقبول راوی ہیں اور ساتویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے نیز لکھا ہے کہ ان کی ایک حدیث صرف سنن ابی داؤد میں کتاب الطہارۃ میں ہے اور کہیں نہیں ہے نیز مزئیؒ نے تو اپنی کتاب تہذیب الکمال میں ان کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

(۱۱۵) بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ مَرَّةً

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال کے) بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ مستحاضہ عورت ہر دن ایک مرتبہ غسل کرے گی اور یہ نہیں کہا کہ ظہر کے وقت ایک مرتبہ غسل کرے گی (۱۱۵)

الحديث ۳۰۲۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ



مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي إِسْمَاعِيلَ - وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ - عَنْ مَعْقِلِ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ ((الْمُسْتَحَاضَةُ إِذَا انْقَضَى حَيْضُهَا اغْتَسَلَتْ كُلَّ يَوْمٍ وَاتَّخَذَتْ صُوفَةً فِيهَا سَمْنٌ أَوْ زَيْتٌ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن حنبل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے عبد اللہ بن نمیر نے بیان کیا وہ محمد بن ابی اسماعیل یعنی محمد بن راشد سے روایت کرتے ہیں وہ معقل خثعمی سے وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مستحاضہ عورت جب اس کے حیض (کی مدت) گزر جائے تو ہر دن (ایک مرتبہ) غسل کرے گی۔ اور کوئی اونی (کپڑے کا ٹکڑا) جس میں گھی یا تیل لگا ہوا ہو اسے اپنی (فرج یعنی شرمگاہ) میں رکھ لے گی۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۲)

۱۔ احمد بن حنبل:- یہ امام احمد بن محمد بن حنبل الشیبانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۲۔ عبد اللہ بن نمیر:- یہ عبد اللہ بن نمیر، الہمدانی، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۳۔ محمد بن ابی اسماعیل:- یہ محمد بن ابی اسماعیل، راشد، السلمي، ابوراشد الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ایک سو بیالیس ہجری ۱۴۲ھ میں وفات ہوئی پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ معقل الخثعمی:- یہ معقل الخثعمی ہیں۔ چھٹے طبقہ کے مجہول راوی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۵۔ علیؑ: آپؐ حضرت علی بن ابی طالبؑ، امیر المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۱)۔

(۱۱۶) بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ مستحاضہ ایام طہر کے دوران ایک مرتبہ غسل کرے گی (۱۱۶)

الحديث ۳۰۳ - حَدَّثَنَا الْقُعْنَبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ - يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَثْمَانَ، ((أَنَّهُ سَأَلَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنِ الْمُسْتَحَاضَةِ)) قَالَ ((تَدْعُ الصَّلَاةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ فَتُصَلِّي ثُمَّ تَغْتَسِلُ فِي الْأَيَّامِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۳: امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے قعنبی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدالعزیز یعنی عبدالعزیز بن محمد نے خبر دی وہ محمد بن عثمان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے قاسم بن محمد سے مستحاضہ کے بارے میں (نماز کا مسئلہ) پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اپنے حیض کے ایام میں نماز چھوڑے گی پھر غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی اس کے بعد ایام طہر کے درمیان ایک مرتبہ غسل کرے گی۔ (یعنی ایک غسل ابتداء طہر میں اور ایک غسل درمیان طہر میں کرے گی)۔

تعارف رجال حدیث (۳۰۳)

۱۔ القعنبی: یہ عبداللہ بن مسلمة القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ عبدالعزیز: یہ عبدالعزیز بن محمد بن عبید، الدراوردی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۳۔ محمد بن عثمان: یہ محمد بن عثمان بن عبدالرحمن بن سعید،

المخزومي، المدني ہیں۔ ثقہ، صدوق راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ القاسم بن محمد:۔ یہ القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديقؓ ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۱۴)۔

### (۱۱۷) بَابُ مَنْ قَالَ تَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی (۱۱۷)

الحدیث ۴ / ۳۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ

مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ عَمْرٍو۔ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ، ((أَنَّهَا كَانَتْ تُسْتَحَاضُ، فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا كَانَ دَمُ الْحَيْضِ فَإِنَّهُ دَمٌ أَسْوَدُ يُعْرَفُ، فَإِذَا كَانَ ذَلِكَ فَأَمْسِكِي عَنِ الصَّلَاةِ فَإِذَا كَانَ الْآخِرُ فَتَوَضَّئِي وَصَلِّي)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى: وَحَدَّثَنَا بِهِ ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ حَفْظًا فَقَالَ: عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَشُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْعَلَاءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَأَوْقَفَهُ شُعْبَةُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ تَوَضَّأَ لِكُلِّ صَلَاةٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۴۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے محمد بن المثنیٰ نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہمیں ابن ابی عدی نے خبر دی، وہ محمد یعنی محمد بن عمرو سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابن شہاب نے بیان کیا وہ عروہ بن الزبیر سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش سے

روایت کرتے ہیں کہ (حضرت فاطمہ بنت ابی حیش) مستحاضہ تھیں، تو نبی کریم ﷺ نے ان سے کہا جب حیض کا خون ہوگا تو وہ کالا ہوگا۔ پہچانا جائیگا۔ لہذا جب ایسی صورت پیش آئے (یعنی کالے رنگ کا خون ظاہر ہو) تو نماز سے رک جاؤ۔ اور جب دوسری صورت ہو جائے (یعنی خون کا رنگ بدل جائے) تو وضو کرو اور نماز پڑھو۔

امام ابوداؤد دیکھتے ہیں کہ ابن المثنیٰ نے کہا اور (جب) ہم سے یہ حدیث ابن ابی عدی نے اپنی یادداشت سے بیان کی تو کہا ”عن عروۃ عن عائشۃ أنّ فاطمة“ (یعنی ابن ابی عدی نے جب کتاب سے دیکھ کر حدیث بیان کی تو ”عن عروۃ عن فاطمة“ کہا اور جب حفظ سے بیان کیا تو عن عروۃ عن عائشۃ کہا۔ لہذا ممکن ہے کہ عائشہ کا ذکر حافظہ کی غلطی اور بھول ہو)۔

امام ابوداؤد نے کہا اور العلّاء بن المسیب اور شعبہ سے مروی ہے وہ دونوں الحکم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابو جعفر سے روایت کرتے ہیں۔ العلّاء نبی کریم ﷺ سے (مرفوعاً) روایت کرتے ہیں۔ اور شعبہ نے ابو جعفر سے موقوفاً روایت کیا ہے، کہ مستحاضہ عورت ہر نماز کے لئے وضو کرے گی۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۴)

۱۔ محمد بن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن المثنیٰ، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۲۔ ابن ابی عدی:۔ یہ محمد بن ابی عدی، السلمي، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۴۳)۔

۳۔ محمد بن عمرو:۔ یہ محمد بن عمرو بن علقمة، اللیثی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۴۔ ابن شہاب:۔ یہ ابن شہاب زہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عروۃ بن الزبیر:۔ یہ عروۃ بن الزبیر بن العوام، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۱۸)۔

۶۔ فاطمة بنت أبي حُبَيْش:۔ یہ فاطمة بنت أبي حُبَيْش، الأسدية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

۷۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ ابن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن المثنیٰ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۹۔ عروۃ:۔ یہ عروۃ بن الزبیر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۰۔ عائشة:۔ آپؓ ام المؤمنین عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۱۱۔ فاطمة:۔ یہ فاطمة بنت أبي حُبَيْش، الأسدية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۴)۔

۱۲۔ العلاء بن المسیب:۔ یہ العلاء بن المسیب بن رافع الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۱۳۔ شعبۃ:۔ یہ شعبۃ بن الحجاج العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۱۴۔ الحکم:۔ یہ الحکم بن عتبۃ الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔

۱۵۔ أبو جعفر:۔ یہ محمد بن علی بن الحسین، أبو جعفر الباقر ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸۶)۔

(۱۱۸) بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ

یہ باب ان لوگوں کے (اقوال) کے بیان میں ہے جنہوں نے کہا کہ مستحاضہ عورت

(جریان دم کے علاوہ) حدیث پیش آنے کے بعد ہی وضو کرے گی (۱۱۸)

الحديث ۳۰۵۔ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ أَخْبَرَنَا أَبُو بَشِيرٍ عَنْ

عُكْرَمَةَ، قَالَ: ((إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ جَحْشٍ اسْتُحِيضَتْ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَنْتَظِرَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّي، فَإِنْ رَأَتْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ تَوَضَّأَتْ وَصَلَّتْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۵:- امام الوداؤدؒ نے کہا ہم سے زیاد بن ایوب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ہشیم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ابوبشر نے خبر دی، وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ ام حبیبہ بنت جحش مستحاضہ ہوئیں تو نبی کریم ﷺ نے ان کو حکم دیا کہ (عادت کے مطابق) حیض کے زمانہ میں انتظار کریں۔ (یعنی نماز نہ پڑھیں) پھر (مدت حیض گزرنے کے بعد) غسل کریں اور نماز پڑھیں، پھر اگر اس کے بعد خون نظر آئے تو وضو کر لیں اور نماز پڑھیں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۵)

۱- زیاد بن ایوب:- یہ زیاد بن ایوب، الطوسی، البغدادی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱۵)۔

۲- ہشیم:- یہ ہشیم بن بشیر، السلمی، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۷)۔

۳- ابوبشر:- یہ ابوبشر جعفر بن ابی وحشیہ، الواسطی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۴- عکرمہ:- یہ عکرمہ بن عبداللہ مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔ یا عکرمہ بن عمار العجلی ہیں۔ کذا فی البذل۔ (اور عکرمہ بن عبداللہ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۸) اور عکرمہ بن عمار کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۵))۔

۵- ام حبیبہ بنت جحش:- یہ ام حبیبہ بنت جحش الأسدیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

الحديث ۳۰۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي اللَّيْثُ عَنْ رَبِيعَةَ، ((أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى عَلَى الْمُسْتَحَاضَةِ وُضُوءًا عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ إِلَّا أَنْ يُصِيبَهَا حَدَثٌ غَيْرُ الدَّمِ فَتَوَضَّأُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هَذَا قَوْلُ مَالِكٍ يَعْني ابْنَ أَنَسٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۶۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد الملک بن شعیب نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے عبد اللہ بن وہب نے بیان کیا انہوں نے کہا مجھ سے اللیث نے بیان کیا وہ ربیعہ سے روایت کرتے ہیں کہ (ربیعہ) مستحاضہ عورت کے لئے ہر نماز کے وقت وضو کرنا ضروری نہ سمجھتے تھے الا یہ کہ اسے دم استحاضہ کے علاوہ کوئی اور حدث (ناقص وضو) پیش آجائے تو وضو کرے گی۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ یہی امام مالک بن انس کا بھی قول ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۶)

۱۔ عبد الملک بن شعیب :- یہ عبد الملک بن شعیب بن سعد، الفہمی ابو عبد اللہ، المصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسواڑتالیس ہجری ۲۲۸ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ عبد اللہ بن وہب :- یہ عبد اللہ بن وہب، القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔

۳۔ اللیث :- یہ الامام لیث بن سعد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۴۔ ربیعہ :- یہ ربیعہ بن ابي عبد الرحمن، الراي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۵۔ ابو داؤد :- یہ مصنف کتاب ابو داؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۶۔ مالک :- یہ امام مالک بن انس، الأصبحي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

(۱۱۹) بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُذْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ

یہ باب ان عورتوں کے بیان میں ہے جو (مدتِ حیض) گزر جانے کے بعد طہر کے زمانہ میں زردی مائل یا مٹیالہ (خون) دیکھیں (تو آیا وہ حیض میں شمار ہوگا یا نہیں) (۱۱۹)

الحديث / ۳۰۷ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ

عَنْ أُمِّ الْهَذِيلِ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، وَكَانَتْ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ - قَالَتْ: ((كُنَّا لَا نَعُدُّ الْكُذْرَةَ وَالصُّفْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ شَيْئًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۷:- امام الودادؒ نے کہا کہ ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں حماد نے خبر دی وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ ام الہذیل سے وہ ام عطیہ سے روایت کرتی ہیں۔ اور ام عطیہ نے نبی کریم ﷺ (کے دستِ مبارک پر) بیعتِ اسلام کی تھی۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ ہم عورتیں پاکی کے بعد آنے والے زردی مائل یا مٹیالے رنگ کے خون کو کچھ (یعنی حیض) نہیں شمار کرتی تھیں۔

تعارف رجال حدیث (۳۰۷)

۱- موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲- حماد :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳- قتادہ :- یہ قتادہ بن دعامة، السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۴- أم الہذیل :- یہ حفصہ بنت سیرین، الأنصاریہ، أم الہذیل، البصریہ ہیں۔ ثقہ



راویہ ہیں۔ سوہجری ۱۰۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہیں۔

۵۔ أم عطية:- یہ نُسَیْبَةُ بنت کعب یَنْسِیْبَةُ بنت الحارث، الأنصارية، أم عطية

صحابیہ ہیں۔

الحديث ۳۰۸/- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ أَخْبَرَنَا أَيُّوبُ عَنْ

مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ، بِمِثْلِهِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: أُمُّ الْهَذِيلِ هِيَ حَفْصَةُ بِنْتُ سِيرِينَ كَانَ ابْنُهَا اسْمُهُ هُذَيْلٌ وَاسْمُ زَوْجِهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے

کہا ہمیں اسماعیل نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں ایوب نے خبر دی، وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں۔ وہ أم عطیہ سے (حدیث سابق ۳۰۷) کے ہم مثل روایت ذکر کرتے ہیں۔

امام ابوداؤد نے کہا۔ أم الهذیل :- یہ حفصہ بنت سیرین ہیں۔ أم الهذیل کے ایک بیٹے کا نام

”هذیل“ تھا (اسی سے أم الهذیل کنیت اختیار کی) اور ان کے شوہر کا نام عبدالرحمن ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۸)

۱۔ مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ إسماعیل:- یہ إسماعیل بن علیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱۰)۔

۳۔ أيوب:- یہ أيوب بن أبي تميمة، السخثياني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۱)۔

۴۔ محمد بن سيرين:- یہ محمد بن سيرين، الأنصاري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۶۹)۔

۵۔ أم عطية:- یہ نُسَیْبَةُ بنت کعب، الأنصارية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۷)۔

۶۔ أبو داود:- یہ مصنف کتاب ابوداؤد، السجستاني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۷۔ أم الہذیل:- یہ حفصہ بنت سیرین، الأنصاریہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۷)۔  
 ۸۔ ہذیل:- یہ ہذیل بن عبدالرحمن ہیں۔ ان کی ماں کا نام حفصہ بنت سیرین اور  
 ان کی والدہ کی کنیت انہی یعنی ہذیل ہی کی نسبت سے أم الہذیل تھی جیسا کہ روایت میں بھی  
 صراحت ہے۔

۹۔ عبدالرحمن:- یہ أم الہذیل حفصہ بنت سیرین کے شوہر اور ہذیل کے والد  
 ہیں جیسا کہ روایت میں بھی صراحت ہے۔

### (۱۲۰) بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْشَاهَا زَوْجُهَا

یہ ان مستحاضہ عورتوں کے بیان میں ہے جن سے ان کے شوہر (دم استحاضہ کے

جریان کے دوران) مجامعت کریں (۱۲۰)

الحديث ۳۰۹ - حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ  
 عَلِيِّ بْنِ مُسْهَرٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ، قَالَ: ((كَانَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ تُسْتَحَاضُ  
 فَكَانَ زَوْجُهَا يَغْشَاهَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: قَالَ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ: مُعَلَّى ثَقَّةٌ، وَكَانَ  
 أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَرْوِي عَنْهُ لِأَنَّهُ كَانَ يَنْظُرُ فِي الرَّأْيِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۰۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابراہیم بن خالد نے بیان کیا  
 انہوں نے کہا ہمیں معلی بن منصور نے خبر دی وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ الشیبانی سے وہ  
 عکرمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ام حبیبہ مستحاضہ ہوئی تھیں اور ان کے شوہر ان سے  
 مجامعت کرتے تھے۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ تکی بن معین نے کہا: کہ راوی حدیث، معلی، ثقہ ہے اور امام احمد بن حنبل، معلی سے روایت نہیں کرتے تھے کیونکہ معلی اہل الرأي کا نظریہ رکھتے تھے۔ (لیکن صرف اس بات سے راوی مذکور مجروح نہیں ہوں گے کیونکہ خود امام احمد ہی سے ان کی توثیق ثابت ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۰۹)

۱۔ ابراہیم بن خالد:۔ یہ ابراہیم بن خالد، أبو الیمان، الکلبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔

۲۔ معلی بن منصور:۔ یہ معلی بن منصور، الرازی، أبو بعلی، الفقیہ ہیں۔ ثقہ، سنی، فقیہ ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ صحیح قول کے مطابق دوسو گیارہ ہجری ۲۱۱ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ علی بن مسہر:۔ یہ علی بن مسہر، القرشی، أبو الحسن، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ ایک سو نو اسی ہجری ۱۸۹ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۴۔ الشیبانی:۔ یہ سلیمان بن فیروز، الشیبانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۳)۔

۵۔ عکرمہ:۔ یہ عکرمہ بن عبداللہ، مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۶۔ أم حبیبہ:۔ یہ أم حبیبہ بنت جحش، الأسدیہ حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کی بیوی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۷۔ أبو داؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبو داؤد، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ یحییٰ بن معین:۔ یہ یحییٰ بن معین، الغطفانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۲)۔

۹۔ أحمد بن حنبل:۔ یہ امام أحمد بن محمد بن حنبل، الشیبانی ہیں۔ دیکھیں حدیث

نمبر (۲۷)۔

الحديث / ۳۱۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي سُرَيْجٍ الرَّازِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْجَهْمِ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ حَمْنَةَ بِنْتِ جَحْشٍ، ((أَنَّهَا كَانَتْ مُسْتَحَاضَةً وَكَانَ زَوْجُهَا يُجَامِعُهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن ابی سرج الرازی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن الجہم نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں عمرو بن ابی قیس نے خبر دی وہ عاصم سے روایت کرتے ہیں وہ عکرمہ سے وہ حمنہ بنت جحش سے روایت کرتے ہیں۔ کہ حضرت حمنہ بنت جحش مستحاضہ ہوئیں اور ان کے شوہر (اسی حالت میں) ان سے جماعت کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۰)

۱- أحمد بن أبي سُرَيْج: یہ أحمد بن أبي سُرَيْج، الصباح، النهشلي، أبو جعفر بن أبي سُرَيْج، الرازي ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ دوسو چالیس ۲۴۰ھ میں وفات ہوئی۔

۲- عبد الله بن الجهم: یہ عبد الله بن الجهم، أبو عبد الرحمن الرازي ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ان کے اندر تشیع پایا جاتا ہے۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳- عمرو بن أبي قيس: یہ عمرو بن أبي قيس، الرازي، الأزرق، الکوفي ہیں۔ حافظ نے ”صدوق له أوهام“ اور ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴- عاصم: یہ عاصم بن سليمان الأحول ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۲)۔

۵- عكرمة: یہ عكرمة مولیٰ ابن عباسؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۶۔ حمۃ بنت جحش: آپؐ حمۃ بنت جحش، الأسدیۃ، صحابیۃ، أم حبیبۃ

بنت جحش کی بہن ہیں۔ اور حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے نکاح میں تھیں، ان سے پہلے حضرت  
مُصعب بن عُمر کے نکاح میں تھیں۔

۷۔ زوجہا: آپؐ طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان، التیمی، أبو محمد، المدني،

صحابی ہیں۔ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جنگِ جمل میں شہید ہوئے۔

### (۱۲۱) بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النَّفْسَاءِ

یہ باب نفاس کی مدت کی تعیین کے بیان میں ہے (۱۲۱)

الحديث / ۳۱۱۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ

عَبْدِ الْأَعْلَى عَنْ أَبِي سَهْلٍ عَنْ مُسَّةَ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، قَالَتْ: ((كَانَتِ النَّفْسَاءُ  
عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَقْعُدُ بَعْدَ نَفَاسِهَا أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً، وَكُنَّا  
نَطْلِي عَلَى وُجُوهِهَا الْوَرَسَ تَعْنِي مِنَ الْكَلْفِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۱۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن یونس نے بیان کیا انہوں

نے کہا ہمیں زہیر نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں علی بن عبدالاعلیٰ نے خبر دی، وہ ابوسہیل سے روایت کرتے  
ہیں وہ مُسَّہ سے وہ اُم سلمہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں نفاس  
والی عورتیں نفاس شروع ہونے کے بعد چالیس دن یا چالیس راتیں (راوی کو شک ہے) (روزہ نماز  
سے) رُک رہتی تھیں، اور ہم (نفاس والی عورتیں) اپنے چہروں پر ورس (ایک قسم کی گھاس) مل لیا کرتی  
تھیں، یعنی کُلف کی وجہ سے (ام سلمہؓ کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ولادت کے بعد چہروں پر پڑنے والی  
جھائیاں یا باریک باریک دانے جو عام طور پر بچگی کے زمانہ میں زچہ کے چہرہ پر ظاہر ہوتے ہیں ان کی وجہ

سے درس چہروں پر ملا کرتی تھیں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۱)

۱۔ أحمد بن یونس :- یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

۲۔ زُہیر :- یہ زُہیر بن معاویہ، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

۳۔ علی بن عبد الأعلى :- یہ علی بن عبد الأعلى بن عامر، الأحول أبو الحسن، الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صَدُوْقُ رُبَّمَا وَهَمَ“ اور ابو حاتم و دارقطنی نے ”لیس بالقوی“ کہا ہے اور امام ترمذی نے توثیق کی ہے۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبو سهل :- یہ کثیر بن زیاد، الأسلمی، أبو سهل، البُرساني، السهمي، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ مُسَّة :- یہ مسَّة، الأزدیة ہیں۔ مقبول راویہ ہیں۔ اُمِّ بَسَّة کنیت ہے۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتی ہیں۔

۶۔ أم سلمة :- آپ اُم المؤمنین اُم سلمةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

الحديث ۳۱۲ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ يَحْيَى أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ -

يَعْنِي حَبِيٍّ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُونُسَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْأَزْدِيُّ، يَعْنِي مُسَّةَ - قَالَتْ: ((حَجَجْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْتُ: يَا أُمُّ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ سَمْرَةَ بْنَ جُنْدَبٍ يَأْمُرُ النِّسَاءَ بِقُضَائِنَ صَلَاةِ الْمَحِيضِ فَقَالَتْ: لَا يَقْضِينَ. كَانَتْ الْمَرْأَةُ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ تَقْعُدُ فِي

النَّفَاسِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً لَا يَأْمُرُهَا النَّبِيُّ ﷺ لِقَضَاءِ صَلَاةِ النَّفَاسِ)). قَالَ مُحَمَّدٌ: يَعْنِي بَنَ حَاتِمٍ: وَاسْمُهَا مُسَّةٌ تُكْنَى أُمَّ بَسَّةَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: كَثِيرٌ بَنُ زِيَادٍ كُنِيَّتُهُ أَبُو سَهْلٍ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے الحسن بن یحییٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں محمد بن حاتم یعنی (محمد بن حاتم جو) حمی (کے لقب سے مشہور ہیں) انہوں نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں عبداللہ بن المبارک نے خبر دی وہ یونس بن نافع سے روایت کرتے ہیں۔ وہ کثیر بن زیاد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا مجھ سے لازدیہ یعنی مسہ، لازدیہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ میں نے (ایک مرتبہ) حج کیا تو میں حضرت اُم سلمہؓ کے پاس گئی، اور میں نے اُم سلمہؓ سے کہا اے ام المؤمنین! حضرت سمرۃ بن جندبؓ عورتوں کو حیض کے زمانہ کی (چھوٹی ہوئی) نمازوں کو قضاء کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو حضرت اُم سلمہؓ نے کہا کہ (حیض کے زمانہ کی چھوٹی ہوئی نمازوں کی) قضاء نہیں کریں گی۔ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات نفاس کے زمانہ میں چالیس دن تک (نماز سے) رُک رہتی تھیں اور نبی کریم ﷺ نفاس کے زمانہ کی (چھوٹی ہوئی) نمازوں کے قضاء کرنے کا حکم نہیں دیتے تھے۔

محمد یعنی محمد بن حاتم نے کہا کہ (راوی حدیث) لازدیہ کا نام مسہ ہے اور اُم بَسَّہ کنیت ہے۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ کثیر بن زیاد کی کنیت ابو سہل ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۲)

۱۔ الحسن بن یحییٰ: یہ الحسن بن یحییٰ بن ہشام، الرُّزَّي، أبو علي، البصري

ہیں۔ ثقہ صدوق اور حافظ حدیث ہیں۔ گیارہویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۔ محمد بن حاتم: یہ محمد بن حاتم بن یونس، البجر جرائی، أبو جعفر،

المصیصی ہیں۔ جی آپ کا لقب ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسو پچیس ہجری ۲۲۵ھ وفات ہوئی دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ عبد اللہ بن المبارک: یہ عبد اللہ بن المبارک، الإمام، الزاهد، المروزی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۴۔ یونس بن نافع: یہ یونس بن نافع، الخراسانی، أبو غانم، القاضي، المروزی ہیں۔ صدوق، ثقہ راوی ہیں۔ مگر غلطی کرتے تھے۔ ایک سو انسٹھ ہجری ۱۵۹ھ میں وفات ہوئی۔ آٹھویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ کثیر بن زیاد: یہ أبو سهل، کثیر بن زیاد، الأسلمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۱۱)۔

۶۔ الأزدية: یہ مسّیة، الأزدية ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱۱)۔

۷۔ أم سلمة: آپ أم المؤمنین أم سلمةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۸۔ سمرۃ بن جندب: آپ سمرۃ بن جندب بن ہلال، الفزاری، أبو سعید، مشہور صحابی ہیں۔ بصرہ میں اٹھاون ہجری ۵۸ھ میں وفات ہوئی۔

۹۔ محمد: یہ محمد بن حاتم بن یونس، الجرجرائی ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث نمبر (۳۱۲) میں نمبر (۲) پر۔

## (۱۲۲) بَابُ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ

یہ باب حیض سے (پاک ہونے کے بعد) غسل کرنے کے بیان میں ہے (۱۲۲)

الحديث ۳۱۳ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الرَّازِيُّ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ - يَعْنِي

ابْنَ الْفَضْلِ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ إِسْحَاقَ - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سَحِيمٍ عَنْ



أُمِّيَّة بِنْتُ أَبِي الصَّلْتِ عَنْ امْرَأَةٍ مِنْ بَنِي غِفَارٍ قَدْ سَمَّاهَا لِي، قَالَتْ: ((أَرَدْتُ أَنْ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَقِيبَةَ رَحْلِهِ، قَالَتْ: فَوَاللَّهِ لَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى  
الصُّبْحِ فَأَنَاخَ وَنَزَلْتُ عَنْ حَقِيبَةَ رَحْلِهِ فَأَذَا بِهَا دَمٌ مِنِّي، وَكَانَتْ أَوَّلَ حِيْضَةٍ  
حِضْتُهَا. قَالَتْ: فَتَقَبَّضْتُ إِلَى النَّاقَةِ وَاسْتَحْيَيْتُ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا  
بِي وَرَأَى الدَّمَ قَالَ: مَا لَكَ لَعَلَّكَ نَفْسُتِ؟ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَأَصْلِحِي مِنْ  
نَفْسِكَ، ثُمَّ خُذِي إِنَاءً مِنْ مَاءٍ فَاطْرَحِي فِيهِ مِلْحًا ثُمَّ اغْسِلِي مَا أَصَابَ  
الْحَقِيبَةَ مِنَ الدَّمَ ثُمَّ غُوْدِي لِمَرْكَبِكَ. قَالَتْ: فَلَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
خَيْرَ رِصْخَ لَنَا مِنَ الْفِيءِ. قَالَتْ: وَكَانَتْ لَا تَطْهَرُ مِنْ حِيْضَةٍ إِلَّا جَعَلْتُ فِي  
طَهُورِهَا مِلْحًا، وَأَوْصَتْ بِهِ أَنْ يُجْعَلَ فِي غُسْلِهَا حِينَ مَاتَتْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۳۳:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عمرو الرازی نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ہم سے سلمہ یعنی سلمہ بن الفضل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں محمد یعنی محمد بن اسحاق نے  
خبر دی وہ سلیمان بن تحیم سے روایت کرتے ہیں۔ وہ اُمیہ بنت ابی الصلت سے وہ قبیلہ بنو غفار کی ایک  
عورت سے روایت کرتے ہیں۔ (سلمہ بن الفضل کہتے ہیں کہ) مجھ سے (میرے شیخ محمد بن اسحاق نے)  
اس غفاری عورت کا نام بتایا تھا (لیکن میں بھول گیا) اس غفاری عورت نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے  
اپنی سواری کے پچھلے حصہ پر اپنا ردیف بنایا۔ (اور مسلسل چلتے رہے) خدا کی قسم! رسول اللہ ﷺ صبح کے  
وقت (سواری) سے اترے اور سواری کو بٹھایا اور میں کجاوہ کے پچھلے حصہ سے اتری، تو اچانک اس جگہ میں  
نے اپنا خون لگا ہوا دیکھا، اور یہ میرا سب سے پہلا حیض تھا جو میں حائضہ ہوئی تھی۔ وہ کہتی ہیں کہ مجھے  
(اس بات سے) شرم آئی اور میں اونٹ (سواری) سے لگ کر کھڑی ہو گئی، جب رسول اللہ ﷺ نے میری

حالت دیکھی اور خون لگا ہوا دیکھا تو فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہے، شاید تمہیں حیض آ گیا ہے (یعنی تو حائضہ ہو گئی ہے) میں نے کہا ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے طور پر اس کی اصلاح کر لو (یعنی کوئی کپڑا وغیرہ باندھ لو، تاکہ خون باہر نہ نکلے) پھر پانی کا برتن لو اس میں نمک ملا لو اور حقیبہ (یعنی کجاوہ میں بیٹھنے کی جگہ پر) لگا ہوا خون دھو ڈالو، اور پھر اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ جاؤ، وہ کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر فتح کر لیا تو فنی (یعنی مال غنیمت) میں سے مجھے بھی کچھ حصہ عطا فرمایا۔ أمیہ بنت أبي الصلت کہتی ہیں کہ اس کے بعد وہ غفاری عورت (جب بھی) حیض سے پاک ہوتیں (اور پانی کا غسل کرتیں) تو پانی میں نمک ضرور ملاتی تھیں، اور (مرتے وقت) وصیت کی کہ (وفات کے) بعد ان کے غسل کے پانی میں نمک ملا لیا جائے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۳)

۱۔ محمد بن عمرو الرازی:۔ یہ محمد بن عمرو بن بکر بن سالم، العدوی، الرازی، أبو غسان، التمیمی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دوسو چالیس ہجری ۲۴۰ھ میں وفات ہوئی۔

۲۔ سلمۃ بن الفضل:۔ یہ سلمۃ بن الفضل، الأبرش، الأنصاری، أبو عبد اللہ، الرازی ہیں۔ ”صدوق کثیر الخطا“ راوی ہیں۔ ایک سو نوے ہجری ۱۹۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۳۔ محمد بن إسحق:۔ یہ محمد بن إسحق، إمام المغازی، ہیں دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۴۔ سلیمان بن سحیم:۔ یہ سلیمان بن سحیم (مصغراً) أبو أيوب، المدنی ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۵۔ أمیہ بنت أبي الصلت:۔ یہ أمیہ بنت أبي الصلت ہیں۔ غیر معروف راویہ ہیں۔ ان

کا حال معلوم نہیں ہے۔

۶۔ امراۃ من بنی غفار :- یہ حضرت ابوذر غفاریؓ کی بیوی ہیں۔ ان کا نام لیلیٰ ہے۔ اور یہ صحابیہ ہیں۔ آپ ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوئیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کیا کرتی تھیں۔

الحديث / ۳۱۴۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا سَلَامُ بْنُ سُلَيْمٍ

عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((دَخَلْتُ أَسْمَاءُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ تَغْتَسِلُ إِحْدَانَا إِذَا طَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ؟ قَالَ: تَأْخُذُ سِدْرَهَا وَمَاءَهَا فَتَوْضَأُ ثُمَّ تَغْسِلُ رَأْسَهَا وَتَذُلُّهُ حَتَّى يَبْلُغَ الْمَاءُ أَصُولَ شَعْرِهَا ثُمَّ تُفِيضُ عَلَى جَسَدِهَا ثُمَّ تَأْخُذُ فِرْصَتَهَا فَتَطْهَرُ بِهَا. قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ اتَّطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَرَفْتُ الَّذِي يَكْنِي عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ لَهَا: تَتَّبِعِينَ بِهَا آثَارَ الدَّمِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۴:- امام الودادؒ نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہمیں سلام بن سلیم نے خبر دی وہ ابراہیم بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت اسماء رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور آپ ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے جب کوئی عورت حیض سے پاک ہو جائے (یعنی مدت حیض گزر جائے) تو کس طرح غسل کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری کے پتے سے (جوش دیا ہوا) پانی لے اور وضو کرے پھر اپنا سر دھوئے اور سر کو (پانی ڈال کر) ملے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے، پھر اپنے پورے بدن پر پانی بہائے، پھر اپنا فرصہ (یعنی اُون یا روئی کا ٹکڑا) لیکر اُس سے صفائی کرے (بایں طور کہ اس کو اپنی فرج یعنی شرمگاہ میں رکھ دے)، حضرت اسماءؓ نے کہا یا رسول

اللہ ﷺ اس (روئی یا اون کے ٹکڑے) سے کس طرح صفائی کریں؟ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی وہ بات سمجھ لی جو آپ ﷺ (اشارۃً بطور کنایہ) بیان کرنا چاہتے ہیں، تو میں نے حضرت اسماء سے کہا کہ اس کے ذریعہ خون کے اثرات کو دھو ڈالو۔ (یعنی بدن پر جہاں جہاں خون کا اثر ہو اس سے صاف کرلو)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۴)

۱۔ عثمان بن أبی شیبۃ :- یہ عثمان بن أبی شیبۃ، العبسی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ سلام بن سلیم :- یہ سلام (بتشدید اللام) بن سلیم (مصغراً) الحنفی، أبو الأحوص، الکوفی ہیں۔ ثقہ اور متقن راوی ہیں۔ ساتویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ایکسواناسی ہجری ۹۷ھ میں وفات ہوئی۔

۳۔ ابراہیم بن مہاجر :- یہ ابراہیم بن مہاجر بن جابر، البجلي، أبو إسحق، الکوفی ہیں۔ حافظ نے ان کو ”صدوق، لیس الحفظ“، یحی القطان اور نسائی نے ”لیس بالقوی“ اور ابن حبان نے ”کثیر الخطاء“ کہا ہے۔ ابن سعد نے ثقہ قرار دیا ہے۔ پانچویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ صفیۃ بنت شیبۃ :- یہ صفیۃ بنت شیبۃ، العبدریۃ، صحابیہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۲)۔

۵۔ عائشہؓ :- آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ اسماء :- آپؓ حضرت اسماء بنت شکیل، الأنصاریۃ، صحابیہؓ ہیں۔ آپ کو اسماء

بنت یزید بن السکن بھی کہا گیا ہے۔

الحديث/ ۳۱۵۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ أَخْبَرَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ  
إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا ذَكَرَتْ نِسَاءَ  
الْأَنْصَارِ فَأَثْنَتْ عَلَيْهِنَّ وَقَالَتْ لَهُنَّ مَعْرُوفًا. قَالَتْ: دَخَلْتُ امْرَأَةً مِنْهُنَّ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ ((فِرْصَةٌ مُمْسَكَةٌ)). قَالَ مُسَدَّدُ ((كَانَ  
أَبُو عَوَانَةَ يَقُولُ فِرْصَةً، كَانَ أَبُو الْأَحْوَصِ يَقُولُ قِرْصَةً)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۵:- امام البوداؤد نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد نے بیان کیا  
انہوں نے کہا ہمیں ابو عوانہ نے خبر دی، وہ ابراہیم بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ صفیہ بنت شیبہ سے  
وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے انصاری عورتوں کا تذکرہ کیا اور ان کی تعریف کی اور  
ان کے بارے میں اچھی اور بھلی باتیں کہیں، حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ان میں سے (یعنی انصاری عورتوں  
میں سے) ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی، اس کے بعد ابو عوانہ نے (سابقہ حدیث ۳۱۴) کے ہم  
معنی روایت بیان کی مگر اس روایت میں ”فرصة ممسكة“ (مشک لگا ہوا روئی یا اون کا ٹکڑا) ذکر کیا۔  
مسدد نے کہا کہ ابو عوانہ ”فرصة“ (بالقاء) بیان کرتے تھے۔ اور ابو الاحوص ”قِرصة“ (بالقاف) بیان  
کرتے تھے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۵)

۱۔ مسدد بن مسرہد:- دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ أبو عوانة:- یہ أبو عوانة، الوضاح بن عبد اللہ، الواسطي ہیں۔ دیکھیں حدیث  
نمبر (۲۳)۔

۳۔ إبراهيم بن مهاجر:- یہ ابراہیم بن مہاجر، البجلي ہیں دیکھیں حدیث (۳۱۴)۔

۴۔ صفیۃ بنت شیبۃ: یہ صفیۃ بنت شیبۃ، العبدریۃ صحابیہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۹۲)۔

۵۔ عائشہ: آپؐ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ امراۃ: آپؓ حضرت اسماء بنت شَکَل، الأنصاریۃ، صحابیہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱۴)۔

۷۔ أبو الأحوص: یہ أبو الأحوص، سلام بن سلیم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

الحديث / ۳۱ ۶۔ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ — يَعْنِي ابْنَ مُهَاجِرٍ — عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ أَسْمَاءَ سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِمَعْنَاهُ قَالَ: فِرْصَةٌ مُّمَسَّكَةٌ. قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا؟ قَالَ:

سُبْحَانَ اللَّهِ، تَطَهَّرِي بِهَا. وَاسْتَتِرَ بِثَوْبٍ، وَزَادَ: وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ. قَالَ: تَأْخُذِينَ مَاءً كِ فَتَطَهَّرِينَ أَحْسَنَ الطُّهُورِ وَأَبْلَغَهُ، ثُمَّ تَصْبِيْنِ

عَلَى رَأْسِكَ الْمَاءَ، ثُمَّ تَذْلِكِيْنَهُ حَتَّى يَبْلُغَ شَوْوْنَ رَأْسِكَ، ثُمَّ تَفِيضِينَ عَلَيْكَ الْمَاءَ. وَقَالَتْ عَائِشَةُ: نِعَمَ النِّسَاءِ نِسَاءُ الْأَنْصَارِ، لَمْ يَكُنْ يَمْنَعُهُنَّ

الْحَيَاءُ أَنْ يَسْأَلْنَ عَنِ الدِّينِ وَأَنْ يَتَفَقَّهْنَ فِيهِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۶: امام الوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے عبید اللہ بن معاذ العنبری نے

بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی وہ ابراہیم یعنی ابراہیم بن مہاجر سے روایت کرتے ہیں۔ وہ

صفیہ بنت شیبہ سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ حضرت اسماءؓ نے نبی کریم ﷺ سے (حیض

سے پاکی کے بعد غسل کرنے کے بارے میں مسئلہ) پوچھا۔ (اور آگے) شعبہ نے مذکورہ حدیث (۳۱۴)

کے ہم معنی روایت بیان کی اور (اس میں) ”فرصة ممسكة“ (بالفاء) بیان کیا، (نیز یہ بیان کیا کہ) حضرت اسماءؓ نے پوچھا کہ (خوشبو لگے کپڑے یا روئی سے) کس طرح پاکی حاصل کریں تو آپ ﷺ نے کہا، سبحان اللہ! اس کے ذریعہ پاکی اور صفائی حاصل کرو۔ (یعنی اسے فرج (شرمگاہ) میں داخل کرو، اور پاکی و صفائی کرو) اور آپ ﷺ نے (حیاء اور شرم کی وجہ سے) کپڑے سے پردہ کر لیا۔ (یعنی آپ ﷺ نے کنایہ اور اشارہ بتانا چاہا اور واضح الفاظ زبان پر لاتے ہوئے آپ ﷺ نے حیا محسوس کی کیونکہ یہ خالص عورتوں سے متعلق مسئلہ تھا)۔

اور امام شعبہؒ نے (اس روایت میں) یہ اضافہ ذکر کیا کہ حضرت اسماءؓ نے آپ ﷺ سے غسل جنابت کے بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ غسل کا پانی لو اور خوب اچھی طرح مکمل طور پر پاکی حاصل کرو۔ (یعنی انتہائی اہتمام سے استنجاء وضوء کرو) اس کے بعد اپنے سر پر پانی ڈالو، پھر اسے منگو یہاں تک کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے پھر اپنے بدن پر پانی بہاؤ۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ انصاری عورتیں کتنی عمدہ اور اچھی عورتیں ہیں کہ انہیں دین (اور شریعت) کا مسئلہ دریافت کرنے اور اس کی حقیقت کو سمجھنے میں شرم و حیاء مانع نہیں ہوتی تھی۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۶)

۱۔ عبید اللہ بن معاذ العنبري :- یہ عبید اللہ بن معاذ، العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۲۔ شعبہ بن الحجاج بن الورد، العتکي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ ابراہیم بن ابراہیم بن مہاجر، البجلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱۴)۔

۴۔ صفیہ بنت شیبہ :- یہ صفیہ بنت شیبہ، العبدريہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۲)۔

۵۔ عائشہ :- آپ ﷺ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۶۔ اَسْمَاء: یہ اَسْمَاء بنت شَکَل، الأنصاریۃ، صحابیۃ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۱۴)۔

### (۱۲۳) بَابُ التَّيْمُمِ۔ تَیْمُّم کا بیان (۱۲۳)

الحديث / ۳۱۷۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ

ح. وَحَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدَةُ الْمَعْنَى وَاحِدٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ وَأَنَسًا مَعَهُ فِي طَلَبِ فَلَادَةٍ أَضَلَّتْهَا عَائِشَةُ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ، فَاتَّوَا النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لَهُ، فَأَنْزِلَتْ آيَةُ التَّيْمُمِ. زَادَ ابْنُ نَفِيلٍ: فَقَالَ لَهَا أُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ مَا نَزَلَ بِكَ أَمْرٌ تَكْرَهِيهِ إِلَّا جَعَلَهُ اللَّهُ لِلْمُسْلِمِينَ وَلَكَ فِيهِ فَرْجًا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۷۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبداللہ بن محمد، النفیلی نے بیان

کیا انہوں نے کہا ہمیں ابومعاویہ نے خبر دی، تحویل سند۔ اور ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدہ نے خبر دی۔ (اور ابومعاویہ اور عبدہ) دونوں کی روایتیں متحد المعنی ہیں۔ وہ دونوں ہشام بن عروہ سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (عروہ) سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اسید بن حضیر اور ان کے ساتھ کچھ لوگوں کو اس بار کی تلاش میں بھیجا جو حضرت عائشہؓ سے گم ہو گیا تھا۔ (اسید بن حضیر اور ان کے ساتھیوں نے) نماز کا وقت ہوا تو بغیر وضو کے نماز پڑھ لی، (چونکہ یہ واقعہ دورانِ سفر پیش آیا تھا اور اسید بن حضیر وغیرہ ہار تلاش کرتے کرتے دور نکل گئے تھے اور ان کے ساتھ پانی موجود نہ تھا اس لئے انہوں نے بغیر وضو نماز پڑھ لی) جب یہ لوگ (واپس) نعی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ سے اس بات (اور واقعہ) کا ذکر کیا۔ اس کے بعد آیت



تیمم نازل ہوئی۔

(امام ابوداؤد کے شیخ) عبداللہ بن محمد بن نفیل نے (روایت بیان کرتے ہوئے) اضافہ نقل کیا کہ حضرت اسید بن حضیر نے حضرت عائشہؓ سے کہا اللہ پاک تم پر رحم کرے، تمہارے ساتھ کوئی بھی ناخوشگوار واقعہ پیش آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اور مسلمانوں کے لئے اُس میں وسعت و کثادگی، (خیر اور بھلائی) کا راستہ نکال دیتے ہیں۔ (چنانچہ مذکورہ واقعہ کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے تیمم کی سہولت نازل فرمادی)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۷)

- ۱۔ عبداللہ بن محمد:۔ یہ عبداللہ بن محمد، النفیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔
- ۲۔ أبو معاویہ:۔ یہ أبو معاویہ محمد بن خازم، الضریر ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷)۔
- ۳۔ عثمان بن أبي شيبة:۔ یہ عثمان بن أبي شيبة الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۶)۔
- ۴۔ عبدة:۔ یہ عبدة بن سليمان، الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۲)۔
- ۵۔ هشام بن عروة:۔ یہ هشام بن عروة بن الزبير بن العوام، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

- ۶۔ عن أبيه:۔ یہ هشام کے والد عروة بن الزبير، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔
- ۷۔ عائشةؓ:۔ آپؓ أم المؤمنين عائشة صدیقةؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۸۔ أسيد بن حضير:۔ آپؓ أسيد بن حضير بن سماک، الأنصاري، أبو يحيٰ الأشهلي، جلیل القدر صحابی ہیں۔ بیس یا اکیس ہجری ۲۰ھ/۲۱ھ میں وفات ہوئی۔ سابقین اولین میں سے ہیں۔ بدر کے علاوہ دیگر تمام غزوات میں شریک ہوئے۔

۹۔ وَاُنَاسًا مَعَهُ: لَمْ يُوقِفْ عَلَى اَسْمَاءِهِمْ۔ (ان حضرات کے اسماء کی تعیین نہیں مل سکی)

۱۰۔ ابنِ نُفیل:۔ یہ عبد اللہ بن محمد، النفیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث ۳۱۸۔ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّهُمْ تَمَسَّحُوا وَهُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالصَّعِيدِ، لِصَلَاةِ الْفَجْرِ، فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ ثُمَّ مَسَحُوا وَجُوهَهُمْ مَسْحَةً وَاحِدَةً ثُمَّ عَادُوا فَضَرَبُوا بِأَكْفِهِمُ الصَّعِيدَ مَرَّةً أُخْرَى، فَمَسَحُوا بِأَيْدِيهِمْ كُلِّهَا إِلَى الْمَنَاكِبِ وَالْأَبَاطِ مِنْ بَطُونِ أَيْدِيهِمْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۸۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں عبد اللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے یونس نے بیان کیا وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں کہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے ان سے بیان کیا وہ عمار بن یاسر سے روایت کرتے ہیں کہ (عمار بن یاسر) بیان کیا کرتے تھے کہ ان لوگوں (صحابہ کرامؓ) نے فجر کی نماز کے لئے مٹی سے تیمم کیا اور وہ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، صحابہ کرامؓ نے اپنے (ہاتھ کی) ہتھیلیوں کو زمین پر مارا، اور اپنے چہروں کا ایک مرتبہ مسح کیا۔ پھر دوسری مرتبہ ان لوگوں نے اپنے ہاتھ زمین پر (مٹی پر) مارے اور اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے مونڈھوں اور بغلوں تک پورے ہاتھ کا مسح کیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۱۸)

۱۔ أحمد بن صالح:۔ یہ أحمد بن صالح، المصري، المعروف بابن الطبري

ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۷)۔

۲۔ عبد اللہ بن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب، الفہری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴۹)۔

۳۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید الأیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۴۔ ابن شہاب:۔ یہ ابن شہاب، الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ عیید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ:۔ یہ عیید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ، الہذلی،

المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔

۶۔ عمار بن یاسر:۔ آپ عمار بن یاسر، العنسی، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۳)۔

الحديث / ۳۱۹۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ الْمَهْرِيُّ وَعَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ

شُعَيْبٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ، نَحْوُ هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: ((قَامَ الْمُسْلِمُونَ فَضَرَبُوا

بَأَكْفِهِمُ التُّرَابَ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا)) فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ

الْمَنَاقِبَ وَالْآبَاطَ. قَالَ ابْنُ اللَّيْثِ: إِلَى مَا فَوْقَ الْمَرْفَقَيْنِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۱۹:۔ امام الوداؤد نے کہا ہم سے سلیمان بن داؤد المہری اور

عبد الملک بن شعیب نے ابن وہب سے روایت کرتے ہوئے اسی (مذکورہ حدیث ۳۱۸) جیسی روایت

بیان کی، ابن وہب بیان کرتے ہیں کہ مسلمان (صحابہ کرامؓ) اٹھے اور اپنے ہاتھ کی ہتھیلیوں کو مٹی پر مارا،

اور مٹی کا کچھ بھی حصہ (مٹھیوں میں پکڑ کر) نہیں اٹھایا۔ (یعنی مٹی اور گرد و غبار کا جو حصہ ہاتھوں میں لگ گیا

اسی پر اکتفاء کیا) اور پھر مذکورہ حدیث کے مثل بیان کیا اور اس روایت میں ”مناکب اور آباط“، یعنی بغلوں

اور مونڈھوں کا ذکر نہیں کیا۔ (لیکن) ابن الیث (یعنی عبد الملک بن شعیب بن الیث) نے کہا کہ (صحابہؓ

نے) کہنیوں کے اوپر تک مسح کیا (یعنی کہنیاں بھی مسح میں داخل ہیں جیسا کہ وضو میں ہے)۔

## تعارف رجال حدیث (۳۱۹)

۱۔ سلیمان بن داؤد المہری :- یہ سلیمان بن داؤد بن حماد، المہری، أبو الربیع، المصری ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسو ترین ہجری ۲۵۳ھ میں وفات ہوئی۔ گیارہویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔

۲۔ عبد الملک بن شعیب :- یہ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۶)۔

۳۔ ابن وہب :- یہ عبد اللہ بن وہب، الفہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔  
۴۔ ابن اللیث :- یہ عبد الملک بن شعیب بن اللیث، الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۶)۔

الحديث / ۳۲۰ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي خَلْفٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ فِي آخَرَيْنَ قَالُوا أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ أَخْبَرَنَا أَبِي عَنْ صَالِحٍ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي عُبيدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَمَارِ بْنِ يَاسِرٍ، ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَّسَ بِأُولَاتِ الْجَيْشِ وَمَعَهُ عَائِشَةُ، فَانْقَطَعَ عَقْدُ لَهَا مِنْ جَزَعِ ظَفَارٍ، فَحَبَسَ النَّاسُ ابْتِغَاءً عِقْدَهَا ذَلِكَ حَتَّى أَضَاءَ الْفَجْرُ وَلَيْسَ مَعَ النَّاسِ مَاءٌ، فَتَغَيَّظَ عَلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَالَ: جَبَسَتْ النَّاسَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى ذِكْرَهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ رُخْصَةً لِنَظْفَرِهَا بِالصَّعِيدِ، الطَّيِّبِ، فَقَامَ الْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَضَرَبُوا بِأَيْدِيهِمْ إِلَى

الْأَرْضِ ثُمَّ رَفَعُوا أَيْدِيَهُمْ وَلَمْ يَقْبِضُوا مِنَ التُّرَابِ شَيْئًا، فَمَسَحُوا بِهَا وُجُوهَهُمْ وَأَيْدِيَهُمْ إِلَى الْمَنَاكِبِ وَمِنْ بَطْنِ أَيْدِيهِمْ إِلَى الْآبَاطِ. زَادَ ابْنُ يَحْيَى فِي حَدِيثِهِ: قَالَ ابْنُ شَهَابٍ فِي حَدِيثِهِ: وَلَا يَعْتَبَرُ بِهَذَا النَّاسُ)).

قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَكَذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ فِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: وَذَكَرَ ضَرْبَتَيْنِ كَمَا ذَكَرَ يُونُسُ. وَرَوَاهُ مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ ضَرْبَتَيْنِ. وَقَالَ مَالِكٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ. وَكَذَلِكَ قَالَ أَبُو أُوَيْسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ. وَشَكَ فِيهِ ابْنُ عُيَيْنَةَ قَالَ مَرَّةً عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ، أَوْ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، مَرَّةً قَالَ عَنْ أَبِيهِ، وَمَرَّةً قَالَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ. اضْطَرَبَ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيهِ وَفِي سَمَاعِهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَلَمْ يَذْكُرْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فِي هَذَا الْحَدِيثِ الضَّرْبَتَيْنِ إِلَّا مَنْ سَمِعْتُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن احمد بن ابی خلف اور محمد بن یحییٰ النیسابوری نے دوسرے لوگوں (یعنی ایک پوری جماعت) کے ساتھ بیان کیا ان لوگوں نے کہا ہمیں یعقوب نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں میرے والد نے خبر دی وہ صالح سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شہاب سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے عبید اللہ بن عبد اللہ نے بیان کیا وہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں وہ عمار بن یاسرؓ سے روایت کرتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے (غزوہ بنی مطلق کے سفر کے دوران) ایک رات اولات الحیش (جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے اُس) میں پڑاؤ کیا، اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت عائشہؓ بھی تھیں، ”جزع ظفار“ کا (جو یمن میں ایک جگہ کا نام ہے وہاں کا بنا ہوا) حضرت عائشہؓ کا ہار کھو گیا (گم ہو گیا) اور اس ہار کی تلاش نے لوگوں کو (آگے بڑھنے سے)

روک دیا۔ یہاں تک کہ فجر (صبح) کی روشنی ہو گئی، (یعنی فجر کا وقت شروع ہو گیا) اور لوگوں کے پاس (وضو کے لئے) پانی نہیں تھا۔ (اور قریب میں بھی کہیں پانی موجود نہ تھا) تو حضرت عائشہؓ کے والدِ محترم حضرت ابوبکرؓ پر ناراض (غصہ) ہوئے اور کہا تو نے (یعنی تمہارے ہار کی گمشدگی نے) لوگوں کو روک رکھا ہے اور حالت یہ ہے کہ لوگوں کے پاس (وضو کے لئے) پانی نہیں ہے اور نماز کا وقت نکلا جا رہا ہے (اس وقت اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ پر پاک مٹی سے طہارت حاصل کرنے کی آیتیں نازل فرمائیں (یعنی تیمم کی آیتیں نازل ہوئیں اور اس رخصت کے ملنے کے بعد) مسلمان رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اٹھے اور ان لوگوں نے اپنے ہاتھ زمین پر مارے اور پھر اپنے ہاتھ (اس طرح) اٹھائے کہ مٹی کا کچھ بھی حصہ (اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر) نہیں اٹھایا۔ اور اس کے بعد اپنے ہاتھوں سے اپنے چہروں کا اور ہاتھوں کا مونڈھوں تک اور ہاتھوں کی ہتھیلیوں سے بغلوں تک مسح کیا۔ (یعنی ہاتھوں کے مسح کی ابتداء ہاتھ کی پشت سے شروع کی اور مونڈھوں تک مسح کیا پھر ہاتھ کی ہتھیلی سے لے کر بغلوں تک مسح کیا)۔

ابن عثمی نے اپنی حدیث میں اضافہ (بیان کرتے ہوئے) کہا ”ابن شہاب نے اپنی حدیث میں کہا کہ“ (صحابہ کرامؓ کے مذکورہ عمل تیمم کا) لوگوں نے (علماء محققین و فقہاء کرام نے) اعتبار نہیں کیا ہے۔ (کیونکہ ان کا یہ عمل یعنی ہاتھوں کا مونڈھوں اور کہنیوں تک مسح کرنا۔ یہ ان کا اپنا اختیار کردہ تھا آپ ﷺ کا حکم اور آپ ﷺ کا عمل نہ تھا لہذا اسے حجت نہیں بنایا جاسکتا)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس روایت کو ابن اسحاق نے (بھی) اسی طرح (یعنی عمار بن یاسر اور عبید اللہ بن عبد اللہ کے درمیان ابن عباسؓ کے ذکر کر کے ساتھ متصلاً) روایت کیا ہے۔ اور ابن عباسؓ کے طریق سے روایت کرتے ہوئے حدیث میں ”ضر بیتین“ (یعنی دو مرتبہ زمین پر ہاتھ مارنے کا) تذکرہ کیا جیسا کہ یونس نے (اپنی حدیث میں) ضر بیتین کا ذکر کیا۔

اور عمر نے اس روایت کو امام زہری کے طریق سے روایت کرتے ہوئے ”ضر بیتین“ (زمین پر

دومرتبہ ہاتھ مارنے کا) تذکرہ کیا۔ (لیکن یہ روایت منقطع ہے جیسا کہ امام یونس نے اس کو منقطعاً روایت کیا ہے)۔

اور امام مالکؒ نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد (عبد اللہ) سے انہوں نے عمارؓ سے روایت کیا ہے۔ (یعنی امام مالکؒ نے عبید اللہ بن عبد اللہ اور عمار بن یاسر کے درمیان عبید اللہ کے والد عبد اللہ کے طریق سے متصل روایت کیا ہے اور اس روایت میں ”ضربتین“ کا ذکر نہیں کیا۔ اور اس روایت کو طحاویؒ اور بیہقیؒ نے روایت کیا ہے)۔

اور اسی طرح ابواولیس نے (بھی) زہری کے طریق سے روایت کیا ہے (یعنی اس روایت کو متصل روایت کیا ہے) اور ”ضربتین“ کا ذکر نہیں کیا۔ جیسا کہ امام مالکؒ نے روایت کیا اور ذکرِ ضربتین نہیں کیا ہے۔

اور ابن عیینہ کو اس روایت کی سند میں عبید اللہ کے والد یا ابن عباسؓ کے ذکر میں شک ہوا۔ کبھی ابن عیینہ نے ”عن عبید اللہ عن أبيه، أو عن عبید اللہ عن ابن عباسؓ“ کہا (یعنی شک یہ ہوا کہ عبید اللہ بن عبد اللہ اپنے والد عبد اللہ بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں۔ یا ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کبھی ”عن عبید اللہ عن أبيه عن عمارؓ“ اور کبھی عن عبید اللہ عن ابن عباسؓ (یعنی بغیر شک کے) بیان کیا۔

نیز اسی طرح ابن عیینہ کو (اپنے شیخ) امام زہریؒ سے سماع میں بھی اضطراب اور شک ہوا۔ (چنانچہ کبھی بذاتِ خود امام زہریؒ سے روایت کرتے ہیں۔ اور کبھی ”عمرو بن دینار عن الزہریؒ“ کے طریق سے روایت کرتے ہیں۔ (یعنی عمرو بن دینار کے واسطے سے زہریؒ سے روایت کرتے ہیں)۔

اور امام زہریؒ کے شاگردوں میں سے کسی نے بھی اس حدیث میں ”ضربتین“ کا (یعنی دومرتبہ زمین پر ہاتھ مارنے کا) تذکرہ نہیں کیا سوائے ان لوگوں کے جن کا ہم نے اوپر نام لیا۔ (یعنی امام زہریؒ

کے شاگردوں میں سے صرف یونس، ابن الخلق اور معمر نے اپنی روایتوں میں ”ضربتین“ کا ذکر کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۰)

۱۔ محمد بن أحمد بن أبي خلف :- یہ محمد بن أحمد بن أبي خلف، السلمي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۶)۔

۲۔ محمد بن يحيى :- یہ محمد بن يحيى بن عبد اللہ بن خالد بن فارس، الذہلی النیسابوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۳۔ يعقوب :- یہ يعقوب بن إبراهيم بن سعد، الزهري، أبو يوسف، القرشي، المدني ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دو سو آٹھ ہجری ۲۰۸ھ میں وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۴۔ أبي :- یہ يعقوب بن إبراهيم کے والد إبراهيم بن سعد بن إبراهيم، الزهري، أبو إسحق، المدني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۸)۔

۵۔ صالح :- یہ صالح بن كيسان، المدني، أبو محمد يأبو الحارث الغفاري ہیں۔ ثقہ، ثبت اور فقیہ ہیں۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابن شهاب :- یہ ابن شهاب، الزهري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۷۔ عبيد الله بن عبد الله :- یہ عبيد الله بن عبد الله بن عتبة بن مسعود، الهذلي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔

۸۔ ابن عباس :- آپ عبد الله بن عباسؓ، الهاشمي، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۹۔ عمار بن ياسر :- آپ عمار بن ياسر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

۱۰۔ عائشة :- آپ أم المؤمنين عائشة صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔



۱۱۔ ابوبکر: آپؓ ابوبکر الصدیق، عبداللہ بن عثمان بن عامر، التیمی، المکی، ابوبکر بن قحافہ، امیر المؤمنین، خلیفہ رسول اللہ ﷺ ہیں۔ تیرہ ہجری ۱۳ھ میں تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں وفات پائی۔

- ۱۲۔ ابن یحییٰ:۔ یہ محمد بن یحییٰ، النیسابوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔
- ۱۳۔ ابوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب ابوداؤد، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۱۴۔ ابن إسحاق:۔ یہ محمد بن إسحاق، إمام المغازی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔
- ۱۵۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید، الأیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔
- ۱۶۔ معمر:۔ یہ معمر بن راشد، الأزدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔
- ۱۷۔ الزہری:۔ یہ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔
- ۱۸۔ مالک:۔ یہ امام مالک بن انس، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۱۹۔ عبید اللہ بن عبد اللہ:۔ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ الہذلی، المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔

۲۰۔ عن أبیہ:۔ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ کے والد عبد اللہ بن عتبۃ بن مسعود، الہذلی ہیں۔ عبد اللہ بن مسعودؓ کے بھتیجے ہیں۔ نبی کریم کے عہد مبارک میں آپ کی پیدائش ہوئی۔ ثقہ راوی ہیں۔ ستر ہجری ۷۰ھ کے بعد وفات ہوئی۔ دوسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۱۔ أبو أویس:۔ یہ عبد اللہ بن عبد اللہ بن أویس بن مالک، الأصبہی، أبو أویس، المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”صدوق یہم“ ابن معین نے ”صالح لیس بقوی“ لکھا ہے اور ابن المدینی نے ان کو ضعیف کہا ہے۔ ایک سو سترھ ہجری ۱۶۷ھ میں وفات ہوئی۔ ساتویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۲۔ ابن عیینہ:۔ یہ سفیان بن عیینہ، الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

الحديث / ۳۲۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْأَنْبَارِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، قَالَ: ((كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ عَبْدِ اللَّهِ وَأَبِي مُوسَى، فَقَالَ أَبُو مُوسَى: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَرَأَيْتَ لَوْ أَنَّ رَجُلًا أَجْنَبَ فَلَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا أَمَا كَانَ يَتَيْمَّمُ؟ قَالَ: لَا وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ شَهْرًا. فَقَالَ أَبُو مُوسَى: فَكَيْفَ تَصْنَعُونَ بِهَذِهِ الْآيَةِ الَّتِي فِي سُورَةِ الْمَائِدَةِ {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً أَفَتَيْمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا}. فَقَالَ: عَبْدُ اللَّهِ: لَوْ رُخِّصَ لَهُمْ فِي هَذَا لَاَوْشَكُوا إِذَا بَرَدَ عَلَيْهِمُ الْمَاءُ أَنْ يَتَيْمَّمُوا بِالصَّعِيدِ. فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: وَإِنَّمَا كَرِهْتُمْ هَذَا لِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ لَهُ أَبُو مُوسَى: أَلَمْ تَسْمَعْ قَوْلَ عَمَّارٍ لِعُمَرَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ فَأَجَبْتُ فَلَمْ أَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَتَمَرَّغُ الدَّابَّةُ، ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَصْنَعَ هَكَذَا، فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى الْأَرْضِ فَنَفَضَهَا، ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ وَيَمِينِهِ عَلَى شِمَالِهِ عَلَى الْكَفَّيْنِ، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ: أَفَلَمْ تَرَى عُمَرَ لَمْ يَقْنَعْ بِقَوْلِ عَمَّارٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۱:۔ امام الوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن سلیمان الانباری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابو معاویہ الضریر نے خبر دی وہ اعمش سے روایت کرتے ہیں وہ شقیق سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ (بن مسعود) اور ابوموسیٰ (الاشعری) کے پاس بیٹھا ہوا

تھادریں اثناء حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا اے ابو عبد الرحمن! (یہ عبد اللہ بن مسعودؓ کی کنیت ہے) ایک مسئلہ بتاؤ اگر کوئی شخص جنبی (یعنی ناپاک ہو جائے اور اس کو حدث اکبر لاحق ہو جائے) اور اسے ایک مہینہ تک پانی نہ ملے تو کیا وہ (ایک مہینہ تک) تیمم کرتا رہے؟ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے فرمایا نہیں۔ اگرچہ ایک مہینہ تک اسے پانی نہ ملے۔ تو حضرت ابوموسیٰؓ نے کہا تو پھر آپ لوگ سورہ مائدہ کی اس آیت پر ”فلم تجدوا ماءً اٰفتمموا صعيداً طيباً“ (الآیہ)۔ (یعنی اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے آئے (یعنی قضائے حاجت کر کے آئے) یا عورتوں سے ملاست (مجامعت) کرے، پھر پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو..... الخ)۔ کس طرح عمل کرتے ہو۔ تو حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے (اس کے جواب میں) فرمایا کہ اگر لوگوں کو اس کی رخصت (تیمم کرنے کی اجازت) دیدی جائے تو قریب ہے کہ جب پانی ٹھنڈا ہو تو وہ تیمم کرنے لگیں۔ (یعنی معمولی بات کو عذر اور بہانہ بنانے لگیں گے) حضرت ابوموسیٰؓ نے حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے کہا تو گویا آپ لوگوں نے اس سے (یعنی تیمم کرنے سے) اس وجہ سے منع کیا ہے۔ تو ابن مسعودؓ نے کہا ہاں (یعنی بطور سد باب کے منع کیا ہے) تو حضرت ابوموسیٰؓ نے ان سے کہا کیا آپ نے حضرت عمار کی وہ بات (اور حدیث) نہیں سنی جو انہوں نے حضرت عمرؓ سے بیان کی۔ (جس میں) حضرت عمار بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) مجھے کسی ضرورت سے (یعنی اونٹ وغیرہ چرانے کے لئے) بھیجا۔ وہاں مجھے جنابت لاحق ہو گئی۔ اور مجھے پانی نہیں ملا۔ تو میں نے (پاک حاصل کرنے کے لئے) پاک مٹی میں لوٹ لگائی۔ جیسا کہ جانور زمین پر لوٹ پوٹ کرتا ہے۔ پھر میں واپس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے تو بس اتنا ہی کافی ہوتا کہ اس طرح کر لیتے۔ (اس کے بعد نبی کریم ﷺ نے عمل کر کے بتایا) اور اپنا ہاتھ زمین پر مارا پھر اس ہاتھ پر پھونک ماری (تاکہ جو گرد و غبار ہاتھ پر ہوں جھڑ جائیں) پھر بائیں ہاتھ سے داہنے ہاتھ پر اور داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر دونوں ہتھیلیوں کی جانب سے مسح کیا پھر

اپنے چہرے کا مسح کیا۔ (یعنی خلاصہ یہ کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے جنبی کے لئے تیمم کرنے کی نہ صرف اجازت دی بلکہ عمل کر کے بتایا کہ اس طرح کر لیتے تو کافی ہوتا لوٹ لگانے کی ضرورت نہیں تھی) تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے ابو موسیٰ اشعریؓ سے کہا کہ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ حضرت عمرؓ نے حضرت عمار کے قول پر قناعت نہیں کی۔ (چونکہ حضرت عمرؓ بھی اس وقت حضرت عمار کے ساتھ تھے جیسا کہ اگلی روایت میں صراحت آرہی ہے لیکن حضرت عمرؓ کو یہ واقعہ یاد نہیں تھا، لہذا انہوں نے حضرت عمار کے اس واقعہ کو ان کا وہم قرار دیا)۔ (مزید وضاحت اگلی روایت میں دیکھیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۱)

۱۔ محمد بن سلیمان الأنباری:۔ یہ محمد بن سلیمان الأنباری، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۶)۔

۲۔ أبو معاویۃ الضریر:۔ یہ أبو معاویۃ محمد بن خازم، الضریر، ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۳۔ الأعمش:۔ یہ سلیمان بن مہران الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۴۔ شقیق:۔ یہ شقیق بن سلمۃ، أبو وائل الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۲)۔

۵۔ عبد اللہ:۔ آپؓ عبد اللہ بن مسعود، الأنصاری، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۹)۔

۶۔ أبو موسیٰ:۔ آپؓ أبو موسیٰ، الأشعری صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۷۔ أبو عبد الرحمن:۔ یہ حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ کی کنیت ہے۔ دیکھیں حدیث (۳۹)۔

۸۔ عمار:۔ آپؓ عمار بن یاسرؓ، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

۹۔ عمر:۔ آپؓ امیر المؤمنین عمر بن الخطابؓ، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۲)۔

الحديث / ۳۲۲۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ  
 سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِيزَى، قَالَ: ((كُنْتُ عِنْدَ  
 عُمَرَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّا نَكُونُ بِالْمَكَانِ الشَّهْرِ أَوْ الشَّهْرَيْنِ. فَقَالَ عُمَرُ:  
 أَمَّا أَنَا فَلَمْ أَكُنْ أَصْلِي حَتَّى أَجِدَ الْمَاءَ. قَالَ فَقَالَ عَمَّارٌ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَمَّا  
 تَذْكُرُ إِذْ كُنْتُ أَنَا وَأَنْتَ فِي الْإِبِلِ فَأَصَابَتْنَا جَنَابَةٌ، فَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَكْتُ فَأَتَيْنَا النَّبِيَّ  
 ﷺ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَقُولَ هَكَذَا، وَضَرَبَ  
 بِيَدِهِ إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَهُمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ إِلَى نَصْفِ الدَّرَاعِ.  
 فَقَالَ: عُمَرُ: يَا عَمَّارُ اتَّقِ اللَّهَ. فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ شَيْئًا وَاللَّهِ لَمْ  
 أَذْكُرْهُ أَبَدًا. فَقَالَ عُمَرُ: كَلَّا وَاللَّهِ لَنُؤَلِّينَكَ مِنْ ذَلِكَ مَا تَوَلَّيْتَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن کثیر العبدي نے بیان کیا  
 انہوں نے کہا ہمیں سفیان نے خبر دی وہ سلمہ بن کھیل سے روایت کرتے ہیں۔ وہ ابومالک سے وہ حضرت  
 عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا کہ ایک  
 (دیہاتی) آدمی ان کے پاس آیا اور کہا۔ (اے امیر المؤمنین) ہم (خانہ بدوش قسم کے لوگ ہیں) اور ایک  
 جگہ مہینہ دو مہینہ ٹھہرتے ہیں۔ (اور پھر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں دورانِ قیام کسی جگہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ  
 ہمیں جنابت لاحق ہوتی ہے اور غسل کے لئے پانی نہیں ہوتا تو کیا اس حالت میں ہم تیمم کر لیا کریں۔) تو  
 حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ بہر حال میں (تو ایسی صورت پیش آنے پر) نماز نہیں پڑھوں گا یہاں تک کہ مجھے  
 پانی مل جائے (اور میں پاکی حاصل کر لوں) (گویا حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ جب تک تمہیں پانی نہیں  
 ملتا نماز چھوڑتے رہو نیز مسلم کی روایت میں اس کی صراحت موجود ہے کہ حضرت عمرؓ کی رائے یہ ہے کہ نماز

کو مؤخر کرتا رہے اور جنابت کے لئے تیمم نہ کرے۔

اس کے بعد حضرت عمارؓ نے کہا اے امیر المؤمنین! کیا آپؐ کو وہ وقت یاد نہیں جب کہ میں اور تم (جنگل میں) اونٹوں کو چرا رہے تھے اور ہمیں جنابت لاحق ہو گئی تھی (اور پانی موجود نہیں تھا) تو میں نے مٹی میں لوٹ لگائی (یعنی اس طرح تیمم کیا) پھر جب ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور میں نے آپ ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے تو اتنا ہی کافی ہوتا کہ اس طرح کر لیتے (لوٹ لگانے کی ضرورت نہ تھی) اور آپ ﷺ نے (عملاً) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے پھر ان دونوں پر پھونک ماری (تاکہ مٹی اور گرد و غبار وغیرہ جھڑ جائے) پھر دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا نصف ذراع (یعنی کہنیوں) تک مسح فرمایا۔

تو حضرت عمرؓ نے کہا اے عمار! اللہ سے ڈرو! (تم کیا کہہ رہے ہو۔ شاید تم بھول گئے یا تمہیں شبہ ہو گیا ہے) تو انہوں نے کہا اے امیر المؤمنین! اللہ کی قسم اگر آپ اس میں مصلحت سمجھتے ہیں تو میں کبھی بھی اس کا تذکرہ نہ کروں گا۔ تو حضرت عمرؓ نے فرمایا۔ ہرگز نہیں (یعنی تم اس حدیث کو بیان کرنا نہ چھوڑو۔ اور مجھے یہ حق نہیں ہے کہ میں تمہیں بیان کرنے سے روکوں۔ کیونکہ مجھے یہ مذکورہ واقعہ یاد نہ ہونا اس کا متقاضی نہیں ہے کہ واقعہ ہی غلط ہو)۔ خدا کی قسم ہم تمہیں تمہاری بات کا اختیار دیتے ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۲)

۱۔ محمد بن کثیر العبدي:۔ یہ محمد بن کثیر العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۵۴)۔

۲۔ سفیان:۔ یہ سفیان بن سعید بن مسروق الثوري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۳۔ سلمة بن کھیل:۔ یہ سلمة بن کھیل (مصغراً) الحضرمي، أبو یحییٰ،

الکوفي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ ایک سو اکیس یا ایک سو بائیس ہجری ۱۲۲ھ /

۱۲۱ھ میں وفات ہوئی۔

۴۔ ابو مالک:۔ یہ غزو ان الغفاری، ابو مالک الکوفی، ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔  
ثقفہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۵۔ عبدالرحمن بن أبزی:۔ یہ عبدالرحمن بن أبزی، مولی نافع بن الحارث الخزاعی، صحابی ہیں۔ (واضح رہے کہ حافظ نے نیز اور بھی بہت سے حضرات نے ان کی صحابیت کو ثابت کیا ہے اگرچہ کچھ حضرات نے ان کو تابعی بھی کہا ہے) بعد میں انہوں نے کوفہ میں سکونت اختیار کر لی تھی اور حضرت علیؑ نے ان کو خراسان کا عامل و والی مقرر فرمایا تھا۔

۶۔ عمر:۔ آپؓ امیر المؤمنین عمر بن الخطاب صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۲)۔  
۷۔ رجل:۔ یہ کوئی دیہاتی آدمی ہے اس کا نام معلوم نہ ہو سکا۔  
۸۔ عمار:۔ آپؓ عمار بن یاسر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

الحديث ۳۲۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ أَخْبَرَنَا حَفْصُ أَخْبَرَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ ابْنِ أَبِي عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فِي هَذَا الْحَدِيثِ فَقَالَ: يَا عَمَّارُ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا، ثُمَّ ضَرَبَ بِيَدَيْهِ الْأَرْضَ ثُمَّ إِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرَى، ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَالذَّرَاعَيْنِ إِلَى نِصْفِ السَّاعِدِ وَلَمْ يَبْلُغِ الْمِرْفَقَيْنِ ضَرْبَةً وَاحِدَةً)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ وَكِيعٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهَيْلٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي. وَرَوَاهُ جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي. يَعْنِي عَنْ أَبِيهِ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۳:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن العلاء نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں حفص نے خبر دی۔ انہوں نے کہا ہمیں اعمش نے خبر دی۔ وہ سلمہ بن کھیل سے روایت

کرتے ہیں۔ وہ ابن ابزی سے وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے اس حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمارؓ سے آپ ﷺ نے کہا، اے عمار! تمہارے لئے تو اتنا ہی کافی ہوتا۔ پھر آپ ﷺ نے (عمل کر کے بتایا) اور اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے اور ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر مارا۔ (یعنی ہاتھوں پر لگی ہوئی مٹی جھاڑی) پھر اپنے چہرہ اور ہاتھوں کا آدھی کلائی تک مسح کیا۔ اور کہنیوں تک نہیں پہونچے (یعنی کہنیوں تک مسح نہیں کیا) ایک ہی ضرب سے آپ ﷺ نے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کیا۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس روایت کو کعب نے امام اعمش سے روایت کیا وہ سلمہ بن کہیل سے وہ عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کرتے ہیں۔ (وہ حضرت عمار سے روایت کرتے ہیں) اور اس روایت کو جریر بن عبد الحمید نے اعمش سے روایت کیا انہوں نے سلمہ سے انہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے روایت کیا یعنی سعید بن عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے والد سے روایت کیا۔

(خلاصہ یہ کہ یہاں اعمش کے شاگردوں میں اختلاف ہے اور تین سندیں اس طرح ہیں۔

۱۔ حَفْص عَنْ الْأَعْمَشِ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ ابْنِ ابْزَى عَنْ عَمَارٍ..... الخ

اس سند میں سلمہ اور ابن ابزی کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے اور ابن ابزی کا نام ذکر نہیں کیا۔

۲۔ وَكِيعٌ عَنْ أَعْمَشٍ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى..... الخ اس سند

میں سلمہ اور ابن ابزی کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے لیکن ابن ابزی کا نام عبدالرحمن ذکر کیا ہے۔

۳۔ جَرِيرٌ عَنْ أَعْمَشٍ عَنْ سَلْمَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى..... الخ

اس سند میں سلمہ اور ابن ابزی کے درمیان سعید کے واسطہ کی زیادتی ہے۔)

نوٹ:- نیز اس سے پہلی والی حدیث (۳۲۲) میں بھی سند میں سلمہ اور ابن ابزی کے

درمیان ابوما لک کا واسطہ موجود ہے۔



## تعارف رجالِ حدیث (۳۲۳)

- ۱۔ محمد بن العلاء:- یہ محمد بن العلاء الہمدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۲۔ حفص:- یہ حفص بن غیاث بن طلق، الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۲)۔
- ۳۔ الأعمش:- یہ سلیمان بن مهران، الأعمش ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔
- ۴۔ سلمۃ بن کھیل:- یہ سلمۃ بن کھیل، الحضرمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۲۲)۔
- ۵۔ ابن أبزی:- آپ عبدالرحمن بن أبزی، الخزاعی، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۲۲۔
- ۶۔ عمار بن یاسر:- آپ عمار بن یاسر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔
- ۷۔ أبو داؤد:- یہ مصنف کتاب أبو داؤد، سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔
- ۸۔ وکیع:- یہ وکیع بن الجراح الرؤاسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۹۔ عبدالرحمن بن أبزی:- آپ عبدالرحمن بن أبزی صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۲۲)۔
- ۱۰۔ جریر:- یہ جریر بن عبدالحمید، الضبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔
- ۱۱۔ سعید بن عبدالرحمن:- یہ سعید بن عبدالرحمن بن أبزی، الخزاعی الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔
- ۱۲۔ عن أبیه:- یہ سعید بن عبدالرحمن کے والد عبدالرحمن بن أبزی الخزاعی صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

الحديث / ۳۲۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ

جَعْفَرَ - أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارٍ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ فَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ. وَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ

إِلَى الْأَرْضِ ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ. شَكَ سَلْمَةُ وَقَالَ: لَا أَذْرِي فِيهِ إِلَى الْمُرْفَقَيْنِ يَعْنِي أَوْ إِلَى الْكَفَّيْنِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن بشار نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں محمد یعنی محمد بن جعفر نے خبر دی، انہوں نے کہا ہمیں شعبہ نے خبر دی، وہ سلمہ سے روایت کرتے ہیں وہ ذر سے وہ عبدالرحمن بن ابزلی سے وہ اپنے والد عبدالرحمن بن ابزلی سے وہ عمار بن یاسر سے یہی مذکورہ قصہ روایت کرتے ہیں۔ (اور اس میں یہ بیان کرتے ہیں کہ) آپ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے (یہ کر لینا) کافی ہوتا اور آپ ﷺ نے (عملاً) اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارے، پھر ہاتھوں پر پھونک ماری (تاکہ مٹی جھڑ جائے) اور اپنے چہرے اور ”کفین“ (یعنی ہاتھوں کی ہتھیلی) کا مسح کیا۔ راوی حدیث سلمہ کو شک ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ میرے شیخ نے اس میں ”إلى المرفقين“ مراد لیا یا ”إلى الكفين“ مراد لیا یعنی آپ ﷺ نے کہنیوں تک مسح فرمایا۔ یا صرف ہتھیلیوں یعنی گٹوں تک ہاتھوں کا مسح فرمایا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۲)

- ۱۔ محمد بن بشار:- یہ محمد بن بشار بن عثمان، العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۲۔ محمد بن جعفر:- یہ محمد بن جعفر، الہذلی، البصری، المعروف ”بغندر“ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۴)۔
- ۳۔ شعبہ:- یہ شعبہ بن الحجاج بن الورد، العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۴۔ سلمہ:- یہ سلمہ بن کھیل، الحضرمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔
- ۵۔ ذر:- (بفتح معجمة وشدة راء) یہ ذر بن عبداللہ بن زرارة الهمدانی، أبو

عمر، الکوفی، المُرہبی ہیں۔ ثقہ اور عابد ہیں۔ مرجیہ ہونے کا الزام ہے چھٹے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ سو ہجری ۱۰۰ھ سے پہلے وفات ہوئی۔

۶۔ ابن عبد الرحمن بن أبزی: یہ سعید بن عبد الرحمن بن أبزی، الخزاعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۳)۔

۷۔ عن أبیہ: یہ سعید بن عبد الرحمن کے والد عبد الرحمن بن أبزی الخزاعی صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

۸۔ عمار: آپ عمار بن یاسر صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

الحديث / ۳۲۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا حَجَّاجٌ يَعْنِي الْأَعْوَرَ حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، بِإِسْنَادِهِ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: ثُمَّ نَفَخَ فِيهَا وَمَسَحَ بِهَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ أَوْ إِلَى الذَّرَاعَيْنِ. قَالَ شُعْبَةُ: كَانَ سَلَمَةُ يَقُولُ: الْكَفَّيْنِ وَالْوَجْهَ وَالذَّرَاعَيْنِ. فَقَالَ لَهُ مَنْصُورٌ ذَاتَ يَوْمٍ: أَنْظِرْ مَا تَقُولُ فَإِنَّهُ لَا يَذْكُرُ الذَّرَاعَيْنِ غَيْرُكَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۵: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے علی بن سہل، الرملی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہمیں حجاج یعنی حجاج الاعور نے خبر دی۔ انہوں نے کہا مجھ سے شعبہ نے اپنی (سابقہ) سند سے یہی (مذکورہ) حدیث بیان کی۔ اور (اس میں) کہا۔ پھر آپ ﷺ نے ہاتھوں پر پھونک ماری اور اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا کہنیوں تک یا ذرا عین (کلائیوں) تک مسح کیا۔

شعبہ نے کہا حضرت سلمہ (روایت کرتے ہوئے) کہتے تھے کہ آپ ﷺ نے دونوں بازوؤں (کلائیوں) اور چہرہ اور دونوں ہتھیلیوں پر مسح کیا۔ تو منصور بن المہتمر نے ان سے ایک دن کہا کہ ذرا خیال

کرو تم کیا بیان کر رہے ہو، کیونکہ ذر بن عبد اللہ کے شاگردوں میں سے تمہارے علاوہ کوئی (بھی) ”ذراعین“ یعنی بازوؤں کا تذکرہ نہیں کرتا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۵)

- ۱۔ علی بن سہل :- یہ علی بن سہل بن قادم، الرملی، ہیں۔ ثقہ اور صدوق راوی ہیں۔ گیارہویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں۔ دو سو اسیٹھ ہجری ۲۶۱ھ میں وفات ہوئی۔
- ۲۔ حجاج الأعور :- یہ حجاج بن محمد الأعور ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۴)۔
- ۳۔ شعبۃ :- یہ شعبۃ بن الحجاج، العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۴۔ سلمۃ :- یہ سلمۃ بن کھیل، الحضرمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔
- ۵۔ منصور :- یہ منصور بن المعتمر، السلمي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱)۔

الحديث ۳۲۶ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ ذَرِّ عَنْ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَارٍ، فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: فَقَالَ - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ (إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ أَنْ تَضْرِبَ بِيَدَيْكَ إِلَى الْأَرْضِ فَتَمْسَحَ بِهَا وَجْهَكَ وَكَفَّيَكَ) وَسَاقَ الْحَدِيثَ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَاهُ شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ أَبِي مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَارًا يَخْطُبُ بِمِثْلِهِ، إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: لَمْ يَنْفَخْ. وَذَكَرَ حُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ فِي هَذَا الْحَدِيثِ قَالَ: ضَرَبَ بِكَفَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ وَنَفَخَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۶ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے

کہا ہمیں تکی نے خبر دی، وہ شعبہ سے روایت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا مجھ سے الحکم نے بیان کیا وہ ذر سے روایت کرتے ہیں وہ ابن عبد الرحمن بن ابزی سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عمار سے روایت کرتے ہوئے اسی (مذکورہ) حدیث میں کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے لئے تو اتنا کر لینا کافی ہوتا کہ تم اپنے دونوں ہاتھ زمین پر مارتے اور پھر اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیتے (مٹی میں لوٹنے کی ضرورت نہ تھی) اور پھر عبد الرحمن بن ابزی نے پوری حدیث بیان کی۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ اس حدیث کو شعبہ نے حصین سے روایت کیا وہ ابوما لک سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت عمارؓ کو اسی (مذکورہ) حدیث کے مثل بیان کرتے ہوئے سنا۔ مگر یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ ”آپ ﷺ نے ہاتھوں پر پھونک نہیں ماری“ (یعنی گردوغبار نہیں جھاڑا)۔ اور حسین بن محمد نے شعبہ سے روایت کیا انہوں نے الحکم سے اسی حدیث میں روایت کیا کہ آپ ﷺ نے دونوں ہتھیلیوں کو زمین پر مارا اور پھر ہاتھوں پر پھونک ماری۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۶)

- ۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ یحییٰ:۔ یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔
- ۳۔ شعبہ:۔ یہ شعبہ بن الحجاج العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔
- ۴۔ الحکم:۔ یہ الحکم بن عتیبہ، الکندی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔
- ۵۔ ذر:۔ یہ ذر بن عبد اللہ الہمدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۴)۔
- ۶۔ ابن عبد الرحمن بن ابزی:۔ یہ سعید بن عبد الرحمن بن ابزی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۳)۔

۷۔ عن أبیہ:۔ آپ سعید بن عبد الرحمن کے والد عبد الرحمن بن ابزی صحابی ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

۸۔ عمار: آپ عمار بن یاسر، صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

۹۔ ابوداؤد: یہ مصنف کتاب سلیمان بن الأشعث، السجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۰۔ حصین: یہ حصین بن عبدالرحمن السلمي، الکوفي ہیں دیکھیں حدیث (۵۴)۔

۱۱۔ ابو مالک: یہ ابومالک غزوان الغفاري، الکوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

۱۲۔ حسین بن محمد: یہ حسین بن محمد بن بہرام، التميمي، أبو أحمد یا ابو علي المؤدب، المروزي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسو تیرہ ہجری ۲۱۳ھ یا اس کے بعد وفات ہوئی۔ نویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

الحديث / ۳۲۷۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْهَالِ أَخْبَرَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، قَالَ: ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ التَّيْمِمْ فَأَمَرَنِي ضَرْبَةً وَاحِدَةً لِلْوُجْهِ وَالْكَفَيْنِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۷: امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن المنہال نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں یزید بن زریع نے خبر دی وہ سعید سے روایت کرتے ہیں۔ وہ قتادہ سے وہ عزہ سے وہ سعید بن عبدالرحمن بن ابزی سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے تیمم (کرنے کا طریقہ) پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے چہرہ اور دونوں

ہاتھوں (پر مسح کرنے کے لئے) ایک ہی مرتبہ (زمین پر) ہاتھ مارنے کا حکم دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۷)

۱۔ محمد بن المنہال :- یہ محمد بن المنہال، الضریر، أبو عبد اللہ یا أبو جعفر البصري، التمیمی ہیں۔ ثقہ اور حافظ حدیث ہیں دو سو اکتیس ہجری ۲۳ھ میں وفات ہوئی۔ دسویں طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۲۔ یزید بن زُرَیع :- یہ یزید بن زُرَیع (مصغراً، بتقدیم الزاء علی الراء) أبو معاویۃ البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۴)۔

۳۔ سعید :- یہ سعید بن أبي عروبة، العدوي، البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۴۔ قتادة :- یہ قتادة بن دعامة، السدوسي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۵۔ عزرة :- یہ عزرة بن عبد الرحمن بن زُرارة، الخزاعي، الکوفي، الأعور ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ سعید بن عبد الرحمن :- یہ سعید بن عبد الرحمن بن أبزی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۳)۔

۷۔ عن أبیه :- یہ سعید کے والد عبد الرحمن بن أبزی الخزاعي صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

۸۔ عمار :- آپ عمار بن یاسر صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔

الحديث ۳۲۸ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا أَبَانُ، قَالَ: سُئِلَ

قَتَادَةُ عَنِ التَّيْمَمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ: حَدَّثَنِي مُحَدِّثٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبْزَى عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ ((أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۲۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں ابان نے خبر دی انہوں نے کہا کہ حضرت قتادہ سے سفر میں تیمم کے بارے میں پوچھا گیا تو حضرت قتادہ نے کہا مجھ سے ایک محدث نے بیان کیا وہ شعبی سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن ابزیؓ سے وہ حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمارؓ کو تیمم میں ہاتھوں کا مسح) کہنیوں تک کرنے کا حکم دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۸)

۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل، المنقري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۲۔ أبان:- یہ أبان بن یزید، العطار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱)۔

۳۔ قتادة:- یہ قتادة بن دعامة، السدوسي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۴۔ مُحَدِّث:- ان کا نام معلوم نہ ہو سکا۔

۵۔ الشعبي:- یہ عامر بن شراحیل، الشعبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۵)۔

۶۔ عبدالرحمن بن أبزى:- آپؓ عبدالرحمن بن أبزى، الخزاعي صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۲)۔

۷۔ عمار بن یاسر:- آپؓ عمار بن یاسرؓ صحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۳)۔



## (۱۲۴) بَابُ التَّيْمِمْ فِي الْحَضَرِ

حضریں (یعنی یتیم ہونے کی حالت میں) یتیم کرنے کا بیان (۱۲۴)

الحديث/ ۳۲۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبٍ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ هَرْمَزٍ عَنْ عُمَيْرِ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: ((أَقْبَلْتُ أَنَا وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ يَسَارٍ مَوْلَى مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى دَخَلْنَا عَلَى أَبِي الْجُهَيْمِ بْنِ الْحَرْثِ بْنِ الصَّمَّةِ الْأَنْصَارِيِّ، فَقَالَ أَبُو الْجُهَيْمِ: أَقْبَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ نَحْوِ بَيْتِ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِ السَّلَامَ حَتَّى أَتَى عَلَى جِدَارٍ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ))-

ترجمہ/ ۳۲۹:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عبدالملک بن شعیب بن الیث نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (یعنی شعیب) نے میرے دادا (یعنی لیث) سے روایت کرتے ہوئے بیان کیا وہ جعفر بن ربیعہ سے روایت کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن ہرمز سے وہ عمیر مولیٰ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی عبدالرحمن بن ہرمز نے) ان کو (یعنی عمیر کو) یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں اور عبداللہ بن یسار جو مولیٰ تھے حضرت میمونہ زوجہ النبی ﷺ کے آئے یہاں تک کہ پہنچے ابو الجہیم بن الحارث بن الصمہ انصاری کے پاس (غالباً یہ دونوں حضرات مسئلہ یتیم کی بابت سوال کرنے کے لئے حاضر ہوئے تھے جب انہوں نے پوچھا) تو ابو الجہیم نے (جواب دیتے ہوئے-) کہا کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) پیر جمل (ایک مقام کا نام ہے مدینہ منورہ میں) کی طرف سے تشریف لائے پس (راستہ

میں) ایک شخص نے آپ ﷺ سے ملاقات کی (یہ شخص ابوالجہیم ہیں) تو سلام کیا اس نے آپ ﷺ کو تو (رسول اللہ ﷺ نے باوجود سلام کے سننے کے) اس شخص کو سلام کا جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ تشریف لائے ایک دیوار کے پاس اور مسح کیا اپنے چہرے کا اور اپنے دونوں ہاتھوں کا (یعنی تیمم کیا) پھر اس شخص کو سلام کا جواب دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۲۹)

۱۔ عبد الملک بن شعیب :- یہ عبد الملک بن شعیب بن اللیث الفہمی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۶)۔

۲۔ اُبی :- یہ عبد الملک کے والد۔ شعیب بن اللیث بن سعد الفہمی، مولیٰ اُبی عبد الملک المصري ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو ثقہ۔ نبیل اور فقیہ لکھا ہے اور دسویں طبقے میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ایک سو ننانوے ہجری ۱۹۹ھ بمصر چوسٹھ (۶۴) سال نقل فرمایا ہے۔

۳۔ جدی :- یہ عبد الملک کے دادا لیث بن سعد بن عبد الرحمن الفہمی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۴۔ جعفر بن ربیعہ :- یہ جعفر بن ربیعہ بن شریحیل الکندی ہیں دیکھیں حدیث (۲۷۹)۔  
۵۔ عبد الرحمن بن ہرمز :- یہ عبد الرحمن بن ہرمز المعروف بالأعرج،  
ابوداؤد المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۶)۔

۶۔ عمیر مولیٰ ابن عباس :- یہ عمیر بن عبد اللہ الہلالی، أبو عبد اللہ المدنی،  
مولیٰ أم الفضل، (و یقال لہ مولیٰ ابن عباس) ہیں۔ ثقہ راوی ہیں تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں  
وفات ایک سو چار ہجری ۱۰۴ھ میں واقع ہوئی۔

۷۔ عبد اللہ بن یسار :- ان کے بارے میں صاحب بذل حضرت مولانا خلیل احمد صاحب

سہارنپوریؒ نے اپنی مایہ ناز کتاب بذل المحجود میں رقم طراز ہیں لم أجد ترجمته فيما عندي من كتب أسماء الرجال ولكن قال -الحافظ هو أخو عطاء بن يسار التابعي، وهو عند مسلم في هذا الحديث عبد الرحمن بن يسار وهو وهم- قال النووي وهم أربعة إخوة، عبد الله، عبد الرحمن، عبد الملك، وعطاء مولی میمونہ۔ ناچیز کو بھی کتب رجال میں عبد اللہ بن یسار کا تفصیلی ترجمہ نہیں مل سکا۔ نوٹ:- برائے مہربانی اگر کسی صاحب کو کوئی علم ہو تو اطلاع فرما کر مشکور ہوں۔

۸۔ أبو الجہیم بن الحارث بن الصّمّة: آپ أبو جہیم (بالتصغیر) ابن الحارث بن الصّمّة (بکسر الصاد وتشدید المیم) ابن عمر الأنصاري الصحابي ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ۔ قيل إسمه الحارث بن الصّمّة، وقيل هو آخر غيره، صحابي معروف، وهو ابن أخت أبي بن كعب، بقي إلى خلافة معاوية۔ بہر حال آپ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔

۹۔ فلقیہ رجل: اس رجل سے مراد مذکورہ بالا ابو جہیم صحابی رسول ﷺ ہیں۔

الحديث / ۳۳۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُؤَصِّلِيُّ أَبُو عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا نَافِعٌ، قَالَ: ((انْطَلَقْتُ مَعَ ابْنِ عُمَرَ فِي حَاجَةٍ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ، فَقَضَى ابْنُ عُمَرَ حَاجَتَهُ، فَكَانَ مِنْ حَدِيثِهِ يَوْمَئِذٍ أَنْ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَكَّةٍ مِنَ السَّكِكِ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ غَائِطٍ أَوْ بُولٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ حَتَّى إِذَا كَادَ الرَّجُلُ أَنْ يَتَوَارَى فِي السَّكَّةِ، فَضَرَبَ بِيَدَيْهِ عَلَى الْحَائِطِ وَمَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ، ثُمَّ ضَرَبَ ضَرْبَةً أُخْرَى فَمَسَحَ ذِرَاعَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ وَقَالَ: إِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي أَنْ أُرَدَّ

عَلَيْكَ السَّلَامُ إِلَّا أَنِّي لَمْ أَكُنْ عَلَى طَهْرٍ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ حَدِيثًا مُنْكَرًا فِي التَّيْمَمِ. قَالَ ابْنُ دَاسَةَ قَالَ أَبُو دَاوُدَ: لَمْ يُتَابَعْ مُحَمَّدُ بْنُ ثَابِتٍ فِي هَذِهِ الْقِصَّةِ عَلَى صَرَبَتَيْنِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، وَرَوَاهُ فِعْلَ ابْنِ عُمَرَ -

ترجمہ / ۳۳۰ :- فرمایا امام ابو داؤد نے کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم الموصلی ابو علی نے انہوں نے کہا ہم کو محمد بن ثابت العبدي نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو نافع نے خبر دی یہ کہ (نافع نے) کہا کہ میں (ایک مرتبہ) ابن عمرؓ کے ساتھ کسی کام کے سلسلہ میں (جو ابن عباسؓ کے متعلق تھا) ابن عباسؓ کے پاس گیا تو (ابن عباسؓ کے پاس پہنچنے کے بعد) ابن عمرؓ نے اپنے کام کو پورا کیا پس اس دن (جس دن میں حاضر ہوا تھا) آپؓ کی حدیث میں سے (جو آپؓ بیان کر رہے تھے) یہ تھا کہ انہوں نے (یعنی عبداللہ بن عمرؓ) نے کہا یہ کہ ایک شخص گذر رسول اللہ ﷺ کے پاس گلیوں میں سے ایک گلی سے (یعنی مدینہ منورہ کی پتلی گلیوں میں سے گذرا) اور رسول اللہ ﷺ پیشاب یا پاخانہ سے (فارغ ہو کر) نکلے ہی تھے اور اس شخص نے آپ ﷺ پر سلام بھیجا (یعنی سلام کیا) تو آپ ﷺ نے اس کو جواب نہیں دیا یہاں تک کہ قریب تھا کہ وہ گلی میں چھپ جائے تو (رسول اللہ ﷺ نے سلام کا جواب دینے کے لئے) اپنے ہاتھوں کو دیوار پر مارا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے چہرے کا مسح کیا اور پھر ان دونوں کو دوبارہ مارا اور مسح کیا اپنے ذرا عین کا (یعنی کہنپوں تک ہاتھوں کا مسح کیا) پھر لوٹا یا اس آدمی پر سلام کا جواب - اور (تاخیر جواب پر عذر و معذرت کرتے ہوئے) فرمایا کہ نہیں روکا تھا مجھ کو (کسی چیز نے) اس سے کہ میں تجھ کو سلام کا جواب دوں مگر اس بات نے کہ میں طہارت پر نہیں تھا (یعنی میں بے وضو تھا اور بے وضو ہونے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کا نام لینا مناسب نہیں ہے اس لئے میں نے تجھ کو فوراً سلام کا جواب نہیں دیا لیکن جب دیکھا کہ تو جا رہا ہے یہاں تک کہ گلیوں میں چھپ جائے گا اور سلام کا جواب جو کہ واجب ہے وہ مجھ پر باقی رہ جائے گا تو میں

نے تیمم کر کے تجھ کو سلام کا جواب دے دیا۔ رہی یہ بات کہ بے وضو ہونے کی حالت میں سلام کے جواب دینے کا حکم ہمارے لئے کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یا تو یہ نبی اکرم ﷺ کے ساتھ خاص تھا یا پھر یہ حدیث جس میں غیر طہارت پر ذکر اللہ وغیرہ سے منع کیا گیا ہے حضرت عائشہؓ کی اس حدیث کَانَ يَذْكُرُ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانٍ سے منسوخ ہے یا آیت وضو سے جیسا کہ امام طحاویؒ نے ذکر کیا ہے (امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ میں نے احمد بن حنبل کو کہتے ہوئے سنا یہ کہ محمد بن ثابتؒ نے (یہ حدیث) جو تیمم کے بارے میں ہے منکر حدیث نقل کی ہے۔) (واضح رہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے محمد بن ثابتؒ کی حدیث کو جو منکر کہا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ منکر حدیث وہ ہوتی ہے جو راوی اپنے سوء حفظ کی بنا پر یا جہالت کی وجہ سے بیان کر دے اور وہ بیان کردہ روایت ثقہ راوی کی روایت کے مخالف ہو۔ پس روایت کا منکر ہونا دو باتوں پر موقوف ہے یا تو راوی ضعیف ہو یا ثقہ راوی کی مخالفت ہو رہی ہو۔ پس مخالفت تو یہاں ہے ہی نہیں چونکہ محمد بن ثابتؒ نے ایک ضرب کی زیادتی بیان کی ہے جو مخالفت نہیں بلکہ ایک ایسے امر کا اثبات ہے جو دوسری روایت میں نہیں تھا پس جس روایت میں ایک ضرب کا ذکر ہے وہ دوسری ضرب سے ساکت ہے گویا اس روایت میں اجمال ہے اور اس محمد بن ثابتؒ والی روایت میں تفصیل ہے۔ منکر ہونے کی دوسری وجہ راوی کا عدم ثقہ ہونا ہوتا ہے تو عدم ثقہ ہونا بھی یہاں نہیں پایا جا رہا ہے چونکہ احمد بن عبد اللہ الحللی نے ان کو ثقہ کہا ہے اور عثمان الدارمی نے لیس بہ باس کہا ہے لہذا راوی بھی ضعیف نہیں ہے جنہوں نے ضعیف کہا بھی ہے تو صرف اسی حدیث کی وجہ سے کہا ہے۔ بہر حال امام احمد بن حنبلؒ کی بات سر آنکھوں پر گرنا چیز کے خیال میں محمد بن ثابتؒ کی روایت کو منکر قرار دینا مناسب نہیں معلوم ہوتا ہے اور (امام ابوداؤدؒ کے شاگرد) ابن داسہ نے کہا کہ امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ محمد بن ثابتؒ کی اس قصہ میں کسی نے بھی متابعت نہیں کی ہے یعنی محمد بن ثابتؒ کی طرح کسی نے بھی مرفوعاً روایت نہیں کیا ہے۔ اور دوبارہ ہاتھوں کو مارنا نبی ﷺ کا فعل قرار نہیں دیا ہے۔ بلکہ سب نے ابن عمرؓ کا فعل ہونا روایت کیا ہے (یعنی موقوفاً روایت کیا ہے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۳۰)

۱۔ أحمد بن إبراهيم :- یہ أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلي، أبو علي ہیں۔ جو بعد میں بغداد میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ صدوق راوی ہیں۔ اور ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے، دسویں طبقے میں آتے ہیں وفات دوسو چھتیس ہجری ۲۳۶ھ میں ہوئی۔

۲۔ محمد بن ثابت :- یہ محمد بن ثابت (و یقال ابن عبد الرحمن بن شرحبیل العبدی)، أبو مُصعب أو أبو عبد الله البصري، الحجازي، (وقد ينسب إلى جده) ہیں۔ مقبول راوی ہیں چوتھے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔

۳۔ نافع :- یہ حضرت نافع مولیٰ ابن عمرؓ أبو عبد الله المدنی ہیں دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۴۔ ابن عمر :- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۵۔ ابن عباس :- آپؓ عبد الله بن عباسؓ مشہور و معروف صحابی ہیں آپؓ کیلئے دیکھیں حدیث (۳)۔

۶۔ مرر جل :- اس رجل سے کون مراد ہیں حضرت سہارنپوریؒ نے فرمایا کہ لم أقف علی اسمہ ولعلہ أبو الجہیم إن كانت القصة واحدة وإلا فغيره۔

۷۔ أحمد بن حنبل :- آپ امام أحمد بن حنبل مشہور امام فقیہ ہیں دیکھیں حدیث (۲۷)۔

۸۔ ابن داسه :- یہ محمد بن بکر بن عبد الرزاق ابن داسه التمار البصري، أبو بکر، المعروف بابن داسه تلميذ أبي داودؒ ہیں اور امام ابوداؤدؒ سے سنن أبي داودؒ کو نقل کرنے والوں میں ایک یہ بھی ہیں۔ واضح ہو کہ ان کا ترجمہ تقریب وغیرہ میں حافظؒ سے غالباً سہوارہ گیا ہے یا پھر کسی اور نام سے کیا ہے جس کی تفصیل نہیں مل سکی۔

الحديث / ۳۳۱ - حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ نَاعِبُ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى الْبُرْلُوسِيُّ

أَخْبَرَنَا حَيُّوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ عَنِ ابْنِ الْهَادِ قَالَ إِنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: ((أَقْبَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْغَائِطِ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ عِنْدَ بئرٍ جَمَلٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْحَائِطِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى الْحَائِطِ ثُمَّ مَسَحَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الرَّجُلِ السَّلَامَ)).

ترجمہ / ۳۳۱:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے جعفر بن مسافر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو عبد اللہ بن یحییٰ البُرُئِسی نے خبر دی انہوں نے کہا ہم کو حیوہ بن شریح نے خبر دی وہ ابن الہاد سے روایت کرتے ہیں یہ کہ انہوں نے کہا کہ بلاشبہ نافع نے ان سے (یعنی ابن الہاد سے) بیان کیا ابن عمر سے روایت کرتے ہوئے یہ کہ انہوں نے (یعنی ابن عمر نے) فرمایا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ قضاء حاجت سے (فارغ ہو کر) نکلے (ہی تھے) کہ ایک شخص نے (یہ شخص ابوالجہیم ہیں) میرے جمل (ایک جگہ کا نام ہے) کے پاس آپ ﷺ سے ملاقات کی پس (ملاقات ہونے پر فوراً اس نے) آپ ﷺ کو سلام کیا تو رسول اللہ ﷺ نے (بے وضو ہونے کی وجہ سے) اس کو سلام کا جواب (یعنی ذکر اللہ کو عدم طہارت پر مذموم خیال کرتے ہوئے جواب) نہیں دیا بلکہ آپ ﷺ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور اپنے ہاتھ کو دیوار پر مارا (غالباً یہ دیوار خود اپنی تھی یا صاحب دیوار کی رضامندی کا آپ ﷺ کو علم تھا) پھر مسح کیا اپنے چہرے کا اور اپنے دونوں ہاتھوں کا (یعنی پورا تیمم کیا) اور پھر (تیمم سے فراغت کے بعد جب باطہارت ہو گئے تو) رسول اللہ ﷺ نے اس آدمی کو سلام کا جواب دیا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۱)

۱۔ جعفر بن مسافر :- یہ جعفر بن مسافر بن راشد التیسی، أبو صالح الہذلی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں صدوق ربما أخطأ نقل کیا ہے نیز گیارہویں طبقے میں سے قرار

دیتے ہوئے سن وفات دوسو چوبیس ہجری ۲۵۴ھ بتایا ہے۔ لیکن ابن حبان نے انکوثات میں ذکر کیا ہے۔

۲۔ عبد اللہ بن یحییٰ البرُّثُسی:۔ یہ عبد اللہ بن یحییٰ المعافری، (ویقال الکلاعی) أبویحیٰ المصري۔ المعروف بالبرُّثُسی (بضم الموحدة والراء وتشدید اللام المضمومة) ہیں حافظ نے ان کے بارے میں لابیأس بہ، من کبار العاشرة لکھا ہے یعنی دسویں طبقے میں شمار فرمایا۔ اور ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور حضرت سہارنپوری نے ان کی وفات دوسو بارہ ہجری ۲۱۲ھ میں تحریر فرمائی ہے۔

۳۔ حیوۃ بن شریح:۔ یہ حیوۃ بن شریح بن صفوان التجیبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۶)۔

۴۔ ابْنُ الْهَادِ:۔ یہ یزید بن عبد اللہ بن أسامة بن الهاد، اللّیثی، أبو عبد اللہ المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اٹالیس ہجری ۱۳۹ھ میں ہوئی۔

۵۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ ابن عمرؓ ہیں۔ ان کے لئے دیکھیں حدیث (۱۶)۔

۶۔ ابن عمرؓ:۔ آپؓ حلیل القدر صحابی ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۷۔ لقیہ رجل:۔ یہ رجل حضرت أبو جہیمؓ ہیں آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳۲۹)۔

(۱۲۵) بَابُ الْجُنُبِ يَتِيمٌ۔ جنبی کے یتیم کرنے کا بیان (۱۲۵)

الحديث/ ۳۳۲۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ ح. وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ

قَالَ أَخْبَرَنَا خَالِدٌ۔ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْوَاسِطِيَّ۔ عَنْ خَالِدِ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي قَلَابَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ بُجْدَانَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، قَالَ: ((اجْتَمَعَتْ غَنِيْمَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: ((يَا أَبَا ذَرٍّ أَبْدُ فِيهَا. فَبَدَوْتُ إِلَى الرَّبْدَةِ فَكَانَتْ تُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةَ فَأَمَكْتُ الْخُمْسَ وَالسِّتَّ، فَاتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَبُو ذَرٍّ؟ فَسَكْتُ،



فَقَالَ: ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ أَبَا ذَرٍّ لِأَمِّكَ الْوَيْلُ، فَدَعَا لِي بِجَارِيَةٍ سَوْدَاءَ، فَجَاءَتْ  
بِعُسِّ فِيهِ مَاءٌ فَسَتَرْتَنِي بِثَوْبٍ وَاسْتَرْتُ بِالرَّاحِلَةِ وَاغْتَسَلْتُ، فَكَأَنِّي الْقَيْثُ  
عَنِّي جَبَلًا، فَقَالَ: الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ وَلَوْ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ، فَإِذَا  
وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ)) وَقَالَ مُسَدَّدٌ: غُيْمَةٌ مِّنَ  
الصَّدَقَةِ، وَحَدِيثُ عَمْرِو أُمَّتِهِ۔

ترجمہ / ۳۳۲:۔ فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے بیان کیا عمرو بن عون نے انہوں نے کہا کہ  
خبر دی ہم کو خالد نے تحویل سند (دوسری سند) اور فرمایا امام الودادؒ نے کہ بیان کیا ہم سے مسدد نے انہوں  
نے کہا کہ ہم کو خالد یعنی خالد بن عبد اللہ الواسطی نے خبر دی (یعنی ابن عون اور مسدد دونوں خالد واسطی سے  
نقل کرتے ہیں اور خالد واسطی) خالد حدّاء سے روایت کرتے ہیں وہ ابو قلابہ سے وہ عمرو بن بجدان سے  
وہ ابو ذرؓ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ انہوں نے (یعنی ابو ذرؓ نے) کہا کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ کے پاس  
کچھ بکریاں (یعنی بکریوں کا ایک ریوڑ) جمع ہو گئیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو ذر! تو ان کو لیکر  
دیہات کو نکل جا (یعنی ان کو لیکر جنگل کی طرف نکل جا جو دیہات میں واقع ہے) تو میں (تعمیل حکم کرتے  
ہوئے) نکل گیا ربذہ (ایک گاؤں کا نام ہے مدینہ منورہ کے قریب) کی طرف، تو مجھ کو (وہاں) جنابت  
لاحق ہوتی تھی (اور میں جنابت ہی کی حالت میں وہاں یعنی جنگل میں) پانچ اور چھ دن رہتا تھا (یعنی پانچ  
پانچ چھ راتیں گزر جاتی تھیں مگر غسل کرنے کے لئے پانی میسر نہیں ہوتا تھا) پس میں رسول اللہ ﷺ  
کے پاس حاضر ہوا (مسند احمد کی روایت میں یہ ہے کہ مجھ کو جنابت لاحق ہوئی تو میں نے پاک مٹی سے تیمم  
کر لیا اور نماز پڑھ لی پھر اس کے بعد میرے دل میں یہ بات کھٹکی کہ میں ہلاک تو نہ ہو گیا اسی خیال سے میں  
نے اپنی اونٹنی لانے کا حکم دیا میری اونٹنی حاضر کی گئی تو میں سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس چلا یہاں تک

کہ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو رسول اللہ ﷺ کو مسجد کے سایہ میں چند صحابہؓ کے ساتھ پایا تو میں نے سلام کیا رسول اللہ ﷺ نے سر اٹھایا اور کہا سبحان اللہ ابوذر تو میں نے کہا جی اے اللہ کے رسول ﷺ۔ پھر میں نے اپنا واقعہ بتایا۔ کہ مجھ کو جنابت لاحق ہوگئی تھی تو میں نے پاک مٹی سے چند دن تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہے لیکن میرا دل اس خیال سے گھبراتا ہے کہ کہیں میں گمراہ تو نہیں ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی) تو آپ ﷺ نے (مجھے دیکھ کر بطور تعجب) کہا اے ابوذر (یعنی کیا تو ابوذر ہے شاید کہ رسول اللہ ﷺ پر ابوذر کا حال منکشف ہو گیا تھا اسی وجہ سے بطور تعجب پوچھا کہ اب آئے ہو اے ابوذر کمانی المسند) تو میں خاموش رہا تو (میری خاموشی کو دیکھ کر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوذر تجھ کو تیری ماں روئے اور خرابی ہو تیری ماں کے لئے (واضح رہے کہ یہ کلمہ نہ تو بددعا ہے نہ دعاء ہے بلکہ یہ کلمہ یوں ہی اہل عرب کی زبان پر رواں دواں رہتا ہے جس سے وہ کچھ مراد نہیں لیتے مثل تَرَبْتُ يَدَاكَ کے) پھر آپ ﷺ نے ایک کالی باندی کو بلایا تو وہ ایک (بڑا) پیالہ لائی جس میں پانی تھا اور پردہ کیا کپڑے سے (ایک طرف) میرا اور (دوسری طرف) میں نے اونٹ سے پردہ اور آڑ کر لی اور غسل کیا (غسل کرنے کے بعد مجھ کو لگا) گویا کہ میں نے اپنے اوپر سے پہاڑ کو (جولد اہوا تھا) ہٹا دیا (یعنی سر پر جو جنابت کا بوجھ لدا ہوا تھا غسل کرنے سے وہ ہلکا ہو گیا اور جب میں غسل وغیرہ سے فارغ ہو کر حاضر خدمت ہوا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ پاک مٹی مسلمان آدمی کے لئے وضو ہے اگرچہ دس سال تک ایسا رہے (کہ پانی نہ پائے۔ یعنی اگر دس سال بھی ناپاکی کی حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے تو کوئی حرج نہیں ہے اس دس سال سے کثرتِ ایام مراد ہے یعنی جب تک پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھتا رہے ہاں) جب تو پانی پا جائے تو اپنی کھال کو دھو لے (یعنی غسل کر لے) کیونکہ یہ خیر ہے (واضح رہے کہ یہاں پر خیر سے تفضیل اور افضل ہونا مراد نہیں ہے بلکہ نفسِ فعل یعنی غسل کرنا مراد ہے) (امام الہوداؤدؒ نے فرمایا کہ) مسدد نے (روایت بیان کرتے ہوئے) کہا غَنِيْمَةٌ مِّنَ الصَّدَقَةِ (یعنی صدقہ کی بکریاں جمع ہوگئی تھیں مسدد کی اس حدیث

سے یہ بھی پتہ چلا کہ صدقہ کا فوراً تقسیم کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اگر کسی مصلحت سے تاخیر کرے تو بھی جائز ہے) (اور آگے امام ابوداؤد نے فرمایا کہ) عمرو کی حدیث مکمل ہے (یعنی عمرو بن عون کی حدیث میں غُیمۃٌ مِنَ الصَّدَقَةِ کے الفاظ نہیں ہیں اور مسدد نے اپنی روایت میں یہ اضافہ کیا ہے اور مسدد کے مقابلہ میں عمرو بن عون کی روایت مکمل و مفصل ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۲)

۱۔ عمرو بن عون :- یہ عمرو بن عون ابن اوس - أبو عثمان الواسطي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۲)۔

۲۔ خالد :- یہ خالد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن الواسطي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۳)۔

۳۔ خالد الحذاء :- یہ خالد بن مہران الحذاء أبو المنازل البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۳)۔

۴۔ أبو قلابۃ :- یہ عبد اللہ بن زید بن عمرو، أبو قلابۃ الجرمي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۶۲)۔

۵۔ عمرو بن بُجْدان :- یہ عمرو بن بُجْدان (بضم الموحدة وسكون الجیم) العامري، البصري ہیں، حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ تفرد عنه أبو قلابۃ، من الثانية، لا يعرف حاله۔ یعنی ان سے صرف ابو قلابہ ہی روایت کرتے ہیں اور یہ دوسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں مگر ان کے حال کا پتہ نہیں ہے یعنی مجہول الحال راوی ہیں۔ اور علامہ ذہبی نے بھی میزان میں ان کو مجہول الحال ہی قرار دیا ہے لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور علامہ عیسیٰ نے فرمایا ہے کہ بصري تابعي ثقة۔ یعنی یہ تابعی ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔

۶۔ أبو ذر :- آپؓ ابو ذر الغفاري مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں صحیح قول کے مطابق آپؓ کا نام جندب بن جنادة ہے۔ بعض نے بُریدۃ (مصغراً و مکبراً) کہا ہے آپؓ کے والد کے نام میں بھی

اختلاف ہے۔ آپؐ قدیم الاسلام لوگوں میں سے ہیں مگر ہجرت کو مؤخر کر دیا تھا اس وجہ سے بدرواؤد وغیرہ میں شریک نہ ہو سکے اور علم و عمل میں ابن مسعودؓ کے مماثل تھے وفات مقام ربذہ میں رہتے ہوئے تیس ہجری ۳۲ھ میں حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔

الحديث/ ۳۳۳- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرٍ، قَالَ: دَخَلْتُ فِي الْإِسْلَامِ فَأَهَمَّنِي دِينِي، فَاتَيْتُ أَبَا ذَرٍّ، فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: إِنِّي اجْتَوَيْتُ الْمَدِينَةَ، فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَبِغَنَمٍ فَقَالَ لِي اشْرَبْ مِنَ الْبَانِهَا \_ قَالَ حَمَّادٌ: وَأَشْكُ فِي أَبْوَالِهَا هَذَا قَوْلُ حَمَّادٍ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَكُنْتُ أَغْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بغير طُهُورٍ، فَاتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِنِصْفِ النَّهَارِ وَهُوَ فِي رَهْطٍ مِنْ أَصْحَابِهِ وَهُوَ فِي ظِلِّ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ ﷺ: أَبُو ذَرٍّ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ هَلَكْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: وَمَا أَهْلَكَ؟ قُلْتُ: إِنِّي كُنْتُ أَغْزُبُ عَنِ الْمَاءِ وَمَعِيَ أَهْلِي فَتُصَيِّبُنِي الْجَنَابَةُ فَأُصَلِّي بغير طُهُورٍ، فَأَمَرَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَاءٍ، فَجَاءَتْ بِهِ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ بِعُسٍّ يَتَخَضَّخُ مَا هُوَ بِمَلَانٍ فَتَسْتَرُّهُ إِلَى بَعِيرٍ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طُهُورٌ وَإِنْ لَمْ تَجِدِ الْمَاءَ إِلَى عَشْرِ سِنِينَ، فَإِذَا وَجَدْتَ الْمَاءَ فَأَمْسَهُ جِلْدَكَ)). قَالَ أَبُو ذَرٍّ: وَرَوَاهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ لَمْ يَذْكُرْ أَبْوَالَهَا قَالَ أَبُو ذَرٍّ هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ وَلَيْسَ فِي أَبْوَالِهَا إِلَّا حَدِيثُ أَنَسٍ تَفَرَّدَ بِهِ أَهْلُ الْبَصْرَةِ.

ترجمہ / ۳۳۳: فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو حماد نے ایوب سے نقل کرتے ہوئے خبر دی وہ ابوقلابہ سے روایت کرتے ہیں وہ بنی عامر کے ایک آدمی (یہ عمرو بن بجدان جیسا کہ نسائی میں اس کی صراحت ہے) سے روایت کرتے ہیں کہ اس نے کہا کہ میں اسلام میں داخل ہوا تو مجھے میرے دین کے سکھنے نے ابھارا (یعنی مجھے دین اسلام کے سکھنے کا شوق بڑھا اور مسند احمد کی روایت میں الفاظ یہ ہیں کہ میں کافر تھا پس اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ہدایت عطا فرمائی اسلام کی اور میں پانی سے بہت دور و دراز تھا اور میرے ساتھ میری بیوی بھی تھی پس مجھ کو جنابت لاحق ہوگئی تو میرے دل میں یہ بات کھٹکی) تو اس لئے میں حضرت ابوذرؓ کے پاس حاضر ہوا (مسند کی روایت کے الفاظ اس طرح ہیں فَجَمَعْتُ فَدْخَلْتُ مَسْجِدَ مَنْى الْخ یعنی پھر میں نے حج کیا اور مسجد منی میں داخل ہوا تو ان کی شبابہ سے میں نے ان کو پہچان لیا کہ وہ معروف و مشہور شیخ ہیں ان کے اوپر قطری جوڑا تھا یہاں تک کہ میں قریب ہوا اور آپؐ کے بازو میں کھڑا ہو گیا۔ اور آپؐ نماز پڑھ رہے تھے پس میں نے سلام کیا آپؐ کو تو آپؐ نے مجھ کو جواب نہیں دیا۔ پھر نماز پڑھنے لگے ایسی نماز جو مکمل اور احسن اور طویل تھی پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو میرے سلام کا جواب دیا تو میں نے آپؐ سے پوچھا کہ آپؐ ابوذرؓ ہیں تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے گھر والے یہی خیال کرتے ہیں یعنی کہ میں ابوذرؓ ہوں پھر پورا واقعہ بیان کیا کہ میں کافر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت دی الی آخر القصہ، پھر ابوذرؓ نے پوچھا کہ کیا تم ابوذرؓ کو پہچانتے ہو تو میں نے کہا کہ ہاں پھر فرمایا کہ اِنِّیْ اُجْتَوِیْتُ - الحدیث -) تو ابوذرؓ نے فرمایا کہ مجھے مدینہ کی آب و ہوا موافق نہیں لگی (اس وجہ سے میں پیٹ کا مریض بن گیا) اس لئے مجھے رسول اللہ ﷺ نے اونٹوں و بکریوں کے ساتھ (رہنے کا) حکم دیا۔ اور فرمایا کہ ان (بکریوں اور اونٹوں) کا دودھ پیو۔ راوی حدیث حماد نے کہا کہ مجھ کو شک ہے کہ ان کے پیشاب کے پینے کا بھی حکم دیا تھا یہ حماد (بن سلمہ) کا قول ہے (اور شک کرنے والے یا تو حماد بن سلمہ ہیں یا پھر موسیٰ بن اسمعیل ہیں کہ ان کے شیخ نے اَبُو الْهَی

کے الفاظ بیان کئے تھے یا نہیں) پس ابوذرؓ نے فرمایا کہ میں پانی سے بہت دور تھا اور میرے ساتھ میری بیوی تھی تو مجھ کو جنابت ہوگئی (اور میں پانی دور ہونے کی وجہ سے غسل نہیں کر سکا اس لئے) نماز بغیر طہارت کے پڑھ لی۔ (یعنی جنابت کی ہی حالت میں بغیر غسل کئے نماز پڑھ لیا کرتا تھا۔ لیکن مسند احمد کی سابقہ روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ آپؐ غسل کی جگہ تیمم کر کے نماز پڑھتے تھے) پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوا دوپہر کے وقت اس حال میں کہ آپ ﷺ اپنے صحابہ کی جماعت میں مسجد نبوی کے سایہ میں بیٹھے ہوئے تھے (مجھے تعجب سے دیکھا) پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ابوذر (یعنی اے ابوذر تمہارا کیا حال ہے شاید کہ ان کے چہرے سے غم کے آثار نمایاں ہو رہے تھے یا آپ ﷺ پر ان کا حال منکشف ہو گیا تھا) میں نے (جواب دیتے ہوئے) کہا ہاں (یعنی میں ابوذر ہوں اور میرا حال یہ ہے کہ) میں ہلاک ہو گیا اے اللہ کے رسول ﷺ۔ (رسول اللہ ﷺ نے بھی میری اس حالت کو دیکھا تو) فرمایا کہ کس چیز نے تجھے ہلاک کر دیا؟ تو میں نے (اپنا حال بیان کرتے ہوئے) کہا کہ میں پانی سے بہت دور رہتا تھا اور میرے ساتھ میری بیوی تھی تو مجھ کو جنابت لاحق ہوگئی (پانی نہ ہونے کی وجہ سے میں نے غسل بھی نہیں کیا) پس بغیر طہارت کے نماز پڑھ لی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے میرے لئے پانی (لانے کا) حکم دیا۔ تو ایک کالی باندی ایک (بڑا) پیالہ پانی کا حرکت کرتا ہوا جو بھرا ہوا نہ تھا لے کر آئی۔ تو میں نے ایک اونٹ کی طرف آڑ کی اور پھر غسل کیا (اور غسل کرنے کے بعد) آپ ﷺ کے پاس آیا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے ابوذر! بلاشبہ پاک مٹی پاک کرنے والی ہے (یعنی پاک مٹی سے تیمم کر کے پاکی حاصل کی جاسکتی ہے) اگرچہ تو دس سال تک پانی نہ پائے (یعنی جب تک پانی دستیاب نہ ہو برابر تیمم پر تیمم کرتے رہو اگرچہ زمانہ گزر جائے ہاں) جب تو پانی پا جائے تو اپنی کھال کو تر کر لے (یعنی غسل کر لے)۔

(ف:- واضح رہے کہ امام ابوحنیفہؒ کا یہی مذہب ہے کہ ایک تیمم سے چند فرائض وغیرہ پڑھی جاسکتی ہیں جب تک پانی دستیاب نہ ہو تیمم برقرار رہتا ہے اور مذکورہ بالا حدیث سے استدلال کرتے ہیں کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مٹی پاک کرنے والی رہے گی جب تک پانی نہ ملے لہذا تیمم بھی جب تک پانی نہ ملے یا حدث لاحق نہ ہو باقی رہتا ہے لہذا جب بغیر حدث کے اور پانی نہ ملنے سے تیمم باقی رہے گا تو نماز بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ ہاں جب پانی مل جائے تو غسل کر لے کیونکہ پانی کا ملنا ہی تیمم کو توڑ دے گا چاہے نماز میں ہو یا نماز کے باہر عام حالت میں ہو اس مسئلہ میں بہت تفصیل ہے جس کے لئے ہدایہ وغیرہ کا مطالعہ فرمائیں یا پھر بذل المجہود و دعون المعبود و در المصنوعہ کی طرف رجوع فرمائیں (امام الوداؤدؒ نے فرمایا اور روایت کیا ہے اس کو (یعنی اس حدیث کو) حماد بن زید نے (بھی) ایوب (سختیانی) سے (لیکن انہوں نے) نہیں ذکر کیا ہے (یعنی حدیث میں) أَبُو الْهَآ کے الفاظ کو (یعنی اس مذکورہ حدیث کو جس طرح حماد بن سلمہ نے ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے بالکل اسی طرح حماد بن زید نے بھی ایوب سختیانی سے روایت کیا ہے مگر حماد بن سلمہ نے اپنی روایت میں أَبُو الْهَآ کے الفاظ کو بھی بالشک ذکر کیا ہے لیکن حماد بن زید نے بالشک و بالیقین کسی طرح بھی اپنی روایت میں ذکر نہیں کیا ہے لہذا جب ایک ہی شیخ سے دونوں نے روایت کیا ہے اور حماد بن زید نے کسی طرح بھی أَبُو الْهَآ کے الفاظ کا ذکر نہیں کیا ہے تو حماد بن سلمہ کا بالشک ”أبو الهآ“ کو ذکر کرنا نہ کہ بالیقین ذکر کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حماد بن سلمہ کی یہ زیادتی صحیح نہیں ہے چونکہ قاعدہ ہے کہ یقین شک کو توڑنے والا ہے اس لئے مصنفؒ آگے فرماتے ہیں) کہ هَذَا لَيْسَ بِصَحِيحٍ الْخ (یعنی حماد بن سلمہ کا لفظ أَبُو الْهَآ کی زیادتی بیان کرنا صحیح نہیں ہے اور أَبُو الْهَآ کے سلسلہ میں کوئی حدیث موجود نہیں ہے مگر حضرت انسؓ کی حدیث جیسا کہ شیخین اور امام ترمذی نے اس کی تخریج کی ہے۔ و قصته علی مافی البخاری هكذا حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَاسًا اجْتَمَعُوا فِي الْمَدِينَةِ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَلْحَقُوا بِرَاعِيهِ يَعْنِي الْإِبِلَ فَيَسْرِبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَالْبَانِهَا حَتَّى صَلَحَتْ أَبْدَانُهُمْ فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَسَافُوا الْإِبِلَ فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَعَثَ فِي طَلِبِهِمْ فَجِئَ بِهِمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَرَ أَعْيُنَهُمْ

-الحديث-

واضح ہو کہ اس حدیث کو صرف اہل بصرہ ہی روایت کرتے ہیں (اس حدیث کے راوی موسیٰ بن اسمعیل سے لے کر رجل من بنی عامر تک کل کے کل بصری ہیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۳)

- ۱۔ موسیٰ بن اسمعیل:۔ یہ موسیٰ المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳۔ ایوب:۔ یہ ایوب بن ابی تمیمہ کیسان السخثیانی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۷۲)۔
- ۴۔ أبو قلابہ:۔ یہ عبد اللہ بن زید أبو قلابہ الجرمی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۶۲)۔
- ۵۔ رجل من بنی عامر:۔ یہ عمرو بن بجدان العامری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۳۲)۔
- ۶۔ أبو ذر:۔ آپؓ مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ الغفاری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳۲)۔
- ۷۔ جاریۃ سوداء:۔ یہ حضور اقدس ﷺ کی خادمہ ہیں ان کے نام کی صراحت کتب رجال میں احقر کو نہیں ملی۔

- ۸۔ حماد بن زید:۔ یہ حماد بن زید بن درہم الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔
- ۹۔ ایوب:۔ یہ ایوب بن ابی تمیمہ السخثیانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۲)۔
- ۱۰۔ انس:۔ آپؓ مشہور صحابی رسول اللہ ﷺ حضرت انس بن مالکؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔

### (۱۲۶) بَابُ إِذَا خَافَ الْجُنْبُ الْبُرْدَ أَيْتِيَمٌ

یہ باب ہے اس جنبی کے بارے میں جو ٹھنڈ کا خوف کرے تو کیا وہ یتیم کر سکتا ہے؟ (۱۲۶)

الحديث/ ۳۳۴- حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ أَخْبَرَنَا أَبِي



قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ أَيُّوبَ يُحَدِّثُ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي  
 أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ الْمَصْرِيِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، قَالَ:  
 ((اِحْتَلَمْتُ فِي لَيْلَةٍ بَارِدَةٍ فِي غُرُورَةِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَشْفَقْتُ إِنْ اغْتَسَلْتُ أَنْ  
 أَهْلِكَ فَتَيَمَّمْتُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بِأَصْحَابِي الصُّبْحَ، فَذَكَرُوا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ  
 ﷺ فَقَالَ: يَا عَمْرُو صَلَّيْتَ بِأَصْحَابِكَ وَأَنْتَ جُنُبٌ؟ فَأَخْبَرْتُهُ بِالَّذِي مَنَعَنِي  
 مِنَ الْإِغْتِسَالِ وَقُلْتُ: إِنِّي سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ {وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ  
 بِكُمْ رَحِيمًا} فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: عَبْدُ  
 الرَّحْمَنِ بْنُ جُبَيْرٍ مَصْرِيٌّ مَوْلَى خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ وَلَيْسَ هُوَ ابْنُ جُبَيْرِ بْنِ نَفِيرٍ.

ترجمہ / ۳۳۴۔۔ امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے ابن شثی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو  
 وہب بن جریر نے خبر دی (وہب نے کہا) ہمکو میرے والد نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے تکلی بن  
 ایوب کو یزید بن ابی حبیب سے نقل کر کے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، وہ عمران بن ابی انس سے روایت  
 کرتے ہیں وہ عبدالرحمن بن جبیر مصری سے وہ حضرت عمرو بن العاصؓ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ انہوں  
 نے کہا کہ غزوہ ذات السلاسل (جو جمادی الاالی ۸ھ میں واقع ہوا) میں سخت ٹھنڈک والی رات میں مجھ  
 کو احتلام ہو گیا (جب میں نے اپنے کو دیکھا کہ میں جنبی ہو گیا ہوں کیا کرنا چاہئے یہی سوچ رہا تھا لیکن)  
 مجھ کو خوف لگا کہ اگر میں غسل (جنابت) کرتا ہوں تو میں (سردی کی وجہ سے) ہلاک ہو جاؤں گا تو میں  
 نے تیمم کر لیا اور اپنے دیگر صحابہؓ کے ساتھ صبح کی نماز (فجر) پڑھ لی۔ (لیکن جب ہم غزوہ سے فارغ ہو کر  
 مدینہ کی طرف لوٹے تو صحابہ کرامؓ نے اس کا تذکرہ رسول اللہ ﷺ سے کیا تو (رسول اللہ ﷺ نے واقعہ سن  
 کر) فرمایا کہ اے عمرو تو نے اپنے ساتھیوں (صحابہؓ) کے ساتھ جنبی ہوتے ہوئے (یعنی حالت جنابت

میں) نماز پڑھ لی؟ تو میں نے (جواب میں) آپ ﷺ کو خبر دی اس چیز کی جس نے مجھ کو غسل کرنے سے روک دیا تھا (یعنی سخت سردی کی) اور میں نے (یہ بھی) کہا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو فرماتے ہوئے سنا ہے (یعنی قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا کلام سنا ہے کہ وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا الْآيَةَ) یعنی تم لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو کیونکہ اللہ تعالیٰ تم پر بہت رحم کرنے والے ہیں۔ تو (میری اس بات کو سن کر) رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے اور کچھ بھی نہیں فرمایا (یعنی میرے تیمم کرنے کی وجہ سے اس عمل پر تکبر نہیں فرمائی۔

(ف) اور ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے کہ اگر ہلاکت کا خوف ہو تو تیمم کرنا لازم ہے مگر تھوڑا اختلاف ہے وہ یہ کہ امام ابوحنیفہ تیمم کی حالتِ حضر میں بھی اجازت دیتے ہیں اور صاحبین اس کی اجازت نہیں دیتے اور امام شافعی اس صورت میں تیمم کی مقیم کے لئے اجازت تو دیتے ہیں مگر تیمم سے پڑھی گئی نمازوں کا اعادہ کرنا لازم قرار دیتے ہیں۔ اور امام مالک اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ یہ مریض کے حکم میں ہے لہذا ایسا آدمی جو سردی سے ہلاکت کا خوف کرے وہ تیمم کرے اور نماز پڑھ لے اور تیمم سے پڑھی ہوئی نمازوں کا اعادہ ضروری نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

اور فرمایا امام ابوداؤد نے کہ (مذکورہ سند میں راوی حدیث) عبدالرحمن بن جبیر مصری مولیٰ خارجہ بن حذافہ ہیں (یہ بات امام نے اس وجہ سے کہی ہے تاکہ یہ وہم نہ ہو جائے کہ) وہ جبیر بن نفیر کے بیٹے ہیں (یعنی عبدالرحمن۔ جبیر بن نفیر کے بیٹے نہیں ہیں بلکہ یہ دوسرے راوی ہیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۴)

- ۱۔ ابن المثنیٰ:۔ یہ محمد بن مثنیٰ بن عبید العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔
- ۲۔ وہب بن جریر:۔ یہ وہب بن جریر بن حازم الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔
- ۳۔ أبي:۔ یہ وہب کے والد جریر بن حازم بن زید الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۴۔ یحییٰ بن ایوب:۔ یہ یحییٰ بن ایوب الغافقی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۸)۔

۵۔ یزید بن ابی حبیب:۔ یہ یزید بن ابی حبیب الأزدي أبو رجاء المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷۹)۔

۶۔ عمران بن ابی انس:۔ یہ عمران بن ابی انس القرشي، العامري، المدني ہیں۔ یہ بعد میں اسکندریہ میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ ثقہ راوی ہیں۔ پانچویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں ان کی وفات مدینہ منورہ میں ایک سو ستترہ ہجری کے اٹھ میں ہوئی ہے۔

۷۔ عبدالرحمن بن جبیر المصري:۔ یہ عبدالرحمن بن جبیر المصري، المؤذن، العامري، ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ثقہ اور فرائض کے بڑے عالم و عارف تھے اور تیسرے طبقے میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ستانوے ہجری ۷۷ھ یا اس کے کچھ بعد لکھا ہے۔ لیکن حضرت مولانا سہارنپوری نے ان کی وفات بالعمین اٹھانوے ہجری ۹۸ھ میں لکھی ہے۔

۸۔ عمرو بن العاص:۔ آپ حضرت عمرو بن العاص جلیل القدر صاحب الراۃ صحابی رسول ﷺ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۲)۔

۹۔ أبو داؤد:۔ یہ مصنف کتاب امام أبو داؤد السجستاني ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۵)۔

۱۰۔ عبدالرحمن بن جبیر المصري:۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۷) پر۔

۱۱۔ ابن جبیر بن نفیر:۔ یہ عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر الحضرمي، الحمصي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں حافظ نے چوتھے طبقے میں قرار دیتے ہوئے ان کا سن وفات ایک سو اٹھارہ ہجری ۱۱۸ھ لکھا ہے۔

الحديث/ ۳۳۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ

عَنِ ابْنِ لَهْيَعَةَ وَعَمْرٍو بْنِ الْحَارِثِ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ أَبِي أَنَسٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي قَيْسٍ مَوْلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، ((أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيثَ نَحْوَهُ، قَالَ: فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ وَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ صَلَّى بِهِمْ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرِ التَّيْمُمَ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَرَوَى هَذِهِ الْقِصَّةُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةٍ قَالَ فِيهِ: فَتَيَمَّمْ.

ترجمہ / ۳۳۵:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے محمد بن سلمہ مرادی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو ابن وہب نے خبر دی وہ ابن لہیعہ سے نقل کرتے ہیں وہ عمرو بن الحارث سے وہ یزید بن ابی حبیب سے وہ عمران بن ابی انس سے وہ عبدالرحمن بن جبیر سے وہ ابوقیس مولى عمرو بن العاص سے روایت کرتے ہیں یہ کہ بلاشبہ حضرت عمرو بن العاصؓ ایک سریہ پر (گئے ہوئے) تھے۔ اور ذکر کیا (ابوقیس نے) حدیث کو اسی کی طرح (یعنی ابوقیس نے سابقہ حدیث نمبر ۳۳۴) کی طرح ذکر کیا جس کے الفاظ مسند حاکم میں اس طرح ہیں أَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ كَانَ عَلَى سَرِيَّةٍ وَأَنَّهُمْ أَصَابَهُمْ بَرْدٌ شَدِيدٌ لَمْ يَرْمِثْلَهُ فَقَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ احْتَلَمْتُ الْبَارِحَةَ وَلَكِنِّي وَاللَّهِ مَا رَأَيْتُ بَرْدًا مِثْلَ هَذَا هَلْ مَرَّ عَلَى وَجُوهِكُمْ مِثْلُهُ قَالُوا لَا فَغَسَلَ مَغَابِنَهُ الْخ وَنَحْوَهُ فِي الْبَيْهَقِيِّ)۔ (اور راوی حدیث ابوقیس نے اپنی روایت میں) کہا کہ پس دھویا آپؐ نے اپنے بغل وغیرہ کے جوڑوں کو اور وضو کیا جیسا کہ نماز کے لئے وضو کرتے ہیں پھر نماز پڑھی ان کے ساتھ (یعنی صحابہ کرام کے ساتھ) پھر ذکر کیا اسی کی طرح (یعنی حدیث ۳۳۴ کی طرح) اور نہیں ذکر کیا (ابن لہیعہ اور عمرو بن الحارث نے عمرو بن العاصؓ کے تیمم کرنے کو) جیسا کہ ابن شنی نے اپنی روایت میں بیان کیا ہے۔ پس اس سے ظاہر میں وہم ہو جاتا ہے کہ ایک طرف ابن شنی ہیں اور دوسری طرف ابن لہیعہ اور عمرو بن الحارث ہیں۔ اور اس وہم کو دور کرتے ہوئے

حضرت سہارنپوریؒ فرماتے ہیں کہ سابقہ روایت میں مغابن کے دھونے کا تذکرہ نہیں ہے اور تیمم کا تذکرہ موجود ہے لہذا اس روایت میں تیمم کا تذکرہ نہ ہونے سے کوئی حرج بھی نہیں ہے چونکہ سابقہ روایت (۳۳۴) میں تیمم کا ذکر آہی چکا ہے بہر حال صحیح جواب یہ ہے کہ امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں اس حدیث کی تخریج ابن لہیعہ کے طریق سے اس طرح کی ہے حدثنا حسن بن موسیٰ قال حدثنا ابن لہیعہ قال ثنا یزید بن ابی حبیب الی آخر السند۔ لیکن امامؒ نے (تو اس روایت میں نہ ابوقیس کا ذکر کیا ہے اور نہ ہی مغابن کے دھونے کا تذکرہ کیا ہے بلکہ تیمم کرنے کا ذکر کیا ہے۔ لیکن امام بیہقی نے اسی حدیث کی تخریج کی ہے اسی سند کے ساتھ ابن لہیعہ تک۔ بطریق قال أخبرنی عمرو بن الحارث ورجل آخر أظنہ ابن لہیعہ عن یزید بن ابی حبیب الی آخر السند اور اس روایت میں انہوں نے ابوقیس کا بھی ذکر کیا ہے اور مغابن کے دھونے کا اور وضو کرنے کا بھی ذکر کیا ہے آگے آنے والے الفاظ سے مصنفؒ اسی وہم کو دور کرنے کے لئے فرماتے ہیں تاکہ دونوں حدیثوں میں مطابقت ہو جائے (فرمایا امام الودادؒ نے کہ یہ قصہ امام اوزاعی سے بھی عن حسان بن عطیۃ کے طریق سے روایت کیا گیا ہے اور اس میں فِیْ تِیْمَمٍ بھی بیان کیا گیا ہے (یعنی انہوں نے مغابن کو دھویا اور نماز کی طرح وضو کیا اور تیمم بھی کیا پھر صحابہ کے ساتھ نماز پڑھی۔ امام الودادؒ اس تعلیق کو لا کر پہلی والی حدیث کو تقویت دینا چاہتے ہیں جس میں یہ ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے جنابت سے تیمم فرمایا بخلاف دوسری حدیث کے جس میں مغابن کے دھونے کا اور وضو کا ذکر ہے۔ واضح رہے کہ امام بیہقیؒ نے دونوں روایتوں کے صحیح ہونے کے احتمال کی بناء پر جو مطابقت دی ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے جن اعضاء کو دھونے پر قادر تھے ان کو دھویا اور باقی کے لئے تیمم بھی فرمایا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ مصنفؒ یہ اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ اصحاب یزید بن ابی حبیب نے روایت میں مخالفت کی ہے کہ تکھی بن ایوب نے ان سے عبدالرحمن بن جبیر اور عمرو بن العاصؓ کے درمیان بغیر واسطہ کے روایت نقل کی ہے اور اس میں تیمم کا ذکر کیا ہے لیکن مغابن دھونے اور

وضو کا ذکر نہیں کیا ہے۔ یعنی اسی طرح عبد اللہ بن لہیعہ اور عمرو بن الحارث دونوں حضرات نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا ہے مگر انہوں نے ابو قیس عبد الرحمن بن ثابت کا اپنی سند میں عبد الرحمن بن جبیر اور عمرو بن العاصؓ کے درمیان میں واسطہ ذکر کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ حضرت عمرو بن العاصؓ نے اپنے مغابن کو دھلا اور نماز کی طرح وضو کیا۔ لیکن تیمم کا ذکر نہیں کیا ہے۔

لیکن امام اوزاعی نے اسی واقعہ کو حسان بن عطیہ سے نقل کیا ہے اور تیمم کا ذکر کیا ہے مغابن کے دھونے کے بعد اور وضو کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور واضح ہو کہ یہ بات پہلے ہی معلوم ہو چکی ہے کہ اس روایت کو امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ذکر کیا ہے ابن لہیعہ ہی کے طریق سے یزید بن ابی حبیب سے نقل کرتے ہوئے جیسا کہ اس روایت کو یزید سے تکی بن ایوب نے روایت کیا ہے۔ لیکن عمرو بن الحارث کی حدیث کی ترجیح مسند حاکم کے ذریعہ معلوم ہو ہی چکی ہے کیونکہ انہوں نے موصولاً اپنی سند میں ابو قیس کا ذکر کیا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۵)

۱۔ محمد بن سلمة المرادي:۔ یہ محمد بن سلمة بن عبد اللہ بن ابی فاطمة المرادي الجملي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔

۲۔ ابن وهب:۔ یہ عبد اللہ بن وهب القرشي، أبو محمد المصري الفقيه ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۳۔ ابن لهيعة:۔ یہ عبد اللہ بن لهيعة الحضرمي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۴۔ عمرو بن الحارث:۔ یہ عمرو بن الحارث بن يعقوب الأنصاري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۰)۔

۵۔ يزيد بن أبي حبيب:۔ یہ يزيد بن أبي حبيب الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۷۹)۔

۶۔ عمران بن أبي أنس:۔ یہ عمران بن أبي أنس القرشي العامري ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۳۳۴)۔

۷۔ عبدالرحمن بن جبیر:۔ یہ عبدالرحمن بن جبیر المصري الفقیہ ہیں۔ دیکھیں

حدیث نمبر (۳۳۴)۔

۸۔ أبوقیس:۔ یہ أبوقیس مولیٰ عمرو بن العاص ہیں۔ ان کا نام عبدالرحمن بن ثابت ہے اور یہ جو کہا گیا ہے کہ یہ ابن الحکم ہیں یہ غلط ہے۔ بہر حال یہ ثقہ تابعی ہیں دوسرے طبقے میں آتے ہیں وفات چون ہجری ۵۴ھ میں ہوئی ابن عبدالبر نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ایسے تابعی ہیں جن کا نام مذکور نہیں ہے بلکہ صرف کنیت ہی سے جانے جاتے ہیں۔

۹۔ عمرو بن العاص:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۲۲)۔

۱۰۔ أبوداؤد:۔ یہ مصنف کتاب أبوداؤد سجستانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۱۱۔ الأوزاعي:۔ یہ مشہور امام فقہ عبدالرحمن بن عمرو بن ابی عمرو الشامی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۱۲۔ حسان بن عطیة:۔ یہ حسان بن عطیة المحاربی، مولیٰ ابی بکر الدمشقی ہیں۔ ثقہ۔ فقیہ۔ اور بڑے درجہ کے عبادت گزار شخص تھے۔ چوتھے طبقے میں آتے ہیں ان کی وفات کچھ اوپر ۱۲۰ھ میں ہوئی ہے۔

(۱۲۷) بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ يَتِيَمٌ

یہ باب ہے اس شخص کے بارے میں جس کو زخم لگا ہوا ہو (یعنی زخم کی وجہ سے جسم دھونے سے معذور ہو تو کیا اپنے محل زخم پر پٹی باندھ کر مسح کرے یا) یتیم کر سکتا ہے (۱۲۷)

الحديث/ ۳۳۶- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ خُرَيْقٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: ((خَرَجْنَا فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ رَجُلًا مِنَّا حَجَرٌ فَشَجَّهَ فِي رَأْسِهِ ثُمَّ اخْتَلَمَ فَسَأَلَ أَصْحَابَهُ، فَقَالَ: هَلْ تَجِدُونَ لِي رُخْصَةً فِي التَّيْمِمْ؟ فَقَالُوا: مَا نَجِدُكَ رُخْصَةً وَأَنْتَ تَقْدِرُ عَلَى الْمَاءِ، فَاعْتَسَلَ فَمَاتَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَ بِذَلِكَ فَقَالَ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ إِلَّا سَأَلُوا إِذْ لَمْ يَعْلَمُوا فَإِنَّمَا شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ، إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتَيْمَّمَ وَيَعْصِرَ أَوْ يَعْصِبَ \_ شَكَّ مُوسَى \_ عَلَى جُرْحِهِ خُرْقَةً ثُمَّ يَمْسَحُ عَلَيْهَا وَيَغْسِلُ سَائِرَ جَسَدِهِ)).

ترجمہ / ۳۳۶ :- امام الوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے موسیٰ بن عبد الرحمن انطاکی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے محمد بن سلمہ نے زبیر بن خریق سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا وہ عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت جابرؓ سے یہ کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں نکلے پس ہم میں سے ایک شخص کو پتھر لگ گیا پس اس (پتھر) نے اس شخص کے سر میں زخم کر دیا۔ پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا تو اس نے اپنے ساتھیوں (صحابیوںؓ) سے سوال کیا (یعنی مسئلہ دریافت کیا) پس اس شخص نے (مسئلہ پوچھتے ہوئے) کہا کہ کیا تم لوگ میرے لئے تیمم میں رخصت کی کوئی بات پاتے ہو (یعنی کیا آپ حضرات ایسے معذور کے لئے تیمم کرنا جائز سمجھتے ہو یا نہیں) تو انہوں نے کہا کہ ہم لوگ تیرے لئے (اس مسئلہ میں) کوئی رخصت نہیں پاتے کیونکہ تو پانی پر قادر ہے (صحابہ کرام نے دین میں یسر اور آسانی کے پہلو کو ملحوظ نہ رکھا شاید کہ وہ اس سے غافل تھے اس وجہ سے غسل کرنے کا فتویٰ دے دیا)۔

تو اس شخص نے غسل کر لیا (اور غسل کرنے کی وجہ سے اس کے سر کے زخم میں پانی چلا گیا) اور وہ شخص انتقال کر گیا پھر جب ہم نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو اس (شخص کے مرنے کے بارے میں)



آپ ﷺ کو خبر دی گئی تو (خبر سنکر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان لوگوں نے اس شخص کو قتل کر دیا ہے (واضح رہے کہ ان لوگوں یعنی صحابہ کرام کی طرف قتل کرنے کی نسبت اس وجہ سے کی گئی چونکہ اس شخص کی تکلیف اور موت کا سبب یہی حضرات ہوئے تھے اس لئے کہ انہوں نے اس کے سر میں شدید زخم ہونے کے باوجود بھی اس کو غسل کرنے پر مجبور کیا تھا) اللہ تعالیٰ ان کو قتل کرے (یہ جملہ بطور تہدید و توبیخ کے آپ ﷺ نے ان کے لئے فرمایا) کیوں نہیں سوال کیا (مسئلہ پوچھا) انہوں نے جب یہ نہیں جانتے تھے کیونکہ نہ جاننے کا علاج پوچھنا ہی ہے (واضح ہو کہ بلاکمل تحقیق کے مسئلہ بتانا جائز نہیں ہے) چونکہ اس شخص کے واسطے کافی تھا یہ کہ وہ تیمم کر لے اور باندھ لے (راوی حدیث موسیٰ بن عبد الرحمن کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے یَعَصِرُ فرمایا تھا یا یُعَصِبُ فرمایا تھا) اپنے زخم پر ایک کپڑے کی پٹی کو پھر مسح کر لے اس (پٹی پر) اور اپنے بقیہ جسم کو دھو ڈالے (یعنی زخم کی جگہ پر پٹی باندھ لے تاکہ زخم میں پانی کی تری نہ پہنچے پھر ہاتھ کے ذریعہ پٹی پر مسح کر لے اور بقیہ جسم کو دھو ڈالے۔ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تیمم اور غسل دونوں کو جمع کرے ان میں سے کسی ایک پر اکتفاء کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ امام شافعیؒ کا مذہب ہے۔ لیکن حنفیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ اس روایت کو روایت کرنے میں زبیر بن خریق تھا ہیں جو ضعیف راوی ہیں مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں بذل المجہود ج ۱/ ص ۲۰۵)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۶)

۱۔ موسیٰ بن عبد الرحمن :- یہ موسیٰ بن عبد الرحمن بن زیاد الحلبي، الأنطاكي، أبو سعيد القلاء ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں صدوق یغرب لکھا ہے اور دوسری طبقے میں سے قرار دیا ہے۔ اور ابو حاتم نے ان کے بارے میں صدوق اور امام نسائی نے لا بأس بہ کہا ہے۔ نیز مسلم بن قاسم نے ثقہ راوی قرار دیا ہے۔

۲۔ محمد بن سلمة :- یہ محمد بن سلمة الحارثی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۳۔ الزُبیر بن خُرَیق:۔ یہ الزُبیر بن خُرَیق (مصغراً) الجزری، مولیٰ عائشہ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو لیس الحدیث قرار دیتے ہوئے پانچویں طبقے میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور ابوداؤدؒ نے لَیْسَ بِالْقَوِیِّ کہا ہے۔

۴۔ عطاء:۔ یہ عطاء بن اُبی رباح سید لتابعین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۶)۔

۵۔ جابرؓ:۔ آپؓ جابر بن عبد اللہ الأنصاری الخزرجی الصحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۶۔ أَنَّ رَجُلًا مِّنَّا:۔ ان صحابیؓ کے نام کی صراحت نہیں ملی جن کو زخم لگا ہوا تھا۔

۷۔ شَكَّ مُوسَى:۔ یہ موسیٰ بن عبد الرحمنؓ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۱) پر۔

الحدیث/۳۳۷- حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَاصِمٍ الْأَنْطَاكِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ أَخْبَرَنِي الْأَوْزَاعِيُّ أَنَّهُ بَلَغَهُ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رِبَاحٍ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ، قَالَ: ((أَصَابَ رَجُلًا جُرْحٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ احْتَلَمَ، فَأَمَرَ بِالْإِغْتِسَالِ، فَأَغْتَسَلَ فَمَاتَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: قَتَلُوهُ قَتَلَهُمُ اللَّهُ، أَلَمْ يَكُنْ شِفَاءُ الْعِيِّ السُّؤَالُ))۔

ترجمہ/۳۳۷:- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے نصر بن عاصم انطاکی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم سے ابن شعیب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو (امام) اوزاعی نے خبر دی یہ کہ ان کو عطاء بن ابی رباح سے نقل کرتے ہوئے یہ بات پہنچی ہے (یعنی امام اوزاعی نے از خود عطاء بن ابی رباح سے یہ حدیث نہیں سنی ہے بلکہ کسی نے ان کے واسطے سے آپ سے بیان کی ہے) کہ انہوں نے (یعنی عطاء بن ابی رباح نے) عبد اللہ بن عباسؓ کو سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص کو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں زخم

لگ گیا پھر اس شخص کو احتلام ہو گیا (یعنی اس کو جنابت لاحق ہو گئی) پس حکم دیا گیا اس کو غسل کرنے کا (یعنی آپ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض حضرات نے غسل کرنے کا حکم دیا) پس اس شخص نے غسل کر لیا (یعنی ان حضرات کے فتویٰ دینے کی وجہ سے اس نے غسل کر لیا جس کی وجہ سے) وہ مر گیا (یعنی غسل کرنے کی وجہ سے اس کے زخم میں پانی داخل ہو گیا جس نے ضرر پہنچا کر اس کو موت تک پہنچا دیا) پس رسول اللہ ﷺ کو یہ واقعہ پہنچا تو (آپ ﷺ نے اس اندوہناک واقعہ کو سن کر) ارشاد فرمایا کہ لوگوں نے اس شخص کو قتل کر ڈالا (یعنی اس شخص کے مرنے کا سبب اس کے وہ ساتھی حضرات ہیں جنہوں نے اس کو مسئلہ بتایا تھا) اللہ ان لوگوں کو قتل کرے (واضح رہے کہ آپ ﷺ نے یہ جملہ بطور تہدید و تنبیہ کے ارشاد فرمایا ہے) کیا نہ جاننے والے کا علاج مسئلہ کا پوچھنا نہیں ہے (یعنی جب ان کو مسئلہ معلوم نہیں تھا تو جاننے والے علماء سے کیوں نہیں پوچھا یعنی جاننے والوں سے پوچھنا واجب تھا پھر بھی نہیں پوچھا۔ چاہئے یہ تھا کہ ان سے محقق طور پر پوچھ لیتے۔ یا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جنہوں نے مسئلہ بتایا ہے وہ پہلے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھ لیتے اور پوچھنے سے پہلے فتویٰ نہ دیتے۔ مزید تفصیل سابقہ حدیث میں گزر چکی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۷)

۱۔ نصر بن عاصم الأنطاکی :- یہ نصر بن عاصم الأنطاکی ہیں۔ حافظ نے ان کو لین الحدیث قرار دیتے ہوئے دسویں طبقے میں شمار کیا ہے۔ لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور صاحب بذل حضرت سہارنپوریؒ نے ان کا سن وفات دوسو ہجری ۲۰۰ھ لکھا ہے۔

۲۔ محمد بن شعیب :- یہ محمد بن شعیب بن شاپور (بالمعجمة والموحدة) الأموي، الدمشقي ہیں۔ جو بعد میں بیروت میں قیام پذیر ہو گئے تھے۔ حافظ نے ان کو ”صدوق صحیح الكتاب“ لکھا ہے۔ اور نویں طبقے میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات دوسو ہجری ۲۰۰ھ بتایا ہے اور عمر چوراسی (۸۴) سال بتائی ہے۔

۳۔ الأوزاعي:۔ یہ عبدالرحمن بن أبي عمرو الشامي، أبو عمرو الأزاعي الفقيه ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۴۔ عطاء:۔ یہ عطاء بن أبي رباح سيد التابعين ہیں۔ دیکھیں حدیث (۸۶)۔

۵۔ عبد اللہ بن عباس:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث (۳)۔

(۱۲۸) بَابُ الْمُتِمِّمْ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَمَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ

یہ باب ہے اس تیمم کرنے والے کے بیان میں جو نماز پڑھنے کے بعد نماز کا وقت رہتے رہتے پانی کو پا جاوے (یعنی پڑھنے کے بعد وقت کے اندر پانی پر قادر ہو جائے تو کیا ایسا شخص نماز کو دہرائے گا یا نہیں) (۱۲۸)

الحديث/ ۳۳۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسَيْبِيُّ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ

بْنُ نَافِعٍ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: ((خَرَجَ رَجُلَانِ فِي سَفَرٍ، فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَيْسَ مَعَهُمَا مَاءٌ فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَا أَحَدُهُمَا الصَّلَاةَ وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ، ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَا ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ: أَصَبْتَ السُّنَّةَ وَأَجَزَّاتَكَ، وَقَالَ لِلَّذِي تَوَضَّأَ وَأَعَادَ: لَكَ الْأَجْرُ مَرَّتَيْنِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَغَيْرُ ابْنِ نَافِعٍ يَرْوِيهِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ أَبِي نَاجِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَذَكَرَ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ لَيْسَ بِمَحْفُوظٍ هُوَ مُرْسَلٌ۔

ترجمہ / ۳۳۸:- امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن اسحق مسیبی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم کو عبداللہ بن نافع نے لیث بن سعد سے نقل کرتے ہوئے خبر دی وہ بکر بن سوادہ سے روایت کرتے ہیں وہ عطاء بن یسار سے وہ حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ دو آدمی سفر میں نکلے پس (دورانِ سفر) نماز کا وقت ہو گیا اور ان دونوں کے ساتھ پانی نہیں تھا۔ تو انہوں نے تیمم کر لیا پاک مٹی سے پھر نماز پڑھ لی۔ پھر وقت کے اندر ہی پانی پا گئے تو (نماز پڑھ لینے کے باوجود بھی) ان میں سے ایک شخص نے نماز کا اعادہ کر لیا اور وضو کا (بھی) اور دوسرے شخص نے (نماز پڑھ چکنے کی وجہ سے نماز وضو کا) اعادہ نہیں کیا (واضح رہے کہ جمہور کا اس بات پر اجماع ہے کہ اگر نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی پایا ہے تو نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے اگرچہ وقت باقی ہو) پھر (جب سفر سے واپسی پر) وہ دونوں حضرات رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو ذکر کیا ان دونوں نے اس واقعہ کو آپ ﷺ سے۔ تو آپ ﷺ نے جس نے نماز کا اعادہ نہیں کیا تھا اس سے فرمایا کہ تو نے سنت پر عمل کیا (یعنی جو سنت کے ذریعہ ثابت ہے تو نے اس پر عمل کیا ہے) اور تجھ کو تیری نماز (جو پڑھ لی تھی وہی) کافی ہے۔ اور اس شخص سے جس نے (دوبارہ) وضو کیا اور نماز کا اعادہ کیا تھا آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیرے لئے دو ہر اجر ہے (یعنی کہ تیرے لئے دو نمازوں کا اجر ہے جو تو نے دو مرتبہ پڑھی ہے اگرچہ ان میں سے ایک پہلی فرض ہے دوسری اعادہ کی ہوئی نفل ہے مگر ثواب دونوں نمازوں پر مرتب ہوگا) امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ اس روایت کو نافع کے علاوہ دیگر حضرات نے (مثلاً یحییٰ بن بکیر اور عبداللہ بن المبارکؒ نے۔ یحییٰ کی حدیث کی تخریج امام بیہقی نے مرسل اس طرح کی ہے أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَقَ أَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مِلْحَانَ ثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيْرٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ أَبِي نَاجِيَةَ الْخ... اور عبداللہ بن المبارک کی حدیث کی تخریج دارقطنی نے ان الفاظِ سند کے ساتھ کی ہے حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْفَارِسِيُّ نَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ

بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ أَصَابَتْهُمَا جَنَابَةٌ فَتَيَمَّمَا الْخ - یعنی اسی روایت کو ان دونوں حضرات نے عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مرسل روایت کیا اور ابوسعید خدریؓ کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔ لیکن عبد اللہ بن نافع نے جولیث ہی سے روایت نقل کی ہے وہ متصل روایت کی ہے چونکہ انہوں نے عطاء بن یسار کے بعد ابوسعید خدریؓ کا واسطہ ذکر کیا ہے جس کی ابن مبارک اور تہجدی نے مخالفت کی ہے جیسا کہ مصنفؒ فرماتے ہیں۔ (عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عَمِيرَةَ بْنِ أَبِي نَاحِيَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے جیسا کہ ابھی اوپر وضاحت گذر چکی ہے)۔ اور امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ ابوسعید خدریؓ کا ذکر اس حدیث میں محفوظ نہیں ہے بلکہ یہ روایت مرسل (ہی) ہے۔

(واضح رہے کہ امام ابوداؤدؒ اس تعلیق سے ابن مبارک اور تہجدی بن کبیر کی روایت کو رائج قرار دینا چاہتے ہیں کہ ان حضرات کا مرسل روایت کرنا رائج و صحیح ہے مگر چونکہ مذکورہ حدیث نمبر (۳۳۸) کی تخریج حاکم نے بھی عبد اللہ بن نافع کی طرح موصولاً کی ہے لہذا موصولاً روایت کرنے میں ابن نافع تنہا نہیں ہیں۔ نیز اس روایت کو ابن السکن نے بھی اپنی صحیح میں موصولاً روایت کیا ہے۔ لہذا امام ابوداؤدؒ کا ابن نافع کی روایت کو مرسل کہہ کر اس سے صرف نظر کرنا یہ ان کا اپنا خیال ہے۔ چنانچہ علامہ شوکانیؒ جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ موسیٰ بن ہارون کا یہ کہنا کہ ابن نافع کا مرفوعاً روایت کرنا ان کا وہم ہے یہ صحیح نہیں ہے چونکہ ابوعلی بن السکن کی روایت سے اس کی بھی تائید ملتی ہے کہ جنہوں نے اس روایت کو موصولاً ذکر کیا ہے وہ بھی صحیح ہے بہر حال یہ حدیث موصولاً و مرسل دونوں طرح سے مروی ہے لہذا اس کے مرسل روایت ہونے کی وجہ سے اس کی طرف سے صرف نظر کرنا اور ادھر التفات نہ کرنا محل نظر ہے)۔

(ف) نیز یہ حدیث حنفیہؒ اور صاحبین وغیرہ کی مستدل بھی ہے جنہوں نے یوں کہا ہے کہ اگر تیمم کر کے نماز پڑھ لی ہے پھر نماز کا وقت باقی تھا اور پانی پر قادر ہو گیا تو نماز پڑھ چکنے کی وجہ سے وقت کے

باقی رہنے کے باوجود نماز کا اعادہ لازم نہیں ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۸)

۱۔ محمد بن إسحاق المُسَيَّبِيُّ: یہ محمد بن إسحاق المُسَيَّبِيُّ، أبو عبد اللہ المدنی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۱)۔

۲۔ عبد اللہ بن نافع: یہ عبد اللہ بن نافع الصائغ، المخزومی ہیں دیکھیں حدیث (۲۵۲)۔

۳۔ اللیث: یہ اللیث بن سعد الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۴۔ بکر بن سوادہ: یہ بکر بن سوادہ بن ثمامہ الجُدَامی، أبو ثمامہ المصري ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ثقہ۔ فقیہ راوی ہیں۔ اور تیسرے طبقے میں قرار دیتے ہوئے سن وفات ایک سو بیس ہجری ۱۲۰ھ کے کچھ بعد لکھا ہے۔ لیکن حضرت سہارنپوریؒ نے ان کے بارے میں یہ بھی لکھا ہے کہ یہ بڑے درجہ کے فقیہ اور مفتی تھے حضرت عمر بن العزیزؒ نے ان کو افریقہ والوں کے پاس دین کی باتیں سمجھانے کے لئے بھیجا تھا۔ اور سن وفات بائعین ایک سو اٹھائیس ہجری ۱۲۸ھ لکھا ہے۔

۵۔ عطاء بن یسار: یہ عطاء بن یسار الہلالی أبو محمد المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۶۔ أبو سعید الخدریؒ: آپؒ سعد بن مالک بن سنان بن عبید الخدری الأنصاری الصحابیؒ ہیں آپؒ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۷۔ أبو داؤد: یہ مصنف کتاب أبو داؤد السجستانیؒ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰)۔

۸۔ ابن نافع: یہ عبد اللہ بن نافع ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۲)۔

۹۔ اللیث: یہ اللیث بن سعد الفہمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۱۰۔ عمیرہ بن ابی ناجیہ :- یہ عمیرہ (بفتح العین) ابن ابی ناجیہ، حرث، الرُّعْنِی، أبو یحٰی المصری ہیں۔ ثقہ راوی اور بڑے عبادت گذار شخص تھے۔ ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں حافظ نے ان کا سن وفات ایک سو تریپن ہجری ۱۵۳ھ یا کچھ اس سے پہلے لکھا ہے۔ لیکن حضرت سہارنپوری نے امام نسائی اور ابن حبان کا قول ان کی وفات کے سلسلہ میں بالعمین ایک سو اکیاون ہجری ۱۵۱ھ نقل کیا ہے۔

۱۱۔ بکر بن سوادہ :- ان کے لئے دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۴) پر۔

۱۲۔ عطاء بن یسار :- یہ عطاء بن یسار الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۱۳۔ أبو سعید الخدریؓ :- آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

الحديث/ ۳۳۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيْعَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ مَوْلَى إِسْمَاعِيلَ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعْنَاهُ.

ترجمہ/ ۳۳۹ :- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ ہم سے ابن لہیعہ نے بکر بن سوادہ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا وہ ابو عبد اللہ مولى اسماعیل بن عبید سے روایت کرتے ہیں وہ عطاء بن یسار سے نقل کرتے ہیں (یہ کہ انہوں نے کہا) کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحابؓ میں سے دو آدمی۔ اور آگے اسی حدیث نمبر (۳۳۸) کے ہم معنی روایت نقل کی۔

(واضح رہے کہ امام ابوداؤد کی غرض اس ابن لہیعہ کی حدیث کے لانے سے یہ ہے کہ عبد اللہ بن نافع کی حدیث میں انقطاع پایا جاتا ہے چونکہ انہوں نے اپنی روایت میں بکر بن سوادہ اور عطاء کے درمیان ابو عبد اللہ مولى اسماعیل کا واسطہ ذکر نہیں کیا ہے لہذا سند منقطع ہے اور حدیث مرسل بھی ہے اس لئے



کہ ابنِ نافع نے اپنی روایت میں جو ابوسعید خدریؓ کی زیادتی بیان کی ہے وہ محفوظ نہیں ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۳۹)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمة القعنبي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔
- ۲۔ ابن لہیعة:۔ یہ عبد اللہ بن لہیعة بن عقبہ الحضرمي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۴۸)۔
- ۳۔ بکر بن سوادہ:۔ یہ بکر بن سوادہ الجذامي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳۸)۔
- ۴۔ أبو عبد اللہ مولیٰ اسمعیل بن عبید:۔ یہ أبو عبد اللہ المصري، اسمعیل بن عبید کے آزاد کردہ ہیں۔ حافظؒ نے تقریب ج ۲ (۴۲۹) پر ان کو مجہول، من السادسة کہا ہے۔ اور علامہ ذہبیؒ نے ان کے بارے میں لا یعرف کہا ہے۔
- ۵۔ عطاء بن یسار:۔ یہ عطاء بن یسار الہلالی، أبو محمد المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۶۔ رجلین:۔ یہ دونوں اصحاب غیر معروف ہیں جن کے نام کی صراحت نہیں مل سکی۔

### (۱۲۹) بَابُ فِي الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ

یہ باب ہے اس بارے میں کہ جمعہ کے لئے غسل کرنا (کیسا ہے واجب ہے یا نہیں) (۱۲۹)

الحديث / ۳۴۰ - حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى

أَخْبَرَنِي أَبُو سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ بَيْنَا هُوَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ، فَقَالَ عُمَرُ: أَتَحْتَبِسُونَ عَنِ الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا هُوَ إِلَّا أَنْ سَمِعْتُ النَّدَاءَ فَتَوَضَّأْتُ. فَقَالَ عُمَرُ: فَالَوْ ضُوءٌ، أَيْضًا، أَوْ لَمْ

تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: ((إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ)).

ترجمہ / ۳۴۰:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے ابوتوبہ الربیع بن نافع نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو معاویہ نے - یحییٰ سے نقل کرتے ہوئے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے خبر دی یہ کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ان کو (یعنی ابوسلمہ کو) خبر دی کہ جمعہ کے دن حضرت عمر بن الخطابؓ خطبہ دے رہے تھے کہ اچانک ایک شخص داخل ہوئے (اس داخل ہونے والے شخص کے سلسلہ میں بخاری شریف کے اندر یہ الفاظ منقول ہیں) إِذْ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ الْأَوَّلِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ - اور مسلم شریف کی روایت میں یہ الفاظ ہیں إِذْ دَخَلَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانٍ بِهِرَ حَالٍ يَرُجُلٍ مَعْرُوفٍ صَحَابِيٍّ (ہیں) پس حضرت عمرؓ نے (جب ان کو جمعہ میں تاخیر سے آتے ہوئے دیکھا تو نکیر کرتے ہوئے) فرمایا کہ کیا تم روک دئے جاتے ہو (اپنے کاموں اور ضرورتوں میں لگا کر) نماز سے (اور اسی لئے صبح کو جلدی حاضر نہیں ہوتے) تو اس شخص نے (یعنی حضرت عثمان بن عفانؓ نے عذر بیان کرتے ہوئے) کہا کہ نہیں ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ میں نے اذان کو سنا پھر وضو کیا (تب نماز کے لئے حاضر ہوا ہوں) پس عمرؓ نے (اس بات کو) یعنی صرف وضو کر کے نماز میں آنے کو سنا تو نکیر فرماتے ہوئے) کہا کہ پس وضو ہی صرف (یعنی صرف وضو کیوں کیا غسل کیوں نہیں کیا) کیا تم لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے نہیں سنا ہے - یہ کہ (آپ ﷺ نے فرمایا) جب تم میں سے کوئی جمعہ کو آئے تو چاہئے کہ غسل کر لے۔

(ف) واضح ہو کہ یہ حدیث ان حضرات کی مستدل ہے جنہوں نے جمعہ کے لئے غسل کو واجب نہیں کیا ہے اور وجہ دلالت یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کا جمعہ کے لئے غسل نہ کرنا اور حضرت عمر فاروقؓ کا خاموش رہنا اور غسل کرنے کے لئے رجوع کا حکم نہ کرنا اور دیگر تمام صحابہ کرامؓ جو اہل حلّ و عقد ہیں کا موجود ہونے کے باوجود کسی کا بھی ان کو غسل کرنے کے لئے واپس ہونے کا حکم نہ دینا ہی اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کے لئے غسل واجب نہیں ہے اگر واجب ہوتا تو کوئی نہ کوئی صحابی تو ضرور واپسی کا

حکم دیتے اور سب سے پہلے تو حضرت عمرؓ ہی حکم دیتے چونکہ آپ ﷺ دین و شریعت کے معاملہ میں بہت سخت تھے جیسا کہ مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ کے سینہ پر اس طور سے مارنا کہ سرین کے بل گر پڑے حالانکہ وہ فرمان رسول ﷺ مِّنْ لَّقِيتَ يَشْهَدُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُسْتَقِيمًا بِهَا قَلْبُهُ بِبَشْرِهِ بِالْجَنَّةِ کا اعلان کر رہے تھے اور رہا آپ ﷺ کا فرمان إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْجُمُعَةَ فَلْيَغْتَسِلْ کا جواب تو علامہ شوکانی نے فرمایا کہ یہ امر اختیاری ہے نہ کہ وجوبی۔ ایسے ہی علامہ طحاوی اور علامہ خطابی نے بھی فرمایا ہے۔ نیز اس حدیث میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ غسل کرنا نماز کیلئے ہے نہ کہ جمعہ کے دن کے لئے نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ جو شخص جمعہ کی صبح سے پہلے غسل کرے تو اس کا غسل صحیح نہیں ہے یعنی یہ شخص ثواب کا مستحق نہ ہوگا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۰)

۱۔ أبو توبة:۔ یہ أبو توبة الربیع بن نافع الحلبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳)۔

۲۔ معاوية:۔ یہ معاوية بن سلام (بالتشديد) ابن أبي سلام مطور الحبشي، أبو سلام الدمشقي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ ساتویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ اور ان کی وفات ایک سو ستر ہجری (۱۷۰) کے آس پاس ہوئی ہے۔

۳۔ يحيى:۔ یہ يحيى بن أبي كثير الطائي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۴۔ أبو سلمة:۔ یہ أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوفؓ مصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۵۔ أبو هريرةؓ:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۶۔ عمر بن الخطاب:۔ آپؓ خلیفۃ المسلمین ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۲)۔

۷۔ رَجُلٌ:۔ اس سے مراد خلیفہ ثالث حضرت عثمان بن عفانؓ ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں اس کی صراحت بھی ہے۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۶)۔

الحديث / ۳۴۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ بْنِ قَعْنَبٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((غُسْلُ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۱:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ بن قعب نے حدیث بیان کی وہ مالک سے روایت کرتے ہیں وہ صفوان بن سلیم سے وہ عطاء بن یسار سے وہ ابو سعید خدریؓ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن کا غسل ہر احتلام کرنے والے (یعنی ہر بالغ اور احتلام کی عمر کو پہنچنے والے) کے لئے واجب ہے۔

(یعنی ہر محتلم کے لئے جمعہ کے دن غسل کرنا ثابت ہے کیونکہ واجب سے مراد وجوب اختیاری ہے واجب فرضی نہیں ہے جیسا کہ ابن عبدالبر نے یہاں پر واجب کی تاویل کرتے ہوئے فرمایا ہے اَيُّ وَاجِبٍ فِي السُّنَّةِ أَوْ وَاجِبٍ فِي الْأَخْلَاقِ - اور مُحْتَلِمٌ سے مجازاً بلوغ مراد ہے چونکہ احتلام بالغ ہونے کو لازم کرتا ہے اور یہاں پر بالغ مراد ہونے کا قرینہ یہ ہے کہ احتلام جب انزال کے ساتھ ہو تو وہ غسل کو واجب کرنے والا ہی ہے چاہے جمعہ کا دن ہو یا جمعہ کا دن نہ ہو جنابت کی وجہ سے ویسے ہی غسل واجب ہوگا تو پھر جب محتلم سے بہ قرینہ بالغ مراد ہے تو واجب سے بھی واجب فی الأخلاق ہی مراد ہوگا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۱)

۱- عبد اللہ بن مسلمة :- یہ عبد اللہ بن مسلمة بن قعب القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲- مالک :- یہ مالک بن انس الأصبیحی مشہور امام فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۳- صفوان بن سلیم :- یہ صفوان بن سلیم المدنی، ابو عبد اللہ القرشی،

الزہری الفقیہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۳)۔

۴۔ عطاء بن یسار :- یہ عطاء بن یسار الہلالی، أبو محمد المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۵۔ أبو سعید الخدریؓ :- آپؓ مشہور اور جلیل القدر صحابی رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

الحديث / ۳۴۲۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدٍ الرَّمْلِيُّ أَخْبَرَنَا الْمُفَضَّلُ \_ يَعْنِي ابْنَ فَضَالَةَ \_ عَنْ عِيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ((عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ رَوَاحُ الْجُمُعَةِ، وَعَلَى كُلِّ مَنْ رَاحَ الْجُمُعَةِ الْغُسْلُ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: إِذَا اغْتَسَلَ الرَّجُلُ بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ أَجْزَأُهُ مِنْ غُسْلِ الْجُمُعَةِ وَإِنْ أَجْنَبَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۲ :- امام ابوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے یزید بن خالد رملی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو مفضل یعنی ابن فضالہ نے خبر دی وہ عیاش بن عباس سے نقل کرتے ہیں وہ بکیر سے وہ نافع سے وہ حضرت ابن عمرؓ سے وہ حضرت حفصہؓ سے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں یہ کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر بالغ شخص پر جمعہ کو جانا اور ہر اس شخص پر جو جمعہ کو (نماز کے لئے) جائے غسل کرنا (ثابت) ہے۔ (یعنی ہر بالغ شخص پر نماز جمعہ کو جانا اور ہر نماز جمعہ کو جانے والے کے لئے غسل کرنا چاہئے۔ اب تھوڑا سا اختلافی مسئلہ یہ ہے کہ اس غسل کا وقت کیا ہے تو اس میں کئی اقوال ہیں۔ (۱) یہ ہے کہ اس غسل کا وقت نماز جمعہ کے لئے جانے کے متصل پہلے ہے یعنی فوراً غسل کرے اور نماز کو چلا جائے یہی مذہب ہے امام مالکؒ امام اوزاعیؒ اور لیث بن سعدؒ کا اور ان کی دلیل یہ روایت إذا أتى أحدكم

الجمعة فلیغتسل اور اسی جیسی روایات ہیں۔ (۲) اس کا وقت طلوع فجر سے شروع ہو جاتا ہے اور غسل کرنے کے بعد متصلاً جمعہ کو جانا ضروری نہیں ہے ہاں جانے کو غسل سے متصل رکھنا مستحب ہے لہذا اگر کوئی صبح صادق کے بعد غسل کرے تو ثواب کا مستحق ہوگا اور جمعہ کے بعد کا غسل کرنا ادائیگی سنت پر کافی نہ ہوگا۔ جمہور کا یہی مذہب ہے۔ ان حضرات کی دلیل وہ احادیث ہیں جن میں مطلق جمعہ کے دن کا تذکرہ ہے۔ (۳) یہ ہے کہ اس غسل کا وقت پورا دن ہے پس جمعہ کی نماز پر غسل کا مقدم کرنا شرط نہیں ہے لہذا اگر کوئی نماز جمعہ کے بعد بھی غسل کر لے گا تو کافی ہوگا یہی مذہب داؤد طہری اور حسن بن زیاد اور محمد بن الحسن الشیبانی کا ہے اسی اختلاف کی طرف مصنف کتاب ابوداؤد نے آگے عبارت یعنی قال ابوداؤد سے اشارہ کیا ہے۔

فرمایا امام ابوداؤد نے کہ جب کسی شخص نے طلوع فجر کے بعد غسل کیا تو اس کو (یہ غسل کرنا) جمعہ کے غسل کے لئے کافی ہو جائے گا اگرچہ وہ (یعنی غسل کرنے والا) جنبی ہو (یعنی اگر جنبی شخص طلوع فجر کے بعد اپنی جنابت کا غسل کرے تو اس کا یہ جنابت والا ہی غسل جمعہ کے غسل کے واسطے کافی ہوگا جیسا کہ ابن المنذر نے فرمایا کہ اکثر اہل علم حضرات یہ فرماتے ہیں کہ ایک ہی غسل جنابت اور جمعہ کے لئے کافی ہے اور یہی حضرت ابن عمرؓ اور مجاہد اور کھول، سفیان ثوری، امام اوزاعیؒ، ابو ثور، اور امام ابو حنیفہؒ کا مذہب بھی ہے مزید براں امام صاحب کا تو مذہب یہ بھی ہے کہ اگر جمعہ وعیدین دونوں جمع ہو جائیں اور جنبی ایک ہی غسل کر لے تو یہ غسل کرنا جمعہ وعیدین کے لئے بھی کافی ہوگا۔ لیکن ایسے شخص کے لئے مناسب یہ ہے کہ جنابت کا غسل کرنے والا اپنے جنابت کے غسل سے سب کی یعنی جمعہ وعیدین کے غسل کی اپنے جنابت والے ہی غسل میں نیت کر لے تاکہ سب کا ثواب حاصل ہو جائے۔ اور امام احمد بن حنبلؒ کا مذہب یہ ہے کہ اگر جنابت والے غسل میں جمعہ کے غسل کی نیت نہ کرے تو کافی نہ ہوگا یہی قول امام مالکؒ کا بھی ہے۔ اور امام شافعیؒ کا مذہب بھی اسی کے قریب قریب ہے کہ بغیر نیت کے جنابت والا غسل کافی نہ ہوگا یہاں تک کہ

جمعہ کے غسل کی بھی نیت کرے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۴۲)

۱۔ یزید بن خالد:۔ یہ یزید بن خالد الرَّمْلِي، الهمداني ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۶)۔

۲۔ المفضل بن فضالة:۔ یہ المفضل بن فضالة القتباني، أبو معاوية المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۳۔ عیاش بن عباس:۔ یہ عیاش بن عباس القتباني الحميري، أبو عبد الرحيم المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۴۔ بکیر:۔ یہ بکیر بن عبد اللہ بن الأشج القرشيّ أبو عبد اللہ یا أبو يوسف المدني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۰)۔

۵۔ نافع:۔ یہ نافع مولیٰ ابن عمرؓ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۶۔ ابن عمرؓ:۔ یہ عبد اللہ بن عمرؓ ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۷۔ حفصہ:۔ آپؓ ام المؤمنین ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳۲)۔

الحديث ۳/ ۴۳۔ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَوْهَبِ الرَّمْلِيِّ الْهَمْدَانِيُّ ح. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْحَرَّانِيُّ قَالَا أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ ح. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ، وَهَذَا حَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ أَبُو دَاوُدَ قَالَ يَزِيدُ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ فِي حَدِيثِهِمَا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَا:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلَبَسَ مِنْ أَحْسَنِ ثِيَابِهِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ - إِنْ كَانَ عِنْدَهُ - ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ وَلَمْ يَنْحَطْ أَغْنَاقَ النَّاسِ، ثُمَّ صَلَّى مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، ثُمَّ انْصَتَ إِذَا خَرَجَ إِمَامُهُ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ صَلَاتِهِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهَا وَبَيْنَ جُمُعَتِهِ الَّتِي قَبْلَهَا: قَالَ وَيَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ، وَيَقُولُ: إِنَّ الْحَسَنَةَ بَعَشْرَ أَمْثَالِهَا)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَحَدِيثُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَمَةَ أَتَمُّ، وَلَمْ يَذْكُرْ حَمَّادٌ كَلَامَ أَبِي هُرَيْرَةَ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۳: - امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے یزید بن خالد بن عبد اللہ بن مویہ رملی، ہمدانی نے بیان کیا۔ (تحویل سند - دوسری سند) فرمایا امام ابوداؤد نے کہ اور ہم سے عبدالعزیز بن یحییٰ حرانی نے (بھی) بیان کیا تحویل سند (تیسری سند) فرمایا امام ابوداؤد نے کہ اور ہم سے موسیٰ بن اسماعیل (بھی اسی حدیث کو) بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو حماد نے خبر دی۔ (امام ابوداؤد اس طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ حدیث ہم کو تین اساتذہ سے ملی ہے یعنی (۱) یزید بن خالد سے (۲) عبد العزیز بن یحییٰ سے (۳) موسیٰ بن اسماعیل سے۔ مگر یزید بن خالد اور عبدالعزیز نے محمد بن سلمہ سے روایت کرتے ہوئے اپنی سند میں ابوسلمہ بن عبد الرحمن کے ساتھ ابوامامہ بن سہل کا اضافہ بیان کیا ہے لیکن موسیٰ بن اسماعیل نے اس حدیث کو حماد بن سلمہ سے نقل کیا ہے مگر اپنی سند میں ابوامامہ کا ذکر نہیں کیا ہے حالانکہ محمد بن سلمہ اور حماد بن سلمہ دونوں حضرات محمد بن اسحاق ہی سے روایت نقل کرتے ہیں۔ اور مصنف آگے آنے والی عبارت سے یہ اشارہ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ الفاظ جو میں ذکر کر رہا ہوں یہ محمد بن سلمہ کے ہیں جیسا کہ فرمایا) اور یہ محمد بن سلمہ کی حدیث (کے الفاظ) ہیں۔ وہ محمد بن اسحاق سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن سے روایت کرتے ہیں (اگلی عبارت میں وضاحت کرتے ہوئے) امام ابوداؤد نے فرمایا کہ



(مجھ سے حدیث بیان کرتے ہوئے) یزید اور عبدالعزیز نے اپنی حدیث میں کہا عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَأَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا - (یعنی ان دونوں نے اپنی حدیث میں ابوسلمہ بن عبدالرحمن اور ابوامامہ بن سہل دونوں کا ابوسعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ سے روایت کرنا ذکر کیا ہے)۔ ان دونوں نے (یعنی ابوسعید خدریؓ اور ابو ہریرہؓ نے) کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے، اور اپنے کپڑوں میں سے اچھے کپڑے پہنے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے، پھر جمعہ کو (نماز کے لئے) جائے اور لوگوں کی گردنوں کو نہ پھاندے (یعنی مسجد میں جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے لوگوں کو پھاند کر آگے نہ جائے جس سے لوگوں کو اذیت پہنچے) پھر جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے مقدر کیا ہے نماز پڑھ لے (یعنی تحیۃ المسجد یا مطلق نفل یا چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضاء وغیرہ۔ جتنی آسانی سے پڑھ سکے پڑھ لے) پھر خاموش (بیٹھا) رہے جب (سے) اس کا امام (خطبہ کے لئے) نکلے یہاں تک کہ اپنی نماز سے فارغ ہو جائے (یعنی امام اس سے فارغ ہو جائے۔ اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ یعنی امام اپنے خطبہ سے فارغ ہو جائے، واضح رہے کہ مسلم شریف کی اس روایت سے یہ اشارہ بھی ملتا ہے کہ خطبہ کے بعد تحریمہ سے پہلے کلام کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے) تو کفارہ ہوگا (اس کا یہ عمل) اس کے لئے اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان کے لئے (یعنی اس شخص کا غسل کرنا اور نماز کو جانا وغیرہ سارا کام اس شخص کے لئے اس جمعہ کے جس میں اس نے یہ عمل کیا اور اس سے پہلے والے جمعہ کے درمیان میں جو گناہ کئے ہیں ان کو مٹانے والا ہوگا یعنی ایک ہفتہ کے کئے ہوئے سارے گناہ معاف ہو جائیں گے) (محمد بن سلمہ نے اپنی سند میں) کہا کہ اور ابو ہریرہؓ نے وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ (بھی) فرمایا ہے (یعنی ابو ہریرہؓ نے اپنی روایت میں اس جمعہ سے پچھلے جمعہ تک کہ کفارہ کے علاوہ تین دن کا اور اضافہ ذکر کیا ہے) اور فرماتے تھے کہ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے۔ (اللہ تعالیٰ کے قول مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ امْتَالِهَا کی طرف اشارہ کرتے

ہوئے۔ واضح رہے کہ یہاں پر ایک موٹا سا اشکال یہ ہو سکتا ہے کہ ایک ہفتہ یعنی مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ کے گناہوں کا کفارہ ہونا تو سمجھ میں آتا ہے چونکہ اس جمعہ کی نیکی اور توبہ واستغفار سابقہ ایام کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے گا مگر تین دن زائد کا سمجھ میں نہیں آتا چونکہ وہ عمل کئے گئے جمعہ کے آگے آئیں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں پر تکفیر سے مراد ایسے گناہ ہیں جن کے ہو جانے سے مؤاخذہ نہ ہوگا یعنی چھوٹے گناہ۔

امام ابوداؤد نے فرمایا کہ محمد بن سلمہ کی حدیث زیادہ مکمل ہے (چونکہ انہوں نے ابو ہریرہؓ کے کلام کو بھی اپنی روایت میں ذکر کیا ہے بخلاف حماد کے جیسا کہ اگلی عبارت میں مصنفؒ نے فرمایا کہ) اور حماد نے ابو ہریرہؓ کے کلام کو ذکر نہیں کیا ہے۔

(ف) یہ مذکورہ حدیث جمہور کی دلیل ہے جنہوں نے غسل جمعہ کو مستحب کہا ہے چونکہ اس حدیث میں غسل اور احسن ثياب کا پہننا اور خوشبو کا لگانا ایک ہی حکم کے تحت متصل ذکر کیا ہے اور احسن ثياب اور خوشبو چونکہ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے لہذا غسل کا بھی اس کے تحت ذکر کرنا اس کے مستحب ہونے پر دال ہے نہ کہ وجوب پر۔ لیکن ابن دقیق العیدؒ نے قِرَانِ فِي الدُّكْرِ کے قِرَانِ فِي الْحُكْمِ ہونے سے انکار کیا ہے۔ (واللہ اعلم بالصواب)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۳)

۱۔ یزید بن خالد :- یزید بن خالد بن یزید بن عبداللہ بن موهب الرملی، الہمدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۶)۔

۲۔ عبدالعزیز :- یہ عبدالعزیز بن یحییٰ الحرائی، أبو الأصیغ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۳۔ محمد بن سلمة :- یہ محمد بن سلمة بن عبداللہ الباہلی، أبو عبداللہ

الحرانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۴۔ موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۵۔ حماد :- یہ حماد بن سلمة بن دينار، أبو سلمة البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۶۔ محمد بن إسحاق :- یہ محمد بن إسحاق إمام المغازي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۷۔ محمد بن إبراهيم :- یہ محمد بن إبراهيم بن الحارث، التيمي، القرشي، أبو عبد الله المدني ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ثقہ لکھا ہے اور سن وفات صحیح قول کے مطابق ایک سو بیس ہجری ۱۲۰ھ نقل کیا ہے۔

۸۔ أبو سلمة بن عبد الرحمن :- یہ أبو سلمة بن عبد الرحمن بن عوف القرشي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۹۔ یزید :- یہ یزید بن خالد بن یزید بن عبد الله ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۱) پر۔

۱۰۔ عبد العزيز :- یہ عبد العزيز بن يحيى الحراني ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۲) پر۔

۱۱۔ أبو أمامة بن سهل :- آپ أسعد بن سهل بن حنيف الأنصاري، أبو أمامة ہیں۔

کنیت سے مشہور ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کو روایت حاصل ہے مگر نبی کریم ﷺ سے سماع ثابت نہیں ہے اور سن وفات سو ہجری ۱۰۰ھ ہجر بانوے (۹۲) سال نقل کیا ہے۔ نیز امام بخاری نے بھی فرمایا کہ ان کا صحابہ میں شمار ہوتا ہے مگر سماع ثابت نہیں ہے بلکہ صرف روایت ثابت ہے اور اس قول کو ہی ابن مندہ نے أصح کہا ہے۔ لیکن ابن حبان، علامہ بخوی، اور ابن سعد

نے ان کو ثقہ کثیر الحدیث کہا ہے۔ اور تابعین میں شمار کیا ہے۔

۱۲۔ أبو سعید الخدریؓ: آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۱۳۔ أبو ہریرۃؓ: آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۱۴۔ محمد بن سلمۃ: ان کو اسی حدیث میں نمبر (۳) پر دیکھیں۔

۱۵۔ حماد: ان کو اسی حدیث میں نمبر (۵) پر دیکھیں۔

الحديث / ۳۴۴۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمُرَادِيُّ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي هَلَالٍ وَبُكَيْرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ الْأَشَجِّ حَدَّثَاهُ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سُلَيْمٍ الزُّرْقِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: ((الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَالسَّوَاكُ وَيَمْسُ مِنَ الطِّيبِ مَا قَدَّرَ لَهُ. إِلَّا أَنْ بُكِرًا لَمْ يَذْكُرْ عَبْدَ الرَّحْمَنِ وَقَالَ فِي الطِّيبِ: وَلَوْ مِنْ طِيبِ الْمَرْأَةِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۴:۔ امام البوداؤدؒ نے کہا کہ ہم سے محمد بن سلمہ مرادی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم کو ابن وہب نے عمرو بن الحارث سے نقل کرتے ہوئے خبر دی یہ کہ ان سے (یعنی عمرو بن الحارث سے) سعید بن ابی ہلال اور بکیر بن عبداللہ الاشجؒ دونوں نے عبدالرحمن بن ابی سعید خدریؒ سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا (عبدالرحمن) اپنے والد (ابوسعید خدریؒ) سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل ہر بالغ پر (ثابت) ہے۔ اور مسواک کرنا اور خوشبو لگائے جو اس کو نصیب ہو (یعنی مسواک اور خوشبو کا عطف غسل پر ہے خلاصہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن غسل کرنا ثابت ہے

ایسے ہی مساوک کرنا اور خوشبو لگانا ثابت ہے۔ حضرت سہارنپوریؒ نے لکھا ہے کہ مسلم شریف کی روایت میں مَا قَدَّرَ عَلَيْهِ کے الفاظ ہیں جس کی تفسیر میں علامہ نوویؒ قاضی صاحب کا قول نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا۔ اس سے کثرت مراد ہے یعنی جتنی زیادہ میسر ہو اتنی زیادہ لگائے (مگر بکیر نے) (روایت بیان کرتے ہوئے) عبدالرحمن کا ذکر نہیں کیا ہے (یعنی سعید بن ابی ہلال اور بکیر اس حدیث کی سند و متن میں موافق ہیں مگر بکیر نے سعید بن ابی ہلال کی سند و متن میں کچھ مخالفت کی ہے۔ سند میں تو یہ مخالفت کی کہ اپنی روایت میں عبدالرحمن بن سعید کا ذکر نہیں کیا۔ اور متن حدیث میں مخالفت یہ ہے کہ) اور فرمایا خوشبو لگانے کے سلسلہ میں اگرچہ عورت (ہی) کی خوشبو میں سے ہو۔ (واضح رہے کہ عورت کی خوشبو مرد کے لئے مکروہ ہے مگر ضرورت اور دوسری خوشبو نہ ہونے کی وجہ سے اسکو مباح قرار دیا گیا ہے قاضی عیاضؒ نے فرمایا کہ اس جملہ سے خوشبو کے لگانے کی تاکید معلوم ہوتی ہے یعنی خوشبو کا استعمال کرنا امر تاکیدی ہے اور یہی قول امام ابوداؤدؒ کے نزدیک بھی اقرب واضح معلوم ہوتا ہے)۔ (واللہ اعلم)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۴)

- ۱۔ محمد بن سلمة:۔ یہ محمد بن سلمة المرادي، أبو الحارث المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔
- ۲۔ ابن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب بن مسلم القرشي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔
- ۳۔ عمرو بن الحارث:۔ یہ عمرو بن الحارث بن یعقوب الأنصاري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۰)۔

۴۔ سعید بن أبي هلال:۔ یہ سعید بن أبي هلال الليثي، أبو العلاء المصري ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ صدوق راوی ہیں۔ اور میں نے ابن حزم کے علاوہ کسی اور کی طرف سے ان کی تضعیف میں تصدیق نہیں پائی۔ مگر الساجی نے امام احمدؒ کا قول ان کے اختلاط کا شکار

ہونے کے بارے میں نقل کیا ہے۔ اور خود ان کا رجحان بلکہ قول یہ ہے کہ یہ صدوق راوی ہیں۔ بہر حال یہ صدوق راوی ہیں اور ایک سو پینتیس ہجری ۱۳۵ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۵۔ بکیر بن عبد اللہ الأشج:۔ یہ بکیر بن عبد اللہ بن الأشج القرشی، ابو عبد اللہ یا ابو یوسف المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۰)۔

۶۔ ابوبکر بن المنکدر:۔ یہ ابوبکر بن المنکدر بن عبد اللہ التیمی، المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقہ میں آپ کا شمار ہے۔ نیز یہ اپنے بھائی محمد بن المنکدر سے عمر میں بڑے ہیں۔

۷۔ عمرو بن سلیم الزرقی:۔ یہ عمرو بن سلیم بن خلدة الأنصاری، الزرقی ہیں ثقافت تابعین میں سے ہیں وفات ایک سو چار ہجری ۱۰۴ھ میں ہوئی۔ ایک قول ان کے لئے رؤیت نبی ﷺ حاصل ہونے کا بھی ہے۔

۸۔ عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري:۔ یہ عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري، سعد بن مالک، الأنصاری، أبو حفص یا أبو محمد الخزر جی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ قرار دیتے ہوئے تیسرے طبقہ میں شمار کیا ہے اور وفات ایک سو بارہ ہجری ۱۱۲ھ میں نقل کی ہے اور عمر ستر (۷۷) سال بتائی ہے۔

۹۔ أبیه:۔ آپ عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري ہیں۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۱۰۔ عبد الرحمن:۔ یہ عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۸) پر۔

الحديث ۳۴۵۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْجَرَجَرِيُّ حَبِيْ أَخْبَرَنَا ابْنُ

الْمُبَارَكِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِي حَسَّانُ بْنُ عَطِيَّةَ حَدَّثَنِي أَبُو الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيُّ حَدَّثَنِي أَوْسُ بْنُ أَوْسٍ الثَّقَفِيُّ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاعْتَسَلَ ثُمَّ بَكَرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ، كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۵:- فرمایا امام الوداؤد نے کہ ہم سے محمد بن حاتم الجرجانی حسی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہمیں ابن المبارک نے اوزاعی سے نقل کرتے ہوئے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے حسان بن عطیہ نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے ابو الاشعث الصنعانی نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ مجھ سے اوس بن اوس الثقفی نے بیان کیا یہ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرائے اور (خود) غسل کرے (واضح رہے کہ حدیث شریف کے اس جملہ یعنی مَنْ غَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاعْتَسَلَ کے بارے میں مختلف اقوال ہیں مثلاً ایک قول یہ ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن نماز کے لئے نکلنے سے پہلے اپنی بیوی سے جماع کرے کیونکہ جب یہ اس سے جماع کرے گا تو وہ غسل کی محتاج ہو جائے گی اسی قول کو ابن خزیمہ نے اختیار کیا ہے اور لکھا ہے کہ اس کی وجہ یہ کہ جب یہ اپنی بیوی سے جماع کر چکے گا تو راستہ میں اپنی نگاہوں کو نیچی کر کے چلے گا چونکہ اس وقت شہوت کم ہو چکی ہوگی تو دوسری مشتہات کی طرف نہ دیکھے گا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ یہ لفظ غسل تخفیف و تشدید دونوں طرح استعمال ہوتا ہے کہا جاتا ہے غسل الرجل امرأته:- جب آدمی اپنی عورت سے جماع کرے۔ اور بعض حضرات نے کہا ہے کہ اس کے معنی ہیں غَسَلَ غیرہ و اغتسل هو:- یعنی خود غسل کرے اور بیوی کو بذریعہ جماع غسل کرائے یہ قول بھی پہلے ہی قول کی طرح ہے۔ تیسرا قول یہ ہے کہ پہلے والے غسل سے مراد اعضاء وضو کو دھونا ہے پھر جمعہ کا غسل کرنا ہے۔ چوتھا قول یہ ہے کہ دونوں کے ایک ہی معنی ہیں صرف تکرار تاکید غسل کے لئے لائی گئی ہے، پانچواں قول یہ ہے کہ غسل کی تشدید مبالغہ کے لئے ہے تعدیہ کے

لئے نہیں اور اس کے معنی ہیں خاص کر سر کو دھونا اس لئے کہ اہل عرب سر کو دھونے سے کتراتے تھے اور ایک قسم کی کلفت محسوس کرتے تھے اس وجہ سے سر کے ذکر کو خاص طور سے ذکر کیا ہے اور اغتسل کے معنی ہیں پورے جسم کا غسل کرنا یہی مذہب مکحول کا ہے اور اسی کی آگے آنے والی روایت بھی تائید کرتی ہے) اور صبح جلدی جائے ((نماز جمعہ کے لئے یا جامع مسجد کو۔ ابن الانباری نے کہا بگھر کے معنی ہیں کہ نماز کے لئے نکلنے سے قبل صدقہ کرے اور دلیل میں بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ الْبَلَاءَ لَا تَخْطِي الصَّدَقَةَ کو پیش کیا ہے)۔ اور صبح ہی کو (مسجد) آجائے (اور کرے وہ کام جو صبح جلدی آنے والے کرتے ہیں جیسے نماز و تلاوت تسبیح وغیرہ۔ بعض حضرات نے اس ابتک کر کے معنی میں لکھا ہے کہ اوّل خطبہ کو پالے یعنی خطبہ شروع ہونے سے پہلے مسجد کو پہنچ جائے تیسرا قول یہ بھی ہے کہ دونوں بگھر و ابتگھر ایک ہی معنی میں ہیں صرف تاکید کے لئے مکرر لائے گئے ہیں)۔ اور پیدل چل کر جائے اور سواری پر سوار نہ ہو (چونکہ پیدل چل کر جانا خشوع کے قریب کرتا ہے واضح ہو کہ یہ حکم جب ہے جب عذر نہ ہو اگر عذر ہو تو سوار ہونے میں کوئی حرج نہیں ہے نیز یہ حکم نماز کے لئے جانے میں ہے واپسی میں سوار ہو کر آنے میں کوئی حرج نہیں ہے چونکہ عبادت مکمل ہو چکی ہے اور وَلَمْ يَرْكَبْ۔ کا جملہ تاکید کے لئے ہے کہ پورا راستہ پیدل جائے سوار نہ ہو)۔ اور امام کے قریب بیٹھے اور سنے (یعنی امام کے قریب جا کر بیٹھے اور خطبہ سنے اس روایت میں دونوں چیزوں کا ذکر آگیا ہے امام کے قریب ہونے کا اور سننے کا اگر امام کے قریب نہ ہوا اور خطبہ سنایا قریب تو بیٹھا مگر خطبہ نہ سنا تو اس اجر کا مستحق نہ ہوگا چونکہ یہ اجر دونوں چیزوں پر عمل کرنے سے مرتب ہے اور دونوں چیزیں لازم ہیں)۔ اور بات نہ کرے تو اس شخص کے لئے ہر قدم کے بدلہ میں ایک سال کا عمل ہوگا یعنی اس سال کے (دنوں کے) روزوں کا اور اس سال کی (راتوں کے) قیام کا (یعنی نماز پڑھتے رہنے کا) اجر و ثواب ہوگا۔

(ف)۔ ضروری وضاحت۔ خطبہ کے درمیان بات کرنا حرام ہے یا مکروہ تنزیہی ہے



اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے (امام اعظم ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ اور جمہور کا قول یہ ہے کہ امام کے منبر پر پہنچ جانے کے بعد کلام و سلام اور ہر لغو کام حرام ہے احادیث صحیحہ کا یہی تقاضہ بھی ہے۔ (۲) حضرت امام شافعیؒ اور آپ کے ہمنوا حضرات کے نزدیک درمیان خطبہ کلام کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۵)

۱۔ محمد بن حاتم الجرجرائی:۔ یہ محمد بن حاتم بن یونس الجرجرائی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۱۲)۔

۲۔ ابن المبارک:۔ آپ عبد اللہ بن المبارک مشہور محدث و امام فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۳۔ الأوزاعي:۔ یہ عبد الرحمن بن عمرو بن أبي عمرو، الشامي، أبو عمرو الأوزاعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۴۔ حسان بن عطية:۔ یہ حسان بن عطية المحاربي، أبو بكر الدمشقي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳۵)۔

۵۔ أبو الأشعث الصنعاني:۔ یہ شراحيل بن آدة (بالمدة وتخفيف الدال) أبو الأشعث الصنعاني ہیں، کہا جاتا ہے کہ آدة ان کے والد کے دادا کا نام ہے اور یہ شراحيل بن شرحبيل بن كليب بن آدة ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ دوسرے طبقہ میں شمار ہوتے ہیں فتح دمشق میں شہید ہوئے۔

۶۔ أوس بن أوس:۔ آپؒ أوس بن أوس الثقفي، الصحابيؓ ہیں آپؒ دمشق میں قیام پذیر ہو گئے تھے اور تا وفات وہیں مقیم رہے نبی کریم ﷺ سے جمعہ کے غسل کے سلسلہ میں ہی ان سے روایت مروی ہے۔

الحديث ۳۴۶- حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هَلَالٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ نُسَيْبٍ عَنْ أَوْسِ الثَّقَفِيِّ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ غَسَلَ رَأْسَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ)) ثُمَّ سَاقَ نَحْوَهُ.

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۶:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے قتیبہ بن سعید نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں لیث نے خبر دی وہ خالد بن یزید سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن ابی ہلال سے وہ عبادہ بن نسی سے وہ اوس الثقفی سے وہ نسی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کے دن اپنا سر دھویا اور غسل کیا، پھر بیان کیا (عبادہ نے یا قتیبہ نے) اسی سابقہ حدیث نمبر (۳۴۵) کی طرح ( واضح رہے کہ امام ابوداؤد اس عبادہ والی روایت کو لا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ پہلی روایت میں جواب والا شعث نے روایت کی ہے اس میں غَسَلَ یعنی پہلا والا لفظ سر دھلنے کے معنی میں ہے۔ اور ساق کا فاعل عبادہ ہی ہیں لیکن یہ بھی ممکن ہے کہ قتیبہ ہوں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۶)

- ۱- قتیبة بن سعید:- یہ قتیبة بن سعید الثقفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵)۔
- ۲- الليث بن سعد الفهمي، أبو الحارث المصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۸)۔

۳- خالد بن یزید:- یہ خالد بن یزید الجُمَحِي، ويقال السَّكْسَكِي، أبو عبد الرحيم المصري ہیں، ثقہ اور فقیہ ہیں۔ چھٹے طبقہ میں شمار ہے وفات ایک سو انتالیس ہجری ۱۳۹ھ میں ہوئی۔

۴- سعید بن ابی ہلال:- یہ سعید بن ابی ہلال اللیثی، أبو العلاء المصري ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۳۴۴)۔

۵۔ عبادۃ بن نسی: یہ عبادۃ بن نسی الکندی، ابو عمرو الشامی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۸)۔

۶۔ اوس الثقفیؓ: آپؓ اوس بن ابي اوس الثقفی، الصحابی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴۵)۔

الحديث ۳۴۷/ - حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْمِصْرِيُّانِ قَالَ أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ ابْنُ أَبِي عَقِيلٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ - يَعْنِي ابْنَ زَيْدٍ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَسَّ مِنْ طِيبٍ امْرَأَتَهُ - إِنْ كَانَ لَهَا - وَلَبَسَ مِنْ صَالِحِ ثِيَابِهِ ثُمَّ لَمْ يَتَخَطَّ رِقَابَ النَّاسِ وَلَمْ يَلُغْ عِنْدَ الْمُوَعِظَةِ، كَانَتْ كَفَّارَةً لِمَا بَيْنَهُمَا، وَمَنْ لَعَا وَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ كَانَتْ لَهُ ظُهُراً)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۷: - امام البوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے ابن ابی عقیل اور محمد بن سلمہ (دونوں) مصری نے بیان کیا ان دونوں نے کہا ہم کو ابن وہب نے خبر دی۔ ابن ابی عقیل نے کہا کہ (ابن وہب نے حدیث بیان کرتے وقت) کہا کہ مجھ کو خبر دی اسامہ یعنی اسامہ بن زید نے (یعنی ابن ابی عقیل نے کہا کہ ابن وہب نے اسامہ بن زید سے بلفظ اخبار حدیث نقل کی۔ شاید کہ محمد بن سلمہ نے بلفظ عَنْ نقل کی ہوگی اسی وجہ سے یہ اس عبارت سے یہ وضاحت کرنا چاہتے ہیں کہ ابن وہب نے کہا کہ مجھ کو اسامہ بن زید نے خبر دی ہے میں اسامہ سے عنعنہ کے طریق پر نہیں نقل کرتا ہوں) (اسامہ بن زید) عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے والد (یعنی شعیب بن محمد) سے وہ عبد اللہ بن عمرو بن

العاص سے وہ نبی کریم ﷺ سے یہ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور اپنی عورت کی خوشبو میں سے لگاوے اگر اس کی عورت کے پاس (خوشبو) ہو اور اپنے کپڑوں میں سے اچھا (یعنی نظافت کے اعتبار سے عمدہ) کپڑا پہنے، پھر نہ پھاندے لوگوں کی گردنوں کو (یعنی پھر مسجد کو جائے اور مسجد میں جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے لوگوں کو پھاند کر آگے جانے کی کوشش نہ کرے) اور خطبہ کے وقت کوئی لغو (کام بیات) نہ کرے (تو اس کا یہ عمل) کفارہ ہوگا ان چیزوں کے لئے جو ان دونوں کے درمیان ہیں (یعنی اس کا غسل کرنا خوشبو لگانا اور مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا وغیرہ اعمال دونوں جمعوں کے درمیان میں کئے ہوئے گناہوں کے لئے کفارہ ہوں گے یعنی اس جمعہ سے اس پہلے والے جمعہ تک کہ گناہ معاف ہو جائیں گے) اور جو شخص لغو کام کرے اور لوگوں کی گردنوں کو پھاندے تو اس کے لئے ظہر ہوگی (یعنی جو شخص لوگوں کو پھاند کر آگے جائے اور خطبہ کے وقت لغویات میں لگے تو اس کو یہ اجر و ثواب نہیں ملے گا یعنی نہ اس کو ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور نہ اس کے دونوں جمعوں کے درمیانی گناہوں کے لئے کفارہ ہوگا بلکہ ظہر کی نماز کا ثواب حاصل ہوگا)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۷)

۱۔ ابن ابی عقیل :- یہ احمد بن ابی عقیل المصري ہیں۔ جیسا کہ حافظ نے تہذیب التہذیب میں فرمایا ہے۔ یہ ابن وہب سے اور ان سے امام البوداؤدؒ بھی روایت کرتے ہیں۔ ابن خلفون نے ان کو امام البوداؤدؒ کے شیوخ میں شمار کیا ہے۔ اور حضرت سہارنپوریؒ نے فرمایا کہ کسی نے ان کی جرح و تعدیل کے بارے میں تعرض نہیں کیا ہے، نیز بذل المجہود کے حاشیہ پر بھی ابن رسلان کے حوالہ سے ان کا نام عبدالغنی بن رفاعہ بن ابی عقیل لکھا گیا ہے۔ نیز تقریب میں حافظؒ نے ان کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔ اور علامہ ذہبیؒ نے الکشف میں اور علامہ خزرجیؒ نے خلاصہ میں ان کا نام عبدالغنی بن رفاعہ بن ابی عقیل ہی ذکر کیا ہے۔ (واللہ اعلم)۔

۲۔ محمد بن سلمۃ المصري :- یہ محمد بن سلمۃ المرادی، المصري ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۵)۔

۳۔ ابن وہب :- یہ عبداللہ بن وہب بن مسلم القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۰۲)۔  
۴۔ ابن ابی عقیل :- ان کے لئے دیکھیں اسی حدیث میں نمبر (۱) پر۔

۵۔ أسامة بن زيد :- یہ أسامة بن زيد اللیثی، أبو زيد المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث  
نمبر (۷۸)۔

۶۔ عمرو بن شعيب :- یہ عمرو بن شعيب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن  
العاص القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۵)۔

۷۔ أبیه :- یہ عمرو کے والد شعيب بن محمد بن عبداللہ بن عمرو بن العاص  
القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۵)۔

۸۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص :- آپ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث  
نمبر (۳۷)۔

الحديث ۳۴۸۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشْرٍ  
أَخْبَرَنَا زَكْرِيَّا أَخْبَرَنَا مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيبٍ الْعَنْزِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا حَدَّثَتْهُ: ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْتَسِلُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ  
الْجَنَابَةِ وَيَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمِنْ الْحِجَامَةِ وَمِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۸ :- امام البوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے  
بیان کیا وہ کہتے ہیں کہ ہمیں محمد بن بشر نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں زکریا نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں

مصعب بن شبہ نے طلق بن حبیب عنزی سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ عبداللہ بن الزبیر سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں یہ کہ انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ چار چیزوں کی وجہ سے غسل فرمایا کرتے تھے (۱) جنابت کی وجہ سے (۲) جمعہ کی وجہ سے (۳) حجامت کی وجہ سے (۴) میت کو غسل دینے کی وجہ سے۔ (علامہ سندھیؒ نے كَانَ يَغْتَسِلُ کی تشریح فرماتے ہوئے کہا کہ اَيَّ كَانَ يَأْمُرُ بِالْغُسْلِ مِنْ اَرْبَعٍ کیونکہ آپ ﷺ سے اپنے ہاتھ سے میت کو غسل دینا ثابت ہی نہیں ہے بہر حال جنابت کا غسل تو بالاتفاق واجب ہے رہا جمعہ کا غسل تو اس کو کرنے کی دلیل سابق میں آ ہی چکی ہے۔ اور حجامت کی وجہ سے غسل حجامت کی اذیت و گندگی کو دور کرنے کی وجہ سے تھا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۸)

۱۔ عثمان بن ابی شیبہ:- یہ عثمان بن محمد بن ابی شیبہ العبسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ محمد بن بشر:- یہ محمد بن بشر بن الفرافصة العبدي، أبو عبد اللہ الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۷)۔

۳۔ زکریا:- یہ زکریا بن ابی زائدة الهمداني ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۴۔ مُصعب بن شیبہ:- یہ مُصعب بن شیبہ بن جبیر العبدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۲)۔

۵۔ طلق بن حبیب العنزي:- یہ طلق (بسکون اللام) ابن حبیب العنزي البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۲)۔

۶۔ عبد اللہ بن الزبیر:- یہ عبد اللہ بن الزبیر بن العوام القرشي، الأسدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۲)۔

۷۔ عائشہ: آپؓ عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث ۳۴۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا مَرْوَانُ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حَوْشَبٍ، قَالَ: سَأَلْتُ مَكْحُولًا عَنْ هَذَا الْقَوْلِ: ((غَسَلَ وَاغْتَسَلَ، فَقَالَ: غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۴۹:۔ امام البوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے محمود بن خالد دمشقی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو مروان نے خبر دی انہوں نے کہا ہمیں علی بن حوشب نے خبر دی یہ کہ انہوں نے کہا کہ میں نے مکحول سے اس قول غَسَلَ وَاغْتَسَلَ کے بارے میں پوچھا (یعنی اس کے معنی کے بارے میں سوال کیا) تو انہوں نے (یعنی مکحول نے معنی بتاتے ہوئے) کہا کہ (اس کے معنی ہیں) سر کو دھونا اور (سارے) بدن کو دھونا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۴۹)

۱۔ محمود بن خالد الدمشقی:۔ یہ محمود بن خالد بن ابی خالد السلمی، أبو علی الدمشقی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔

۲۔ مروان:۔ یہ مروان بن محمد بن حسان الأسدی، الطاطری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۱۲)۔

۳۔ علی بن حوشب:۔ یہ علی بن حوشب (بفتح اولہ وسكون الواو) الفزاری، أبو سلیمان الدمشقی ہیں، حافظ نے ان کے بارے میں لا بأس بہ لکھا ہے اور آٹھویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے اور عجلی نے ثقہ کہا ہے اور ابن حبان نے بھی ثقافت میں ذکر کیا ہے۔

۴۔ مکحول:۔ یہ مکحول الشامی، أبو عبد اللہ یا أبو یوب یا أبو مسلم الفقیہ

الدمشقی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸۱)۔

الحديث / ۳۵۰۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو مُسَهَّرٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، فِي غَسَلٍ وَاغْتَسَلٍ قَالَ قَالَ سَعِيدٌ: ((غَسَلَ رَأْسَهُ وَغَسَلَ جَسَدَهُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۵۰:- امام البوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے محمد بن الولید دمشقی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں ابو مسہر نے سعید بن عبد العزیز سے نقل کرتے ہوئے خبر دی غَسَلَ وَاغْتَسَلَ کے (معنی کے) بارے میں۔ (ابو مسہر نے) کہا کہ سعید (ابن عبد العزیز نے) کہا کہ (اس کے معنی ہیں) اپنے سر کو دھوئے اور (پھر) اپنے پورے جسم کو دھوئے۔ (یعنی بالکل مکحول ہی کی طرح معنی بیان کئے ایسے ہی امام ترمذیؒ نے بھی عبد اللہ بن مبارک سے نقل کیا ہے۔ لیکن کعب نے معنی بیان کرتے ہوئے کہا کہ اس کے معنی ہیں کہ خود غسل کرے اور اپنی بیوی کو بھی غسل کرائے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵۰)

۱۔ محمد بن الولید الدمشقی:- یہ محمد بن الولید بن ہبیرۃ الهاشمی، أبو ہبیرۃ الدمشقی، القلانسی، ہیں۔ حافظؒ نے ان کو صدوق لکھا ہے اور گیارہویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات دو سو چھیاسی ہجری ۲۸۶ھ لکھا ہے۔ اور ابن معین، ابو حاتم، اور عجل نے بھی صدوق کہا ہے۔

۲۔ أبو مسہر:- یہ عبد الأعلیٰ بن مسہر الغسانیؒ ابو مسہر الدمشقیؒ ہیں۔ حافظؒ نے انکو ثقہ فاضل راوی لکھ کر دسویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے وفات بہ عمر ۷۸ سال ۲۱۸ھ میں لکھی ہے۔

۳۔ سعید بن عبد العزیز:- یہ سعید بن عبد العزیز بن أبی یحیٰ التَّنُوخِی،



أبو محمد، ويقال أبو عبد العزيز الدمشقي ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں ”ثقة، إمام“ لکھا ہے لیکن آخر میں یہ بھی نقل کیا ہے کہ آخر عمر میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور ساتویں طبقے میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ایک سو سترھ ہجری ۱۶۷ھ یا کچھ اس کے بعد لکھا ہے۔ اور عجلی، ابوحاتم، اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔

الحديث ۱/ ۳۵۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُسْلِمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ السَّمَانِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَدَنَهُ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَا قَرَّبَ بَيْضَةً، فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۵۱:- امام البوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے امام مالک سے نقل کرتے ہوئے بیان کیا وہ سُمی سے وہ ابوصالح السمان سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے (یعنی) جنابت کا غسل پھر (اول حصہ میں) جائے (نماز جمعہ کے لئے) تو گویا کہ اس شخص نے تقرب حاصل کیا ایک بدنہ (صدقہ) کر کے (یعنی اللہ کی راہ میں ایک اونٹ صدقہ کرنے کا ثواب حاصل ہوگا) اور جو شخص دوسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے ایک گائے کے ذریعہ تقرب حاصل کیا (یعنی گائے صدقہ کرنے کا ثواب حاصل کیا) اور جو شخص تیسری ساعت میں گیا تو اس نے گویا ایک مینڈھ کی قربانی کی (یعنی مینڈھ یا بدنہ صدقہ کرنے کا

ثواب حاصل کیا) اور جو شخص چوتھی ساعت میں گیا تو اس نے ایک مرغی کے ذریعہ تقرب حاصل کیا اور جو شخص پانچویں ساعت میں گیا تو اس نے گویا ایک اٹڈے کے ذریعہ تقرب حاصل کیا۔ پس جب امام صاحب نکل آئیں (یعنی خطبہ دینے کے لئے امام صاحب منبر پر آجائیں تو) فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں ذکر (یعنی خطبہ اور اس خطبہ کی نصائح اور) ذکر کو سنتے ہیں۔

واضح رہے کہ اس حدیث کو لیکر علامہ ماوردی نے کہا کہ امام صاحب کو جمعہ کے لئے صبح ہی نکلنا مستحب نہیں ہے بلکہ خطبہ دینے کے وقت حاضر ہوں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵۱)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمة:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب القعنبي الحارثی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ مالک:۔ یہ امام مالک بن انس الأصبھي مشہور امام فقہ ہیں دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ سُمَي:۔ یہ سُمَي مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث ہیں دیکھیں حدیث (۳۰۱)۔

۴۔ أبو صالح السَّمان:۔ یہ أبو صالح السَّمان الزَّيات ذکوان المدنی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۵۔ أبو هريرة:۔ آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

### (۱۳۰) بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

یہ باب ہے ان لوگوں کے (اقوال کے) بیان میں جنہوں نے جمعہ کے دن غسل نہ کرنے کی اجازت دی ہے۔ (یعنی جمعہ کے دن غسل نہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے) (۱۳۰)

الحديث ۳۵۲۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ

سَعِيدٌ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كَانَ النَّاسُ مُهَانَ أَنْفُسِهِمْ فَيَرُوحُونَ إِلَى الْجُمُعَةِ بِهِيَّتِهِمْ، فَقِيلَ لَهُمْ لَوْ اغْتَسَلْتُمْ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۵۲:- امام البوداؤدؒ نے فرمایا کہ ہم سے مسدّد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہمیں حماد بن زید نے خبر دی وہ سحیٰ بن سعید سے روایت کرتے ہیں وہ عمرہ سے وہ عائشہؓ سے روایت کرتی ہیں کہ انہوں نے (یعنی عائشہؓ نے) کہا کہ۔ لوگ اپنے ہاتھ سے محنت و مزدوری کیا کرتے تھے (یعنی صحابہ کرامؓ محنت و مشقت کا کام اپنے ہاتھ سے ہی کیا کرتے تھے چونکہ ان کے پاس غلام و خادم نہیں تھے کہ ہاتھ بٹاتے) پھر ایسے ہی جمعہ کی نماز کے لئے اپنی اسی بیعت پر چلے جاتے تو ان سے کہا گیا کہ کاش تم غسل کر لیتے۔

(ف) (یعنی صحابہ کرامؓ محنت کا کام کرتے تھے اور اُون وغیرہ کا موٹا لباس پہنے رہتے تھے محنت کی وجہ سے پسینہ نکل کر بدبو پیدا کر دیتا تھا پھر وہ اسی بدبو کی حالت میں مسجد کو نماز جمعہ کے لئے جاتے تھے تو تعفن کی وجہ سے لوگوں کو اذیت ہوتی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے ان تمام صحابہ کرامؓ سے فرمایا کہ کاش تم غسل کر لیتے تو لوگوں کو اذیت نہ ہوتی۔ مذکورہ حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا بطریق امر حکم نہ دینا نیز صحابہ کرامؓ جیسی محنت نہ کرنے کی وجہ سے ویسی حالت نہ ہونا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جمعہ کا غسل ضروری نہیں ہے بلکہ اس کے حکم میں رخصت ہے۔ (واللہ اعلم)

### تعارف رجال حدیث (۳۵۲)

- ۱۔ مسدّد:- یہ مسدّد بن مسرہد البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔
- ۲۔ حماد بن زید:- یہ حماد بن زید بن درہم الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴)۔
- ۳۔ یحییٰ بن سعید:- یہ یحییٰ بن سعید الأنصاری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۴۔ عمرہ:- یہ عمرہ بنت عبدالرحمن بن سعد بن زرارۃ الأنصاریہ ہیں۔ دیکھیں  
حدیث نمبر (۲۸۱)۔

۵۔ عائشہ:- آپؓ ام المؤمنین عائشہ صدیقہؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث ۳/ ۳۵۳۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ \_ يَعْنِي  
ابْنَ مُحَمَّدٍ \_ عَنْ عَمْرِو بْنِ أَبِي عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ: (( أَنَّ أَنَسًا مِنْ أَهْلِ  
الْعِرَاقِ جَاؤُوا فَقَالُوا: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَتَرَى الْغُسْلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبًا؟ قَالَ: لَا.  
وَلَكِنَّهُ أَطْهَرُ وَخَيْرٌ لِمَنْ اغْتَسَلَ وَمَنْ لَمْ يَغْتَسِلْ فَلَيْسَ عَلَيْهِ بِوَاجِبٍ،  
وَسَأَخْبِرُكُمْ كَيْفَ بَدَأَ الْغُسْلُ: كَانَ النَّاسُ مَجْهُودِينَ، يَلْبَسُونَ الصُّوفَ  
وَيَعْمَلُونَ عَلَى ظُهُورِهِمْ، وَكَانَ مَسْجِدُهُمْ ضِيقًا مُقَارِبَ السَّقْفِ، إِنَّمَا هُوَ  
عَرِيشٌ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَعَرِقَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ  
الصُّوفِ حَتَّى تَارَتْ مِنْهُمْ رِيَاحٌ آذَى بِذَلِكَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، فَلَمَّا وَجَدَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الرِّيحَ قَالَ: (( أَتَيْهَا النَّاسُ إِذَا كَانَ هَذَا الْيَوْمُ فَاغْتَسِلُوا  
وَلِيَمْسَ أَحَدُكُمْ أَفْضَلَ مَا يَجِدُ مِنْ دُهْنِهِ وَطِيبِهِ)). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ثُمَّ جَاءَ اللَّهُ  
تَعَالَى بِالْخَيْرِ وَلَبَسُوا غَيْرَ الصُّوفِ وَكَفُّوا الْعَمَلَ وَوَسَّعَ مَسْجِدَهُمْ وَذَهَبَ  
بَعْضُ الَّذِي كَانَ يُؤْذِي بَعْضَهُمْ بَعْضًا مِنَ الْعَرِقِ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۵۳:- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے عبداللہ بن مسلمہ نے بیان  
کیا انہوں نے کہا ہمیں عبدالعزیز یعنی ابن محمد نے عمرو بن ابی عمرو سے نقل کرتے ہوئے خبر دی وہ عکرمہ

سے روایت کرتے ہیں کہ چند لوگ عراق والوں میں سے آئے (یعنی عرب کے جس وقت ابن عباسؓ بصرہ کے والی تھے اس وقت آئے تو) کہا ان لوگوں نے کہ اے ابن عباسؓ کیا آپ جمعہ کے دن غسل کرنے کو واجب خیال کرتے ہیں (یعنی کیا جمعہ کا غسل آپ کے نزدیک واجب ہے کہ اس کے ترک کرنے کی وجہ سے آدمی گنہگار ہوگا۔) تو (جواب دیتے ہوئے ابن عباسؓ نے) کہا کہ لا (یعنی نہیں واجب نہیں ہے) لیکن وہ زیادہ پاک کرنے والا ہے اور بہتر ہے اس شخص کے لئے جس نے غسل کیا اور جس نے غسل نہیں کیا پس اس کے اوپر واجب نہیں ہے (یعنی جس نے جمعہ کے دن غسل کر لیا تو اس کا غسل کرنا اس کے بدن کی مکمل تطہیر اور نظافت کے لئے بہتر ہوگا اور اگر کوئی غسل نہ کرے تو اس کے لئے کوئی حرج نہیں ہے چونکہ غسل کرنا واجب نہیں ہے) اور میں تمکو خبر دوں کہ کیسے غسل شروع ہوا (یعنی اس کے واجب ہونے کی وجہ بتاؤں) ہوا یہ تھا کہ لوگ محنت و مشقت کا کام کرتے تھے اور اُن پہنا کرتے تھے اور اپنی پیٹھوں پر (مال وغیرہ لاد کر) کام کرتے تھے اور ان کی مسجدیں تنگ تھیں نیچی چھت والی گویا کہ وہ جھوپڑی تھیں۔ (یعنی غسل کے شروع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام تنگ کنی معاش کی وجہ سے نیز خادم وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے اپنی روزی کو حاصل کرنے کے لئے بہت محنت کیا کرتے تھے اور ان کی مسجدیں بھی اس وقت بہت تنگ تھیں یعنی لمبائی و چوڑائی بھی بہت کم تھی یعنی کل ساٹھ بائی ستر (60/70) ذراع تھی اور تین دروازے تھے اور اونچائی بھی بہت کم تھی صرف ایک آدمی کے قد سے بالشت بھر زیادہ تھی۔ پھر عمر فاروقؓ کی خلافت میں کچھ توسیع ہوئی اسی طرح حضرت عثمانؓ کے زمانہ میں ہوئی یہاں تک کہ اب بہت وسیع ہو گئی ہے۔ (بہر حال مسجد بہت تنگ تھی) پس (ایک دن) رسول اللہ ﷺ سخت گرمی کے دن میں نکلے (مسجد کی طرف) اور لوگوں نے پسینہ بہایا اپنے کمبلوں میں یہاں تک کہ جب ان لوگوں سے بدبو پھیلی تو اس (پسینہ) کے ذریعہ سے بعض نے بعض لوگوں کو تکلیف پہونچائی۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے اس بدبو کو محسوس کیا (تو) ارشاد فرمایا کہ اے لوگوں جب یہ دن (یعنی جمعہ کا دن) ہو تو غسل کر لیا کرو، اور چاہئے کہ

لگائے تم میں سے ہر ایک اپنے پاس موجود میسر تیل و خوشبو میں سے سب سے اچھا (یعنی مسجد کی تنگی کی بناء پر لوگوں کے ہجوم کی وجہ سے لوگوں کو پسینہ آتا تھا جس کی وجہ سے سب کو تکلیف ہوتی تھی تو آپ ﷺ نے جمعہ کے دن غسل کرنے اور تیل و خوشبو لگانے کا حکم فرمایا تھا) ابن عباسؓ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ نے بہتری دی (یعنی کچھ عرصہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی حالت بدل دی اور خادم، مال اور کپڑے سب کچھ عطا کر دیا) اور پہننے لگے وہ لوگ کھل کے علاوہ (یعنی اونی کپڑوں کے علاوہ روئی وغیرہ کے بنے ہوئے کپڑے پہننے لگے) اور محنت کرنے سے روک دئے گئے (چونکہ اب خدام محنت کا کام کرتے تھے) اور ان کی مسجد بھی کشادہ کر دی گئی اور پسینہ کی وجہ سے جو ایک دوسرے کو تکلیف دے رہے تھے وہ بھی زائل و ختم ہو گئی۔

(ف) حضرت ابن عباسؓ کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن غسل کرنے کا حکم ایک علت پر مبنی تھا اور جب وہ علت جاتی رہی تو غسل کرنے کا حکم بھی جو جو بی تھا وہ بھی ختم ہو گیا۔ کذا قال الطحاوی وابن رسلان۔ واضح رہے کہ جمعہ کے غسل کے سلسلہ میں جن صحابہ کرامؓ کی روایات منقول ہیں ان میں سے ایک آپؐ بھی ہیں اور آپؐ نے صاف صاف بیان کر دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے امت پر جو غسل کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا وہ ایسا واجبی نہ تھا کہ اس کا ترک کرنا ممنوع ہو یا بہ الفاظ دیگر اس غسل کا ترک کرنا جائز نہ ہو، بلکہ آپ ﷺ نے ان حضرات کو جو حکم دیا تھا وہ امر مندوبی تھا تاکہ بعض لوگوں کی بدبو کی وجہ سے دوسرے لوگوں کو تکلیف نہ ہو جیسا کہ حضرت عائشہؓ کی روایت کے الفاظ لَوْ اَعْتَسَلْتُمْ اِیْ پردالالت کرتے ہیں یعنی تم کو غسل کر لینا چاہئے۔ یعنی غسل کرنا ضروری نہیں ہے مگر کر لیتے تو اچھا تھا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵۳)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمة :- یہ عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب القعنبي الحارثي ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ عبدالعزیز بن محمد:۔ یہ عبدالعزیز بن محمد الدراوردی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۳۔ عمرو بن ابی عمرو:۔ یہ عمرو بن ابی عمرو، میسرۃ مولیٰ عبدالمطلب بن عبد اللہ بن حنطب المخزومی، ابو عثمان المدنی ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں مگر کبھی کبھی وہم ہو جاتا تھا۔ اور پانچویں طبقے میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ایک سو پچاس ہجری ۱۵۵ھ کے کچھ بعد نقل فرمایا ہے۔ اور امام احمد اور ابو حاتم نے ان کے بارے میں لا بأس بہ اور ابن معین نے ضعیف لیس بالقوی لکھا ہے۔ نیز ابن حبان نے بھی ثقات میں ذکر کرتے ہوئے رُبَّمَا أَخْطَأَ یَعْتَبَرُ حدیثہ من روایۃ الثقات عنہ کہا ہے۔

۴۔ عکرمۃ:۔ یہ عکرمۃ البربری، ابو عبد اللہ المدنی، حضرت ابن عباسؓ کے آزاد کردہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۵۔ ابن عباسؓ:۔ آپؓ مشور صحابی رسول ﷺ عبد اللہ بن عباسؓ ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

الحديث / ۳۵۴۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ أَخْبَرَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ، قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ((مَنْ تَوَضَّأَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَبِهَا وَنِعَمْتُ، وَمَنْ اغْتَسَلَ فَهُوَ أَفْضَلُ)).

ترجمہ حدیث نمبر ۳۵۴:۔ امام البوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے ابو الولید الطیالسی نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہمیں ہمام نے قتادہ سے روایت کرتے ہوئے خبر دی وہ الحسن سے وہ سمرہ

سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن وضو کرے تو وہ (وضو کرنا ہی) اس کے لئے کافی اور اچھی چیز ہے۔ (یعنی جو شخص جمعہ کے دن صرف وضو کرے غسل نہ کرے تو اس شخص کا وضو ہی کافی ہے اور اس کی یہ وضو والی خصلت کیا ہی عمدہ خصلت و صفت ہے چونکہ سنت تو غسل کرنا تھا مگر اس نے صرف وضو کر لیا اس کو بھی فَبِہَا وَنَعِمَتَ فرمایا۔) اور جو شخص غسل کر لے تو وہ افضل ہے (یعنی جو شخص جمعہ کے دن غسل کر لے تو اس کا غسل کرنا اس کے لئے سنت پر عمل کرنے کی وجہ سے افضلیت کا باعث ہوگا اگرچہ صرف وضو کرنا کافی تھا چونکہ وضو بھی فِي نَفْسِہِ شرعاً ممدوح ہے مگر غسل چونکہ سنت ہے اس وجہ سے افضل مقام و مرتبہ غسل کرنے والے ہی کا ہے)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۵۴)

۱۔ أبو الولید الطیالسی:۔ یہ ہشام بن عبد الملک الباہلی، أبو الولید الطیالسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۰)۔

۲۔ ہمام:۔ یہ ہمام بن یحییٰ بن دینار العوذی ہیں۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

۳۔ قتادہ:۔ یہ قتادہ بن دعامة بن قتادة السدوسي ہیں۔ ان کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۴۔ الحسن:۔ یہ الحسن بن أبی الحسن البصري مشہور امام فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۵۔ سمرہ:۔ آپؓ سمرہ بن جندب بن ہلال الفزاری، أبو سعید الصحابیؓ ہیں۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳۱۲)۔



(۱۳۱) بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فَيُؤَمِّرُ بِالْغُسْلِ

یہ باب ہے اُس شخص کے بارے میں جو اسلام قبول کرے تو اس کو اسلام لانے کے بعد غسل کرنے کا حکم دیا جائے گا (اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ جو شخص اسلام قبول کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو استحباً پہلے غسل کرنے کا حکم دیا جائے) (۱۳۱)

الحديث/ ۳۵۵- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ

أَخْبَرَنَا الْأَعْرَضِيُّ عَنْ خَلِيفَةَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ، قَالَ: ((أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرِيدُ الْإِسْلَامَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ))-

ترجمہ/ ۳۵۵:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن کثیر عبدی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی سفیان نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی اعرج نے انہوں نے خلیفہ بن حصین سے روایت کیا انہوں نے اپنے دادا قیس بن عاصم سے (قیس بن عاصم نے) کہا کہ میں اسلام لانے کے ارادہ سے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے مجھے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل کرنے کا حکم دیا (یعنی بیری کے پتوں میں جوش دے ہوئے پانی سے غسل کرنے کا حکم دیا۔ واضح رہے کہ اس حدیث کا یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے اسلام لانے کے بعد یہ حکم دیا کیونکہ ابن ماجہ کے علاوہ صحاح ستہ اور مسند احمد کی روایت میں اسی طرح صراحت مذکور ہے۔ اور یہ مطلب بھی ہو سکتا ہے کہ اسلام میں داخل ہونے سے پہلے غسل کرنے کا حکم دیا اور اس دوسرے مطلب کی تائید حضرت ثمامہ بن اثال کے اُس قصہ سے ہوتی ہے جو بخاری شریف میں مذکور ہے اور جس میں پہلے ان کے غسل کرنے کا اور بعد میں اسلام قبول کرنے کا ذکر کیا گیا ہے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۵۵)

۱۔ محمد بن کثیر العبدي :- یہ محمد بن کثیر العبدي أبو عبد اللہ البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۴)۔

۲۔ سفیان :- یہ سفیان الثوري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۳۔ الأغر :- یہ الأغر بن الصباح التميمي المنقري الکوفي مولی آل قیس بن عاصم ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ راوی لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۴۔ خلیفہ بن حصین :- یہ خلیفہ بن حصین بن قس بن عاصم التميمي المنقري ہیں، ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں آتے ہیں۔

۵۔ قیس بن عاصم :- آپ خلیفہ بن حصین کے دادا قیس بن عاصم بن سنان بن خالد بن منقر التميمي السعدي، أبو عبد اللہ یا أبو قبصة یا أبو طلحة المنقري ہیں۔ یہ یونیم کے وفد میں شامل ہو کر ۹ھ میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور اسلام قبول کیا تھا، بعد میں بصرہ میں رہنے لگے تھے اور وہیں آپ کی وفات ہوئی ہے۔

الحديث / ۳۵۶ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ أَخْبَرَنَا

ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرْتُ عَنْ عُثَيْمِ بْنِ كُليبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: قَدْ أَسْلَمْتُ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: ((الْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ، يَقُولُ أَحْلِقْ)). قَالَ وَأَخْبَرَنِي آخِرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِآخِرٍ مَعَهُ: ((الْقِ عَنْكَ شَعْرَ الْكُفْرِ وَاخْتِنِ)).

ترجمہ / ۳۵۶ :- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا بخالد بن خالد نے انہوں نے کہا

ہم سے بیان کیا عبدالرزاق نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی ابن جریج نے انہوں نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی  
 عثیم بن کلیب سے نقل کرتے ہوئے (یعنی ایک رجل مبہم نے عثیم بن کلیب سے نقل کرتے ہوئے ابن  
 جریج کو خبر دی) (اور عثیم بن کلیب نے) اپنے باپ کثیر بن کلیب سے (واضح رہے کہ عثیم کی نسبت دادا کی  
 طرف ہے کیونکہ اصل عثیم بن کثیر بن کلیب ہے اس لئے عثیم کے اپنے باپ سے روایت کرنے کا مطلب  
 ہے کثیر بن کلیب سے روایت کرنا۔ بہر حال کثیر بن کلیب نے) روایت کیا ہے ان کے (یعنی عثیم کے)  
 دادا (کلیب) سے یہ کہ وہ (یعنی عثیم کے دادا کلیب) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا  
 کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں تو اُن سے (یعنی کلیب سے) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دور کردو“ تم  
 اپنے (سر) سے کفر (کے زمانہ کے) بالوں کو آپ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اپنا سر منڈا دو۔ (اور) انہوں  
 نے (یعنی غالباً عثیم کے دادا کثیر بن کلیب) نے بیان کیا کہ مجھے ایک دوسرے (شخص) نے خبر دی یہ کہ نبی  
 کریم ﷺ نے ایک دوسرے شخص سے جو ان کے ساتھ (یعنی خبر دینے والے شخص کے ساتھ یا آپ ﷺ  
 کے ساتھ) تھے فرمایا ”تم اپنے“ (سر) سے کفر (کے زمانہ کے) بالوں کو دور کردو (منڈا دو) اور ختنہ شدہ  
 ہو جاؤ (یعنی ختنہ کر لو یا کرا لو)۔

(واضح رہے بظاہر اس حدیث کا تعلق باب سے معلوم نہیں ہو رہا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو یہ معلوم  
 ہوگا کہ جب آپ ﷺ نے اسلام لانے کے بعد زمانہ کفر کے بالوں کو دور کرنے اور منڈانے کا حکم دیا ہے  
 تو ظاہر ہے زمانہ کفر کے میل کچیل کو دور کرنے کا حکم تو بطریق اولیٰ معلوم ہو گیا اور میل کچیل دور ہوگا غسل  
 کرنے سے لہذا اس حدیث میں گویا کہ آپ ﷺ نے اسلام لانے کے بعد غسل کرنے کا بھی حکم دیا  
 ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵۶)

۱۔ مخلص بن خالد : یہ مخلص بن خالد بن یزید الشعیری ابو محمد العسقلانی

ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۲۔ عبدالرزاق:۔ یہ عبدالرزاق بن ہمام ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۳۔ ابن جریر:۔ یہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریر الأموی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹)۔

۴۔ أخبرت:۔ أي أخبرني رجلٌ۔ یہ رجلٌ بہم ابراہیم بن محمد بن أبي يحيٰ ہیں  
کما فی هامش البذل المجهود۔ اور یہ ابراہیم بن محمد بن أبي يحيٰ الأسلمي  
أبو إسحق المدني ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ متروک راوی ہیں، ساتویں طبقہ میں  
آتے ہیں۔ اور ۱۸۴ھ یا ۱۹۱ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔

۵۔ عُثيم بن كليب:۔ یہ عُثيم بن كثير بن كليب الحضرمي أو الجهني  
الحجازي ہیں، ان کے دادا کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان کو عُثيم بن كليب کہا جاتا ہے، حافظؒ  
نے ان کو ”مجھول“ لکھا ہے اور چھٹے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۶۔ عن أبيه:۔ اس میں ضمیر مجرور عُثيم کی طرف راجع ہے اور أبٌ سے عُثيم کے والد مراد ہیں  
یعنی كثير بن كليب۔ صاحب بذل سہارنپوریؒ نے لکھا ہے کہ ان کا ترجمہ حالات التہذیب،  
الکاشف اور التقريب وغیرہ کتب اسماء الرجال میں کہیں نہیں ہے۔ ہاں حافظؒ نے الإصابة میں بحوالہ  
ابن ابی حاتم نقل کیا ہے کہ انہوں نے كثير بن كليب کے ترجمہ میں یہ کہا ہے روى عن أبيه غنيم  
سمعت أبي يقول ذلك الخ۔

۷۔ عن جده:۔ اس کی ضمیر مجرور کا مرجع عُثيم ہیں اور جد سے مراد حضرت عُثيم کے دادا یعنی  
كليب ہیں اور حضرت كليبؒ کے بارے میں صاحب بذل وغیرہ نے لکھا ہے کہ یہ كليب الجهني ہیں  
اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ الحضرمي ہیں اور اصحاب رسول ﷺ میں سے ہیں، ان کی کل تین حدیث

ہیں جن میں سے ایک ابوداؤد شریف کی یہی حدیث (نمبر ۳۵۶) ہے۔ اور ابن مندہ نے حضرت کُلیب کے والد کا نام الصلت بھی ذکر کیا ہے یعنی یہ کُلیب بن الصلت الجہمیّی أو الحضرمیّی ہیں۔

(۱۳۲) بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا

عورت اپنے اُس لباس کو جو حالتِ حیض میں پہنے تھے دھوئے یا نہ دھوئے اس کا بیان (۱۳۲)

الحديث/ ۳۵۷- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ

عَبْدِ الْوَارِثِ حَدَّثَنِي أَبِي حَدَّثَنِي أُمُّ الْحَسَنِ - يَعْنِي جَدَّةَ أَبِي بَكْرٍ الْعَدَوِيِّ - عَنْ مُعَاذَةَ، قَالَتْ: ((سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْحَائِضِ يُصِيبُ ثَوْبَهَا الدَّمَ. قَالَتْ: تَغْسِلُهُ فَإِنْ لَمْ يَذْهَبْ أَثَرُهُ فَلْتَغَيِّرْهُ بِشَيْءٍ مِنْ صُفْرَةٍ، قَالَتْ: وَلَقَدْ كُنْتُ أَحْيِضُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ حِيضٍ جَمِيعًا لَا أَغْسِلُ لِي ثَوْبًا))۔

ترجمہ/ ۳۵۷:- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا احمد بن ابراہیم نے انہوں نے

کہا کہ ہمیں عبد الصمد بن عبد الوارث نے خبر دی انہوں نے کہا کہ مجھ سے میرے باپ (عبد الوارث) نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھ سے ام حسن یعنی ابو بکر عدوی کی دادی یا نانی۔ نے بیان کیا (اور ام حسن نے) حضرت معاذہ سے نقل کیا کہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت عائشہؓ نے دریافت کیا اُس حائضہ (عورت) کے بارے میں جس کے کپڑوں کو دمِ حیض لگ جائے، تو حضرت عائشہؓ نے (جواب میں) فرمایا کہ وہ دھوئے گی اس کو (یعنی اس کا دھونا واجب ہے) پھر اگر دھونے سے اس کا اثر (یعنی خون کا رنگ و نشان) نہ جائے تو بدل دے اس کو کسی زرد چیز سے (یعنی کوئی زرد چیز لگا دے تاکہ خون کا رنگ دب جائے اور چھپ جائے) (اور حضرت عائشہؓ نے مزید وضاحت کے لئے) فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس اکٹھے (پے در پے) تین (تین) حیض آتے (اور) میں اپنا کپڑا دھلتی نہیں تھی

(یعنی بسا اوقات ایسا ہوا کہ میں نے ایک ہی کپڑا تین مرتبہ اور تین تین حیض کے ایام میں استعمال کیا اور وہ کپڑا دم حیض سے بالکل ملوث نہیں ہوا تو میں نے اس کو دھلا نہیں بلکہ بغیر ہی دھلے اس کپڑے میں نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اس پر کچھ نہیں فرمایا لہذا معلوم ہوا کہ اگر صرف ایام حیض میں کوئی کپڑا پہنا ہے اور وہ دم حیض سے ملوث نہیں ہوا ہے تو اس کو دھونا ضروری نہیں ہے اور اگر ملوث ہوا ہے تو دھلنا واجب ہے۔)

### تعارف رجال حدیث (۳۵۷)

۱۔ أحمد بن إبراهيم :۔ یہ أحمد بن إبراهيم بن خالد الموصلي ہیں  
دیکھیں حدیث (۳۳۰)۔

۲۔ عبد الصمد :۔ یہ عبد الصمد بن عبد الوارث العنبري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۹۳)۔

۳۔ أبي :۔ اس میں ابّ سے مراد عبد الصمد کے والد عبد الوارث بن سعيد العنبري ہیں۔ اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۴۔ أم الحسن يعني جدّة أبي بكر العدوي :۔ حافظ نے ان کو مجہول الحال لکھا ہے اور ساتویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے المیزان میں مطلق لا تعرف لکھا ہے۔

۵۔ معاذا :۔ یہ معاذا بنت عبد اللہ العدویہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۲۲)۔

۶۔ عائشةؓ :۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۳۵۸ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ الْعَبْدِيُّ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ

نَافِعٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ، قَالَ قَالَتْ

عَائِشَةُ: ((مَا كَانَ لِأَحَدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ تَحِيضُ فِيهِ، فَإِذَا أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ

بَلَّغْتُهُ بِرِيقِهَا ثُمَّ قَصَعْتُهُ بِرِيقِهَا))۔

ترجمہ / ۳۵۸:- فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے بیان کیا محمد بن کثیر عبدی نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابراہیم بن نافع نے انہوں نے کہا کہ میں نے سنا حسن یعنی حسن بن مسلم کو بیان کرتے ہوئے مجاہد کی طرف سے یہ کہ انہوں نے کہا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا ہے کہ ہم (یعنی ازواج مطہرات) میں سے کسی کے پاس بھی نہیں ہوتا تھا مگر ایک ہی کپڑا (اور ہم میں سے ہر ایک کو) اسی کپڑے میں حیض بھی آتا تھا تو (ہم ازواج مطہرات یہ کیا کرتی تھیں کہ) اگر اس کپڑے کو کچھ خون (حیض) لگ جاتا تو اس کو اپنے لعابِ دہن (کی تری سے) تر کر کے اپنے ناخن سے کھرچ دیا کرتیں (واضح رہے کہ بعض نسخوں میں بریقہا کی بجائے بظفرھا ہے یہ اُسی کا ترجمہ ہے اور بریقہا کے اعتبار سے ترجمہ یہ ہوگا کہ اُس دم حیض کو اپنے لعاب سے رگڑ دیا کرتی تھیں)۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۵۸)

۱۔ محمد بن کثیر العبدیؒ:- دیکھیں حدیث نمبر (۵۶)۔

۲۔ ابراہیم بن نافع:- یہ ابراہیم بن نافع أبو إسحاق المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۵۳)۔

۳۔ الحسن یعنی ابن مسلم:- یہ الحسن بن مسلم بن یثاق المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۳)۔

۴۔ مجاہد:- یہ مجاہد بن جبر المخزومی ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۵۔ عائشہؓ:- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۳۵۹- حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ

يَعْنِي ابْنَ مَهْدِيٍّ أَخْبَرَنَا بَكَّارُ بْنُ يَحْيَى حَدَّثَنِي جَدَّتِي، قَالَتْ: ((دَخَلْتُ عَلَى

أُمّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبِ الْحَائِضِ، فَقَالَتْ أُمّ سَلَمَةَ: قَدْ كَانَ يُصَيَّبُنَا الْحَيْضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَبَّثْتُ إِحْدَانَا أَيَّامَ حَيْضِهَا ثُمَّ تَطَهَّرُ فَنَنْتَظِرُ الثَّوْبَ الَّذِي كَانَتْ تَقْلُبُ فِيهِ، فَإِنْ أَصَابَهُ دَمٌ غَسَلْنَاهُ وَصَلَّيْنَا فِيهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ تَرَكْنَاهُ وَلَمْ يَمْنَعْنَا ذَلِكَ مِنْ أَنْ نُصَلِّيَ فِيهِ. وَأَمَّا الْمُمْتَشِطَةُ فَكَانَتْ إِحْدَانَا تَكُونُ مُمْتَشِطَةً، فَإِذَا اغْتَسَلَتْ لَمْ تَنْقُضْ ذَلِكَ وَلَكِنَّهَا تَحْفُضُ عَلَى رَأْسِهَا ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ، فَإِذَا رَأَتْ الْبَلَلَ فِي أُصُولِ الشَّعْرِ دَلَّكَتُهُ ثُمَّ أَفَاضَتْ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهَا)).

ترجمہ ۳۵۹:- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے نے کہا ہمیں خبر دی عبدالرحمن۔ یعنی عبدالرحمن بن مہدی۔ نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی بگا بن تکی نے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا میری دادی (أُمّ سَلَمَةَ) نے انہوں نے کہا کہ میں اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ کے پاس گئی (ہوئی تھی) کہ اُن سے ایک قریشی عورت نے حیض کے کپڑے (یعنی اُس کپڑے میں جس کو ایام حیض میں پہنا ہو) میں نماز پڑھنے کے بارے میں دریافت کیا، تو اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہؓ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا ہمیں نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں حیض آتا تھا اور ہم میں سے ہر ایک ایام حیض میں ٹھیری رہتی پھر پاک ہوتی (یعنی حیض کی مدت پوری ہو جاتی اور غسل کرتی) تو اُن کپڑوں کو دیکھتی جن میں چلتی پھرتی تھی (یعنی جن کپڑوں کو ایام حیض میں پہنے رہے تھے ان کو دیکھتی اور جائزہ لیتی پس اگر ان کپڑوں کو خون لگا ہوتا تو ہم اس کو دھو ڈالتے اور پھر انہیں کپڑوں میں نماز پڑھتیں، اور ان کپڑوں کو اگر (دم حیض میں سے) کچھ بھی نہ لگا ہوتا تو ہم اس کو چھوڑ دے تیں (یعنی اس کو نہیں دھوتی تھیں)، اور نہیں روکتا تھا ہم کو وہ (یعنی وہ غیر مغسول کپڑا یا دم حیض میں پہنا ہوا وہ کپڑا جس پر دم حیض



بالکل نہ لگا ہوتا) ہمیں اُس کپڑے میں نماز پڑھنے سے (یعنی اس میں نماز بھی پڑھتی تھیں) اور ممتنعہ کا حال (یعنی اُس عورت کا طریقہ کار جس کے بال گندھے ہوئے اور چوٹی بندھی ہوئی ہوتی تھی یہ تھا) کہ ہم میں سے جس کے بال گندھے ہوئے (اور چوٹی بندھی ہوئی ہوتی تھی تو جب وہ غسل (جنابت) کرتی تو نہ کھولتی اس کو (یعنی اپنی چوٹی اور میریوں کو) بلکہ وہ اپنے سر پر تین لپ پانی لیکر ڈالتی اور جب محسوس کر لیتی تری (اپنے) بالوں کی جڑوں میں تو ان کو (یعنی بالوں کو اور سر کو) رگڑتی (مکئی) پھر اپنے باقی بدن پر پانی بہاتی۔

### تعارف رجال حدیث (۳۵۹)

۱۔ یعقوب بن ابراہیم:۔ یہ یعقوب بن ابراہیم الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳۲۰)۔

۲۔ عبدالرحمن بن مہدی:۔ یہ عبدالرحمن بن مہدی العنبري ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۳)۔

۳۔ بکاربن یحیٰ:۔ ان کے بارے میں صاحبِ بذل نے لکھا ہے کہ انہوں نے صرف اپنی دادی ام سلمہ سے اور ان سے صرف ابن مہدی نے یہی حیض کے سلسلہ میں ایک روایت نقل کی ہے۔ حافظ اور ابنِ رسلان وغیرہ نے ان کو یعنی بکاربن یحیٰ کو ”مجہول“ قرار دیا ہے اور آٹھویں طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۴۔ جَدَّتِی:۔ یہ بکاربن یحیٰ کی دادی ہیں۔ صاحبِ بذل نے لکھا ہے کہ نہ ان کا نام معلوم ہے اور نہ حالات۔ لیکن بذل ہی کے حاشیہ میں بحوالہ ابنِ رسلان لکھا ہے کہ ان کا نام ام سلمہ ہے اور یہ مجہول راویہ ہیں۔

۵۔ ام سلمہ:۔ آپؐ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ ہند بنتِ أمیة بن المغيرة المخزومية رضی اللہ عنہا ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

۶۔ امرأۃ من قریش:۔ شرح حضرات نے لکھا ہے کہ اس سائلہ عورت کا نام معلوم نہیں ہو سکا ہے۔

الحديث / ۳۶۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ

بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي  
بَكْرٍ، قَالَتْ: ((سَمِعْتُ امْرَأَةً تَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَيْفَ تَصْنَعُ إِحْدَانَا  
بِشَوْبِهَا إِذَا رَأَتْ الطُّهْرَ، اتَّصَلِي فِيهِ؟ قَالَ: تَنْظُرُ فَإِنْ رَأَتْ فِيهِ دَمًا فَلْتَقْرِصْهُ  
بِشَيْءٍ مِنْ مَاءٍ وَلْتَضَعْ مَالِمَ تَرَى وَلْتَصَلِي فِيهِ))۔

ترجمہ / ۳۶۰:- فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے بیان کیا عبداللہ بن محمد نفیلی نے انہوں

نے کہا کہ ہم کو خبر دی محمد بن سلمہ نے محمد بن اسحاق سے نقل کرتے ہوئے (محمد بن اسحاق نے) روایت کیا  
فاطمہ بنت منذر سے انہوں نے حضرت اسماء بنت ابوبکرؓ سے (یہ کہ حضرت اسماءؓ نے) کہا کہ میں نے ایک  
عورت کو رسول اللہ ﷺ سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ کیا کرے ہم میں سے (یعنی آپ ﷺ کی امت  
کی عورتوں میں سے) ایک عورت اپنے کپڑے کا جب وہ طہر کو دیکھے (یعنی جب ایام حیض پورے  
ہو جائیں تو ایام حیض میں پہنے ہوئے کپڑوں کا کیا کرے) کیا اُن کپڑوں میں نماز پڑھلے؟ تو آپ ﷺ  
نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا دیکھے (یعنی اُس کپڑے کا خوب اچھی طرح معائنہ کرے اور جائزہ  
لے) پس اگر اُس کپڑے میں خون (دم حیض) دیکھے تو اُسے تھوڑا سا پانی ڈال کر اپنی انگلیوں اور ناخنوں  
سے رگڑے (یعنی بالکل گھرچ اور صاف کر ڈالے) اور (پانی کا) چھینٹا مارے (یعنی ہلکا سا دھوئے)  
جب تک نہ دیکھے اُس میں (یعنی اُس پانی میں خون کا اثر۔ مطلب یہ ہے کہ احتیاطاً خوب اچھی طرح  
دھوئے۔ اور ایک مطلب اس جملے یعنی وَلْتَضَعْ مَالِمَ تَرَى کا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اُس کپڑے کو بھی  
دھولے جس میں دم حیض نہ بھی دیکھے کیونکہ نفاذ کا تقاضہ یہی ہے۔ بہر حال جو بھی مطلب لیا جائے)

اور اس میں نماز پڑھ لے (یعنی خون حیض لگے ہوئے کپڑے کو حدیث میں مذکورہ طریقہ کے ساتھ دھونے کے بعد اور بغیر خون لگے ہوئے کپڑے کو احتیاطاً اور بہ ارادہ نظافت دھونے کے بعد اس میں نماز پڑھ لے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۰)

۱۔ عبد اللہ بن محمد النّفیلّی: دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲۔ محمد بن سلّمہ: یہ محمد بن سلّمہ الحرّانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۷)۔

۳۔ محمد بن إسحاق: یہ محمد بن إسحاق بن یسار ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۴۔ فاطمہ بنت المُنذر: یہ فاطمہ بنت المُنذر بن زبیر بن العوام الأسدیہ زوجہ هشام بن عروہ ہیں۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ راویہ لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۵۔ أسماء بنت أبی بکر الصّدیقؓ: آپؓ أسماء بنت أبی بکر الصّدیقؓ زوجہ الزبیر بن العوام ہیں اور انہیں کا نام ذات النطاقین بھی ہے، یہ قدیم الاسلام ہیں صرف سترہ لوگوں کے بعد انہوں نے اسلام قبول کیا تھا اور جب انہوں نے مدینہ منورہ کے لئے ہجرت کی تھی تو ان کے پیٹھ میں عبد اللہ بن الزبیرؓ کا حمل تھا، اور حضرت عبد اللہ بن زبیرؓ کی شہادت کے دس یا بیس دن کے بعد ان کی وفات مکہ مکرمہ میں ہوئی ہے۔ هشام بن عروہ نے بواسطہ اپنے والد عروہ نقل کیا ہے کہ حضرت اسماءؓ کی سو (۱۰۰) سال عمر ہو چکی تھی اور ان کا نہ کوئی دانت گرا تھا اور نہ ہی ان کی عقل و حواس میں کوئی کمی آئی تھی۔

۶۔ سمعت امرأة: اس امرأة (عورت) کے بارے میں شرح حضرات نے لکھا ہے کہ ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا لیکن بہت ممکن ہے کہ یہ سائلہ عورت امّ قیس ہوں۔

الحديث / ۳۶۱ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ هِشَامٍ

بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ، أَنَّهَا قَالَتْ: ((سَأَلْتُ امْرَأَةً رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا إِذَا أَصَابَ ثَوْبُهَا الدَّمَ مِنَ الْحَيْضَةِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: ((إِذَا أَصَابَ إِحْدَاكُنَّ الدَّمَ مِنَ الْحَيْضِ فَلْتَقْرُصْهُ ثُمَّ لَتَنْضَحْهُ بِالْمَاءِ ثُمَّ لَتُصَلِّ)).

ترجمہ / ۳۶۱:- فرمایا امام الودادؒ نے کہ ہم سے بیان کیا عبد اللہ بن مسلمہ نے انہوں نے نقل کیا مالک سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ بنت منذر سے (فاطمہ بنت منذر نے) روایت کیا حضرت اسماء بنت ابوبکر صدیقہؓ سے یہ کہ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے کہا یا رسول اللہ! مجھے بتائیے کہ ہم میں سے ایک (عورت) کیا کرے جب اس کے کپڑے کو حیض کا (کچھ) خون لگ جائے؟ (آپ ﷺ نے اس کا جواب دیتے ہوئے) ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کسی کے کپڑے کو حیض کا خون لگ جائے تو وہ اس کو (پہلے تو اپنی انگلیوں کے پوروں سے) کھرچ دے، پھر اس پر پانی کا چھینٹا مار دے (یعنی پانی سے دھو لے) اس کے بعد اس کپڑے میں نماز پڑھ لے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۱)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:- یہ عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔

۲۔ مالک:- یہ امام مالک بن انس الأصبحی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔

۳۔ ہشام بن عروہ:- دیکھیں حدیث نمبر (۴۱)۔

۴۔ فاطمہ بنت المنذر:- دیکھیں حدیث نمبر (۳۶۰)۔

۵۔ اسماء بنت ابی بکر الصدیقؓ:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۳۶۰)۔

۶۔ سَأَلَتْ امْرَأَةً :- اس امراۃ (عورت) کے بارے میں شرح حضرات نے لکھا ہے کہ ان کا نام معلوم نہ ہو سکا لیکن بہت ممکن ہے کہ یہ سائلہ عورت امّ قیس بنتِ محسن ہوں کیونکہ حدیث نمبر (۳۶۳) سے بھی اسی کی تائید ہو رہی ہے۔

الحديث/٣٦٢- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ وَحَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ ح. وَحَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ \_ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ \_ عَنْ هِشَامٍ، بِهَذَا الْمَعْنَى قَالَا ((حُتِّهْ ثُمَّ أَفْرِصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ انْضَحِيهِ)) -

ترجمہ / ۳۶۲ :- فرمایا امام ابو داؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا مسدد نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا حماد نے انہوں نے کہا ہم سے بیان کیا عیسیٰ بن یونس نے۔ تحویل سند۔ (دوسری سند) اور فرمایا امام ابو داؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی حماد۔ یعنی حماد بن سلمہ۔ نے (حماد بن سلمہ نے) نقل کیا یہی مضمون (یعنی سابقہ حدیث نمبر ۳۶۱ کا مفہوم و مضمون) اور انہوں نے کہا۔ (واضح رہے کہ اس انہوں اور ”قالا“ کے فاعل کو واضح کرتے ہوئے صاحب بذل نے تو أي عیسیٰ بن یونس و حماد بن سلمہ لکھا ہے یعنی اس کا فاعل یہ دونوں حضرات ہیں۔ لیکن صاحب المنہل نے اس کے بارے میں تین باتیں لکھی ہیں (۱) اس کا فاعل مسدد اور موسیٰ بن اسماعیل ہیں (۲) اس کا فاعل عیسیٰ بن یونس اور حماد بن سلمہ ہیں (۳) اس کا فاعل حماد بن ہیں یعنی پہلے والے حماد بن زید اور دوسرے والے حماد بن سلمہ۔ بہر حال قائل جو بھی ہوں انہوں نے آگے کی مکمل سند کے ساتھ حدیث کے اندر یہ نقل کیا ہے) ”حسب الخ“ یعنی آپ ﷺ نے اس سائلہ عورت کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ تو ایسا کر کہ کھرچ اس کو (یعنی خون کو) پھر اس کو گرٹا (اور مل) پانی کے ساتھ پھر دھو دے اس کو

(یعنی خوب اچھی طرح مبالغہ کے ساتھ اس کو دھو کر صاف کر لے)۔ (واضح رہے کہ مصنفؒ نے اس ہشام بن عروہ والی روایت کو محمد بن اسحاق کی روایت کے بعد لا کر اس طرف اشارہ کیا ہے کہ محمد بن اسحاق نے اپنی روایت کردہ حدیث میں ہشام بن عروہ کی مخالفت کی ہے اور یہ زیادتی بیان کی ہے وَلَتَنْضَحْ مَا لَمْ تَوَ۔ اور اس اضافہ کو ہشام نے اپنی روایت میں نہیں بیان کیا ہے اور ہشام بن عروہ محمد بن اسحاق سے زیادہ ثقہ و اثبت راوی ہیں لہذا ہشام والی روایت قوی و مضبوط ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۲)

۱۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۲۔ حماد:۔ یہ حماد بن زید بن درہم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

۳۔ مسدد:۔ یہ مسدد بن مسرہد الأسدی، البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲)۔

۴۔ عیسیٰ بن یونس:۔ یہ عیسیٰ بن یونس بن أبي إسحاق السبيعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۵۔ موسیٰ بن اسمعیل:۔ یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۶۔ حماد:۔ یہ حماد بن سلمہ بن دینار، أبو سلمة البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔

۷۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن عروہ بن الزبیر بن العوام الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۴۱)۔

الحديث/ ۳۶۳ - حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ حَدَّثَنَا يَحْيَىٰ - يَعْنِي ابْنَ سَعِيدٍ

الْقَطَّانَ - عَنْ سُفْيَانَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ الْحَدَّادُ حَدَّثَنِي عَدِيُّ بْنُ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ

أُمَّ قَيْسٍ بِنْتَ مِحْصَنٍ، تَقُولُ ((سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يَكُونُ فِي

الْثَّوْبِ؟)) قَالَ: ((حُكِّيهِ بِضَلْعٍ وَاغْسِلِيهِ بِمَاءٍ وَاسِدِرِي))۔

ترجمہ / ۳۶۳:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ہم سے تکی (یعنی تکی بن سعید القطن) نے بیان کیا وہ سفیان سے روایت کرتے ہیں انہوں نے (یعنی سفیان نے کہا کہ) مجھ سے ثابت الحداد نے بیان کیا (ثابت الحداد) نے کہا کہ مجھ سے عدی بن دینار نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت ام قیس بنت محسن کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے سوال کیا نبی اکرم ﷺ سے حیض کے اُس خون کے بارے میں جو کپڑے میں لگ جائے (یعنی ام قیس نے رسول اللہ ﷺ سے کپڑے میں دم حیض کے لگ جانے سے اس کی تطہیر کی کیفیت کے بارے میں پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو لکڑی سے کھرچ دے (یعنی کپڑے میں جو متجدد خون نظر آ رہا ہے اس کو پہلے لکڑی سے کھرچ کر صاف کر دے) اور اس کو پانی اور بیری کے پتے سے دھو ڈال (یعنی کپڑے میں لگے ہوئے دم حیض کو پہلے ضلع لکڑی جو خوشبودار ہوتی ہے اس سے کھرچ دے تاکہ بدبو وغیرہ زائل ہو جائے پھر پانی ڈال کر دھو ڈال تاکہ بالکل اثر باقی نہ رہے پھر بیری کے پتوں کو پانی میں جوش دے کر اُس پانی سے اس کو دھو ڈال تاکہ نفاقت تامہ حاصل ہو جائے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۳)

۱- مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲- یحیٰ:- یہ یحیٰ بن سعید القطن ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۳- سفیان:- یہ سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۴- ثابت الحداد:- یہ ثابت بن ہرمز الکوفی، أبو الحداد ہیں۔ کنیت سے مشہور ہیں۔

حافظ نے ان کے بارے میں صدوقؒ یہم لکھا ہے اور چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے۔ لیکن امام احمد، ابن معین، اور امام ابوداؤد نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔

۵۔ عدي بن دينار :- یہ عدي بن دينار المدني، مولیٰ ام قیس بنت محصن ہیں۔ امام نسائی نے انکو ثقہ قرار دیا ہے اور ابن حبان نے بھی ان کو ثقات میں ذکر کیا ہے چوتھے طبقے میں انکا شمار ہے۔

۶۔ ام قیس :- آپ ام قیس بنت محصن الأسدیہ، عکاشہ کی بہن مشہور صحابیہ ہیں۔ آپ کا نام آمنہ بتایا جاتا ہے۔ ابتدائی دور ہی میں مکہ میں اسلام قبول کیا تھا پھر مدینہ کو ہجرت فرمائی اور یہ وہی صحابیہ ہیں جن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے عمر دراز کی دعا مانگی تھی پس کسی بھی صحابیہ کی اتنی عمر نہیں ہوئی جتنی کہ ان کی عمر ہوئی۔

الحديث / ۳۶۴ - حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((قَدْ كَانَ يَكُونُ لِاحْدَانَا الدَّرْعُ فِيهِ تَحِيضٌ وَفِيهِ تُصِيبُهَا الْجَنَابَةُ ثُمَّ تَرَى فِيهِ قَطْرَةً مِنْ دَمٍ فَتَقْصَعُهُ بِرِيقِهَا))۔

ترجمہ / ۳۶۴ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے النفیلی نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے ابن ابی نجیح کے واسطے سے بیان کیا وہ (یعنی ابن ابی نجیح) عطاء سے روایت کرتے ہیں وہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ ہم میں سے کسی ایک کے لئے ایک قمیص ہوتی تھی اسی کو حیض میں پہنتی تھی اور اسی میں جنابت کرتی تھی (یعنی جماع وغیرہ کی وجہ سے غسل کی حاجت ہوتی تھی تو) پھر جب اس کرتہ میں خون کا کوئی قطرہ دکھائی دیتا اس کو اپنے تھوک (رال) سے مل ڈالتی (یعنی ہم میں سے عورتوں کے پاس ایک ایسی قمیص ہوتی تھی جس کو ہم لوگ حیض اور حالت جنابت میں پہنا کرتی تھیں پس اگر حالت حیض و جنابت میں خون کا کوئی قطرہ اس قمیص میں بھی لگ جاتا تھا تو ہم اس کو اپنے تھوک سے مل ڈالتی تھیں اور اس خون کی قلت کی وجہ سے قمیص کو دھوتی نہ تھیں اور اس تھوڑے خون کو معاف سمجھتی تھیں)۔



## تعارف رجالِ حدیث (۳۶۴)

۱۔ النفیلی :- یہ عبد اللہ بن محمد النفیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۲۔ سفیان :- یہ سفیان بن عیینہ ہیں کیونکہ النفیلی کے تلامذہ میں سفیان بن عیینہ ہی آتے ہیں سفیان ثوری نہیں آتے اور ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۳۔ ابن ابی نجیح :- یہ عبد اللہ بن ابی نجیح - الشففی ابویسار المکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶۷)۔

۴۔ عطاء :- یہ عطاء بن ابی رباح سید التابعین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸۶)۔

۵۔ عائشہ :- آپؓ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۸)۔

الحديث / ۳۶۵ - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ يَعْنِي ابْنَ نَافِعٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَذْكُرُ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ لِإِحْدَانَا إِلَّا ثَوْبٌ فِيهِ تَحِيصٌ فَإِنْ أَصَابَهُ شَيْءٌ مِنْ دَمٍ بَلَّتَهُ بِرَيْقِهَا ثُمَّ قَصَعَتْهُ بِرَيْقِهَا -

ترجمہ / ۳۶۵ :- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن کثیر نے حدیث بیان کی انہوں نے کہا ہم کو ابراہیم (یعنی ابن نافع) نے خبر دی انہوں نے کہا کہ میں نے حسن کو یہ ذکر کرتے ہوئے سنا کہ وہ مجاہد سے روایت کرتے ہوئے (بیان کرتے ہیں کہ مجاہد نے) کہا کہ عائشہؓ نے فرمایا کہ نہیں ہوتا تھا ہم میں سے کسی ایک کے پاس مگر (صرف) اک ہی کپڑا۔ اسی (کپڑے) میں حائضہ ہوتی تھی۔ (یعنی ہم عورتوں کے پاس صرف ایک ہی کپڑا ہوتا تھا جس کو پہنا کرتی تھیں اور اسی کپڑے کو پہنے پہنے حائضہ بھی ہو جاتی تھی پس اگر حائضہ ہو جانے کی وجہ سے) اس کو خون کا کچھ حصہ (قطرہ وغیرہ) لگ جاتا تو وہ (عورت) اس کو اپنے تھوک سے ترکر دیتی پھر اس کو اپنے تھوک (ہی) سے مل ڈالتی۔

واضح رہے کہ بعض نسخوں میں اس مذکورہ حدیث کی بجائے ایک دوسری حدیث منقول و مذکور ہے جس کا متن درج ذیل ہے۔

حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهْيَعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ خَوْلَةَ بِنْتَ يَسَارٍ أَمَتِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ لَيْسَ لِي إِلَّا ثَوْبٌ وَاحِدٌ وَأَنَا أَحِيضُ فِيهِ فَكَيْفَ أَصْنَعُ! قَالَ: ((إِذَا طَهَرْتَ فَأَغْسِلِيهِ ثُمَّ صَلِّي فِيهِ)) - فَقَالَتْ: فَإِنْ لَمْ يَخْرُجِ الدَّمُ؟ قَالَ: ((يَكْفِيكَ غَسْلُ الدَّمِ وَلَا يَضُرُّكَ أَثَرُهُ)) -

### تعارف رجال حدیث (۳۶۵)

۱۔ محمد بن کثیر :- یہ محمد بن کثیر العبدي، أبو عبد الله البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵۴)۔

۲۔ إبراهيم بن نافع :- یہ إبراهيم بن نافع المخزومي، أبو إسحاق المكي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۳)۔

۳۔ الحسن :- یہ الحسن بن أبي الحسن البصري مشہور امام فقہ ہیں دیکھیں حدیث (۱۷)۔

۴۔ مجاهد :- یہ مجاهد بن جبر المخزومي، أبو الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۳)۔

۵۔ عائشة :- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث (۱۸)۔

(۱۳۳) بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ

جس کپڑے میں اپنی بیوی سے جماع کرے اسی کپڑے میں نماز پڑھنے کا بیان (۱۳۳)

الحديث ۳۶۶ - حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَادٍ الْمِصْرِيُّ أَنَا اللَّيْثُ عَنْ

يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَبِيبٍ عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، ((أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَفِ فِيهِ أَذَى))۔

ترجمہ/۳۶۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عیسیٰ بن حماد مصری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو لیث نے خبر دی وہ یزید بن ابی حبیب سے روایت کرتے ہیں وہ سوید بن قیس سے وہ معاویہ بن خدیج سے وہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی ام حبیبہ زوج النبی ﷺ سے سوال کیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ اسی کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس کو پہن کر ان سے صحبت کرتے تو (ام حبیبہ نے) کہا کہ ہاں (یعنی صحبت کے وقت کا پہنا ہوا کپڑا پہن کر نماز پڑھ لیتے تھے) جب کہ اس کپڑے میں نجاست نہ دیکھتے تھے۔ (یعنی جب تک کپڑے میں نجاست نظر نہ آتی تھی اس وقت تک نماز پڑھنے میں حرج نہیں محسوس کرتے تھے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۶)

۱- عیسیٰ بن حماد المصري :- یہ عیسیٰ بن حماد المصري ہیں دیکھیں حدیث-۲۸۰۔

۲- اللیث :- یہ اللیث بن سعد الفہمی أبو الحارث المصري ہیں دیکھیں حدیث-۱۲۸۔

۳- یزید بن ابی حبیب :- یہ یزید بن ابی حبیب أبو رجاء المصري ہیں دیکھیں حدیث-۲۷۹۔

۴- سوید بن قیس :- یہ سوید بن قیس التَّجِيبِي، المصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔

تیسرے طبقے میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کے بارے میں علامہ ذہبی نے کہا کہ ان سے صرف یزید بن ابی حبیب ہی روایت کرتے ہیں اور یہ مجہول الحال راوی ہیں۔

۵۔ معاویہ بن حُذَیج: آپؓ معاویہ بن حذیج (مصغراً) الکندی، أبو عبد الرحمن یا أبو نعیم المصري صحابی ہیں۔ آپؓ کی صحبت میں ائمہ جرح کا قدرے اختلاف ہے۔ مفصل غلابی، امام بخاریؒ، ابوحاتم اور ابن البرقی اور ایک قول کے مطابق ابن حبان نے بھی آپؓ کو صحابی قرار دیا ہے۔ اور یعقوب بن سفیان اور ایک قول کے مطابق ابن حبان نے بھی آپؓ کو تابعین میں شمار کیا ہے۔ لیکن حافظ ابن حجرؒ نے ان کو صحابی ہی قرار دیا ہے۔ اور ان کی وفات باون ہجری ۵۲ھ میں ہوئی ہے۔

۶۔ معاویہ بن أبي سفیان: یہ معاویہ بن أبي سفیان الأموي الخليفة الصحابي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۲۳)۔

۷۔ أم حبیبہ: آپؓ أم حبیبہ زوج النبی ﷺ أم المؤمنین ہیں دیکھیں حدیث (۱۹۵)۔

### (۱۳۴) بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعْرِ النِّسَاءِ

عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے (کی ممانعت) کا بیان (۱۳۴)

الحديث/ ۳۶۷- حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ أَخْبَرَنَا أَبِي حَدَّثَنَا الْأَشْعَثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ ((كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يُصَلِّي فِي شَعْرِنَا أَوْ فِي لِحْفِنَا)) قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ: شَكَّ أَبِي-

ترجمہ/ ۳۶۷:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبید اللہ بن معاذ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو میرے والد (معاذ العمری) نے خبر دی (معاذ عمری نے) کہا ہم سے اشعث نے بیان کیا وہ محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں وہ عبد اللہ بن شقیق سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے شعرا یا لِحاف میں نماز نہیں پڑھتے تھے۔ راوی حدیث عبید اللہ بن معاذ

نے کہا کہ میرے والد کو شک ہو گیا ہے کہ (حضرت عائشہؓ نے حدیث بیان کرتے وقت فی شعُرنا کہا ہے یافی لُحْفِنَا کہا ہے۔

(ف) شعُر شعار کی جمع ہے جس کے معنی ہیں عورت کا وہ کپڑا جو بدن سے لگا رہے جیسے قمیص یا ازار موجودہ دور میں ساڑی۔ شلوار۔ کرتی وغیرہ۔ اور لُحْف لحاف کی جمع ہے جس کے معنی ہیں اوڑھنے کی چادر۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۷)

۱۔ عبید اللہ بن معاذ :- یہ عبید اللہ بن معاذ العنبری أبو عمرو البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۲۔ اُبی :- یہ عبید اللہ کے والد معاذ العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۳)۔

۳۔ أشعث :- یہ أشعث بن عبد اللہ بن جابر الحدانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔

۴۔ محمد بن سیرین :- یہ محمد بن سیرین الأنصاری امام فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث ۶۹۔

۵۔ عبد اللہ بن شقیق :- یہ عبد اللہ بن شقیق العُقیلی، البصري ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے ان کو ناصبی ہونا قرار دیا ہے اور تیسرے طبقے میں شمار کرتے ہوئے وفات ایک سو آٹھ ہجری ۱۰۸ھ میں تحریر کی ہے، واضح رہے کہ ناصبی کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا خلیل احمدؒ نے بذل المجہود ج ۱/ ص ۲۱۶ پر اسی مذکورہ حدیث کی تشریح کے تحت تحریر کیا ہے کہ ناصبی حضرت عثمان غنیؓ سے محبت رکھتے ہیں اور اپنے آپ کو عثمانی کہلاتے ہیں اور حضرت علیؓ بن ابی طالب سے بغض رکھتے ہیں۔

۶۔ عائشہ :- آپؓ ام المؤمنین عائشہ بنت اُبی بکرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

الحديث / ۳۶۸ - حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ

أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ ابْنِ سِيرِينَ عَنْ عَائِشَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يُصَلِّي فِي مَلَا حِفْنًا)). قَالَ حَمَّادٌ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي صَدَقَةَ قَالَ سَأَلْتُ مُحَمَّدًا عَنْهُ فَلَمْ يُحَدِّثْنِي وَقَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ زَمَانٍ، وَلَا أَذْرِي مِمَّنْ سَمِعْتُهُ، وَلَا أَذْرِي أَسَمِعْتُهُ مِنْ ثَبَّتٍ أَوْ لَا، فَسَلُّوا عَنْهُ۔

ترجمہ ۳۶۸:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے حسن بن علی نے بیان کیا۔ انہوں نے کہا ہم سے سلیمان بن حرب نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو حماد نے خبر دی وہ ہشام سے روایت کرتے ہیں وہ ابن سیرین سے وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمارے لحافوں میں نماز نہیں پڑھتے تھے (چونکہ لحاف نجاست سے ملوث ہو سکتا ہے اور جب لحاف جو جسم سے لگا ہوا نہیں رہتا ہے اس پر نماز نہیں پڑھتے تھے تو شعار جو جسم سے لگا رہتا ہے اس پر آپ ﷺ نماز کیسے پڑھتے کیونکہ جو کپڑا جسم سے لگا رہتا ہے اس کے گندگی سے ملوث ہونے کا زیادہ خطرہ ہے بمقابلہ لحاف کے۔ اور حماد نے کہا کہ میں نے سنا ہے سعید بن ابی صدقہ کو کہ انہوں نے کہا کہ میں نے سوال کیا محمد (بن سیرین) سے اس حدیث کے بارے میں (یعنی میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا کہ آپ نے اس کو کس سے روایت کیا ہے ذرا بیان فرمادیں) تو انہوں نے نہیں بیان کیا مجھ سے اور کہنے لگے کہ سنا ہے میں نے اس کو ایک زمانہ پہلے (یعنی میں نے اس کو ایک زمانہ دراز پہلے سنا تھا) اور میں جانتا بھی نہیں ہوں کہ کس شخص سے میں نے اس حدیث کو سنا ہے اور یہ بھی نہیں یاد ہے کہ ثقہ اور ثبت سے سنا ہے یا نہیں۔ تو پھر تم سوال کر لو لوگوں سے۔ اس حدیث کے بارے میں۔ (یعنی محمد بن سیرین نے اس حدیث کے حال سے ناواقفیت ظاہر کر دی ہے تو پھر حماد کا اس حدیث کو عن ہشام عن ابن سیرین عن عائشہ کے طریق سے روایت کرنا کیسے صحیح ہوگا جبکہ محمد بن سیرین نے عائشہؓ سے کچھ بھی نہیں سنا ہے۔ لہذا یہ حدیث منقطع ہو گئی اس سند کے اعتبار سے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۶۸)

- ۱۔ الحسن بن علی:۔ یہ الحسن بن علی الہذلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۷)۔
- ۲۔ سلیمان بن حرب:۔ یہ سلیمان بن حرب الأزدي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳۴)۔
- ۳۔ حماد:۔ یہ حماد بن زید بن درهم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔
- ۴۔ ہشام:۔ یہ ہشام بن عروۃ یاهشام بن حسان ہیں۔ اور ہشام بن عروہ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۴۱) اور ہشام بن حسان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔
- ۵۔ ابن سیرین:۔ یہ امام فقہ محمد بن سیرین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۹)۔
- ۶۔ عائشہ:۔ آپؓ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔
- ۷۔ سعید بن ابی صدقہ:۔ یہ سعید بن ابی صدقہ البصری ہیں۔ کنیت ابوقرۃ ہے۔ ثقہ راوی ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہے۔

## (۱۳۵) بَابُ فِي الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ

یہ باب ہے عورتوں کے کپڑوں پر نماز پڑھنے کی رخصت کے بیان میں (۱۳۵)

الحديث/ ۳۶۹- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ بْنِ سُفْيَانَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ سَمِعَهُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَدَادٍ يُحَدِّثُهُ عَنْ مَيْمُونَةَ، ((أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ وَعَلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ مِنْهُ وَهِيَ حَائِضٌ وَهُوَ يُصَلِّي وَهُوَ عَلَيْهِ))۔

ترجمہ/ ۳۶۹:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن الصباح بن سفیان نے حدیث بیان

کی انہوں نے کہا ہم سے سفیان نے بیان کیا وہ ابواسحق الشیبانی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی ابواسحق نے) عبد اللہ بن شداد سے میمونہ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ ﷺ پر ایک چادر تھی (مِرْطُ: ہر بنا سلعے ہوئے کپڑے۔ اونی یاریشی چادر کو کہا جاتا ہے) درانحالیکہ اس چادر کا بعض حصہ آپ کی بیوی (میمونہ کے جسم) پر تھا اور آپ ﷺ نماز پڑھتے رہے اور چادر آپ کے اوپر تھی حالانکہ وہ (میمونہ اس وقت حالت حیض میں تھیں) (یعنی نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ کی نصف چادر اوڑھ کر نماز پڑھ لی جبکہ حضرت میمونہ حیض کی حالت میں تھیں اور نصف چادر وہ اوڑھ رہے ہیں لہذا معلوم ہوا کہ حالت حیض میں بھی عورت کا وہ کپڑا جو وہ اوڑھے ہونا پاک نہیں ہوتا ہے ہاں جب نجاست لگ جائے تو پھر ناپاک ہو جائے گا نجاست سے ملوث نہ ہونے کی صورت میں اس کپڑے کو اوڑھ کر نماز پڑھنا اس حدیث کے تحت جائز ہے لہذا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کا دوپٹہ یا چادر اوڑھ کر نماز پڑھے درانحالیکہ اسی دوپٹے یا چادر کا آدھا سر ایوی اوڑھے ہو اور حائضہ ہو تو جائز ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۶۹)

۱۔ محمد بن الصباح بن سفیان :- یہ محمد بن الصباح بن سفیان الجرجرائی، أبو جعفر، التاجر ہیں۔ صدوق راوی ہیں۔ ابن معین نے لَیْسَ بِهِ بَأْسٌ اور ابوحاتم نے صالح الحدیث قرار دیا ہے۔ دسویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسو چالیس ہجری ۲۴۰ھ میں ہوئی۔

۲۔ سفیان :- یہ امام فقہ سفیان بن سعید الثوری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۶)۔

۳۔ أبو إسحق الشیبانی :- یہ أبو إسحق بن سلیمان الشیبانی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۷۳۔

۴۔ عبد اللہ بن شداد :- یہ عبد اللہ بن شداد بن الہاد اللیق ہیں۔ دیکھیں حدیث ۲۹۶۔

۵۔ میمونہ :- آپؓ میمونہ زوج النبی ﷺ ام المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۴۵۔



الحديث/ ۳۷۰- حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ أَخْبَرَنَا وَكِيعُ بْنُ  
الْجَرَّاحِ أَخْبَرَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:  
(كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ وَأَنَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَنَا حَائِضٌ وَعَلَيَّ مِرْطٌ  
لِي وَعَلَيْهِ بَعْضُهُ)۔

ترجمہ/ ۳۷۰:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عثمان بن ابی شیبہ نے بیان کیا انہوں نے کہا  
ہم کو وکیع بن الجراح نے خبر دی (وکیع بن الجراح) نے کہا ہم کو طلحہ بن یحییٰ نے خبر دی وہ عبید اللہ بن عبد اللہ  
بن عتبہ سے روایت کرتے ہیں (عبید اللہ بن عبد اللہ) حضرت عائشہؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں نماز پڑھتے تھے اور میں آپ کے بازو میں ہوتی تھی در انحالیہ میں حالت  
حیض میں ہوتی تھی اور مجھ پر میری چادر (کا نصف حصہ) ہوتا اور آپ ﷺ پر اس (چادر کا نصف حصہ)  
ہوتا۔

(ف) اس حدیث سے عورتوں کے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا جواز ثابت ہوتا ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۰)

۱۔ عثمان بن أبی شیبۃ :- یہ عثمان بن محمد بن أبی شیبۃ البصری ہیں۔ دیکھیں  
حدیث نمبر (۱۶)۔

۲۔ وکیع :- یہ وکیع بن الجراح ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ طلحہ بن یحییٰ :- یہ طلحہ بن یحییٰ بن عبید اللہ التیمی، المدنی ہیں  
حافظ نے ان کو ”صدوق یخطی“ کہا ہے۔ اور امام بخاری نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔ لیکن علامہ علی،  
اور ابن سعد نے ثقہ کہا ہے۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اڑتالیس ہجری ۱۴۸ھ میں ہوئی۔

۴۔ عید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ:۔ یہ عید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ الہذلی ہیں۔  
دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔

۵۔ عائشہ:۔ آپؓ عائشہ بنت ابی بکرؓ أم المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

### (۱۳۶) بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ

کپڑے کو منی لگ جائے تو (اس کو پاک کرنے کے طریقہ) کا بیان (۱۳۶)

الحديث / ۳۷۱- حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ

إِبْرَاهِيمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ، ((أَنَّهُ كَانَ عِنْدَ عَائِشَةَ فَأَحْتَلَمَ فَأَبْصَرَتْهُ جَارِيَةٌ  
لِعَائِشَةَ وَهُوَ يَغْسِلُ أَثَرُ الْجَنَابَةِ مِنْ ثَوْبِهِ أَوْ يَغْسِلُ ثَوْبَهُ، فَأَخْبَرَتْ عَائِشَةَ، فَقَالَتْ:  
لَقَدْ رَأَيْتَنِي وَأَنَا أَفْرُكُهُ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ)). قَالَ أَبُو دُوْدٍ وَرَوَاهُ الْأَعْمَشُ  
كَمَا رَوَاهُ الْحَكَمُ۔

ترجمہ / ۳۷۱:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے حفص بن عمر نے بیان کیا وہ شعبہ سے روایت

کرتے ہیں وہ حکم سے وہ ابراہیم سے وہ ہمام بن الحارثؓ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؓ حضرت عائشہؓ کے  
پاس تھے (یعنی ایک دن مہمانی میں قیام فرماتھے) آپؓ کو احتلام ہو گیا تو حضرت عائشہؓ کی ایک لونڈی نے  
ان کو دیکھ لیا اس حال میں کہ آپؓ جنابت کے اثر کو دھورہے تھے اپنے کپڑے سے یا دھورہے تھے کپڑے کو  
(راوی کو شک ہے کہ روایت کرتے وقت ہمام نے یغسل أثر الجنابة من الثوب کہا تھا یا یغسل ثوبه  
کہا تھا۔ نیز واضح رہے کہ وہ کپڑا جو ہمام بن حارثؓ دھورہے تھے حضرت عائشہؓ کا تھا مگر استعمال کرنے کی  
وجہ سے ادنی ملاہست پائی گئی اور انہیں کی طرف منسوب کر دیا گیا جیسا کہ ترمذی شریف کی روایت میں اس

کی صراحت ہے)۔ پس خبر کردی باندی نے حضرت عائشہؓ کو تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اپنے آپ کو دیکھا ہے اس حال میں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو مکمل ڈالتی تھی (یعنی حضرت عائشہؓ نے کہا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کے اثر کو ہاتھ سے رگڑ کر زائل کر دیتی تھی)۔

امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ اس روایت کو اعمش نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے جس طرح اس کو حکم نے روایت کیا ہے۔ (یعنی عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ عَائِشَةَ کے طریق سے)۔

نوٹ: واضح رہے کہ اعمش کا حکم کی طرح یہ اضافہ روایت کرنا (یعنی ورواہ الأعمش کما رواہ الحکم کے الفاظ) ہمارے یہاں موجودہ رائج نسخہ اور بذل اور منہل وغیرہ میں اس حدیث نمبر (۳۷۱) کے تحت موجود نہیں ہے بلکہ حدیث نمبر (۳۷۲) کے ضمن میں آئے ہیں۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۱)

۱۔ حفص بن عمر: یہ حفص بن عمر بن الحارث ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳)۔

۲۔ شعبہ: یہ شعبہ بن الحجاج بن الورد العتکی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۵)۔

۳۔ حکم: یہ حکم بن عتیبة الکندی، أبو محمد الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۱۵۷۔

۴۔ ابراہیم: یہ ابراہیم النخعی امام فقہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۵۔ ہمام بن الحارث: یہ ہمام بن الحارث بن قیس بن عمرو النخعی، الکوفی

تابعی ہیں ثقہ راوی ہیں آپؐ کو فہ کے بڑے درجہ کے عابد تھے یہاں تک کہ بیٹھے بیٹھے سوتے تھے تا کہ زیادہ دیر تک نہ سو جائیں اور عبادت میں کمی آجائے۔ دوسرے طبقے میں شمار ہے وفات پینسٹھ ہجری ۶۵ھ میں ہوئی۔

۶۔ عائشہ: آپؐ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکرؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ جاریہ: یہ حضرت عائشہؓ کی باندی ہیں نام وغیرہ کی صراحت نہیں مل سکی۔

الحديث/ ۳۷۲- حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ أَنَّ عَائِشَةَ، قَالَتْ: ((كُنْتُ أَفْرُكُ الْمَنِيَّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَيُصَلِّي فِيهِ)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَافَقَهُ مُغِيرَةُ وَأَبُو مَعْشَرٍ وَوَاصِلٌ-

ترجمہ/ ۳۷۲:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو حماد بن سلمہ نے خبر دی وہ حماد بن ابی سفیان سے روایت کرتے ہیں وہ ابراہیم سے وہ اسود سے روایت کرتے ہیں (اسود نے کہا کہ) عائشہؓ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو ہاتھ سے رگڑ کر زائل کر دیتی تھی اور آپ ﷺ اسی کپڑے میں نماز ادا فرما لیتے تھے۔ (یعنی میں صرف رگڑ کر جھاڑ دیتی تھی پانی سے نہیں دھوتی تھی)۔

امام ابوداؤد نے کہا کہ موافقت کی ہے ان کی (یعنی حماد بن ابی سلیمان کی) عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ كَ طَرِيقٍ سَ روایت کرنے میں (مغیرہ بن مقسم اور أبو معشر) (یعنی زیاد بن کلیب الکوفی) اور واصل (یعنی واصل بن حیان الأحذب) نے (اور روایت کیا ہے اس حدیث کو اعمش نے بھی حکم کی طرح)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۲)

- ۱- موسیٰ بن اسماعیل :- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر-۳۔
- ۲- حماد بن سلمہ :- یہ حماد بن سلمہ بن دینار أبو سلمة البصري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔

۳- حماد بن ابی سلیمان :- یہ حماد بن ابی سلیمان مسلم الأشعري،

أبو إسْمَعِيل الكوفي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۵۷)۔

۴۔ ابراہیم: یہ ابراہیم بن یزید النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷)۔

۵۔ الأسود: یہ الأسود بن یزید بن قیس النخعی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۴)۔

۶۔ عائشہ: آپؓ ام المؤمنین ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

۷۔ مغیرہ: یہ مغیرہ بن مقسم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۰۰)۔

۸۔ أبو معشر: یہ زیاد بن کلیب أبو معشر الحنظلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳)۔

۹۔ واصل: یہ واصل الأحذب الأسدی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۰)۔

الحديث/ ۳۷۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ ح.

وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بْنُ حَسَابٍ الْبَصْرِيُّ أَخْبَرَنَا سُلَيْمٌ - يَعْنِي ابْنَ أَخْضَرَ  
الْمَعْنَى وَالْإِخْبَارُ - فِي حَدِيثِ سُلَيْمٍ قَالَا أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَيْمُونٍ بْنُ مَهْرَانَ قَالَ  
سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ، يَقُولُ ((إِنَّهَا كَانَتْ تَغْسِلُ  
الْمَنِيِّ مِنْ ثَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: ثُمَّ أَرَى فِيهِ بُقْعَةً أَوْ بُقْعَةً)).

ترجمہ/ ۳۷۳:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی نے بیان کیا انہوں نے

کہا ہم کو زہیر نے خبر دی (تحویل سند) اور امام ابوداؤد نے کہا ہم سے محمد بن عبید بن حساب  
البصری نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو سلیم (یعنی سلیم بن اخضر نے) خبر دی معنی کے اعتبار سے زہیر اور  
سلیم بن اخضر کی روایت تو ایک ہی ہے لیکن (اخبار سلیم کی حدیث میں ہے) (یعنی وَالْإِخْبَارُ فِي حَدِيثِ  
سُلَيْمٍ کے الفاظ میں لفظ اخبار دو معنوں کا احتمال رکھتا ہے (۱) یہ کہ الفاظ حدیث میں زہیر اور سلیم کے  
مابین اختلاف ہے اور یہاں پر سلیم کی روایت کے الفاظ منقول ہیں (۲) دوسرا احتمال یہ ہے کہ یہاں پر

اخبار سے مراد یہ ہے کہ اخبار اور سماع سلیم کی حدیث میں صراحۃً مذکور ہے جبکہ زہیر کی روایت میں عَنْ عَنِّہ ہے۔ خلاصہ کلام یہ کہ امام ابوداؤد کا مقصود اس سے سلیمان بن یسار کا سماع عائشہؓ سے ثابت کرنا ہے اسی کو صاحب عون المعبود اور امام بخاریؒ نے پسند فرمایا اور اختیار فرمایا ہے بہر حال ان دونوں نے (یعنی زہیر اور سلیم نے) کہا ہم دونوں کو خبر دی عمرو بن میمون بن مہران نے (عمرو بن میمون نے) کہا کہ میں نے سلیمان بن یسار کو بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے عائشہؓ کو فرماتے ہوئے سنا کہ بلاشبہ وہ نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے منی کو دھوتی تھیں (یعنی پانی سے منی کو دھو ڈالتی تھیں) پھر فرماتی ہیں کہ میں اس کپڑے میں (دھلنے کے یامنی کے) ایک یا کئی نشان دکھتی تھی (یعنی کپڑا دھونے کے بعد بھی کپڑے پر ایک یا کئی کئی نشان نظر آتے رہتے تھے)۔

نوٹ:۔ یہ حدیث منی کے دھلنے پر متدل قرار دی جاتی ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۳)

۱۔ عبد اللہ بن محمد النفیلی:۔ یہ عبد اللہ بن محمد النفیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث ۸۔

۲۔ زہیر:۔ یہ زہیر بن معاویہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔

۳۔ محمد بن عبید بن حساب:۔ یہ محمد بن عبید بن حساب البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۲)۔

۴۔ سلیم یعنی ابن أخضر البصری:۔ یہ سلیم (مصغراً کما فی التقریب والخلاصة وفی حاشیة الخلاصة وقال النووي فی شرح مُسْلِمٍ سلیم بفتح السین مکبراً) ابن أخضر البصری ہیں۔ اور یہ ثقہ اور احادیث کو ضبط کرنے والے راوی ہیں آٹھویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو اسی ہجری ۱۸۰ھ میں ہوئی۔

۵۔ عمرو بن میمون بن مہران:۔ یہ عمرو بن میمون بن مہران الجزری،

أبو عبد الله يا أبو عبد الرحمن الرقي ہیں ثقہ اور فاضل محدث ہیں۔ چھٹے طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات ایک سو سینتالیس ہجری ۱۲۷ھ میں ہوئی۔

- ۶۔ سلیمان بن یسار۔ یہ سلیمان بن یسار الہلالی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۷)۔  
 ۷۔ عائشہؓ۔ آپؓ ام المؤمنین عائشہ بنت ابی بکر الصدیقؓ ہیں دیکھیں حدیث۔ ۱۸۔

### (۱۳۷) بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثُّوبَ

بچے کے پیشاب کے کپڑے میں لگ جانے کا بیان (۱۳۷)

الحديث/ ۳۷۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ

عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ، ((أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ، فَقَالَ عَلَى ثَوْبِهِ، فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ))۔

ترجمہ / ۳۷۴۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ قعنبی نے بیان کیا وہ مالک

سے روایت کرتے ہیں وہ ابن شہاب سے وہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود سے وہ ام قیس بنت محسن سے روایت کرتے ہیں (ام قیس بنت محسن سے مروی ہے کہ) وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنے چھوٹے لڑکے کو ساتھ لے کر حاضر ہوئیں جو (چھوٹا ہونے کی وجہ سے) کھانا نہیں کھاتا تھا (بلکہ صرف دودھ ہی پیتا تھا) تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو (یعنی چھوٹے بچے کو) اپنی گود میں بٹھالیا تو اس (بچے) نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا (پیشاب کر دینے کی وجہ سے) آپ ﷺ نے پانی منگایا (تعمیل حکم کی گئی) اور

آپ ﷺ نے اس کو (یعنی پانی کو) کپڑے پر چھڑک دیا اور اس کو (یعنی کپڑے کو) دھویا نہیں۔ (یعنی بچے کے پیشاب کر دینے کی وجہ سے آپ ﷺ نے اپنے اس کپڑے پر جس پر بچے نے پیشاب کیا تھا پانی کی چھینٹیں ماریں اور پانی انڈیل دیا دیگر نجاست کی طرح کپڑے کو مل کر نہیں دھویا۔ واضح رہے کہ یہ حدیث ان حضرات کی مستدل ہے جنہوں نے بول صبی کو طاہر مانا اور دھلنا ضروری قرار نہیں دیا بلکہ صرف پانی کا چھڑکنا کافی کہا ہے احناف وغیرہ جو بول صبی کو نجس مانتے ہیں اور باقاعدہ دیگر نجاستوں کی طرح دھلنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ انہوں نے اس کے جوابات دیئے ہیں جو دیگر احادیث کے تحت اپنے مقامات پر مذکور ہوں گے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۴)

- ۱۔ عبد اللہ بن مسلمة:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمة بن قعنب القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱)۔
- ۲۔ مالک:۔ یہ امام فقہ مالک بن انس ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۲)۔
- ۳۔ ابن شہاب:۔ یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۹۔
- ۴۔ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ:۔ یہ عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۹۶)۔
- ۵۔ أم قیس بنت محسن:۔ آپ أم قیس بنت محسن الأسدية ہیں۔ دیکھیں حدیث ۳۶۳۔
- ۶۔ بابن لہاصغیر:۔ یہ أم قیس کے صاحبزادے ہیں جن کے نام وغیرہ کی صراحت کتب رجال میں نہیں ملی۔

الحديث/ ۳۷۵- حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسْرَهْدٍ وَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ أَبُو تَوْبَةَ الْمَعْنِي قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكِ عَنْ قَابُوسَ عَنْ لُبَابَةَ بِنْتِ الْحَرِثِ،



قَالَتْ: ((كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَبَالَ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ: الْبَسُ ثَوْبًا وَأَعْطِنِي إِزَارَكَ حَتَّى أَغْسِلَهُ)). قَالَ: ((إِنَّمَا يَغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْأُنْثَى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ)).

ترجمہ / ۳۷۵ :- امام الہوداؤدؒ نے کہا ہم سے مسدد بن مسرہد اور ربیع بن نافع۔ (یعنی) ابوتوبہ نے بیان کیا (واضح رہے کہ ابوتوبہ ربیع کی کنیت ہے اور اسی سے مشہور بھی ہیں لیکن چونکہ یہاں مذکورہ حدیث میں اپنے اصلی نام الربیع بن نافع سے آئے ہیں اس لئے کنیت کے بتانے کی ضرورت محسوس ہوئی) ان دونوں (یعنی مسدد اور ابوتوبہ) نے کہا کہ ہم سے ابوالاحوص نے بیان کیا وہ سماک سے روایت کرتے ہیں وہ قابوس سے وہ لبابہ بنت الحارثؒ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ حسین بن علیؑ رسول اللہ ﷺ کی گود میں تھے تو انہوں نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا (یعنی رسول اللہ ﷺ اپنے نواسے حسین بن علیؑ کو اپنی گود میں لئے ان کو کھلانے میں مصروف تھے بچے چونکہ اپنی نا سنجھی کی وجہ سے پیشاب کر رہی دیتے ہیں اس لئے حسینؑ نے بھی آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا جب لبابہؒ نے پیشاب دیکھا تو انہوں نے بیان کیا کہ) میں نے کہا کہ آپ ﷺ کپڑا پہن لیجئے اور مجھے اپنی لنگی (تہ بند) دے دیجئے تاکہ میں اس کو دھل دوں (یعنی لبابہؒ نے کہا کہ چونکہ حسینؑ نے پیشاب کر دیا ہے اس لئے گویا کپڑا نجس ہو گیا ہے لہذا آپ ﷺ اس تہ بند کو اتار دیں اور دوسرا کپڑا بدل کر زیب تن فرمائیں تاکہ میں اس پیشاب کردہ کپڑے کو دھل ڈالوں اس بات کو سنکر) آپ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب (کرنے) سے (کپڑا وغیرہ مبالغہ کر کے) دھویا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب (کرنے کی وجہ) سے تو صرف پانی ڈالنا کافی ہے (یعنی مطلب یہ ہے کہ حسین لڑکے ہیں اور لڑکوں کا پیشاب مقام پیشاب کی تنگی کی وجہ چونکہ ایک ہی جگہ گرتا اور لگتا ہے اس لئے آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اس کے دھلنے کے لئے نضح خفیف یعنی صرف اسی مقام پر پانی انڈیل دینا کافی ہے۔ رہا لڑکی کا پیشاب کرنا تو چونکہ وہ اس کی فرج (یعنی پیشاب نکلنے کی جگہ) کی

وسعت کی وجہ سے دور تک پھیل جاتا ہے لہذا متفرق جگہوں پر لگنے کی وجہ سے اس کو اچھی طرح دھونے کا حکم ہے اور حدیث میں غسل سے یہی غسل بالمبالغہ مراد ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۵)

۱۔ مسدد :- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ ربیع بن نافع أبو توبة :- یربیع بن نافع أبو توبة الحلبي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۳)۔

۳۔ أبو الأحرص :- یہ سلام بن سلیم الحنفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۴۔ سماک :- یہ سماک بن حرب الذہلی أبو المغيرة الکوفی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶۸)۔

۵۔ قابوس :- یہ قابوس بن مخارق ہیں ان کو ابن ابی المخارق الکوفی بھی کہا جاتا ہے۔ حافظ نے ان کے بارے ”لَا بَأْسَ بِهِ“ فرمایا ہے لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے اور ان کا تیسرے طبقے میں شمار ہے۔

۶۔ لبابة بنت الحارث :- یہ لبابة بنت الحارث بن حزن، أم الفضل الهلالية الصحابية زوج العباس بن عبد المطلب وأخت ميمونة زوج النبي ﷺ ہیں۔ آپ کی وفات میں قدرے اختلاف ہے تقریب ج ۲/ ص ۶۵۸/ راوی نمبر (۸۷۱۹) پر ابن حبان کا قول منقول ہے کہ آپ کی وفات حضرت عباسؓ کے بعد حضرت عثمان غنیؓ کے دور خلافت میں ہوئی لیکن تہذیب التہذیب اور الإصابة میں آپ کے سلسلہ میں منقول ہے کہ حضرت عباسؓ سے پہلے ہی حضرت عثمانؓ کے دور خلافت میں وفات ہوئی۔ واللہ أعلم بحقیقة الحال :-

۷۔ حسین :- آپ الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی، أبو عبد اللہ المدنی

رسول اللہ ﷺ کے نواسے ہیں آپ ﷺ سے حفظ کیا آپ کے مناقب کثیر ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں۔ آپ یوم عاشوراء یعنی ۱۰/ محرم اکٹھ ۶۱ھ میں شہید کر دیئے گئے۔

۸۔ علی: آپ خلیفہ رابع حضرت علی بن ابی طالب الهاشمی ہیں دیکھیں حدیث ۶۱۔

الحديث ۳۷۶- حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيمِ الْعَنْبَرِيُّ الْمَعْنَى قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ حَدَّثَنِي مُجَلُّ بْنُ خَلِيفَةَ حَدَّثَنِي أَبُو السَّمْحِ، قَالَ: ((كُنْتُ أَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَكَانَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ قَالَ: وَلَيَّ قَفَاكَ. قَالَ فَأَوْلَيْتُهُ قَفَايَ فَاسْتُرَهُ بِهِ، فَأَتَيْتُ بِحَسَنِ أَوْ حُسَيْنٍ فَبَالَ عَلَى صَدْرِهِ، فَجِئْتُ اغْسِلُهُ، فَقَالَ يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرْسُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ)). قَالَ عَبَّاسُ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ. قَالَ أَبُو دَاوُدَ: وَهُوَ أَبُو الزَّعْرَاءِ قَالَ هَارُونُ بْنُ تَمِيمٍ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: الْأَبْوَالُ كُلُّهَا سَوَاءٌ۔

ترجمہ ۳۷۶:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مجاہد بن موسیٰ اور عباس بن عبد العظیم

العنبري نے ہم معنی حدیث بیان کی ان دونوں نے کہا ہم کو عبد الرحمن بن مہدی نے خبر دی انہوں نے کہا ہم سے یحییٰ بن ولید نے بیان کیا (یحییٰ بن ولید نے کہا) مجھ سے مجل بن خلیفہ نے بیان کیا (مجل نے کہا) مجھ سے ابوالسمح نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا پس جب آپ ﷺ ارادہ فرماتے کہ غسل کریں (یعنی میں خادم تھا ہر وقت حاضر خدمت رہتا تھا جب بھی آپ ﷺ کو غسل کرنا ہوتا تو غسل کرنے سے پہلے ہی) فرماتے کہ تو اپنی پیٹھ کو میری طرف موڑ لے (یعنی ادھر منہ کر لے اور میری طرف پیٹھ کر کے پردہ کر لے تاکہ میں آرام سے غسل کر سکوں) ابوالسمح نے کہا کہ تو پھر میں (تعمیل حکم کرتے ہوئے اپنی پیٹھ موڑ لیتا اور میں اس کے ذریعہ پردہ کر لیتا) پس ایک بار (حسن یا حسینؑ کو لایا گیا) تو

آپ ﷺ نے فرطِ محبت میں ان کو اپنے سینہ مبارک بٹھالیا) تو انہوں نے آپ ﷺ کے سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا (جب میں نے یہ حالت دیکھی کہ سینہ مبارک پر پیشاب کر دیا ہے تو میں نے اس کو دھونے کا انتظام کیا) اور اس کو دھلنے کے لئے آیا (یعنی جس جگہ پر حسنؓ یا حسینؓ نے پیشاب کر دیا تھا اس کو دھلنے کے لئے آگے بڑھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب کو دھلا جاتا ہے اور لڑکے کے پیشاب پر صرف پانی ڈالا جاتا ہے (یعنی جس جگہ لڑکی پیشاب کرے تو اس کو مبالغہ کر کے دھوئیں اور جس جگہ لڑکا پیشاب کرے وہاں صرف پانی ڈال دینا کافی ہے واضح رہے کہ حدیث میں جو لفظ یُرْسُ ہے وہ یُصَبُّ کے معنی میں ہے۔

راوی حدیث عباس نے کہا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْوَلِيدِ (یعنی عباس بن عبد العظیم نے اپنی روایت میں حَدَّثَنَا جمع کا صیغہ ذکر کیا ہے جبکہ مجاہد بن موسیٰ نے حَدَّثَنِي واحد کا صیغہ کہا ہے۔ امام ابوداؤد نے کہا کہ اور وہ (یعنی یحییٰ بن الولید وہ والے ہیں جن کی کنیت) أَبُو الزَّعْرَاءِ ہے) واضح رہے کہ اس عبارت سے امام ابوداؤد و یحییٰ بن الولید کا تعارف کرانا چاہتے ہیں)۔ اور ہارون بن تیم نے حسن (بصری) سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ پیشاب سب کے سب برابر ہیں۔ (یعنی امام حسن بصریؒ نے فرمایا کہ پیشاب چاہے لڑکے کا ہو یا لڑکی کا نجاست اور ناپاکی میں دونوں برابر ہیں اور دھلنے کے طریقہ میں بھی دونوں یکساں ہیں)۔

نوٹ:- واضح رہے کہ ہارون بن تیم کے سلسلہ میں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ اپنی مایہ ناز تصنیف بذل المجہود میں رقم طراز ہیں کہ اس نام کے آدمی سے میں کتب رجال میں واقف نہیں ہوں گا اور نہ ہی یہ تعلیق کتب احادیث میں مجھے مل سکی۔ لیکن صاحب المنہل نے کہا کہ هُوَ الرَّاسِبِيُّ يَرْوِي عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ وَعَنْهُ أَبُو هَلَالٍ الرَّاسِبِيُّ وَثَقَهُ ابْنُ حَبَانَ:- یعنی یہ ہارون بن تیم راسبی ہیں جو حسن بصریؒ سے روایت کرتے ہیں اور ان سے ابو ہلال راسبی روایت کرتے ہیں۔ اور رہی

تعلیق کی بات تو ابن ابی شیبہ نے باب بَوْلِ الْبُعِيرِ وَالشَّاةِ میں اس کی تخریجِ بَرَوَايَةِ هِشَامٍ وَالْأَشْعَثِ عَنِ الْحَسَنِ کے طریق سے بالکل اسی کے ہم معنی نقل کی ہے۔

### تعارف رجالِ حدیث (۳۷۶)

۱۔ مجاہد بن موسیٰ:۔ یہ مجاہد بن موسیٰ بن فروخ الخواری، أبو علي الخُتلي ہیں ثقہ راوی ہیں، دسویں طبقے میں شمار ہیں وفات دوسو چوالیس ہجری ۲۴۴ھ میں ہوئی اور چھیالیس (۸۶) سال کی عمر پائی۔

۲۔ عباس بن عبد العظیم:۔ یہ عباس بن عبد العظیم بن إسماعيل العنبري، أبو الفضل البصري ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں گیارہویں طبقے میں شمار ہوتے ہیں وفات دوسو چالیس ہجری ۲۴۴ھ میں ہوئی۔ واضح رہے کہ بذلِ الحُجود میں ان کا سن وفات ۲۴۶ھ لکھا ہے۔

۳۔ عبد الرحمن بن مہدی:۔ یہ عبد الرحمن بن مہدی العنبري ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۱۵)۔

۴۔ یحییٰ بن الولید:۔ یہ یحییٰ بن الولید بن المسیر الطائي، أبو الزَّعرَاء الكوفي ہیں۔ حافظ نے ان کے بارے میں لَا بَأْسَ بِهِ مِنَ السَّادَةِ کہا ہے۔ اور ابنِ حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے اور امام نسائی نے بھی ان کے بارے میں لَا بَأْسَ بِهِ ہی کہا ہے۔

۵۔ مُجَلِّل بن خلیفہ:۔ یہ محل بن خلیفہ الطائي، الکوفی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ أبو السَّمَح:۔ یہ أبو السَّمَح رسول ﷺ کے خادم اور آزاد کردہ صحابی ہیں ان کا نام ایاد بتایا جاتا ہے ان سے صرف یہی ایک حدیث مروی ہے دوسری کسی سند اور حدیث میں ان کا تذکرہ نہیں ہے اسی وجہ سے أبو زرعة وغیرہ نے ان کے بارے میں لَا عِلْمِي ظاہر کر دی ہے اور کہا ہے کہ لَا يُعْرَفُ۔

۷۔ حسنؓ: آپؓ الحسن بن علی بن ابی طالب الهاشمی، نواسہ رسول عربی ﷺ جلیل القدر صحابی ہیں۔ آپؓ نے حضور ﷺ کی صحبت بھی پائی اور آپ ﷺ سے حفظ بھی کیا ہے آپؓ کے مناقب کثیر ہیں جو مطولات میں مذکور ہیں۔ زہر دینے کی وجہ سے جام شہادت نوش فرمایا، سن وفات اٹنچاس ہجری ۴۹ھ ہے۔ چوتھر (۷۴) سال کی عمر پائی اس کے علاوہ وفات کے بارے میں دیگر اقوال بھی مذکور ہیں بعض حضرات نے پچاس ہجری ۵۰ھ اور بعض نے اس کے بعد کا قول بھی ذکر کیا ہے۔

۸۔ حسینؓ: آپؓ حسین بن علی بن ابی طالب الهاشمی، نواسہ رسول ﷺ ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۳۷۵)۔

۹۔ عباس: یہ عباس بن عبید ہیں دیکھیں اسی حدیث کے تحت نمبر (۲) پر۔

۱۰۔ یحیٰ بن الولید: یہ یحیٰ بن الولید بن المسیر الطائی ہیں۔ دیکھیں اسی حدیث کے تحت نمبر (۴) پر۔

۱۱۔ أبو الزعراء: یہ یحیٰ بن الولید ہی ہیں اور أبو الزعراء ان ہی کی کنیت ہے۔ دیکھیں اسی حدیث کے تحت نمبر (۴) پر۔

۱۲۔ ہارون بن تمیم: یہ ہارون بن تمیم الراسبی ہیں جو صرف حسن بصری سے روایت کرتے ہیں اور ان سے صرف أبو ہلال الراسبی ہی روایت کرتے ہیں۔ ابن حبان نے ان کو ثقہ کہا ہے مگر حافظ ابن حجرؒ نے اپنی تقریب وغیرہ میں کہیں بھی ان کا کوئی تذکرہ نہیں کیا ہے۔

۱۳۔ الحسن: یہ امام فقہ الحسن بن ابی الحسن البصری ہیں دیکھیں حدیث (۱۷)۔

الحديث/ ۳۷۷- حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ أَخْبَرَنَا يَحْيَى عَنْ ابْنِ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بَنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ ((يُغَسَّلُ مِنْ بَوْلِ

الْجَارِيَةِ وَيُنْصَحُ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ))۔

ترجمہ / ۳۷۷:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے مسدد نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو تکئی نے خبر دی وہ ابن ابی عروبہ سے روایت کرتے ہیں وہ قتادہ سے وہ ابوحرب بن ابی الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ لڑکی کے پیشاب (کرنے سے یا لگنے) سے دھویا جائے گا اور لڑکے کے پیشاب کی وجہ سے پانی ڈالا جائے گا جب تک بچہ کھانا نہ کھاتا ہو (یعنی حضرت علیؑ کا ارشاد ہے کہ لڑکی کا پیشاب چونکہ نجس ہے اس لئے اس کو مبالغہ کر کے دھونا ضروری ہے اور ہالڑکے کا پیشاب تو وہ نجس خفیف ہے اس لئے اس پر صرف پانی ڈالنا کافی ہے باقاعدہ مبالغہ کر کے دھلنا ضروری نہیں ہے مگر شرط یہ ہے کہ لڑکا اتنا چھوٹا ہو کہ کھانا وغیرہ نہ کھاتا ہو بلکہ صرف شیر خوار ہو)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۷)

۱۔ مسدد:- یہ مسدد بن مسرہد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲)۔

۲۔ یحییٰ:- یہ یحییٰ بن سعید القطان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۷۰)۔

۳۔ ابن ابی عروبہ:- یہ سعید بن ابی عروبہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۴۔ قتادہ:- یہ قتادہ بن دعامة السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۵۔ ابوحرب بن ابی الاسود:- یہ ابوحرب بن ابی الاسود الدیلی البصري ہیں۔ کہا گیا ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے لیکن کچھ حضرات نے ان کا نام محجن اور بعضوں نے عطاء بھی بتایا ہے۔ لیکن علامہ ابن عبدالبرؒ نے کہا ہے کہ کنیت ہی ان کا نام ہے۔ حافظؒ نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے اور تیسرے طبقے میں شمار کرتے ہوئے سن وفات اکیسواٹھ ہجری ۱۰۸ھ نقل کیا ہے۔

۶۔ ابیہ:- یہ ابوحرب کے والد ابوالاسود الدیلی، یا الدؤلّی، البصري ہیں، ان کا نام ظالم

بن عمرو بن سفیان، یاعمر بن ظالم، یاعمر بن عثمان، یاعثمان بن عمرو ہے ثقہ، فاضل، مختصر تابعی ہیں ان کی وفات انہتر ہجری ۶۹ھ میں ہوئی ہے۔

۷۔ علی: آپ کے لئے دیکھیں حدیث (۶۱)۔

الحديث ۳۷۸/ - حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى أَخْبَرَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي حَرْبٍ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَالَ فَذَكَرَ مَعْنَاهُ، وَلَمْ يَذْكُرْ مَا لَمْ يَطْعَمْ. زَادَ قَالَ قَتَادَةُ: ((هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا)).

ترجمہ ۳۷۸/۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے ابن المثنیٰ نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو معاذ بن ہشام نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ سے میرے والد (یعنی ہشام) نے بیان کیا وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں وہ ابو حرب بن ابی الاسود سے وہ اپنے والد سے وہ حضرت علیؑ سے روایت کرتے ہیں (یعنی حضرت علیؑ سے مروی ہے) کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا (یعنی حضرت علیؑ کا مقصد یہ ہے کہ میں نے جو سابقہ حدیث نمبر (۳۷۷) بیان کی ہے وہ میرا اپنا قول نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد فرمودہ ہے) پھر ذکر کیا (ابن مثنیٰ نے) اسی حدیث کے ہم معنی (یعنی گزری ہوئی حدیث نمبر (۳۷۷) کے ہم معنی حدیث بیان کی) اور نہیں ذکر کیا ہے (ہشام نے اپنی روایت میں) مَا لَمْ يَطْعَمْ کے الفاظ کو (بلکہ) (ہشام نے) زیادہ کیا ہے یہ کہ قتادہ نے (حدیث بیان کرتے وقت اضافہ کیا تھا) هَذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا الطَّعَامَ فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا۔ کا۔ (یعنی قتادہ نے اپنی روایت میں یہ اضافہ نقل کیا ہے کہ یہ لڑکے اور لڑکی کے پیشاب کا فرق جب ہے جب تک وہ کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانا کھانے لگیں تو پھر دونوں کا پیشاب مبالغہ کر کے دھویا جائے گا)۔



## تعارف رجالِ حدیث (۳۷۸)

۱۔ ابن المثنیٰ:- یہ محمد بن المثنیٰ البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷)۔

۲۔ معاذ بن هشام:- یہ معاذ بن هشام بن ابی عبد اللہ الدستوائی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹)۔

۳۔ ابی:- یہ هشام بن ابی عبد اللہ سنبر، ابوبکر البصری الاستوائی معاذ کے والد ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹)۔

۴۔ قتادہ:- یہ قتادہ بن دعامة السدوسی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۶)۔

۵۔ ابو حرب بن ابی الأسود الدیلمی:- ان کے لئے سابقہ حدیث نمبر (۳۷۷) دیکھیں۔

۶۔ أبیه:- یہ ابو حرب کے والد ابو الأسود الدیلمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۷۷)۔

۷۔ علیؑ:- آپؑ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۶۱)۔

الحديث/ ۳۷۹- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ أَبِي الْحَجَّاجِ أَبُو مَعْمَرٍ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أُمِّهِ، قَالَتْ: ((أَنَّهَا أَبْصَرَتْ أُمَّ

سَلَمَةَ تَصُبُّ الْمَاءَ عَلَى بَوْلِ الْغُلَامِ مَا لَمْ يَطْعَمْ فَإِذَا طَعِمَ غَسَلَتْهُ، وَكَانَتْ تَغْسِلُ

بَوْلَ الْجَارِيَةِ))۔

ترجمہ/ ۳۷۹:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن عمرو بن ابی حجاج ابو معمر نے بیان کیا

انہوں نے کہا ہم کو عبد الوارث نے خبر دی وہ یونس سے روایت کرتے ہیں وہ الحسن سے وہ اپنی ماں (خیرۃ

مولاۃ سلمۃ) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ بلاشبہ انہوں نے ام سلمہؓ کو لڑکے کے پیشاب

پر جب تک وہ کھانا نہ کھاتا ہو پانی ڈالتے ہوئے دیکھا ہے (اور) جب وہ (لڑکا) کھانا کھانے لگے تو اس کو (باقاعدہ) دھویا ہے۔ اور لڑکی کے پیشاب کو تو (باقاعدہ) دھلتی ہی تھیں (چاہے کھانا کھاتی ہو یا نہ کھاتی ہو)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۷۹)

- ۱۔ عبد اللہ بن عمرو بن ابی الحجاج أبو معمر:۔ ان کیلئے دیکھیں حدیث (۲۹۳)۔
- ۲۔ عبد الوارث:۔ یہ عبد الوارث بن سعید ابن ذکوان التمیمی ہیں دیکھیں حدیث ۴۔
- ۳۔ یونس:۔ یہ یونس بن عبید بن دینار البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۴)۔
- ۴۔ الحسن:۔ یہ امام فقہ حسن بن ابی الحسن البصری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷)۔
- ۵۔ أمّہ:۔ یہ خیرۃ، أم الحسن البصری، مولاة أم سلمة ہیں۔ مقبول راویہ ہیں۔ ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔ اور ان کا دوسرے طبقے میں شمار ہے۔
- ۶۔ أم سلمة:۔ آپ أم المؤمنین زوج النبی ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

### (۱۳۸) بَابُ فِي الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ

یہ باب اس بارے میں ہے کہ زمین کو پیشاب لگ جائے (تو تطہیر کیسے کرے) (۱۳۸)

الحديث / ۳۸۰ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو بْنِ السَّرْحِ وَأَبْنُ عَبْدِ اللَّهِ فِي

آخَرَيْنَ وَهَذَا لَفْظُ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، ((أَنَّ أَعْرَابِيًّا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ فَصَلَّى - قَالَ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ - رَكَعَتَيْنِ. ثُمَّ قَالَ: ((اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمَحَمَّدًا

وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ تَحَجَّرَتْ وَاسِعًا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي نَاحِيَةِ الْمَسْجِدِ، فَأَسْرَعَ النَّاسُ إِلَيْهِ، فَنَهَاهُمْ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ: إِنَّمَا بُعِثْتُ مُبَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ، صُبُّوا عَلَيْهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ، أَوْ قَالَ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ))۔

ترجمہ / ۳۸۰ :- امام ابوداؤد نے فرمایا کہ ہم سے احمد بن عمرو بن السرح اور ابن عبدہ نے حدیث بیان کی اس حال میں کہ یہ دونوں حضرات ان تمام دیگر شیوخ میں داخل ہیں جنہوں نے مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے (یعنی جس طرح ابن السرح اور ابن عبدہ نے مجھ سے اس حدیث کو بیان کیا ہے اسی طرح دیگر بہت سارے شیوخ نے بھی ہم سے اس حدیث کو بیان کیا ہے واضح رہے کہ اس میں ایک شکل یہ بھی ہو سکتی ہے کہ جس وقت ابوداؤد سے اس حدیث کو بیان کیا گیا ہو تو شیوخ کا مجمع ہو مگر نمائندہ کے طور پر یہ دونوں حضرات ہوں اور بیان کرنے میں سارے شیوخ ہوں یعنی بیان تو سب نے کیا مگر نمائندگی ان کی رہی اس وجہ سے ان کو ذکر کیا ہے) اور یہ لفظ (یعنی الفاظ سند و متن جو بیان کئے جا رہے ہیں) ابن عبدہ کے ہیں (نہ کہ ابن السرح و دیگر حضرات کے) (ابن عبدہ نے) کہا کہ ہم کو سفیان نے خبر دی وہ زہری سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن المسیب سے وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتے ہیں کہ (انہوں نے فرمایا کہ) ایک اعرابی (بدو) مسجد میں داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اس نے نماز پڑھی (یعنی بدوی نے مسجد میں داخل ہو کر نماز پڑھی) ابن عبدہ نے کہا کہ دو رکعت (یعنی دو رکعت نماز پڑھی یہ ابن عبدہ نے اپنی روایت میں اضافہ بیان کیا ہے جو ابن السرح کی روایت میں نہیں ہے اور نماز پڑھنے کے بعد دعا مانگنے لگا) پھر اس بدوی نے (اپنی دعا میں) کہا اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا۔ (یعنی اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم فرما اور کسی پر ہمارے ساتھ رحم نہ فرما جب رسول اللہ ﷺ نے اس کی یہ تنگ دعا سنی) تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تو نے کشادہ (رحمت) کو تنگ کر دیا (یعنی

اللہ تعالیٰ کی رحمت جو بہت وسیع ہے تو نے اس کو اپنے اور میرے لئے خاص کر کے تنگ کر دیا گویا یہ تیرا فعل مذموم ہے) پھر تھوڑی ہی دیر گذری کہ اس نے مسجد کے ایک کونے میں پیشاب کر دیا (جب صحابہ کرام نے اس کو مسجد میں پیشاب کرتے دیکھا) تو سارے حضرات اس کی طرف دوڑے (تاکہ اس کو ڈانٹیں بخاری شریف کی روایت میں فَصَّاحِ النَّاسِ کے الفاظ منقول ہیں یعنی لوگ اس بدوی کو پیشاب کرتا ہوا دیکھ کر چیخنے لگے حافظ ابن حجرؒ نے مختلف الفاظ جو بیہقی و نسائی و بخاری شریف وغیرہ میں منقول ہیں نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ جو کچھ بھی صحابہ نے ڈانٹا ڈپٹایا صرف زبان تک ہی محدود تھا ہاتھ کسی نے بھی نہ اٹھائے تھے) تو رسول اللہ ﷺ نے (جب لوگوں کی یہ حالت دیکھی اور اس کو دیکھا کہ بدوی ہے اور ایسا شخص ہے کہ آداب شریعت سے ایسا نابلد اور ناواقف ہے کہ مسجد پیشاب کرنے کی جگہ نہیں ہے اس سے بھی واقف نہیں ہے تو) ان کو منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم نرمی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو اور تم کو سختی کرنے والا بنا کر نہیں بھیجا گیا ہے (واضح رہے کہ یہاں پر بعثت کا لفظ جو حضور ﷺ نے صحابہ کے لئے ارشاد فرمایا ہے یہ مجازاً ہے چونکہ اصلی بعثت تو نبی اکرم ﷺ کی ہوئی ہے یا یوں کہا جاسکتا ہے کہ الْمُبْعُوثُونَ مِنْ قَبْلِ النَّبِيِّ ﷺ یعنی رسول اللہ ﷺ کی طرف سے تعلیم وغیرہ کے لئے جو لوگوں کی بعثت کی جاتی تھی یہاں پر بھی وہی والی بعثت مراد ہے نہ کہ بعثت مِنَ اللہ) (پھر لوگوں کو حکم دیا کہ) اس مقام پر پانی کا ایک ڈول بہادو (یعنی ایک ڈول پانی سے پاک کر دو) راوی کو شک ہے کہ آپ ﷺ نے سَجَلًا مِنْ مَاءٍ فرمایا تھا یا ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ فرمایا تھا (بہر حال معنی و مطلب میں کوئی فرق نہیں ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۰)

۱۔ أحمد بن عمرو بن السرح:۔ یہ أحمد بن عمرو بن السرح الأموي ہیں۔

دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۲۔ ابن عبدة:۔ یہ أحمد بن عبدة بن موسى الضبی، أبو عبد اللہ البصري ہیں۔ ثقہ

راوی ہیں لیکن ان پر ناصبی ہونے کا الزام ہے۔ حافظؒ نے ان کو دسویں طبقے میں قرار دیتے ہوئے سن وفات دو سو پینتالیس ہجری ۲۴۵ھ لکھا ہے۔

۳۔ سفیان :- یہ سفیان بن عیینہ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۴۔ زہری :- یہ محمد بن مسلم۔ ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ سعید بن المسیب :- ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۷۶)۔

۶۔ ابوہریرہ :- آپؐ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۷۔ اعرابی :- ان کے نام کے سلسلہ میں کئی قول ہیں (۱) حافظؒ نے کہا کہ ابوبکر تاریخی نے عبد اللہ بن نافع المزنی سے نقل کیا ہے کہ ان کا نام أقرع بن حابس التميمي ہے۔ (۲) ابوموسیٰ مدنی نے فرمایا کہ ان اعرابی کا نام أطلع ذو الخويصرة اليماني ہے یہ بھاری بھر کم شخص تھے (۳) ایک روایت میں ان کا نام أطلع ذو الخويصرة التميمي وکان رجلاً جافياً منقول ہے اور یہ تمیمی حرقوص بن زہیر ہیں جو بعد میں خوارج کے سردار ہو گئے تھے (۴) حسین بن فارس نے کہا کہ ان اعرابی کا نام عُيْسَنَة بن حصن ہے۔ اور ابن رسلان نے أقرع بن حابس بتایا ہے (بہر حال صحیح علم اللہ کو ہے یہ تو اپنے اپنے خیالات کا اظہار ہے)۔

الحديث / ۳۸۱ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ - يَعْنِي ابْنَ

حازِمٍ - قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الْمَلِكِ - يَعْنِي ابْنَ عَمِيرٍ - يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ

مَعْقِلِ بْنِ مِقْرَنٍ، قَالَ: ((صَلَّى أَعْرَابِيٌّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِهَذِهِ الْقِصَّةِ: قَالَ فِيهِ:

وَقَالَ - يَعْنِي النَّبِيُّ ﷺ: خُذُوا مَا بَالَ عَلَيْهِ مِنَ التُّرَابِ فَالْقُوْهُ وَاهْرِيقُوا عَلَى

مَكَانِهِ مَاءً)). قَالَ أَبُو دَاوُدَ: هُوَ مَرْسَلٌ. ابْنُ مَعْقِلٍ لَمْ يُدْرِكِ النَّبِيَّ ﷺ -

ترجمہ / ۳۸۱:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے موسیٰ بن اسمعیل نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو جریر (یعنی ابن حازم) نے خبر دی وہ کہتے ہیں کہ میں نے عبد الملک (یعنی ابن عمیر) کو عبد اللہ بن معقل بن مقررؓ کے واسطے سے حدیث بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ انہوں نے (یعنی عبد اللہ بن معقل نے) کہا کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی (واضح رہے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ نماز میں رسول اللہ ﷺ ساتھ میں تھے اور دونوں نماز پڑھ رہے تھے لیکن ایسا نہیں ہے بلکہ مراد حضرت النبی ﷺ ہے یعنی جب وہ نماز پڑھ رہا تھا تو رسول اللہ مسجد میں حاضر تھے سابقہ روایت اسی کی مؤید ہے) اسی قصے کے ساتھ (یعنی اعرابی کا مسجد میں پیشاب کرنے کا جو واقعہ سابقہ حدیث (۳۸۰) پر گزرا ہے اسی واقعہ کے ساتھ بیان کیا مگر کچھ اضافہ ذکر کیا ہے) عبد اللہ نے اپنی اس روایت میں کہا ہے (واضح رہے کہ یہ آگے عبد اللہ کا اضافہ ہے) اور فرمایا (یعنی نبی اکرم ﷺ نے) اٹھاؤ وہ مٹی جس پر اس نے پیشاب کیا ہے اور پھینک دو اس کو اور اس مقام پر پانی بہادو۔ (یعنی وہ مقام جہاں پر بدوی نے پیشاب کیا ہے اس کی مٹی کھود کر باہر پھینک دو اور وہاں پر پانی بہادو) امام ابوداؤدؒ نے کہا کہ یہ روایت مرسل ہے چونکہ ابن معقل نے نبی اکرم ﷺ کو نہیں پایا ہے (واضح رہے کہ یہ روایت اگرچہ مرسل ہے مگر اسناد کے اعتبار سے بہت قوی ہے اور اسی روایت کو موصولاً ابن مسعودؓ سے دارمی اور دارقطنی نے۔ اور واثلہ بن الأسقعؓ سے احمد اور طبرانی نے نقل کیا ہے۔ بہر حال یہ حدیث حنفیہ کی مستدل ہے جنہوں نے زمین کی پاکی کے لئے اس کو کھودنے اور مٹی نکال کر باہر پھینکنے کا حکم دیا ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۱)

- ۱۔ موسیٰ بن اسمعیل:- یہ موسیٰ بن اسمعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۳۔
- ۲۔ جریر:- یہ جریر بن حازم ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۳)۔

۳۔ عبد الملک بن عمیر :- یہ عبد الملک بن عمیر بن سوید اللخمی، حلیف بنی عدی الکوفی، و یقال لہ الْفَرَسِی (بالفاء) و کان یقال لہ الْقُبْطِی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ کہا ہے لیکن تدلیس کرنے کا عیب لگایا ہے۔ چوتھے طبقے میں شمار کیا ہے اور وفات ایک سو چھتیس ہجری ۳۶ھ میں بتائی ہے نیز لکھا ہے کہ انہوں ایک سو تین (۱۰۳) سال کی عمر پائی ہے۔

۴۔ عبد اللہ بن معقل :- یہ عبد اللہ بن معقل بن مُقَرِّنُ المزنِی، أبو الولید الکوفی ہیں۔ تیسرے طبقے کے کبار تابعین میں سے ہیں اور ثقہ راوی ہیں۔ وفات بصرہ میں اٹھاسی ہجری ۸۸ھ میں ہوئی۔

### (۱۳۹) بَابُ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا بَيَسَتْ

یہ باب ہے سوکھ جانے کے بعد زمین کے پاک ہو جانے کے بیان میں (۱۳۹)

الحديث / ۳۸۲ - حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ وَهْبٍ أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنْ ابْنِ شَهَابٍ حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ، ((كُنْتُ أَبِيتُ فِي الْمَسْجِدِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكُنْتُ فَتًى شَابًا عَزِيبًا وَكَانَتِ الْكِلَابُ تَبُولُ وَتَقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يَكُونُوا يَرْشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ))۔

ترجمہ / ۳۸۲ :- فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے احمد بن صالح نے بیان کیا انہوں نے کہا ہم کو عبد اللہ بن وہب نے خبر دی انہوں نے کہا مجھ کو یونس نے ابن شہاب کے واسطے سے خبر دی انہوں نے (یعنی زہری) نے کہا مجھ سے حمزہ بن عبد اللہ بن عمر نے بیان کیا انہوں نے کہا کہ ابن عمرؓ نے فرمایا کہ رسول

اللہ ﷺ کے زمانے میں میں مسجد میں رات گزارتا (یعنی سوتا) تھا اور میں جوان مجرد (یعنی بے شادی شدہ) تھا اور کتے مسجد میں آتے اور جاتے پیشاب کرتے تھے (یعنی مسجد میں دروازہ بند نہ رہنے کی وجہ سے کتے ادھر ادھر گزرتے رہتے تھے اور وہیں پیشاب بھی کرتے تھے مگر ان کے گزرنے اور پیشاب کرنے کی وجہ سے) پس ان لوگوں میں سے کوئی اس پر پانی وغیرہ نہیں بہاتا تھا (یعنی ایسے ہی پڑی رہتی تھی۔ مطلب یہ کہ اگر پیشاب وغیرہ سے زمین دائمی طور پر ناپاک ہو جاتی اور بغیر مٹی اٹھائے پاک نہ ہوتی تو صحابہ ضرور مٹی وغیرہ نکالتے اور دھوتے مگر ان میں سے کسی ایک کا بھی اس کو نہ کرنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جب پیشاب وغیرہ زمین پر گر کر سوکھ جائے اور اثر زائل ہو جائے تو زمین پاک ہو جاتی ہے یہی مسلک ہے خفیہ کا اور یہ روایت انہیں کے مسلک کی تائید کرتی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۲)

۱۔ أحمد بن صالح:۔ یہ أحمد بن صالح المصری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۷)۔

۲۔ عبد اللہ بن وہب:۔ یہ عبد اللہ بن وہب القرشی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۰۲)۔

۳۔ یونس:۔ یہ یونس بن یزید بن أبی النجاد الأیلی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴۹)۔

۴۔ ابن شہاب:۔ یہ محمد بن مسلم ابن شہاب الزہری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹)۔

۵۔ حمزہ بن عبد اللہ:۔ یہ حمزہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب۔ أبو عمارۃ المدنی ہیں۔ ثقہ راوی ہیں۔ تیسرے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ ابن عمر:۔ آپ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب العدوی الصحابیؓ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔



(۱۴۰) بَابُ الْأَذَى يُصِيبُ الذَّيْلَ

کپڑے کے لٹکے ہوئے دامن کو سوکھی نجاست لگ جانے کا بیان (۱۴۰)

الحديث/ ۳۸۳- حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عُمَارَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أُمِّ وَلَدٍ لِإِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ  
الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهَا سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: ((إِنِّي أَمْرَأَةٌ  
أُطِيلَ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَدِيرِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ))۔

ترجمہ / ۳۸۳:- امام ابوداؤد نے کہا ہم سے عبد اللہ بن مسلمہ نے بیان کیا وہ مالک سے  
روایت کرتے ہیں وہ محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم سے وہ محمد بن ابراہیم سے وہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن  
عوف کی ام ولد (یعنی باندی کی لڑکی) سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے (یعنی ام ولد نے) ام سلمہ  
زوج النبی ﷺ سے سوال کرتے ہوئے کہا کہ میں ایک ایسی عورت ہوں کہ میرے کپڑے کا پلو لمبا ہے  
(اور وہ لمبا ہونے کی وجہ سے زمین پر گھسٹتا رہتا ہے) اور میں گندگی والی جگہ میں چلتی رہتی ہوں (یعنی  
میرے کپڑے کا دامن لمبا ہے اور جب میں چلتی ہوں تو سوکھی گندگی و نجاست جو زمین پر پڑی رہتی ہے وہ  
دامن کو لگ کر بدبودار بنا دیتی ہے تو اس کپڑے کی تطہیر کی کیا شکل ہوگی) تو ام سلمہؓ نے (ان کے سوال پر)  
کہا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو اس کے بعد ہے وہ اس کو پاک کر دیتا ہے۔ (یعنی سوکھی نجس چیز پر  
گزرنے کے بعد جب طاہر و پاک چیز پر چلیں اور گزریں گے تو بعد میں آنے والی پاک زمین کپڑے کو  
خود بخود پاک کر دے گی تمہیں اس کو دھونے کی ضرورت نہیں ہے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۸۳)

۱۔ عبد اللہ بن مسلمہ:۔ یہ عبد اللہ بن مسلمہ القعنبی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱)۔

۲۔ مالک:۔ یہ امام فقہ مالک بن انس ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲)۔

۳۔ محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم:۔ یہ محمد بن عمارہ بن عمرو بن حزم الأنصاری، المدنی ہیں، حافظ ابن حجرؒ نے ان کے بارے میں ”صدوق یخطئ“ کہا ہے اور چھٹے طبقے میں شمار کیا ہے لیکن ابن حبان نے ثقات میں ذکر کیا ہے۔

۴۔ محمد بن ابراہیم:۔ یہ محمد بن ابراہیم التیمی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۴۷)۔

۵۔ أم ولد ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف:۔ یہ ابراہیم بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد حمیدہ ہیں یہ ام سلمہ سے اور ان سے محمد بن ابراہیم التیمی ہی روایت کرتے ہیں۔ حمیدہ کے بارے میں حافظ نے تقریب میں لکھا ہے کہ یہ مقبول راویہ ہیں اور چوتھے طبقے میں شمار کیا ہے۔

۶۔ أم سلمة:۔ آپ حضرت أم سلمة زوج النبی ﷺ ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۷)۔

الحديث / ۳۸۴ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النَّفِيلِيُّ وَأَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ

قَالَا أَخْبَرَنَا زُهَيْرٌ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عِيسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَمْرَأَةٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، قَالَتْ ((قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لَنَا طَرِيقًا إِلَى الْمَسْجِدِ مُنْتَبَهَةً فَكَيْفَ نَفْعَلُ إِذَا مُطِرْنَا؟ قَالَ: أَلَيْسَ بَعْدَهَا طَرِيقٌ هِيَ أَطْيَبُ مِنْهَا؟ قَالَتْ قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: فَهَذِهِ بِهِذِهِ))۔

ترجمہ / ۳۸۴:۔ امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے عبد اللہ بن محمد نفیلی اور احمد بن یونس نے حدیث

بیان کی ان دونوں نے کہا ہم کو زہیر نے خبر دی (زہیر نے کہا) ہم کو عبد اللہ بن عیسیٰ نے خبر دی وہ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید سے روایت کرتے ہیں وہ بنی عبد الاشہل کی ایک عورت روایت کرتے ہیں کہ اس (عورت) نے کہا کہ میں نے (رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا اور) کہا کہ اے اللہ کے رسول بلاشبہ ہمارے لئے مسجد کی طرف جانے کا ایک بدبودار راستہ ہے (یعنی جب میں مسجد کو جاتی ہوں تو گھر اور مسجد کے درمیان میں کچھ ایسا راستہ پڑتا ہے جہاں بدبودار اور سوکھی ہوئی نجاست پڑی رہتی ہے) تو ہم کیسے (کپڑا وغیرہ پاک) کریں جب ہم اس راستہ سے گذریں (یعنی ایسے بدبودار راستہ سے گذرنے کے بعد کپڑا وغیرہ نجس تو نہیں ہو جاتا ہے) تو آپ ﷺ نے (اس عورت کے سوال کرنے پر) فرمایا کہ کیا اس کے (یعنی نجس اور گندے راستے کے) بعد کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جو اس راستہ سے پاکیزہ ہو تو اس عورت کے کہا کہ جی ہاں ایسا تو ہے (یعنی گندے راستے کے گذرنے کے بعد پاک راستہ بھی پڑتا ہے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس سے ہے (یعنی یہ گندگی پاک راستہ پر گذرنے سے خود بخود پاک ہو جاتی ہے)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۴)

- ۱۔ عبد اللہ بن محمد النفیلی:۔ ان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔
- ۲۔ أحمد بن یونس:۔ یہ أحمد بن عبد اللہ بن یونس ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۸)۔
- ۳۔ زہیر:۔ یہ زہیر بن حرب ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۱۴)۔
- ۴۔ عبد اللہ بن عیسیٰ:۔ یہ عبد اللہ بن عیسیٰ الأنصاری ہیں دیکھیں حدیث (۹۵)۔
- ۵۔ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید:۔ یہ موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید الخطمی، الکوفی ہیں ثقہ راوی ہیں۔ چوتھے طبقے میں آپ کا شمار ہے۔

۶۔ امرأۃ من بنی عبد الاشہل:۔ یہ بنی عبد الاشہل کی مجہول الحال صحابیہ ہیں ان کے نام کی صراحت کتب رجال میں نہیں موصول ہوئی بہر حال صحابہ کل کے کل عادل ہیں اس لئے ان کی جہالت

سے حدیث پر کوئی فرق نہیں آتا ہے۔

### (۱۴۱) بَابُ فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ

یہ باب ہے اُس نجاست کے بارے میں جو جوتے (چپل اور موزوں) کو لگ جائے (۱۴۱)

الحديث/ ۳۸۵- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ ح.

وَحَدَّثَنَا عَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنُ مَزِيدٍ أَخْبَرَنِي أَبِي ح. وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ يَعْنَى ابْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ الْمَعْنَى قَالَ: أَتَيْتُ أَنَّ سَعِيدَ بْنَ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: ((إِذَا وَطِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْأَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُورٌ)).

ترجمہ/ ۳۸۵:- امام الوداؤد نے کہا ہم سے بیان کیا امام احمد بن حنبل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ابوالمغیرہ نے۔ تحویل سند۔ (دوسری سند) اور فرمایا امام الوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا عباس بن الولید بن مزید نے انہوں نے کہا مجھے خبر دی میرے باپ نے۔ ح۔ (تیسری سند) اور فرمایا امام الوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عمر۔ یعنی عمر بن عبد الواحد۔ نے انہوں نے نقل کیا اوزاعی سے (ابوالمغیرہ وغیرہ کی حدیث کا) مضمون (یعنی ان تمام حضرات کی حدیث مضمون و مفہوم کے اعتبار سے ایک ہی ہے اگرچہ الفاظ میں اختلاف ہے)۔ (بہر حال اوزاعی) نے کہا کہ مجھے خبر دی گئی یہ کہ سعید بن ابی سعید مقبری نے حدیث بیان کی اپنے والد (یعنی کیسان) سے انہوں نے روایت کیا حضرت ابو ہریرہؓ سے یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) فرمایا (تھا) کہ جب تم میں سے کوئی روندے اپنے جوتے سے نجاست کو تو بے شک مٹی اس کے لئے پاک کرنے والی ہے (یعنی اگر چلتے ہوئے کسی قسم کی نجاست جوتے پر لگ جائے تو چلنے کی وجہ سے جب وہ جوتا، چپل اور موزہ زمین پر

مٹی سے رگڑ رکھائے گا اور صاف ہو جائے گا تو پاک ہو جائے گا اور اس میں نماز پڑھنا صحیح ہو جائے گا۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۵)

۱۔ أحمد بن حنبل:۔ یہ مشہور امام فقہ أحمد بن محمد بن حنبل ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۷۔  
 ۲۔ أبو المغيرة:۔ یہ عبد القدوس بن الحجاج الخولانی ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۲۱)۔  
 ۳۔ عباس بن الوليد بن مزید:۔ یہ عباس بن الوليد بن مزید العُدري البیروتي ہیں۔ حافظ نے ان کو صدوق راوی اور عابد و متقی لکھا ہے اور گیارہویں طبقہ میں شمار کیا ہے نیز وفات بعمر سو سال ۲۶۹ھ میں بتائی ہے۔

۴۔ أبي:۔ اس میں اب سے مراد الوليد بن مزید ہیں۔ اور یہ الوليد بن مزید العُدري أبو العباس البیروتي ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ اور ثبت لکھا ہے نیز آٹھویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۸۳ھ لکھا ہے۔

۵۔ محمود بن خالد:۔ یہ محمود بن خالد السلمي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔  
 ۶۔ عمر:۔ یہ عمر بن عبد الواحد بن قيس السلمي أبو حفص الدمشقي ہیں۔ ثقہ راوی ہیں نویں طبقہ میں آتے ہیں اور ان کی وفات ۲۰۰ھ میں ہوئی ہے اور ایک قول وفات کے بارے میں اس کے بعد کا بھی ہے۔

۷۔ الأوزاعي:۔ یہ مشہور امام فقہ عبد الرحمن الأوزاعي ہیں دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔  
 ۸۔ أنبئت:۔ یہ صیغہ مجہول ہے اور اس کے قائل اوزاعی ہیں اب ظاہر ہے کہ انباء و خبر دینے والا کوئی نہ کوئی ہوگا اور اسی کی وضاحت کرتے ہوئے شرح حضرات نے لکھا ہے کہ وہ قائل و خبر محمد بن عجلان ہیں جیسے کہ اس کے بعد آنے والی حدیث نمبر (۳۸۶) سے اس کا پتہ لگ رہا ہے اور ان کے لئے یعنی محمد بن عجلان کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۹۔ سعید بن ابی سعید المقبریؓ: دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۱)۔

۱۰۔ ابیہ: اس میں اب سے مراد ابوسعید المقبریؓ ہیں۔ اور یہ کیسان بن سعید المقبریؓ ابوسعید مولیٰ ام شریک ہیں۔ حافظ نے ان کو ثقہ، ثبت لکھا ہے اور دوسرے طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات ۱۰۷ھ بتایا ہے۔

۱۱۔ ابوہریرہؓ: آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث/ ۳۸۶- حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ۔  
يَعْنِي الصَّنْعَانِيَّ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ  
أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، بِمَعْنَاهُ قَالَ: ((إِذَا وَطِئَ الْأَذَى بِخُفَيْهِ  
فَطَهَّرَهُمَا التَّرَابُ))۔

ترجمہ/ ۳۸۶:۔ امام الوداؤد نے کہا ہم سے بیان کیا امام احمد بن ابراہیم نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا محمد بن کثیر۔ یعنی محمد بن کثیر صنعانی۔ نے انہوں نے نقل کیا اوزاعی سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے سعید بن ابی سعید سے انہوں نے اپنے والد (ابوسعید) سے انہوں نے حضرت ابوہریرہؓ سے (حضرت ابوہریرہؓ نے) نبی کریم ﷺ سے نقل کیا (اور آگے محمد بن کثیر نے نقل کیا اوزاعی سے ابوالمغیرہ، ابن مزید اور عمر کی مذکورہ بالا) روایت (یعنی حدیث نمبر ۳۸۵) کے مضمون و مفہوم کو (اور محمد بن کثیر نے اپنی روایت میں) بیان کیا ان الفاظ إذا وَطِئَ الخ کو یعنی جب روندے (تم میں سے کوئی) اپنے موزوں سے (خشک یا جسد و جسم والی تر) نجاست کو تو ان کو پاک کرنے والی مٹی ہے (یعنی جب ان کو مٹی سے رگڑ دیا جائے اور موزوں سے نجاست کا اثر ختم ہو جائے تو وہ پاک ہو جاتے ہیں اور ان میں نماز پڑھنا صحیح ہو جاتا ہے)۔

## تعارف رجالِ حدیث (۳۸۶)

۱۔ أحمد بن إبراهيم:۔ یہ أحمد بن إبراهيم بن كثير بن زيد الدورقي أبو عبد الله البغدادي ہیں۔ ثقہ اور حافظِ حدیث ہیں، دسویں طبقہ میں شمار ہوتے ہیں وفات ۲۴۶ھ میں ہوئی ہے۔

۲۔ محمد بن كثير الصنعاني:۔ یہ محمد بن كثير ابن أبي عطاء الثقفي، أبو أيوب الصنعاني المصيصي ہیں۔ حافظ نے ان کی کنیت ابو يوسف لکھی ہے اور صدوق راوی بتایا ہے مگر لکھا ہے کہ یہ كثير الغلط (غلطی بہت کرنے والے) ہیں اور نویں طبقہ میں سے قرار دیتے ہوئے سن وفات کچھ اوپر ۲۱۰ھ بتایا ہے۔ واضح رہے کہ سہارنپوری نے بحوالہ ابن سعد ان کا سن وفات بالعمین ۲۱۶ھ نقل کیا ہے۔

۳۔ الأوزاعي:۔ یہ مشہور امام فقہ عبد الرحمن الأوزاعي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر ۲۳۵۔

۴۔ ابن عجلان:۔ یہ محمد بن عجلان ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۵۔ سعيد بن أبي سعيد:۔ یہ سعيد بن أبي سعيد المقبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۵۱)۔

۶۔ عن أبيه:۔ اس میں أب سے مراد أبو سعيد المقبري ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳۸۵)۔

۷۔ أبو هريرة:۔ آپ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

الحديث/ ۳۸۷- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ - يَعْنِي ابْنَ عَائِدٍ - حَدَّثَنِي يَحْيَى - يَعْنِي ابْنَ حَمْزَةَ - عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ أَخْبَرَنِي أَيْضًا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، بِمَعْنَاهُ۔

ترجمہ / ۳۸۷:۔ امام ابوداؤد نے کہا ہم سے بیان کیا محمود بن خالد نے انہوں نے کہا ہمیں خبر دی محمد نے۔ یعنی محمد بن عائد نے۔ انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا تکلی نے۔ یعنی تکلی بن حمزہ نے۔ انہوں نے نقل کیا اوزاعی سے انہوں نے محمد بن الولید سے (محمد بن الولید نے کہا کہ) مجھے خبر دی (اس حدیث کی) سعید بن ابی سعید نے (بھی جیسا کہ ان کے علاوہ دیگر شیوخ نے بھی خبر دی ہے۔ واضح رہے کہ شرح حضرات نے اس ”قَالَ أَخْبَرَنِي أَيْضًا“ کی شرح میں دو باتیں اور بھی لکھی ہیں (۱) اس میں جو قَالَ ہے اس کا فاعل الأوزاعي ہیں اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اوزاعی نے اس حدیث کو محمد بن ولید سے نقل کیا نیز کہا کہ مجھ کو اس حدیث کی خبر سعید بن ابی سعید نے بھی دی ہے اور ان دونوں نے یعنی محمد بن الولید اور سعید بن ابی سعید نے اس حدیث کو قعقاع بن حکیم ہی سے روایت کیا ہے (۲) دوسرا اس کا مطلب یہ بتایا گیا ہے کہ اس میں قَالَ کا فاعل محمد بن ولید ہی ہیں لیکن مطلب یہ ہے کہ محمد بن ولید اپنے شاگرد اوزاعی کے سامنے ان الفاظ سے یہ وضاحت کی ہے کہ مجھ سے اس حدیث کو سعید بن ابی سعید نے عن القعقاع بن حکیم عن عائشة کے طریق سے بھی بیان کیا ہے جیسا کہ انہی نے یعنی سعید بن ابی سعید ہی نے مجھ سے اس حدیث کو عن أبيه عن أبي هريرة کے طریق سے بیان کیا ہے۔ بہر حال سعید بن ابی سعید نے روایت کیا (قعقاع بن حکیم سے) (قعقاع) نے حضرت عائشہ سے (حضرت عائشہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے مضمون (و مفہوم) کو (یعنی حضرت ابو ہریرہ کی سابقہ حدیث نمبر ۳۸۶) کے مضمون و مفہوم کو)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۷)

۱۔ محمود بن خالد:۔ یہ محمود بن خالد بن ابی خالد یزید السلمی (بفتح تین)

أبو علي الدمشقي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۹۱)۔

۲۔ محمود بن عاید:۔ یہ محمود بن عاید بن أحمد (یا محمد بن عائد بن سعید



۱۔ محمد بن عابد بن عبد الرحمن القرشي، أبو أحمد (یا أبو عبد اللہ) الدمشقي إمام المغازي ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ صدوق راوی ہیں لیکن ان پر قدریہ ہونے کا الزام ہے، دسویں طبقہ میں آتے ہیں اور بحر تراسی (۸۳) سال ۲۳۳ھ میں وفات پائی ہے۔

۳۔ يحيى بن حمزة:۔ یہ يحيى بن حمزة بن واقد الحضرمي، أبو عبد الرحمن الدمشقي القاضي ہیں۔ حافظ نے لکھا ہے کہ یہ ثقہ راوی ہیں لیکن ان پر قدریہ ہونے کا الزام ہے، آٹھویں طبقہ میں آتے ہیں اور صحیح قول کے مطابق بحر تراسی (۸۰) سال ۸۳ھ میں وفات پائی ہے۔

۴۔ الأوزاعي:۔ یہ مشہور امام فقہ عبد الرحمن الأوزاعي ہیں۔ دیکھیں حدیث (۲۳۵)۔

۵۔ محمد بن الوليد:۔ یہ محمد بن الوليد الزبيدي، أبو الهذيل الحمصي ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۳۵)۔

۶۔ سعيد بن أبي سعيد:۔ یہ سعيد بن أبي سعيد المقبري ہیں۔ دیکھیں حدیث۔ ۲۵۱۔

۷۔ القعقاع بن حكيم:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۸)۔

۸۔ عائشة:۔ آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

## (۱۴۲) بَابُ فِي الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثُّوبِ

یہ باب ہے نماز کا اعادہ کرنے کے بارے میں اُس نجاست کی وجہ سے جو کپڑے میں لگی ہو (یعنی کیا نجاست لگے ہوئے کپڑے میں پڑھی ہوئی نماز کا اعادہ ضروری ہے یا نہیں) (۱۴۲)

الحديث/ ۳۸۸- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ أَخْبَرَنَا أَبُو مَعْمَرٍ

أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ حَدَّثَنَا أُمُّ يُونُسَ بِنْتُ شَدَادٍ قَالَتْ حَدَّثَنِي حَمَاتِي أُمُّ

جَحْدَرِ الْعَامِرِيَّةُ، ((أَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ دَمِ الْحَيْضِ يُصِيبُ الثُّوبَ. فَقَالَتْ:

كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْنَا شِعَارُنَا وَقَدْ أَلْقَيْنَا فَوْقَهُ كِسَاءً، فَلَمَّا أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَ الْكِسَاءَ فَلَبِسَهُ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ جَلَسَ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لُمْعَةٌ مِنْ دَمٍ. فَقَبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى مَائِلِيهَا، فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ مَصْرُورَةً فِي يَدِ الْغُلَامِ فَقَالَ: اغْسِلِي هَذِهِ وَأَجْفِيهَا ثُمَّ ارْسِلِي بِهَا إِلَيَّ، فَدَعَوْتُ بِقُصْعَتِي فَعَسَلْتُهَا ثُمَّ أَجْفَفْتُهَا فَأَحْرَقْتُهَا إِلَيْهِ. فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِنُصْفِ النَّهَارِ وَهِيَ عَلَيْهِ))۔

ترجمہ / ۳۸۸:- امام ابوداؤدؒ نے کہا ہم سے بیان کیا محمد بن یحییٰ بن فارس نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی عبد الوارث نے انہوں نے کہا کہ ہم سے بیان کیا ام یونس بنت شداد نے انہوں نے کہا کہ مجھ سے بیان کیا میری نند ام محمد رعامریہ نے یہ کہ انہوں نے پوچھا (تھا) حضرت عائشہؓ سے حیض کے اُس خون کے بارے میں جو کپڑے کو لگ جائے (یعنی اگر ایسا ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے) تو حضرت عائشہؓ نے (جواب دیتے ہوئے) فرمایا کہ میں (ایک مرتبہ رات کو) رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھی (حائضہ ہونے کی حالت میں) اور ہمارے اوپر ہمارے کپڑے تھے (یعنی ہم نے اپنے اپنے کپڑے پہن یا اوڑھ رکھے تھے) اور ہم نے اس کے (یعنی اپنے کپڑوں کے) اوپر (سے سردی کی وجہ سے) ایک کبل (یا موٹا کپڑا، چادر اور) ڈال لیا تھا، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے صبح کی (یعنی صبح ہوئی) تو آپ ﷺ نے اُسی کبل (یا چادر) کو لیا اور اُسے پہن کر (گھر سے) بار نکلتے اور صبح کی نماز پڑھائی پھر (نماز کے بعد لوگوں کے درمیان) بیٹھ گئے (تو ان لوگوں میں سے) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ خون کی چمک (نشان) ہے، تو آپ ﷺ نے اس کے (یعنی اُس خون کے نشان کے) آس پاس کے (چادر کے حصہ کو) مٹھی میں پکڑا اور اس کو اسی طرح مٹھی بنا ہوا غلام کے ہاتھ میں (دیکر) میرے پاس بھیج دیا (اور اُس غلام

سے یہ) کہہ کر (بھیجا کہ جاؤ عائشہؓ سے کہنا کہ) اس کو دھو کر سکھا دو اور پھر اس کو میرے پاس بھیج دو (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ یہ پیغام سنا) تو میں نے اپنا کونڈا (یا ٹب وغیرہ) منگایا اور اُس کساء (چادر) کو دھویا پھر اس کو سکھایا (خشک کیا) اور (اس کے بعد اس کو) آپ ﷺ کے پاس بھیج دیا، پھر آپ ﷺ دو پہر کو تشریف لائے اس حال میں کہ آپ پر وہی (کساء- چادر) تھی (یعنی دو پہر کو آپ ﷺ اسی چادر کو اوڑھے ہوئے گھر میں تشریف لائے)۔

نوٹ:- اس حدیث میں نماز کے اعادہ کا ذکر نہیں ہے اس لئے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نماز کا اعادہ نہیں فرمایا تھا کیونکہ اگر فرمایا ہوتا تو اس اعادہ صلاۃ کا ذکر حدیث میں ضرور ہوتا لہذا معلوم ہو کہ اگر معمولی سی قلیل نجاست کپڑے میں لگی ہو اور اس کپڑے کو پہن کر، اوڑھ کر پڑھ لی جائے تو نماز کا اعادہ کرنا لازم و ضروری نہیں ہے۔ واضح رہے کہ اس نوٹ کے ذریعہ اس حدیث کی باب سے بھی مناسبت ہو جاتی ہے۔

### تعارف رجال حدیث (۳۸۸)

۱۔ محمد بن یحییٰ بن فارس:- دیکھیں حدیث نمبر (۱۱)۔

۲۔ أبو معمر:- یہ عبد اللہ بن عمرو بن أبی الحجاج ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۳)۔

۳۔ عبد الوارث:- یہ عبد الوارث بن سعید العنبری ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۹۳)۔

۴۔ أم یونس:- یہ أم یونس بنت شداد ہیں۔ حافظؒ نے ان کے بارے میں لکھا ہے

”لایعرف حالها“ یعنی یہ مجہول الحال راویہ ہیں۔ ساتویں طبقہ میں آتی ہیں۔

۵۔ أم جحدر العامریة:- ان کے بارے میں بھی حافظؒ نے یہی ”لایعرف حالها“ یعنی یہ

مجہول الحال راویہ ہیں لکھا ہے اور تیسرے طبقہ میں سے قرار دیا ہے۔

۶۔ عائشہؓ:- آپؓ کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۱۸)۔

## (۱۴۳) بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثُّوبَ

اس تھوک کا بیان جو کپڑے کو لگ جائے (یعنی کیا اس کپڑے کو دھویا جائے یا نہیں؟) (۱۴۳)  
 الحدیث/ ۳۸۹ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ أَخْبَرَنَا  
 ثَابِتُ الْبُنَانِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، قَالَ: ((بَزَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ثَوْبِهِ وَحَكَ  
 بَعْضُهُ بِبَعْضٍ)) -

ترجمہ/ ۳۸۹: فرمایا امام ابوداؤد نے کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے انہوں نے کہا  
 کہ ہمیں خبر دی حماد نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی ثابت بنانی نے انہوں نے نقل کیا حضرت ابونضرہ  
 سے انہوں نے بیان کیا (کہ ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا اور اس کپڑے کے  
 بعض حصہ کو بعض حصہ سے مل ڈالا (رگڑ ڈالا یعنی دھویا یا دھلویا نہیں لہذا معلوم ہوا کہ تھوک لگ جانے کی وجہ  
 سے کپڑے کو دھونا ضروری نہیں ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ ابونضرہ تابعی ہیں اس لئے یہ حدیث مرسل  
 ہوگی)۔

## تعارف رجال حدیث (۳۸۹)

- ۱- موسیٰ بن اسماعیل: یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۲- حماد: یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳- ثابت البنانی: یہ ثابت بن أسلم البنانی ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۲۰۱)۔
- ۴- ابونضرہ: یہ منذر بن مالک بن قُطْعَة العبدی، العوقی ابونضرہ البصری  
 ہیں۔ حافظؒ نے لکھا ہے کہ یہ نام کے مقابلہ اپنی کنیت ہی سے زیادہ مشہور ہیں ثقہ راوی ہیں، تیسرے طبقہ

میں آتے ہیں اور ۹۰ھ یا ۸۰ھ میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اور سہارنپوریؒ نے بحوالہ ابن سعد نقل کیا ہے کہ یہ ثقہ، کثیر الحدیث راوی ہیں مگر کوئی بھی ان کی حدیث سے استدلال نہیں کرتا اور حجت و دلیل نہیں بناتا، اور ان کی وفات ۸۰ھ میں ہوئی ہے۔

الحديث / ۳۹۰ - حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِثْلِهِ۔

ترجمہ / ۳۹۰:- فرمایا امام ابوداؤدؒ نے کہ ہم سے بیان کیا موسیٰ بن اسماعیل نے انہوں نے کہا کہ ہمیں خبر دی حماد نے انہوں نے روایت کیا حمید سے (حمید نے) حضرت انسؓ سے (حضرت انسؓ نے) نبی کریم ﷺ سے حضرت ابو نضرؓ کی (یعنی سابقہ حدیث نمبر ۳۸۹ کی) مانند (حدیث کو)۔ (واضح رہے کہ مصنفؒ حضرت انسؓ کی اس روایت کو حضرت ابو نضرؓ کی مرسل روایت یعنی حدیث نمبر ۳۸۹) کو قوی کرنے اور مضبوط کرنے کے لئے لائے ہیں)۔

### تعارف رجال حدیث (۳۹۰)

- ۱۔ موسیٰ بن اسماعیل:- یہ موسیٰ بن اسماعیل المنقری ہیں۔ دیکھیں حدیث (۳)۔
- ۲۔ حماد:- یہ حماد بن سلمہ بن دینار ہیں۔ دیکھیں حدیث نمبر (۳)۔
- ۳۔ حمید:- یہ حمید بن ابی حمید ابو عبیدۃ الطویل ہیں۔ دیکھیں حدیث (۱۷۴)۔
- ۴۔ انسؓ:- آپؓ مشہور صحابی رسول ﷺ اور آپ ﷺ کے خادم خاص انس بن مالکؓ ہیں۔ اور ان کے بارے میں مزید تفصیلات کے لئے دیکھیں حدیث نمبر (۴)۔

کتبتہ:

سرتاج جمال زوجۃ المؤلف محمد یامین منیر أحمد القاسمی

## فهرست مضامین (درس البوداؤد - جلد اول)

س	المضامین	الرقم	الصفحة
١	مقدمة		١٩
٢	تقاریظ		٣
٣	بَابُ التَّحْلِي عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ	١	٢١
٤	بَابُ الرَّجُلِ يَتَبَوَّأُ لَبْوْلَهُ	٢	٢٣
٥	بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ	٣	٢٥
٦	بَابُ كَرَاهِيَّةِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ عِنْدَ قَضَاءِ الْحَاجَةِ	٤	٢٩
٧	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ	٥	٣٧
٨	بَابُ كَيْفَ التَّكْشُفُ عِنْدَ الْحَاجَةِ	٦	٤٠
٩	بَابُ كَرَاهِيَّةِ الْكَلَامِ عِنْدَ الْخَلَاءِ	٧	٤١
١٠	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَرُدُّ السَّلَامَ وَهُوَ يَبُولُ	٨	٤٣
١١	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى غَيْرِ طَهْرٍ	٩	٤٧
١٢	بَابُ الْخَاتِمِ يَكُونُ فِيهِ ذِكْرُ اللَّهِ يَدْخُلُ بِهِ الْخَلَاءَ	١٠	٤٩
١٣	بَابُ الْإِسْتِبْرَاءِ مِنَ الْبَوْلِ	١١	٥٠
١٤	بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا	١٢	٥٦

س	المضامين	الرقم	الصفحة
١٥	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَبُولُ بِاللَّيْلِ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ وَضَعَهُ عِنْدَهُ	١٣	٥٨
١٦	بَابُ الْمَوَاضِعِ الَّتِي نَهَى عَنِ الْبَوْلِ فِيهَا	١٤	٦٠
١٧	بَابُ فِي الْبَوْلِ فِي الْمُسْتَحَمِّ	١٥	٦٣
١٨	بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْبَوْلِ فِي الْجُحْرِ	١٦	٦٦
١٩	بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ	١٧	٦٨
٢٠	بَابُ كَرَاهِيَّةِ مَسِّ الذَّكَرِ بِالْيَمِينِ فِي الْإِسْتِبْرَاءِ	١٨	٦٩
٢١	بَابُ الْإِسْتِنَارِ فِي الْخَلَاءِ	١٩	٧٦
٢٢	بَابُ مَا يُنْهَى أَنْ يُسْتَنْجَى بِهِ	٢٠	٧٩
٢٣	بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْأَحْجَارِ	٢١	٨٥
٢٤	بَابُ فِي الْإِسْتِبْرَاءِ	٢٢	٨٨
٢٥	بَابُ فِي الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ	٢٣	٩٠
٢٦	بَابُ الرَّجُلِ يَدُلُّكَ يَدَهُ بِالْأَرْضِ إِذَا اسْتَنْجَى	٢٤	٩٣
٢٧	بَابُ السِّوَاكِ	٢٥	٩٥
٢٨	بَابُ كَيْفَ يُسْتَاكُ	٢٦	١٠٠

س	المضامین	الرقم	الصفحة
۲۹	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَسْتَاكُ بِسِوَاكِ غَيْرِهِ	۲۷	۱۰۲
۳۰	بَابُ غَسَلِ السِّوَاكِ	۲۸	۱۰۳
۳۱	بَابُ السِّوَاكِ مِنَ الْفِطْرَةِ	۲۹	۱۰۴
۳۲	بَابُ السِّوَاكِ لِمَنْ قَامَ بِاللَّيْلِ	۳۰	۱۰۹
۳۳	بَابُ - نوٹ :- چونکہ یہ باب مصری نسخہ میں نہیں ہے اس لئے اس پر کوئی نمبر نہیں دیا گیا ہے	-	۱۱۵
۳۴	بَابُ فَرَضِ الْوُضُوءِ	۳۱	۱۱۶
۳۵	بَابُ الرَّجُلِ يُحَدِّدُ الْوُضُوءَ مِنْ غَيْرِ حَدِّثٍ	۳۲	۱۱۹
۳۶	بَابُ مَا يَنْجَسُ الْمَاءَ	۳۳	۱۲۱
۳۷	بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْتِ بُضَاعَةِ	۳۴	۱۲۶
۳۸	بَابُ الْمَاءِ لَا يَجْنُبُ	۳۵	۱۳۰
۳۹	بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّائِدِ	۳۶	۱۳۱
۴۰	بَابُ الْوُضُوءِ بِسُورِ الْكَلْبِ	۳۷	۱۳۳
۴۱	بَابُ سُورِ الْهَرَّةِ	۳۸	۱۳۸



س	المضامين	الرقم	الصفحة
٤٢	بَابُ الْوُضُوءِ بِفَضْلِ الْمَرْأَةِ	٣٩	١٤١
٤٣	بَابُ النَّهْيِ عَنْ ذَلِكَ	٤٠	١٤٥
٤٤	بَابُ الْوُضُوءِ بِمَاءِ الْبَحْرِ	٤١	١٤٧
٤٥	بَابُ الْوُضُوءِ بِالنَّيِّدِ	٤٢	١٤٩
٤٦	بَابُ أَيُّصَلِّي الرَّجُلُ وَهُوَ حَاقِنٌ	٤٣	١٥٣
٤٧	بَابُ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ	٤٤	١٦٠
٤٨	بَابُ الْإِشْرَافِ فِي الْوُضُوءِ	٤٥	١٦٦
٤٩	بَابُ فِي إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ	٤٦	١٦٧
٥٠	بَابُ الْوُضُوءِ فِي إِيَةِ الصُّفْرِ	٤٧	١٦٨
٥١	بَابُ فِي التَّسْمِيَةِ عَلَى الْوُضُوءِ	٤٨	١٧٢
٥٢	بَابُ فِي الرَّجُلِ يُدْخِلُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا	٤٩	١٧٤
٥٣	بَابُ يُحَرِّكُ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ قَبْلَ أَنْ يَغْسِلَهَا	-	١٧٦
٥٤	بَابُ صِفَةِ وَضُوءِ النَّبِيِّ ﷺ	٥٠	١٧٧
٥٥	بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا	٥١	٢٢٤

س	المضامين	الرقم	الصفحة
٥٦	بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ	٥٢	٢٢٦
٥٧	بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً	٥٣	٢٣٠
٥٨	بَابُ فِي الْفَرْقِ بَيْنَ الْمَضْمَضَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقِ	٥٤	٢٣١
٥٩	بَابُ فِي الْإِسْتِنْشَارِ	٥٥	٢٣٢
٦٠	بَابُ تَخْلِيلِ اللَّحْيَةِ	٥٦	٢٤١
٦١	بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْعِمَامَةِ	٥٧	٢٤٢
٦٢	بَابُ غَسْلِ الرَّجْلَيْنِ	٥٨	٢٤٤
٦٣	بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ	٥٩	٢٤٥
٦٤	بَابُ التَّوْقِيتِ فِي الْمَسْحِ	٦٠	٢٦٠
٦٥	بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَيْنِ	٦١	٢٦٤
٦٦	بَابُ	٦٢	٢٦٨
٦٧	بَابُ كَيْفَ الْمَسْحِ	٦٣	٢٧٠
٦٨	بَابُ فِي الْإِنْتِضَاحِ	٦٤	٢٧٦
٦٩	بَابُ مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا تَوَضَّأَ	٦٥	٢٨٠

س	المضامين	الرقم	الصفحة
٧٠	بَابُ الرَّجُلِ يُصَلِّي الصَّلَاةَ بِوُضُوءٍ وَاحِدٍ	٦٦	٢٨٥
٧١	بَابُ فِي تَفْرِيقِ الْوُضُوءِ	٦٧	٢٨٧
٧٢	بَابُ إِذَا شَكَّ فِي الْحَدَثِ	٦٨	٢٩٢
٧٣	بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الْقُبْلَةِ	٦٩	٢٩٤
٧٤	بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ	٧٠	٣٠٠
٧٥	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ	٧١	٣٠١
٧٦	بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ لُحُومِ الْإِبِلِ	٧٢	٣٠٤
٧٧	بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ اللَّحْمِ النَّبِيِّ وَغَسْلِهِ	٧٣	٣٠٦
٧٨	بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِنْ مَسِّ الْمَيْتَةِ	٧٤	٣٠٨
٧٩	بَابُ فِي تَرْكِ الْوُضُوءِ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ	٧٥	٣١٠
٨٠	بَابُ التَّشْدِيدِ فِي ذَلِكَ	٧٦	٣١٨
٨١	بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ اللَّبَنِ	٧٧	٣٢٠
٨٢	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي ذَلِكَ	٧٨	٣٢١
٨٣	بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ الدَّمِ	٧٩	٣٢٣

س	المضامين	الرقم	الصفحة
٨٤	بَابُ فِي الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ	٨٠	٣٢٥
٨٥	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَطَأُ الْأَذَى بِرِجْلِهِ	٨١	٣٣٣
٨٦	بَابُ فِي مَنْ يُحْدِثُ فِي الصَّلَاةِ	٨٢	٣٣٧
٨٧	بَابُ فِي الْمَذْيِ	٨٣	٣٣٨
٨٨	بَابُ فِي مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ وَمَوَاطِنِهَا	-	٣٤٩
٨٩	بَابُ فِي الْإِكْسَالِ	٨٤	٣٥٢
٩٠	بَابُ فِي الْجُنْبِ يَعُودُ	٨٥	٣٥٧
٩١	بَابُ فِي الْوُضُوءِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ	٨٦	٣٥٩
٩٢	بَابُ الْجُنْبِ يَنَامُ	٨٧	٣٦٢
٩٣	بَابُ الْجُنْبِ يَأْكُلُ	٨٨	٣٦٣
٩٤	بَابُ مَنْ قَالَ الْجُنْبُ يَتَوَضَّأُ	٨٩	٣٦٧
٩٥	بَابُ الْجُنْبِ يُؤَخِّرُ الْغُسْلَ	٩٠	٣٧٠
٩٦	بَابُ فِي الْجُنْبِ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ	٩١	٣٧٥
٩٧	بَابُ فِي الْجُنْبِ يُصَافِعُ	٩٢	٣٧٧

س	المضامين	الرقم	الصفحة
٩٨	بَابُ فِي الْجُنْبِ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ	٩٣	٣٨٠
٩٩	بَابُ فِي الْجُنْبِ يُصَلِّي بِالْقَوْمِ وَهُوَ نَاسٍ	٩٤	٣٨٢
١٠٠	بَابُ فِي الرَّجُلِ يَجِدُ الْبِلَّةَ فِي مَنْامِهِ	٩٥	٣٩١
١٠١	بَابُ الْمَرْأَةِ تَرَى مَا يَرَى الرَّجُلُ	٩٦	٣٩٣
١٠٢	بَابُ مِقْدَارِ الْمَاءِ الَّذِي يُجْزِي بِهِ الْغُسْلُ	٩٧	٣٩٨
١٠٣	بَابُ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ	٩٨	٤٠١
١٠٤	بَابُ فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ	٩٩	٤١٦
١٠٥	بَابُ الْمَرْأَةِ هَلْ تَقْضُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ	١٠٠	٤١٧
١٠٦	بَابُ فِي الْجُنْبِ يَغْسِلُ رَأْسَهُ بِالْخِطْمِيِّ أَيْ جُزْئُهُ ذَلِكَ	١٠١	٤٢٤
١٠٧	بَابُ فِيْمَا يَفِيضُ بَيْنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ مِنَ الْمَاءِ	١٠٢	٤٢٥
١٠٨	بَابُ فِي مُوََاكَلَةِ الْحَائِضِ وَمُجَامَعَتِهَا	١٠٣	٤٢٧
١٠٩	بَابُ الْحَائِضِ تَنَاوُلُ مِنَ الْمَسْجِدِ	١٠٤	٤٣١
١١٠	بَابُ فِي الْحَائِضِ لَا تَقْضِي الصَّلَاةَ	١٠٥	٤٣٢
١١١	بَابُ فِي إِتْيَانِ الْحَائِضِ	١٠٦	٤٣٥

س	المضامين	الرقم	الصفحة
١١٢	بَابُ فِي الرَّجُلِ يُصِيبُ مِنْهَا مَا دُونَ الْجَمَاعِ	١٠٧	٤٤٠
١١٣	بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تُسْتَحَاضُ وَمَنْ قَالَ تَدْعُ الصَّلَاةَ فِي عِدَّةِ الْأَيَّامِ الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ	١٠٨	٤٤٩
١١٤	بَابُ إِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ تَدْعُ الصَّلَاةَ	١١٠	٤٦٩
١١٥	بَابُ مَا رَوِيَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلَاةٍ	١١١	٤٨٦
١١٦	بَابُ مَنْ قَالَ تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ وَتَغْتَسِلُ لَهُمَا غُسْلًا	١١٢	٤٩٨
١١٧	بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ	١١٣	٥٠٤
١١٨	بَابُ مَنْ قَالَ الْمُسْتَحَاضَةُ تَغْتَسِلُ مِنْ طُهْرٍ إِلَى طُهْرٍ	١١٤	٥١٩
١١٩	بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّةً وَلَمْ يَقُلْ عِنْدَ الظُّهْرِ مَرَّةً	١١٥	٥٢٢
١٢٠	بَابُ مَنْ قَالَ تَغْتَسِلُ بَيْنَ الْأَيَّامِ	١١٦	٥٢٤
١٢١	بَابُ مَنْ قَالَ تَوْضَأُ لِكُلِّ صَلَاةٍ	١١٧	٥٢٥
١٢٢	بَابُ مَنْ لَمْ يَذْكُرِ الْوُضُوءَ إِلَّا عِنْدَ الْحَدَثِ	١١٨	٥٢٧
١٢٣	بَابُ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى الصُّفْرَةَ وَالْكُدْرَةَ بَعْدَ الطُّهْرِ	١١٩	٥٣٠
١٢٤	بَابُ الْمُسْتَحَاضَةِ يَغْسَاهَا زَوْجُهَا	١٢٠	٥٣٢

س	المضامين	الرقم	الصفحة
١٢٥	بَابُ مَا جَاءَ فِي وَقْتِ النَّفْسَاءِ	١٢١	٥٣٥
١٢٦	بَابُ الْإِغْتِسَالِ مِنَ الْحَيْضِ	١٢٢	٥٣٨
١٢٧	بَابُ التَّيْمُمِ	١٢٣	٥٤٦
١٢٨	بَابُ التَّيْمُمِ فِي الْحَضَرِ	١٢٤	٥٧١
١٢٩	بَابُ الْجُنْبِ يَتَيَمَّمُ	١٢٥	٥٧٨
١٣٠	بَابُ إِذَا خَافَ الْجُنْبُ الْبُرْدَ أَيَّتَمَّمُ	١٢٦	٥٨٨
١٣١	بَابُ فِي الْمَجْرُوحِ يَتَيَمَّمُ	١٢٧	٥٩٣
١٣٢	بَابُ الْمُتَيَمَّمِ يَجِدُ الْمَاءَ بَعْدَ مَا يُصَلِّي فِي الْوَقْتِ	١٢٨	٥٩٨
١٣٣	بَابُ فِي الْغُسْلِ لِلْجُمُعَةِ	١٢٩	٦٠٣
١٣٤	بَابُ الرُّخْصَةِ فِي تَرْكِ الْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ	١٣٠	٦٢٨
١٣٥	بَابُ فِي الرَّجُلِ يُسَلِّمُ فَيَأْمُرُ بِالْغُسْلِ	١٣١	٦٣٥
١٣٦	بَابُ الْمَرْأَةِ تَغْسِلُ ثَوْبَهَا الَّذِي تَلْبَسُهُ فِي حَيْضِهَا	١٣٢	٦٣٩
١٣٧	بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُصِيبُ أَهْلَهُ فِيهِ	١٣٣	٦٥٢
١٣٨	بَابُ الصَّلَاةِ فِي شُعْرِ النِّسَاءِ	١٣٤	٦٥٤

س	المضامين	الرقم	الصفحة
١٣٩	بَابُ فِي الرُّحْصَةِ فِي ذَلِكَ	١٣٥	٦٥٧
١٤٠	بَابُ الْمَنِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ	١٣٦	٦٦٠
١٤١	بَابُ بَوْلِ الصَّبِيِّ يُصِيبُ الثَّوْبَ	١٣٧	٦٦٥
١٤٢	بَابُ فِي الْأَرْضِ يُصِيبُهَا الْبَوْلُ	١٣٨	٦٧٦
١٤٣	بَابُ فِي طُهُورِ الْأَرْضِ إِذَا بَيَّسَتْ	١٣٩	٦٨١
١٤٤	بَابُ الْأَذَى يُصِيبُ الدَّيْلَ	١٤٠	٦٨٣
١٤٥	بَابُ فِي الْأَذَى يُصِيبُ النَّعْلَ	١٤١	٦٨٦
١٤٦	بَابُ فِي الْإِعَادَةِ مِنَ النَّجَاسَةِ تَكُونُ فِي الثَّوْبِ	١٤٢	٦٩١
١٤٧	بَابُ الْبُزَاقِ يُصِيبُ الثَّوْبَ	١٤٣	٦٩٤



## فهرست روات (درس ابوداؤد - جلد اول)

## الرجال (حرف الألف)

التسلسل	الاسم	الحديث	الصفحة
١	أبان بن صالح المدني	١٣	٤٠
٢	أبان بن يزيد العطار	٣١	٧٠
٣	إبراهيم بن جرير بن عبد الله البجلي	٤٥	٩٥
٤	إبراهيم بن الحسن الخثعمي	١٩١	٣١٤
٥	إبراهيم بن خالد، الكلبي	٤٥	٩٤
٦	إبراهيم بن خالد بن عبيد، الصنعاني	٢٣٥	٣٩٠
٧	إبراهيم بن سعد بن إبراهيم	٤٨	١٠٠
٨	إبراهيم بن سعيد، الجوهري	١٣١	٢١٧
٩	إبراهيم بن عمر بن أبي الوزير	٢٣٧	٣٩٧
١٠	إبراهيم بن محمد بن طلحة المدني	٢٨٧	٤٨٤
١١	إبراهيم بن محمد بن أبي يحيى	٣٥٦	٦٣٨
١٢	إبراهيم بن مخلد الطالقاني	١٨٠	٢٩٨
١٣	إبراهيم بن أبي معاوية السعدي	٢٠٤	٣٣٦

١٤	إبراهيم بن موسى بن يزيد الرازي	٣٥	٧٧
١٥	إبراهيم بن مهاجر أبو إسحق الكوفي	٣١٤	٥٤٢
١٦	إبراهيم بن أبي ميمونة (الحجازي)	٤٤	٩٣
١٧	إبراهيم بن نافع المنزومي	٢٥٣	٤٢١
١٨	إبراهيم بن يزيد التيمي		
١٩	إبراهيم بن يزيد النخعي	١٧٨-٧	٢٩٦-٣٠
٢٠	أبي بن عمارة أو ابن عبادة صحابي <sup>رض</sup>	١٥٨	٢٦٤
٢١	أبي بن كعب الأنصاري (سيد القراء)	٢١٤	٣٥٤
٢٢	أحمد بن إبراهيم الدورقي	٣٨٦	٦٨٩
٢٣	أحمد بن إبراهيم أبو علي الموصلي	٣٣٠	٥٧٦
٢٤	أحمد بن حنبل (أحمد بن محمد بن حنبل)	٢٣٨-٢٧	٤٠١-٦٤
٢٥	أحمد بن خالد بن موسى الكندي	٤٨	٩٩
٢٦	أحمد بن أبي سريح أبو جعفر النهشلي	٣١٠	٥٣٤
٢٧	أحمد بن سعيد أبو جعفر الهمداني	١٦٩	٢٨٢
٢٨	أحمد بن سنان أبو جعفر القطان		
٢٩	أحمد بن أبي شعيب الحراني	٦٧	١٢٩

٢٤٣	١٤٧	أحمد بن صالح المعروف بابن الطبري	٣٠
٦٧٨	٣٨٠	أحمد بن عبدة بن موسى الضبي	٣١
٤٧٢	٢٨٥	أحمد بن أبي عقيل المصري (٦٢٢/٣٤٧)	٣٢
١٥٩	٩١	أحمد بن علي النمري أو النميري	٣٣
١٧٣	١٠٢	أحمد بن عمرو بن السرح	٣٤
٦٥	٢٨	أحمد بن يونس (أحمد بن عبد الله بن يونس)	٣٥
١٤٣	٢٥٢-٧٨	أسامة بن زيد اللّيثي	٣٦
١١٧	٥٩	أسامة بن عمير الصحابي <sup>رض</sup> (الهذلي)	٣٧
٥١٦	٣٠٠	أسباط بن محمد مولي السائب بن يزيد (أبو محمد الكوفي)	٣٨
٦٢	٢٦	إسحق بن إبراهيم بن سويد الرملي	٣٩
٢١٢	١٢٧	إسحق بن إسماعيل الطالقاني	٤٠
١٣٩	٧٥	إسحق بن عبد الله بن أبي طلحة	٤١
٤٩٢	٢٩١	إسحق بن محمد أبو محمد المسيبي (أمير القراء)	٤٢
١٧٠	٩٩	إسحق بن منصور السلولي	٤٣
٦٩	٣٠	إسرائيل بن يونس (الهمداني)	٤٤
٣٤٦	٢١٠	إسماعيل بن إبراهيم المعروف بابن عُلَيّة	٤٥

٤٦	إسماعيل بن جعفر الزرقى	٢٥	٦٠
٤٧	إسماعيل بن أبي حكيم القرشي	٢٣٤	٣٨٧
٤٨	إسماعيل بن عبد الملك بن أبي الصُّغير (أو الصفيّر)	٢	٢٣
٤٩	إسماعيل بن عياش (العنسي)	٣٩	٨٤
٥٠	إسماعيل بن كثير الحجازي	١٤٢	٢٣٨
٥١	الأسود بن عامر الشامي	٤٥	٩٤
٥٢	الأسود بن يزيد بن قيس	٣٤	٧٥
٥٣	أُسَيْدُ بن حُضَيْرُ أبو يحيى الأنصاري (٣١٧)	٢٥٨	٤٢٩
٥٤	أشعث بن عبد الله الأزدي البصري	٢٧	٦٤
٥٥	أشعث بن عبد الملك الحراني		
٥٦	أصحمة بن بحر النجاشي (ملك الحبشة)	١٥٥	٢٥٨
٥٧	الأعرج بن الصباح المنقري	٣٥٥	٦٣٦
٥٨	أُفْلَتُ بن خليفه العامري	٢٣٢	٣٨٢
٥٩	أقرع بن حابس (أو أطلع ذو الخويصرة اليماني أو أطلع ذو الخويصرة التميمي أو عيينة)	٣٨٠	٦٧٩
٦٠	أنس بن سيرين مولى أنس بن مالك	٢٨٦	٤٨٠
٦١	أنس بن عياض أبو ضمرة الليثي	٢٧٦	٤٥٢
٦٢	أنس بن مالك الصحابي <sup>رض</sup>	١٩-٤	٥٠-٢٦

٦٣	أوس بن أوس الثقفي صحابي <sup>رض</sup>	٣٤٥	٦١٩
٦٤	أوس بن أبي أوس حذيفة الثقفي صحابي <sup>رض</sup>	١٦٠	٢٦٩
٦٥	أيوب بن جابر اليمامي	٢٤٧	٤١٣
٦٦	أيوب بن أبي تميمة السختياني	٧١	١٣٤
٦٧	أيوب بن قطن الكندي	١٥٨	٢٦٤
٦٨	أيوب بن محمد الرقي	١٨٥	٣٠٧
٦٩	أيوب بن أبي مسكين الواسطي	٢٩٩	٥٠٨
٧٠	أيوب بن موسى بن عمرو الأموي	٢٥١	٤١٩
(حرف الباء)			
٧١	بحير بن سعيد الحمصي	١٧٥	٢٩١
٧٢	بدر بن عثمان مولى عثمان بن عفان		
٧٣	براء بن عازب الأنصاري	١٨٤، ١٥٩	٢٦٧
٧٤	برد بن سنان الدمشقي (أبو العلاء)	٢٢٦	٣٧٢
٧٥	بريدة بن الحصيب الأسلمي الصحابي <sup>رض</sup>	١٥٥	٢٥٨
٧٦	بشر بن المفضل الرقاشي أبو إسماعيل البصري	١٢٦	٢١١

٧٧	بشر بن منصور السليمي	٨٦	١٥٢
٧٨	بشير بن ثابت مولى النعمان بشير		
٧٩	بشير بن أبي مسعود الأنصاري		
٨٠	بكار بن يحيى	٣٥٩	٦٤٣
٨١	بكر بن سودة الجذامي	٣٣٨	٦٠١
٨٢	بكر بن عبد الله المزني	٥٣	١٠٩
٨٣	بكر بن مضر المصري	١٢٩	٢١٥
٨٤	بكير بن عامر البجلي	١٥٤	٢٥٦
٨٥	بكير بن عبد الله بن الأشج	٢٨٠	٤٥٨
٨٦	بقية بن الوليد بن صائد الحمصي	١٧٥	٢٩١
٨٧	بلال بن رباح مؤذن الرسول ﷺ	١٥٣	٢٥٥
٨٨	بهز بن حكيم (القشيري البصري)	٥٥	١١١
٨٩	بيان بن بشر الأحمسي	٣٠٠	٥١٧
(حرف التاء)			
٩٠	توبة بن كيسان العنبري	١٩٧	٣٢٢

## (حرف الشاء)

٩١	ثابت الأحنف (ثابت بن عياض)	٧٣	١٣٧
٩٢	ثابت بن أسلم البناني	٢٠١	٣٢٩
٩٣	ثابت بن عبيد الأنصاري مولى زيد بن ثابت	٢٦١	٤٣٢
٩٤	ثابت بن عبيد الأنصاري والد عدي بن ثابت	٢٨١	٤٦٥
٩٥	ثابت بن هُرْمُز الحداد	٣٦٣	٦٤٩
٩٦	ثوبان مولى رسول الله ﷺ	٩٠	١٥٨
٩٧	ثور بن يزيد الكلاعي	٣٥	٧٨

## (حرف الجيم)

٩٢	جابر بن صُبْح الراسي	٢٦٩	٤٤٣
٩٣	جابر بن عبد الله، الأنصاري صحابي رض	١٣-٢	٤٠-٢٣
٩٤	جامع بن شداد المحاربي		
٩٥	جبير بن مطعم بن عدي النوفلي	٢٣٩	٤٠٢
٩٦	جبير بن نفيير الحضرمي	١٦٩	٢٨٢
٩٧	جرير بن حازم الأزدي	١٣	٣٩
٩٨	جرير بن عبد الحميد الضبي	٢١	٥٣

٢٥٧	١٥٤	جرير بن عبد الله البجلي صحابي <sup>رض</sup>	٩٩
٤٥٦	٢٧٩	جعفر بن ربيعة المصري (أبو شر حبيل)	١٠٠
٤٣٧	٢٦٥	جعفر بن سليمان البصري	١٠١
٣٠٩	١٨٦	جعفر بن محمد الإمام الصادق	١٠٢
٥٧٧	٣٣١	جعفر بن مسافر بن راشد التنيسي	١٠٣
٤٠٥	٢٤١	جميع بن عُمير أبو الأسود الكوفي	١٠٤
(حرف الحاء)			
٤١٥	٢٤٨	الحارث بن وجية الراسبي	١٠٥
٧٢	٣٢	حارثة بن وهب الخزاعي صحابي <sup>رض</sup>	١٠٦
٢٠٣	١٢٠	حبان بن واسع الأنصاري	١٠٧
٤٤١	٢٦٧	حبیب الأعور مولی عروة بن الزبير	١٠٨
١١٤	٥٧	حبیب بن أبي ثابت الأسدي	١٠٩
١٦٣	٩٤	حبیب بن زيد بن خلّاد الأنصاري	١١٠
١٣٤	٧١	حبیب بن الشهيد الأزدي	١١١
١٥٨	٩٠	حبیب بن صالح الطائي	١١٢
٥٠٨	٢٩٩	الحجاج بن أرطاة النخعي	١١٣



١١٤	حجاج بن محمد الأعور	٢٤	٥٩
١١٥	حُجير بن عبد الله الكندي	١٥٥	٢٥٨
١١٦	حذيفة بن اليمان صحابي <sup>رض</sup>	٢٣	٥٨
١١٧	حرام بن حكيم بن خالد الأنصاري	٢١١	٣٤٨
١١٨	حريز بن عثمان الرحبي	١٢١	٢٠٤
١١٩	حسان بن عطية الفقيه الشامي	٣٣٥	٥٩٣
١٢٠	الحسن بن أبي حسن البصري الزاهد	٢٧-١٧	٦٥-٤٦
١٢١	الحسن بن ذكوان البصري		
١٢٢	الحسن بن شوكر البغدادي	٢٤٤	٤٠٩
١٢٣	الحسن بن صالح الفقيه الهمداني الكوفي	١٣١	٢١٧
١٢٤	الحسن بن علي الخلال الحلواني	٢٧	٦٤
١٢٥	الحسن بن علي بن راشد الواسطي	٢٢٨	٣٧٥
١٢٦	الحسن بن علي بن أبي طالب الهاشمي	٣٧٦	٦٧٢
١٢٧	الحسن بن عمرو السدوسي	٥	٢٧
١٢٨	الحسن بن مسلم بن يناق المكي	٢٥٣	٤٢١
١٢٩	الحسن بن يحيى بن هشام	٣١٢	٥٣٧

١٣٠	الحسن بن يسار البصري		
١٣١	الحسن بن ذكوان المعلم البصري	٢٩٣، ١١	٣٦
١٣٢	الحسين بن علي الجعفي أبو عبد الله المقرئ	١١٢	١٨٩
١٣٣	الحسين بن عيسى الطائي	١٧٠	٢٨٤
١٣٤	حسين بن محمد بن بهرام المؤدب	٣٢٦	٥٦٨
١٣٥	الحصين الحبراني	٣٥	٧٨
١٣٦	حصين بن عبد الرحمن السلمي	٥٤	١١٠
١٣٧	حصين بن قبيصة الفزاري	٢٠٦	٣٤٠
١٣٨	حضير بن المنذر أبو ساسان	١٧	٤٧
١٣٩	حفص بن عمر بن حارث الأزدي	٢٣	٥٧
١٤٠	حفص بن غياث بن طلق الكوفي	١٦٢	٢٧١
١٤١	الحكم بن سفيان (ياسفيان بن الحكم) الثقفي	١٦٦	٢٧٧
١٤٢	الحكم بن عتيبة أبو محمد الكندي	١٥٧	٢٦١
١٤٣	الحكم بن عمرو الغفاري	٨٢	١٤٧
١٤٤	حماد بن خالد أبو عبد الله الخياط	٢٣٦	٣٩٢
١٤٥	حماد بن زيد بن درهم	٤	٢٦

٢٥	٣	حماد بن سلمه بن دينار	١٤٦
٢٦١	١٥٧	حماد بن أبي سليمان مسلم الأشعري (أبو إسماعيل)	١٤٧
		حماد بن مسلم أبو إسماعيل الأشعري الكوفي	١٤٨
١٧٩	١٠٦	حُمران بن أبان مولى عثمان بن عفان	١٤٩
٢٩٩	١٨٠	حمزة بن حبيب الزيات	١٥٠
٦٨٢	٣٨٢	حمزة بن عبد الله بن عمر أبو عمارة	١٥١
٢٥٠	١٥٠	حمزة بن المغيرة الثقفي	١٥٢
٢٩٠	١٧٤	حميد بن أبي حميد أبو عبيدة الطويل	١٥٣
٦٦	٢٨	حميد بن عبد الرحمن الحميري	١٥٤
٢٣٢	١٣٩	حميد بن مسعدة البصري	١٥٥
٤٠٣	٢٤٠	حنظلة بن أبي سفيان المكي	١٥٦
٦٢	٢٦	حيوة بن شريح بن صفوان المصري	١٥٧
٨٤	٣٩	حيوة بن شريح بن يزيد الحضرمي	١٥٨
(حرف الخاء)			
٩١	٤٣	خالد الواسطي (خالد بن عبد الله الواسطي أبو محمد المزني)	١٥٩

٩١	٤٣	خالد الحدّاء	١٦٠
٤٨	١٨	خالد بن سلمة الفأفأ	١٦١
		خالد بن عبد الله الطحان	١٦٢
١٨٨	١١١	خالد بن علقمة الهمداني	١٦٣
٢٩١	١٧٥	خالد بن معدان الكلاعي	١٦٤
٦٢٠	٣٤٦	خالد بن يزيد الجمحي	١٦٥
٢٦١-٨٨	١٥٧-٤١	خزيمة بن ثابت صحابي <sup>رض</sup>	١٦٦
٤٤٠	٢٦٦	خُصَيْف بن عبد الرَّحْمَنِ الجزري	١٦٧
٨٩	٤٢	خلف بن هشام المقرئ	١٦٨
٤٤٣	٢٦٩	خلاس بن عَمْرُو الهجري	١٦٩
٦٣٦	٣٥٥	خليفة بن حصين بن قَيْس	١٧٠
(حرف الدال)			
١٥١	٨٥	داؤد بن أبي هند	١٧١
١٠٨	٥٣	داؤد بن شبيب الباهلي	١٧٢
١٤١	٧٦	داؤد بن صالح التمار	١٧٣

١٧٤	داؤد بن عبد الله الأودي	٢٨	٦٦
١٧٥	دَلْهَم بن صالح الكندي	١٥٥	٢٥٨
(حرف الذال)			
١٧٦	ذَرِّبْن عبد الله الكوفي	٣٢٤	٥٦٤
(حرف الراء)			
١٧٧	راشد بن سعد المقرائي	١٤٦	٢٤٣
١٧٨	رباح بن زيد القرشي	٢٣٥	٣٩٠
١٧٩	الربيع بن محمد	٢٣٤	٣٨٧
١٨٠	ربيعة بن أبي عبد الرحمن (ربيعة الرأي)	١٠٢	١٧٤
١٨١	ربيعة بن عتبة الكناني	١١٤	١٩٢
١٢	ربيعة بن يزيد الدمشقي	١٦٩	٢٨٣
١٨٣	رجاء بن حيوة الكندي	١٦٥	٢٧٦
١٨٤	الركين بن الربيع الفزاري	٢٠٦	٣٤٠
١٨٥	روح بن عبادة القيسبي	٣٨	٨٣
١٨٦	رُوَيْفَع بن ثابت صحابي <sup>رض</sup>	٣٦	٨١

## (حرف الزاء)

١٨٧	زاذان أبو عبد الله الكندي	٢٤٩	٤١٦
١٨٨	زائدة بن قدامة الثقفي	٦٩	١٣٢
١٨٩	الزبير بن خريق مولى عائشة	٣٣٦	٥٩٦
١٩٠	الزبير بن خريق مولى بني قشير		
١٩١	زر بن جُبَيْش الكوفي	١١٤	١٩٢
١٩٢	زرارة بن أوفى العامري	٥٥	١١١
١٩٣	زكريا بن إسحق المكي	٣٨	٨٣
١٩٤	زكريا بن أبي زائدة الهمداني	١٨	٤٨
١٩٥	زهير بن حرب النسائي	٢٠-١٤	٥١-٤١
١٩٦	زهير بن محمد العنبري	٢٨٧	٤٨٤
١٩٧	زهير بن معاوية الكوفي	٢٨	٦٦
١٩٨	زياد الأعلم بن حسان الباهلي	٢٣٣	٣٨٣
١٩٩	زياد بن أيوب الطوسي	١١٥	١٩٣
٢٠٠	زياد بن سعد بن عبد الرحمن الخراساني	١٩	٥٠
٢٠١	زياد بن يونس الحضرمي	١٠٨	١٨٢

٢٩	٦	زيد بن أرقم صحابي <sup>رض</sup>	٢٠٢
٢٢٩	١٣٧	زيد بن أسلم العدوي	٢٠٣
٢٢٧	١٣٦	زيد بن الحباب بن الريان	٢٠٤
٩٨	٤٧	زيد بن خالد الجهني صحابي <sup>رض</sup>	٢٠٥
٥٥	٢٢	زيد بن وهب الجهني	٢٠٦
(حرف السين)			
١٦٢	٩٣	سالم بن أبي الجعد	٢٠٧
١٤٣	٧٨	سالم بن سرج بن خربوز	٢٠٨
٤٦٦	٢٨١	سالم بن عبد الله بن عمر بن خطاب	٢٠٩
٣٥١	٢١٣	سعد الأغطش بن عبد الله الخزاعي	٢١٠
١١١	٥٥	سعد بن هشام بن عامر الأنصاري المدني	٢١١
١٦٧	٩٦	سعيد بن إياس الحريري	٢١٢
٢٢١	١٣٣	سعيد بن جُبَيْر بن هشام الأسدي الكوفي (الإمام)	٢١٣
٦٢	٢٦	سعيد بن الحكم الجمحي	٢١٤
٢٦٤	١٥٨	سعيد بن الحكم الحمصي أبو محمد المصري	٢١٥
١٨٢	١٠٨	سعيد بن زياد المؤدّن	٢١٦

٢١٧	سعيد بن أبي سعيد المقبري	٢٥١	٤١٩
٢١٨	سعيد بن سلمة (المخزومي)	٨٣	١٤٩
٢١٩	سعيد بن أبي صدقة البصري	٣٦٨	٦٥٧
٢٢٠	سعيد بن عبد الجبار الكرايسي	٢٧١	٤٤٦
٢٢١	سعيد بن عبد الرحمن بن أبزى الخزاعي	٣٢٣	٥٦٣
٢٢٢	سعيد بن عبد العزيز التنوخي	٣٥٠	٦٢٦
٢٢٣	سعيد بن عُبَيْد بن السباق	٢١٠	٣٤٦
٢٢٤	سعيد بن أبي عروبة الإشكري	٣٣-١٧	٧٣-٤٦
٢٢٥	سعيد بن المسيب الإمام	١٧٦	٢٩٣
٢٢٦	سعيد بن منصور الخراساني	٤٠	٨٦
٢٢٧	سعيد بن أبي هلال المصري (أبو العلاء)	٣٤٤	٦١٥
٢٢٨	سفيان بن الحكم أو الحكم بن سفيان الثقيفي		
٢٢٩	سفيان بن سعيد بن مسروق الثوري	١٦	٤٤
٢٣٠	سفيان بن عبد الملك المروزي	٢٦٣	٤٣٤
٢٣١	سفيان بن عُيَيْنَةَ الهلالي	٩	٣٣
٢٣٢	سلام بن سليم الحنفي أبو الأحوص	٣١٤	٥٤٢



٢٣٣	سلمان أبو عبد الله الأغر	١٩٤	٣١٩
٢٣٤	سلمان أبو عبد الله الفارسي صحابي <sup>رض</sup>	٧	٣١
٢٣٥	سلمة بن الفضل الأبرش الأنصاري الرازي	٣١٣	٥٤٠
٢٣٦	سلمة بن كهيل الحضرمي (أبو يحيى الكوفي)	٣٢٢	٥٦٠
٢٣٧	سلمة بن محمد بن عمار بن ياسر	٥٣	١٠٨
٢٣٨	سلمة أبو يعقوب الليثي المدني	١٠١	١٧٢
٢٣٩	سليط بن أيوب بن الحكم	٦٧	١٢٩
٢٤٠	سُلَيْم بن أخضر البصري	٣٧٣	٦٦٤
٢٤١	سليمان بن بريدة الحصيبي	١٧٢	٢٨٧
٢٤٢	سليمان بن بلال التيمي	١٨٦	٣٠٩
٢٤٣	سليمان حرب بن بجيل الأسدي	١٣٤	٢٢٣
٢٤٤	سليمان بن حرب الواشحي		
٢٤٥	سليمان بن داؤد العتكي	٤٩	١٠١
٢٤٦	سليمان بن داؤد المهري الزهراني	٣١٩	٥٥٠
٢٤٧	سليمان بن سُحَيْم الخزاعي	٣١٣	٥٤٠
٢٤٨	سليمان بن أبي سليمان الشيباني (أبو إسحاق الكوفي)	٢٧٣	٤٤٨

٢٤٩	سليمان بن صُرد بن الجون الخزاعي	٢٣٩	٤٠٢
٢٥٠	سليمان بن طرخان التيمي	١٥٠	٢٤٩
٢٥١	سليمان بن فيروز الشيباني		
٢٥٢	سليمان بن كثير العبدى	٢٨٥	٤٧٤
٢٥٣	سليمان بن مهران الأعمش	٧	٣٠
٢٥٤	سليمان بن يسار مولى ميمونة أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٢٠٧	٣٤١
٢٥٥	سماك بن حرب الكوفي	٦٨	١٣١
٢٥٦	سمرة بن جندب الفزاري صحابي <sup>رض</sup>	٣١٢	٥٣٨
٢٥٧	سمي مولى أبى بكر بن عبد الرحمن	٣٠١٠٢٨٦	٤٨٠
٢٥٨	سنان بن ربيعة الباهلي	١٣٤	٢٢٣
٢٥٩	سُوَيْد بن قيس التجيبي	٣٦٦	٦٥٣
٢٦٠	سهل بن حماد الدلال	١٠٠	١٧١
٢٦١	سهل بن حنيف الأنصاري	٢١٠	٣٤٧
٢٦٢	سهل بن سعد الساعدي الأنصاري	٢١٤٠١٥٩	٢٦٧
٢٦٣	سهيل بن أبى صالح	١٧٧	٢٩٤

## (حرف الشين)

٢٦٤	شاذ بن فياض اليشكري	٢٠٠	٣٢٧
٢٦٥	شريح بن عُبَيْد بن شُريح	٢٥٥	٤٢٤
٢٦٦	شريح بن هانئ (أبوالمقدام الكوفي)	٥٨	١١٦
٢٦٧	شريك بن عبد الله النخعي	٤٥	٩٤
٢٦٨	شعبة بن الحجاج الورد العتكي	٢٣-٥	٥٧-٢٧
٢٦٩	شعبة بن دينار مولى ابن عباسؓ	٢٤٦	٤١٢
٢٧٠	شعيب بن إسحاق (البصري)	٨٨	١٥٥
٢٧١	شعيب بن أبي حمزة	١٩٢	٣١٦
٢٧٢	شعيب بن الليث الفهّمي	٣٢٩	٥٧٢
٢٧٣	شعيب بن محمد بن عبد الله بن عمرو بن العاص السهمي	١٣٥	٢٢٥
٢٧٤	شهر بن حوشب بن الأشعري		
٢٧٥	شيبان القتباني	٣٦	٨١
٢٧٦	شيبعة بن النصاح بن سرجس	١١٧	١٩٩
٢٧٧	شُييم بن بَيْتان	٣٦	٨١
٢٧٨	شيخ (رجل أسود طويل) مجهول	٣	٢٥

## (حرف الصاد)

٢٧٩	صالح بن أبي الأخضر (اليمامي)	٢١٨	٣٥٨
٢٨٠	صالح بن كيسان المدني	٣٢٠	٥٥٤
٢٨١	صخر بن جُوَيْرِيَّة مولى بني تميم	٢٧٧	٤٥٣
٢٨٢	صدقة بن سعيد الحنفي	٢٤١	٤٠٥
٢٨٣	صدقة بن يسار الجزري	١٩٨	٣٢٥
٢٨٤	صفوان بن سليم	٨٣	١٤٨
٢٨٥	صفوان بن عيسى الزهري	١١	٣٦

## (حرف الضاد)

٢٨٦	ضحاك بن عثمان بن عبد الله بن خالد المدني	١٦	٤٤
٢٨٧	ضَمَضَمُ بن زرعة الحضرمي	٢٥٥	٤٢٤

## (حرف الطاء)

٢٨٨	طاؤس بن كيسان اليماني	٢٠	٥٢
٢٨٩	طلحة بن عبيد الله صحابي <sup>رض</sup>	٣١٠	٥٣٥
٢٩٠	طلحة بن مصرّف الهمداني	١٣٢	٢١٩
٢٩١	طلحة بن يحيى التيمي	٣٧٠	٦٥٩

٢٩٢	طلق بن حبيب العنزي	٥٢	١٠٥
٢٩٣	طلق بن علي بن طلق		
٢٩٤	طلق بن علي بن المنذر الحنفي الصحابي <sup>رض</sup>	١٨٢	٣٠٣
(حرف العين)			
٢٩٥	عاصم الأحول		
٢٩٦	عاصم بن بهدلة الأسدي	٣٢-٢٢	٧٢-٥٦
٢٩٧	عاصم بن حميد السكوني		
٢٩٨	عاصم بن سليمان الأحول أبو عبد الرحمن البصري	٨٢	١٤٧
٢٩٩	عاصم بن عمر بن قتادة الأنصاري		
٣٠٠	عاصم بن لقيط صبرة	١٤٢	٢٣٨
٣٠١	عاصم بن المنذر الأسدي المدني	٦٥	١٢٥
٣٠٢	عامر الشعبي عامر بن شراحيل الشعبي	٨٥	١٥١
٣٠٣	عامر بن شقيق بن جمرة الأسدي	١١٠	١٨٦
٣٠٤	عباد بن بشر بن وقش الأنصاري صحابي <sup>رض</sup>	٢٥٨	٤٢٩
٣٠٥	عباد بن تميم بن غزية الأنصاري	١٧٦-٩٤	١٦٣
٣٠٦	عباد بن زياد الأموي أبو حرب القرشي الأمير	١٤٩	٢٤٨

٣٠٧	عباد بن عباد أبو معاوية العتكي		
٣٠٨	عباد بن منصور البصري	١٣٣	٢٢١
٣٠٩	عباد بن موسى الختلي	١٦٠	٢٦٩
٣١٠	عبادة بن نسي الكندي	١٥٨	٢٦٤
٣١١	عباس بن عبد العظيم العنبري	٣٧٦	٦٧١
٣١٢	عباس بن الوليد بن مزيد البيروتي	٣٨٥	٦٨٧
٣١٣	عبد الأعلى بن عبد الأعلى البصري	١٧	٤٦
٣١٤	عبد الحميد بن عبد الرحمن الحِماني	١٧٩	٢٩٧
٣١٥	عبد الحميد بن عبد الرحمن المدني	٢٦٤	٤٣٦
٣١٦	عبد خير بن يزيد الهمداني أبو عمارة الكوفي	١١١	١٨٨
٣١٧	عبد الرحمن بن أبزي مولى نافع بن الحارث	٣٢٢	٥٦١
٣١٨	عبد الرحمن بن الأسود بن يزيد الخنعي (عبد الرحمن بن يزيد)	٢٧٣-٧	٤٤٨-٣٠
٣١٩	عبد الرحمن بن ثوبان أبو عبد الله الدمشقي	١٣٦	٢٢٧
٣٢٠	عبد الرحمن بن جُبَيْر المصري	٣٣٤	٥٨٩
٣٢١	عبد الرحمن بن جبير بن نفيير الحضرمي	٣٣٤	٥٨٩
٣٢٢	عبد الرحمن بن حسنة صحابي <sup>رض</sup>	٢٢	٥٥

٣٢٣	عبد الرحمن بن أبي رافع	٢١٩	٣٦٠
٣٢٤	عبد الرحمن بن رزين الغافقي	١٥٨	٢٦٣
٣٢٥	عبد الرحمن بن أبي الزناد المدني	١٦١	٢٧٠
٣٢٦	عبد الرحمن بن زياد الإفريقي	٦٢	١٢١
٣٢٧	عبد الرحمن بن أبي سعيد الخدري	٣٤٤	٦١٦
٣٢٨	عبد الرحمن بن عائذ الشمالي	٢١٣، ٢٠٣	٣٣٣
٣٢٩	عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعي الإمام	٢٢٣	٣٦٦
٣٣٠	عبد الرحمن بن عوف القرشي صحابي <sup>رض</sup>	١٤٩	٢٤٨
٣٣١	عبد الرحمن بن القاسم بن محمد بن أبي بكر الصديق	٢٨١	٤٦٤
٣٣٢	عبد الرحمن بن أبي ليلى الأنصاري		
٣٣٣	عبد الرحمن بن مغراء الدوسي	١٨٠	٢٩٩
٣٣٤	عبد الرحمن بن مهدي العنبري	١٥	٤٣
٣٣٥	عبد الرحمن بن ميسرة الحضري	١٢١	٢٠٥
٣٣٦	عبد الرحمن بن أبي نعم البجلي	١٥٦	٢٥٩
٣٣٧	عبد الرحمن بن والد هذيل (زوج أم الهذيل)	٣٠٨	٥٣٢
٣٣٨	عبد الرحمن بن وردان الغفاري	١٠٧	١٨٠

٩٦	٤٦	عبدالرحمن بن هُرْمُز الأعرج	٣٣٩
		عبدالرحمن بن يزيد الخنعي	٣٤٠
		عبدالرحمن بن يعقوب الحرقي	٣٤١
٦١	٢٥	عبدالرحمن بن يعقوب الجهنني المدني	٣٤٢
٦٤	٢٧	عبدالرزاق بن همام الحميري	٣٤٣
٤١	١٤	عبدالسلام بن حرب النهدي	٣٤٤
٤٣٧	٢٦٥	عبدالسلام بن مطهر الأزدي	٣٤٥
٤٩٥	٢٩٢	عبدالصمد بن عبدالوارث العنبري	٣٤٦
٢٦	٤	عبدالعزيز بن صُهَيْب البناني	٣٤٧
١٧١	١٠٠	عبد العزيز بن عبدالله الماجشون	٣٤٨
٢٢	١	عبدالعزيز بن محمد الدراوردي	٣٤٩
		عبدالعزيز بن مسلم المروزي	٣٥٠
٢٤٤	١٤٧	عبدالعزيز بن مسلم مولى ال رفاعه المدني	٣٥١
١٢٩	٦٧	عبدالعزيز بن يحيى البكائي الحراني	٣٥٢
٤٣٨	٢٦٥	عبدالكريم بن أبي المخارق البصري	٣٥٣
٣٣٦	٢٠٤	عبدالله بن إدريس الأودي	٣٥٤



١٥٥	٨٨	عبدالله بن الأرقم القرشي صحابي <sup>رض</sup>	٣٥٥
٣٠٢	١٨٢	عبدالله بن بدر الحنفي	٣٥٦
٢٥٨	١٥٥	عبدالله بريدة الحبيب	٣٥٧
		عبدالله بن بشار البهي <sup>رض</sup>	٣٥٨
٣٠١	١٨١	عبدالله بن أبي بكر بن محمد الأنصاري	٣٥٩
٥٣٤	٣١٠	عبدالله بن أبي الجهم الرازي (يا عبدالله بن الجهم)	٣٦٠
٣١٧	١٩٣	عبدالله بن الحارث بن جزء الصحابي <sup>رض</sup>	٣٦١
١٠٠	٤٨	عبدالله بن حنضلة بن أبي عامر الراهب الأنصاري <sup>رض</sup>	٣٦٢
٢١٦	١٣٠	عبدالله بن داؤد الهمداني الخريبي	٣٦٣
٨٥	٣٩	عبدالله بن الديلمي (المقدسي)	٣٦٤
٣٦٣	٢٢١	عبدالله بن دينار القرشي العدوي أبو عبد الرحمن المدني	٣٦٥
٤١٩	٢٥١	عبدالله بن رافع المنخزومي (مولي <sup>رض</sup> أم سلمة <sup>رض</sup> )	٣٦٦
١٠٥	٥٢	عبدالله بن الزبير بن العوام القرشي الأسدي	٣٦٧
٤٦٤	٢٨١	عبدالله بن الزبير بن عيسى أبو بكر الحميدي	٣٦٨
١٧١	١٠٠	عبدالله بن زيد بن عاصم أبو محمد الأنصاري	٣٦٩
٦٨	٢٩	عبدالله بن سرجس المزني	٣٧٠

٣٤٨	٢١١	عبدالله بن سعد الأنصاري <sup>رض</sup>	٣٧١
٣٧٧	٢٢٩	عبدالله بن سلمة المرادي	٣٧٢
٥١٦	٣٠٠	عبدالله بن شبرمة الضبي	٣٧٣
٥٠٤	٢٩٦	عبدالله بن شداد الليثي	٣٧٤
٦٥٥	٣٦٧	عبدالله بن شقيق العفيلي	٣٧٥
		عبدالله بن عاصم الحنفي	٣٧٦
٢٥	٣	عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب القرشي صحابي <sup>رض</sup>	٣٧٧
١٦٥	٩٥	عبدالله بن عبدالله بن جبر الأنصاري	٣٧٨
٩٩	٤٨	عبدالله بن عبدالله بن عمر بن خطاب المدني	٣٧٩
٣٠٥	١٨٤	عبدالله بن عبدالله الرازي	٣٨٠
		عبدالله بن عبيد بن عمير الليثي	٣٨١
٥٥٥	٣٢٠	عبدالله بن عتبة بن مسعود الهذلي	٣٨٢
٤١٤	٢٤٧	عبدالله بن عَصِيم أبو علوان الحنفي الياامي	٣٨٣
٢٠٩	١٢٤	عبدالله بن العلاء الدمشقي	٣٨٤
٣٩٣	٢٣٦	عبدالله بن عمر بن حفص العمري	٣٨٥
٣٨-٣٧	١٢-١١	عبدالله بن عمر بن الخطاب العدوي	٣٨٦

٤٤٥	٢٧٠	عبدالله بن عمر بن غانم الرعيني	٣٨٧
٤٩٦	٢٩٣	عبدالله بن عمرو بن أبي الحجاج التيمي	٣٨٨
٨٢	٣٧	عبدالله بن عمرو بن العاص السهمي صحابي <sup>رض</sup>	٣٨٩
٣٨٧	٢٣٤	عبدالله بن عون أبو عون البصري	٣٩٠
١٦٥	٩٥	عبدالله بن عيسى بن عبدالرحمن الأنصاري	٣٩١
٢٢٧	١٣٦	عبدالله بن الفضل الهاشمي	٣٩٢
٧٠	٣١	عبدالله بن أبي قتادة الأنصاري	٣٩٣
٢٤٥	١٤٨	عبدالله بن لهيعة الحضرمي	٣٩٤
٣٢	٨	عبدالله بن مبارك المروزي	٣٩٥
١٥٧	٨٩	عبدالله بن محمد بن أبي بكر الصديق	٣٩٦
١١٩	٦١	عبدالله بن محمد بن عقيل الهاشمي	٣٩٧
٣٢	٨	عبدالله بن محمد النفيلي	٣٩٨
٨٥	٣٩	عبدالله بن مسعود صحابي <sup>رض</sup>	٣٩٩
٢١	١	عبدالله بن مسلمة القعنبي	٤٠٠
٦٨١	٣٨١	عبدالله بن معقل بن مقرن	٤٠١
٦٥	٢٧	عبدالله بن مغفل المزني صحابي <sup>رض</sup>	٤٠٢

٩٠	٤٢	عبدالله بن أبي مُليكة (أبو محمد المكي)	٤٠٣
		عبدالله بن نافع بن ثابت المدني	٤٠٤
٤٢٠	٢٥٢	عبدالله بن نافع أبو محمد الصائغ	٤٠٥
٢٧٨	١٦٧	عبدالله بن أبي نجيح أبو يسار الثقفي	٤٠٦
٣٧٤	٢٢٧	عبدالله بن نجي بن أسد الحضرمي	٤٠٧
٨٨	٤١	عبدالله بن نُمير (أبو هشام الكوفي)	٤٠٨
١٧٣	١٠٢	عبدالله بن وهب الفهري	٤٠٩
٨٩	٤٢	عبدالله بن يحيى بن سلمان التوأم الثقفي	٤١٠
٥٧٨	٣٣١	عبدالله بن يحيى البرُّسِّي	٤١١
٤٦٥	٢٨١	عبدالله بن يزيد الخطمي (جدّ عدي بن ثابت)	٤١٢
١٢٠	١٧٠-٦٢	عبدالله بن يزيد المقرئ	٤١٣
٥٧٢	٣٢٩	عبدالله بن يسار (غير معين ومعروف)	٤١٤
		عبدالله بن يسار مولى ميمونة أم المؤمنين رضى	٤١٥
٤٨	١٨	عبدالله بن يسار أبو محمد مولى مصعب بن الزبير البهي	٤١٦
		عبدالله بن يسار أبو نجيح	٤١٧
٥٢٩	٣٠٦	عبد الملك بن شعيب الفهمي	٤١٨

٤١٩	عبد الملك بن الصباح المسمعي (أبو محمد الصنعاني)	٣٥	٧٨
٤٢٠	عبد الملك بن عبدالعزيز بن جريج	٢٤-١٩	٥٩-٥٠
٤٢١	عبد الملك بن عمرو العقدي (أبو عامر)	٢٨٧	٤٨٤
٤٢٢	عبد الملك بن عمير اللخمي المعروف بالقبطي	٣٨١	٦٨١
٤٢٣	عبد الملك بن أبي كريمة الأنصاري	١٩٣	٣١٧
٤٢٤	عبد الملك بن ميسرة الهلالي	٣٠٠	٥١٧
٤٢٥	عبد الواحد بن زياد العبدي	١٨٥-٢٢	٥٥
٤٢٦	عبد الوارث بن سعيد العنبري	٤	٢٦
٤٢٧	عبد الوهاب بن عطاء الخفاف	٣٤	٧٥
٤٢٨	عبد خير اسمه عبد الرحمن بن يزيد		
٤٢٩	عبد خير بن يزيد الهمداني		
٤٣٠	عبد بن سليمان بن حاجب الكوفي	٢٩٢	٤٩٤
٤٣١	عبد الله بن الأسود الخولاني	١١٧	١٩٩
٤٣٢	عبد الله بن أبي زياد (القداح)	١٠٩	١٨٤
٤٣٣	عبد الله بن عبيد بن عمير بن قتادة الليثي	١٠٩	١٨٤
٤٣٤	عبد الله بن عبد الله بن رافع بن خديج	٦٦	١٢٧

٤٣٥	عُبَيْدُ اللَّهِ بن عبد الله بن عتبة بن مسعود	١٩٦	٣٢١
٤٣٦	عُبَيْدُ اللَّهِ بن عبد الله بن عمر بن الخطاب	٤٨	١٠٠
٤٣٧	عُبَيْدُ اللَّهِ بن عمر بن حفص بن عاصم (العمري)	٢٣٦، ٨٠	١٤٥
٤٣٨	عُبَيْدُ اللَّهِ بن عمر بن ميسرة	٢٩-١٥	٦٧-٤٢
٤٣٩	عُبَيْدُ اللَّهِ بن معاذ العنبري البصري	١٥٣	٢٥٥
٤٤٠	عُبَيْدُ اللَّهِ بن موسى العبسي	١١٥	١٩٣
٤٤١	عُبَيْد بن ثمامة المرادي	١٩٣	٣١٧
٤٤٢	عُبَيْد بن السباق الثقفي	٢١٠	٣٤٧
٤٤٣	عُبَيْدَة بن حميد الحذاء الكوفي	٢٠٦	٣٣٩
٤٤٤	عثمان بن أبي شيبة الكوفي	١٦	٤٤
٤٤٥	عثمان بن عبد الرحمن التيمي	١٠٨	١٨٢
٤٤٦	عثمان بن عفان أمير المؤمنين صحابي <sup>رض</sup>	١٠٦	١٧٩
٤٤٧	عُثَيْم بن كثير بن كليب الحضرمي	٣٥٦	٦٣٨
٤٤٨	عجلان مولى فاطمة بنت عتبة	٧٠	١٣٣
٤٤٩	عديّ بن ثابت الأنصاري	٢٨١	٤٦٥
٤٥٠	عدي بن دينار مولى أم قيس بنت لحصن	٣٦٣	٦٥٠

٤٥٦	٢٧٩	عراك بن مالك الغفاري	٤٥١
٤٠٩	٢٤٤	عروة بن الحارث الهمداني	٤٥٢
٤٨	١٨	عروة بن الزبير بن العوام الأسدي	٤٥٣
٢٤٨	١٤٩	عروة بن المغيرة بن شعبة الثقفي	٤٥٤
٢٩٩	١٨٠	عروة المزني	٤٥٥
٥٦٩	٣٢٧	عزرة بن عبد الرحمن الخزاعي	٤٥٦
١٥٢	٨٦	عطاء بن أبي رباح القرشي	٤٥٧
٤١٦	٢٤٩	عطاء بن السائب الثقفي	٤٥٨
٣٦٩	٢٢٥	عطاء بن أبي مسلم الخراساني	٤٥٩
٩١	٤٣	عطاء بن أبي ميمونة البصري	٤٦٠
٣٤	٩	عطاء بن يزيد الليثي	٤٦١
٢٢٩	١٣٧	عطاء بن يسار مولى ميمونة أم المؤمنين رض	٤٦٢
٢٦٩	١٦٠	عطاء العامري الطائفي	٤٦٣
٢٨٣	١٦٩	عقبة بن عامر الجهني صحابي رض	٤٦٤
٢٣٩	١٤٣	عقبة بن مكرم العمي البصري	٤٦٥
٣٢٥	١٩٨	عقيل بن جابر بن عبد الله الأنصاري	٤٦٦

٤٦٧	عقيل بن خالد الأيلي	١٩٦	٣٢١
٤٦٨	عكرمة بن خالد	١٣٣	٢٢١
٤٦٩	عكرمة بن عبدالله البريري أبو عبدالله المدني (مولى ابن عباس)	٦٨	١٣١
٤٧٠	عكرمة بن عمار العجلي	١٥	٤٣
٤٧١	عكرمة مولى ابن عباس <sup>رض</sup>		
٤٧٢	العلاء بن الحارث الدمشقي	٢١١	٣٤٨
٤٧٣	العلاء بن عبدالرحمن المدني	٢٥	٦١
٤٧٤	العلاء بن المسيب بن رافع	٢٨١	٤٦٥
٤٧٥	علقمة بن قيس النخعي	٨٥	١٥١
٤٧٦	علقمة بن مرثد الحضرمي	١٧٢	٢٨٧
٤٧٧	علي بن بذيمة مولى جابر بن سمرة	٢٦٦	٤٤٠
٤٧٨	علي بن الحسين الدرهمي البصري	١٥٤	٢٥٦
٤٧٩	علي بن الحكم البناني	٢٦٥	٤٣٨
٤٨٠	علي بن حوشب الفزاري	٣٤٩	٦٢٥
٤٨١	علي بن زيد بن جدعان التيمي (علي بن زيد بن عبدالله بن أبي مليكة التيمي)	٥٣	١٠٨
٤٨٢	علي بن سهل بن قادم الرملي	٣٢٥	٥٦٦



٤٨٣	علي بن أبي طالب الهاشمي أمير المؤمنين صحابي <sup>رض</sup>	٦١	١١٩
٤٨٤	علي بن طلق بن المنذر	٢٠٥	٣٣٨
٤٨٥	علي بن عبد الأعلى الأحول	٣١١	٥٣٦
٤٨٦	علي بن عبد الله بن عباس الهاشمي	٥٧	١١٤
٤٨٧	علي بن عيَّاش الحمصي	١٩٢	٣١٦
٤٨٨	علي بن مُدرك النخعي		
٤٨٩	علي بن مُسهر الكوفي	٣٠٩	٥٣٣
٤٩٠	عمار بن ياسر الصحابي <sup>رض</sup>	٥٣	١٠٩
٤٩١	عمار بن أبي عمار مولى بني هاشم المكي	٢٨١	٤٦٦
٤٩٢	عمارة بن خزيمة الأنصاري	٤١	٨٨
٤٩٣	عمارة بن غراب اليحصبي	٢٧٠	٤٤٥
٤٩٤	عمران بن أبي أنس المصري (القرشي العامري)	٣٣٤	٥٨٩
٤٩٥	عمران بن طلحة بن عبيد الله الليثي	٢٨٧	٤٨٥
٤٩٦	عمر بن الخطاب القرشي صحابي <sup>رض</sup> أمير المؤمنين	٤٢	٩٠
٤٩٧	عمر بن الخطاب السجستاني	٢٦	٦٢
٤٩٨	عمر بن سعد الحفري	١٦	٤٤

٤٩٩	عمر بن سويد بن غيلان الثقفي	٢٥٤	٤٢٢
٥٠٠	عمر بن عبدالعزيز أمير المؤمنين		
٥٠١	عمر بن عبدالواحد السلمي	٣٨٥	٦٨٧
٥٠٢	عمرو بن بجدان العامري	٢٣٢	٥٨١
٥٠٣	عمرو بن ثابت الحداد أبو ثابت أو أبو محمد الكوفي	٢٨٧	٤٨٥
٥٠٤	عمرو بن ثابت بن هرمز الكوفي		
٥٠٥	عمرو بن الحارث بن يعقوب	١٢٠	٢٠٣
٥٠٦	عمرو بن حريث القرشي	١٥٩	٢٦٧
٥٠٧	عمرو بن أبي حكيم الواسطي		
٥٠٨	عمرو بن خزيمة المزني	٤١	٨٧
٥٠٩	عمرو بن الربيع بن طارق الهلالي الكوفي	١٥٨	٢٦٣
٥١٠	عمرو بن سليم الزرقني	٣٤٤	٦١٦
٥١١	عمرو بن شعيب السهمي	١٣٥	٢٢٥
٥١٢	عمرو بن العاص بن وائل السهمي صحابي <sup>رض</sup>	٢٢	٥٥
٥١٣	عمرو بن عامر البجلي (عمرو بن عامر الأنصاري الكوفي)	١٧١	٢٨٥
٥١٤	عمرو بن عثمان الحمصي	١٨٥	٣٠٧

٤٠٨	٢٤٣	عمرو بن علي بن بحر الباهلي	٥١٥
٦٣٣	٣٥٣	عمرو بن أبي عمرو ميسرة مولى عبد المطلب	٥١٦
٨٩	٤٢	عمرو بن عون الواسطي	٥١٧
٥٣٤	٣١٠	عمرو بن أبي قيس الأزرق	٥١٨
٢١٩	١٣٢	عمرو بن كعب جدّ طلحة بن مصرف	٥١٩
٦٨	٣٠	عمرو بن محمد الناقد	٥٢٠
٢٨	٦	عمرو بن مرزوق الباهلي	٥٢١
٣٧٧	٢٢٩	عمرو بن مرّة الكوفي	٥٢٢
٦٦٤	٣٧٣	عمرو بن ميمون بن مهران الجزري	٥٢٣
٣٥	١٠	عمرو بن يحيى بن عمارة المدني	٥٢٤
٥٧٢	٣٢٩	عمير بن عبد الله مولى ابن عباس رض	٥٢٥
٦٠٢	٣٣٨	عميرة بن أبي ناجية المصري	٥٢٦
٣٩٦	٢٣٧	عنيسة بن خالد الأموي	٥٢٧
١٠٤	٥١	عنيسة بن سعيد الحاسب	٥٢٨
١٠٣	٥٠	عنيسة بن عبد الواحد الأموي	٥٢٩
٣٩٠	٢٣٥	عياش بن الأزرق البصري	٥٣٠

٨٠	٣٦	عياش بن عباس القتباني	٥٣١
٤٣	١٥	عياض بن هلال	٥٣٢
٣٣٨	٢٠٥	عيسى بن حطان الرقاشي	٥٣٣
٤٥٨	٢٨٠	عيسى بن حماد التجيبي	٥٣٤
٢٣	٢	عيسى بن يونس بن أبي إسحق السبيعي	٥٣٥
(حرف الغين)			
١٢١	٢٢٦-٦٢	عُضيف بن الحارث السكوني (غطيف، غضيف، أبو غطيف)	٥٣٦
١٠١	٤٩	غيلان بن جرير الأزدي البصري	٥٣٧
(حرف الفاء)			
٥١٨	٣٠٠	فراس بن يحيى الهمداني	٥٣٨
١٩٣	١١٥	فطر بن خليفة الكوفي (الحناط)	٥٣٩
(حرف القاف)			
٦٦٨	٣٧٥	قابوس بن أبي المخارق الشيباني	٥٤٠
٢٣٤	١٤١	قارظ بن شيبدة الليثي	٥٤١
٤٩٠	٢٩٠	القاسم بن مبرور الأيلي	٥٤٢
٤١	١٤	القاسم بن محمد بن أبي بكر	٥٤٣

٥٤٤	قتادة بن دعامة السدوسي	٦	٢٩
٥٤٥	قتيبة بن سعيد الثقفي	٢٥	٦٠
٥٤٦	الققعقاع بن حكيم الكناني	٨	٣٢
٥٤٧	قيس بن طلق بن علي الحنفي	١٨٢	٣٠٢
٥٤٨	قيس بن عاصم بن سنان التميمي	٣٥٥	٦٣٦
٥٤٩	قيس بن وهب الهمداني	٢٥٦	٤٢٥
(حرف الكاف)			
٥٥٠	كثير بن عبيد القرشي (أبو سعيد الكوفي)	٥١	١٠٤
٥٥١	كثير بن كليب الحجازي	٣٥٦	٦٣٨
٥٥٢	كثير بن مدرك الأشجعي		
٥٥٣	كريب بن أبي مسلم مولى ابن عباس <sup>رض</sup>	٢٤٥	٤١١
٥٥٤	كليب الجهنني أو الحضرمي		
(حرف اللام)			
٥٥٥	لقيط بن صبرة صحابي <sup>رض</sup>	١٤٢	٢٣٨
٥٥٦	ليث بن أبي سليم أبو بكر الكوفي	١٣٢	٢١٩
٥٥٧	ليث بن أبي مسلم الكوفي		

٢١٤	١٢٨	الليث بن سعد الإمام (أبو الحارث المصري)	٥٥٨
(حرف الميم)			
٣٨	١٢	مالك بن أنس الإمام المدني	٥٥٩
٤١٥	٢٤٨	مالك بن دينار الزاهد (أبويحيى السامي)	٥٦٠
		مالك بن عامر الوادعي	٥٦١
١٩١	١١٣	مالك بن عرفة (خالد بن علقمة)	٥٦٢
٣٥٥	٢١٥	مبشر بن إسماعيل الحلبي	٥٦٣
٥١٨	٣٠٠	مجالد بن سعيد الكوفي	٥٦٤
٤٠	١٣	مجاهد بن جبر المخزومي الإمام	٥٦٥
٦٧١	٣٧٦	مجاهد بن موسى الخوارزمي (أبو علي الختلي)	٥٦٦
٣٣٣	٢٠٣	محفوظ بن علقمة الحضرمي	٥٦٧
٦٧١	٣٧٦	محل بن خليفة الكوفي الطائي	٥٦٨
٧١	٣٢	محمد بن آدم المصيصي	٥٦٩
٩٧	٣٤٣، ٤٧	محمد بن إبراهيم التيمي	٥٧٠
٤٠٨	٢٤٣	محمد بن إبراهيم بن أبي عدي السلمي	٥٧١
٢٩٣	١٧٦	محمد بن أحمد بن أبي خلف السلمي	٥٧٢

٥٧٣	محمد بن إسحاق بن محمد المسيبي	٢٩١	٤٩٢
٥٧٤	محمد بن إسحاق بن يسار إمام المغازي	١٣	٣٩
٥٧٥	محمد بن إسماعيل بن عياش العنسي	٢٥٥	٤٢٤
٥٧٦	محمد بن إسماعيل بن مسلم بن أبي فديك	٢٤٦	٤١٢
٥٧٧	محمد بن أبي إسماعيل السلمي الكوفي (أبورا شد)	٣٠٢	٥٢٣
٥٧٨	محمد بن بشار بن عثمان العبدي	١٣	٣٩
٥٧٩	محمد بن بشر بن الفرافصة العبدي	١٣٧	٢٢٩
٥٨٠	محمد بن بكر بن عبد الرزاق ابن داسة التمار	٣٣٠	٥٧٦
٥٨١	محمد بن ثابت العبدي	٣٣٠	٥٧٦
٥٨٢	محمد بن جابر بن سيار الحنفي	١٨٢	٣٠٣
٥٨٣	محمد بن جعفر بن الزبير بن العوام الأسدي	٦٣	١٢٣
٥٨٤	محمد بن جعفر بن زياد الوركانى	٢٥٦	٤٢٥
٥٨٥	محمد بن جعفر الهذلي المعروف بغندر	٩٤	١٦٣
٥٨٦	محمد بن حاتم بن بزيق البصري	٣٤	٧٤
٥٨٧	محمد بن حاتم بن يونس الجرجرائى	٣١٢	٥٣٧
٥٨٨	محمد بن حرب الخولاني الأبرش	٢٣٥	٣٨٩

٥٨٩	محمد بن الحنفية	٦١	١١٩
٥٩٠	محمد بن داؤد الإسكندراني	١٠٨	١٨٢
٥٩١	محمد بن رافع النيسابوري	١٦٣	٢٧٢
٥٩٢	محمد بن سلمة بن عبد الله الباهلي الحراني	٦٧	١٢٩
٥٩٣	محمد بن سلمة ابن أبي فاطمة المرادي	٢٨٥، ١٠٥	١٧٧
٥٩٤	محمد بن سليمان الأنباري	٦٦	١٢٧
٥٩٥	محمد بن سيرين الأنصاري	٦٩	١٣٢
٥٩٦	محمد بن شعيب بن شابور الدمشقي	٣٣٧	٥٩٧
٥٩٧	محمد ابن شهاب الزهري	٩	٣٣
٥٩٨	محمد بن الصباح بن سفيان الجرجرائي	٣٦٩	٦٥٨
٥٩٩	محمد بن الصباح الدولابي البزاز	٩٥	١٦٤
٦٠٠	محمد بن طلحة بن يزيد المكي	١١٧	١٩٩
٦٠١	محمد (أو محمود) بن عائذ بن عبد الرحمن الدمشقي	٣٨٧	٦٩٠
٦٠٢	محمد بن عباد بن جعفر المخزومي	٦٣	١٢٣
٦٠٣	محمد بن عبد الرحمن ابن أبي ذئب الإمام	١٤١-٩٥	١٦٦
٦٠٤	محمد بن عبد الرحمن بن عبد الصمد العنبري		



٦٠٥	٤٥	٩٥	محمد بن عبدالله بن المبارك القرشي المخرمي
٦٠٦	٥١	١٠٤	محمد بن عبدالله بن المثنى الأنصاري البصري
٦٠٧	٥٣	١٠٩	محمد بن عبد الله بن أبي مريم الخزاعي
٦٠٨	٢٣٧	٣٩٧	محمد بن عبدالله بن مسلم الزهري المدني (ابن أخى الزهري)
٦٠٩	٧٢	١٣٥	محمد بن عبيد بن حساب البصري
٦١٠	٣٠٣	٥٢٤	محمد بن عثمان بن عبد الرحمن المخزومي
٦١١	٨	٣٢	محمد بن عجلان المدني
٦١٢	١٨	٤٧	محمد بن العلاء بن كريب الهمداني
٦١٣	١٨٦	٣٠٩	محمد بن علي بن الحسين الباقر
٦١٤	٥٧	١١٤	محمد بن علي بن عبدالله بن عباس
٦١٥	٥٣	١٠٨	محمد بن عمار بن ياسر العنسي
٦١٦	٣٨٣	٦٨٤	محمد بن عمار بن عمرو الأنصاري
٦١٧	٣١٣	٥٤٠	محمد بن عمرو بن بكر الرازي
٦١٨			محمد بن عمرو بن الحسن الهاشمي
٦١٩	٢٨٥	٤٧٥	محمد بن عمرو بن حلحلة المدني
٦٢٠	١	٢٢	محمد بن عمرو بن علقمة الليثي

٦٢١	محمد بن عوف الطائي	٤٨	٩٩
٦٢٢	محمد بن عيسى بن نجيح الطَّبَّاع	٢٤	٥٩
٦٢٣	محمد بن فضيل بن غزوان الضبي	٥٧	١١٥
٦٢٤	محمد بن كثير بن أبي عطاء الصنعاني	٣٨٦	٦٨٩
٦٢٥	محمد بن كثير العبدي البصري	٥٤	١١٠
٦٢٦	محمد بن كعب بن سليم أبو حمزة المدني	٦٦	١٢٧
٦٢٧	محمد بن كعب القرظي		
٦٢٨	محمد بن المثنى العنزي البصري	١٧	٤٦
٦٢٩	محمد بن مطرف الليثي (أبو غسان)	٢١٥	٣٥٥
٦٣٠	محمد بن المنكدر التيمي	١٩١	٣١٥
٦٣١	محمد بن المنهال التيمي	٣٢٧	٥٦٩
٦٣٢	محمد بن موسى الفطري	١٠١	١٧٢
٦٣٣	محمد بن مهران الرازي	٢١٥	٣٥٤
٦٣٤	محمد بن الوليد بن عامر الزبيدي	٢٣٥	٣٩٠
٦٣٥	محمد بن الوليد بن هبيرة الهاشمي	٣٥٠	٦٢٦
٦٣٦	محمد بن يحيى بن حبان الأنصاري	١٢	٣٨

٦٣٧	محمد بن يحيى بن أبي سميئة أبو جعفر التمار	٢٨٧	٤٨٤
٦٣٨	محمد بن يحيى بن فارس الذهلي	١١	٣٦
٦٣٩	محمد بن يزيد بن أبي زياد الثقفي	١٥٨	٢٦٣
٦٤٠	محمد بن يزيد اليمامي		
٦٤١	محمد بن يوسف الفريابي	١٧٨	٢٩٦
٦٤٢	محمود بن خالد السلمي	٩١	١٥٩
٦٤٣	محمود بن لييد الأنصاري		
٦٤٤	مخلد بن خالد الشعيري	٢٣٥	٣٩٠
٦٤٥	مرثد بن عبد الله اليزني		
٦٤٦	مروان بن الحكم الأموي المدني	١٨١	٣٠١
٦٤٧	مروان بن محمد بن حسان الدمشقي	٢١٢	٣٥٠
٦٤٨	مروان بن معاوية الفزاري	١٨٥	٣٠٨
٦٤٩	مروان الأصفر	١١	٣٧
٦٥٠	مسافع بن عبد الله الحجبي	٢٣٧	٣٩٧
٦٥١	المستورد بن شداد الفهري صحابي <sup>رض</sup>	١٤٨	٢٤٥
٦٥٢	مسدد بن مسرهد الأسدي	٢	٢٣

٣٣٧	٢٠٤	مسروق بن الأجدع الإمام	٦٥٣
١١٦	٥٨	مسعر بن كدام الهلالي	٦٥٤
٥٧	٢٣	مسلم بن إبراهيم الأزدي أبو عمرو البصري	٦٥٥
		مسلم بن إبراهيم الفراهيدي	٦٥٦
٣٣٨	٢٠٥	مسلم بن سلام الحنفي	٦٥٧
٨٦	٤٠	مسلم بن قرط المدني	٦٥٨
٣٤٤	٢٠٩	مسلمة بن قعنب الحارثي البصري	٦٥٩
٨١	٣٦	مسلمة بن مُخَلَّد الأنصاري صحابي <sup>رض</sup>	٦٦٠
٥٢٢	٣٠١	مسور بن عبد الملك بن سعيد بن عبد الرحمن بن يربوع المدني	٦٦١
٧٢	٣٢	المسيب بن رافع الأسدي	٦٦٢
٢٧٤	١٦٤	المسيب بن عبد خير	٦٦٣
٢١٩	١٣٢	مصرف بن عمرو بن كعب الكوفي	٦٦٤
١٠٥	٥٢	مصعب بن شيبة العبدي	٦٦٥
١٣٨	٧٤	مطرف بن عبد الله بن الشخير البصري	٦٦٦
٣٢٢	١٩٧	مطيع بن راشد البصري	٦٦٧
٦٣	٢٦	معاذ بن جبل الأنصاري صحابي <sup>رض</sup>	٦٦٨

٢٥٥	١٥٣	معاذ بن معاذ العنبري	٦٦٩
٦٧	٢٩	معاذ بن هشام الدستوائي	٦٧٠
٦٥٤	٣٦٦	معاوية بن حديج التجبي (أبو عبد الرحمن يا أبو نعيم المصري)	٦٧١
٢٠٩	١٢٤	معاوية بن أبي سفيان الأموي (أبو عبد الرحمن القرشي)	٦٧٢
٦٠٥	٣٤٠	معاوية بن سلام الحبشي (أبو سلام الدمشقي)	٦٧٣
١٧٧	١٠٥	معاوية بن صالح بن حدير الحمصي الحضرمي	٦٧٤
		معاوية بن صالح بن معاوية الدمشقي	٦٧٥
٢٧٩	١٦٨	معاوية بن عمرو الأزدي	٦٧٦
٩٣	٤٤	معاوية بن هشام الأزدي	٦٧٧
٧٢	٣٢	معبد بن خالد الجدلي	٦٧٨
١٣٥	٧٢	معتمر بن سليمان التيمي	٦٧٩
٢٨٩	١٧٣	معقل بن عبيد الله الجزري	٦٨٠
٣٥	١٠	معقل بن أبي معقل صحابي <sup>رض</sup>	٦٨١
٤٦٦	٢٨١	معقل الخثعمي	٦٨٢
٥٣٣	٣٠٩	معلي بن منصور الرازي	٦٨٣
٦٤	٢٧	معمر بن راشد الأزدي	٦٨٤

١٤٩	٨٣	المغيرة بن أبي بردة	٦٨٥
٢٢	١	المغيرة بن شعبة الثقفي صحابي <sup>رض</sup>	٦٨٦
٣١٢	١٨٨	المغيرة بن عبد الله بن أبي عقيل اليشكري	٦٨٧
٥١٨	٣٠٠	المغيرة بن مقسم الضبي أبو هشام الكوفي	٦٨٨
٨٠	٣٦	المفضل بن فضالة القتباني	٦٨٩
٣٤١	٢٠٧	المقداد بن الأسود البهراني	٦٩٠
١١٦	٥٨	المقدام بن شريح الحارثي	٦٩١
٢٠٥	١٢١	المقدام بن معدى كرب الكندي	٦٩٢
٤٣٦	٢٦٤	مقسم بن بجرة أبو القاسم	٦٩٣
٤٦٦	٢٨١	مكحول بن زبر الشامي الإمام أبو عبد الله الدمشقي	٦٩٤
		ملازم بن عمرو الحنفي	٦٩٥
٣٠٢	١٨٢	ملازم بن عمرو السحيمي	٦٩٦
٤٥٨	٢٨٠	المنذر بن المغيرة الحجازي	٦٩٧
٤٣١	٢٦٠	منصور بن عبد الرحمن العبدي	٦٩٨
٥٣	٢١	منصور بن المعتمر الكوفي	٦٩٩
١٩٢	١١٤	المنهال بن عمرو الأسدي	٧٠٠

٧٠١	المهاجر بن قنفذ التيمي صحابي <sup>رض</sup>	١٧	٤٧
٧٠٢	موسى بن إسماعيل المنقري	٣	٢٤
٧٠٣	موسى بن سهل بن قادم الرملي	١٩٢	٣١٥
٧٠٤	موسى بن أبي عائشة الهمداني	١٣٥	٢٢٥
٧٠٥	موسى بن عبد الرحمن الأنطاكي	٣٣٦	٥٩٥
٧٠٦	موسى بن عبد الله بن زيد الخطمي	٣٨٤	٦٨٥
٧٠٧	موسى بن مروان التمار البغدادي	١٦٥	٢٧٦
٧٠٨	مؤمل بن الفضل بن مجاهد الحرّاني (أبو سعيد الجزري)	١٢٤	٢٠٨
(حرف النون)			
٧٠٩	نافع بن يزيد الكلاعي	٢٦	٦٢
٧١٠	نافع مولى ابن عمر	١٦	٤٥
٧١١	النجاشي		
٧١٢	نجي بن أسد الحضرمي (والد عبد الله بن نجّي)	٢٢٧	٣٧٤
٧١٣	نصر بن عاصم الأنطاكي	٣٣٧	٥٩٧
٧١٤	نصر بن علي بن نصر بن علي بن صُهبان الأزدي	١٩	٤٩
٧١٥	نصر بن المهاجر المصيصي	١٦٨	٢٧٩

٢٩	٦	النضر بن أنس بن مالك الأنصاري	٧١٦
(حرف الواؤ)			
٣٨	١٢	واسع بن حبان الأنصاري	٧١٧
٣٧٨	٢٣٠	واصل بن حيان الأحذب	٧١٨
٢٧٦	١٦٥	ورّاد أبو سعيد الثقفي كاتب المغيرة	٧١٩
٣٣٣	٢٠٣	الوضين بن عطاء الخزاعي	٧٢٠
٥٢-٢٧	٢٠-٥	وكيع بن الجراح الرؤاسي	٧٢١
٢٤٢	١٤٥	الوليد بن زوران الرقي	٧٢٢
١٢٢	٦٣	الوليد بن كثير المخزومي (أبو محمد المدني)	٧٢٣
٦٨٧	٣٨٥	الوليد بن مَزَيْد البيروتي	٧٢٤
٢٠٦	١٢٢	الوليد بن مسلم الدمشقي القرشي	٧٢٥
٩١	٤٣	وهب بن بقية الواسطي	٧٢٦
٣٩	١٣	وهب بن جرير الأزدي	٧٢٧
٢٨	٥	وهيب بن خالد الباهلي	٧٢٨
(حرف الهاء)			
٦٧٢	٣٧٦	هارون بن تميم الراسبي	٧٢٩



۱۸۵	۱۱۰	ہارون بن عبداللہ الحمّال	۷۳۰
۳۵۰	۲۱۲	ہارون بن محمد بن بکار العاملي	۷۳۱
۲۸۹	۱۷۳	ہارون بن معروف الخزاز	۷۳۲
۶۸	۳۰	ہاشم بن القاسم الحراني (اللیثي)	۷۳۳
۲۵۳	۱۵۲	ہدبة بن خالد القيسي	۷۳۴
۵۳۲	۳۰۸	ہذیل بن عبدالرحمن	۷۳۵
۲۶۶	۱۵۹	ہزیر بن شرحبیل الأودي	۷۳۶
۱۳۲	۶۹	ہشام بن حسن الأزدي	۷۳۷
۲۰۷	۱۲۳	ہشام بن خالد السلامي (الأزرق)	۷۳۸
۳۵۸	۲۱۸	ہشام بن زید الأنصاري	۷۳۹
۲۲۹	۱۳۷	ہشام بن سعد المدني	۷۴۰
۶۷	۲۹	ہشام بن أبي عبداللہ الدستوائي	۷۴۱
۳۵۱	۲۱۳	ہشام بن عبدالملک اليزني	۷۴۲
۸۷	۴۱	ہشام بن عروہ بن الزبیر الأسدي	۷۴۳
۱۱۴	۵۷	ہشیم بن بشیر الواسطي	۷۴۴
۴۳	۱۵	ہلال بن عیاض الأنصاري (صحیح نام عیاض بن ہلال ہے)	۷۴۵

٣٠٨	١٨٥	هلال بن ميمون الجهني	٧٤٦
١٦٧	٩٧	هلال بن يساف الأشجعي	٧٤٧
٦٦١	٣٧١	همام بن الحارث النخعي	٧٤٨
١١٨	٦٠	همام بن منبه الصنعاني	٧٤٩
٥٠	١٩	همام بن يحيى بن دينار البصري	٧٥٠
٥٢	٢٠	هناد بن السريّ التيمي	٧٥١
٣٥٠	٢١٢	الهثيم بن حميد الغساني	٧٥٢
(حرف الياء)			
١٦٥	١١٠-٩٥	يحيى بن آدم بن سليمان الكوفي الأموي	٧٥٣
٢٦٤	١٥٨	يحيى بن إسحق السيلحيني	٧٥٤
٢٦٣	١٥٨	يحيى بن أيوب الغافقي	٧٥٥
٤٢١	٢٥٣	يحيى بن أبي بكير الكرمانى	٧٥٦
٦٩١	٣٨٧	يحيى بن حمزة الحضرمي	٧٥٧
٤٨	١٨	يحيى بن زكريا بن أبي زائدة	٧٥٨
١٣٣	٧٠	يحيى بن سعيد بن فروخ القطان	٧٥٩
٣٨	١٢	يحيى بن سعيد بن قيس الأنصاري	٧٦٠

٢٣٨	٢٤٢	يحيى بن سليم الطائفي (أبو محمد أو أبو زكريا)	٧٦١
١٧١	١٠٠	يحيى بن عُمارة بن أبي حسن الأنصاري المازني	٧٦٢
٨٥	٣٩	يحيى بن أبي عمرو السيباني	٧٦٣
٧٠-٤٣	٣١-١٥	يحيى بن أبي كثير الطائي	٧٦٤
١٠٥	٥٢	يحيى بن معين الغطفاني الإمام	٧٦٥
٦٧١	٤٧٦	يحيى بن الوليد الطائي	٧٦٦
٣١٤	١٩٠	يحيى بن يعمر المروزي	٧٦٧
٤٥٦	٢٧٩	يزيد بن أبي حبيب المصري (أبورجاء المصري)	٧٦٨
٨٠	٣٦	يزيد بن خالد الرملي	٧٦٩
١٢٤	٦٤	يزيد بن زريع البصري	٧٧٠
١٦٢	٩٣	يزيد بن أبي زياد الهاشمي	٧٧١
١٥٨	٩٠	يزيد بن شريح الحضرمي	٧٧٢
٢٧٣	١٦٣	يزيد بن عبدالعزيز بن سيّاه الأسدي	٧٧٣
٥٧٨	٣٣١	يزيد بن عبدالله بن أسامة بن الهاد الليثي	٧٧٤
٢٤٥	١٤٨	يزيد بن عمرو المعافري	٧٧٥
٢٠٩	١٢٤	يزيد بن أبي مالك الفقيه الهمداني	٧٧٦

٢٢٠	١٣٣	يزيد بن هارون السلمي	٧٧٧
٥٥٤	٣٢٠	يعقوب بن إبراهيم بن سعد الزهري	٧٧٨
٤٠٤	٢٤١	يعقوب بن إبراهيم بن كثير الدورقي	٧٧٩
١٧٢	١٠١	يعقوب بن سلمة الليثي	٧٨٠
٨٦	٤٠	يعقوب بن عبد الرحمن المدني	٧٨١
٢٠٦	١٢٢	يعقوب بن كعب الأنطاكي	٧٨٢
٢٦٩	١٦٠	يعلى بن عطاء العامري	٧٨٣
٦٩	٣٠	يوسف بن أبي بردة الأشعري	٧٨٤
٤٦٢	٢٨١	يوسف بن موسى بن راشد القطان	٧٨٥
٢٥١	١٥١	يونس بن أبي إسحاق السبيعي	٧٨٦
٩٣	٤٤	يونس بن الحارث الثقفي	٧٨٧
٢٩٠	١٧٤	يونس بن عبيد بن دينار العبدي أبو عبد الله أو أبو عبيد البصري	٧٨٨
		يونس بن عبيد بن دينار العبدي	٧٨٩
٣٣١	٢٠٢	يونس بن متى <sup>١٤</sup>	٧٩٠
٤٥٧	٢٧٩	يونس بن محمد المؤدب البغدادي	٧٩١
٥٣٨	٣١٢	يونس بن نافع الخراساني	٧٩٢

٢٤٧	١٤٩	يونس بن يزيد الأيلي	٧٩٣
(الكنى من الرجال)			
١٣١	٦٨	أبو الأحوص سلام بن سليم	٧٩٤
٢٨٣	١٦٩	أبو إدريس عائذ الله الخولاني	٧٩٥
٢٠٩	١٢٤	أبو الأزهر المغيرة بن فروة	٧٩٦
٨٨	٤١	أبو أسامة حماد بن أسامة القرشي	٧٩٧
١٩٥	١١٦	أبو إسحق الهمداني (عمرو بن عبد الله السبيعي)	٧٩٨
		أبو إسحق الشيباني سليمان بن يسار	٧٩٩
٦٧٣	٣٧٧	أبو الأسود ظالم بن عمرو الديلي	٨٠٠
٦١٩	٣٤٥	أبو الأشعث شراحيل بن آدة الصنعاني	٨٠١
٦٣١	٣٤٣	أبو أمامة أسعد بن سهل بن حنيف	٨٠٢
٢٢٣	١٣٤	أبو أمامة صديّ بن عجلان الباهلي صحابي <sup>رض</sup>	٨٠٣
٥٥٥	٣٢٠	أبو أويس عبد الله بن أويس الأصبحي	٨٠٤
٣٤	٩	أبو أيوب خالد بن زيد الأنصاري صحابي <sup>رض</sup>	٨٠٥
٧٢	٣٢	أبو أيوب عبد الله بن علي الإفريقي	٨٠٦
		أبو أيوب يحيى بن مالك الأزدي	٨٠٧

٦٩	٤٩-٣٠	أبو بردة بن أبي موسى الأشعري	٨٠٨
		أبو برزة بن نضلة الأسلمي	٨٠٩
٤٦٤	٢٨١	أبو بشر جعفر بن أبي وحشية الواسطي	٨١٠
٥٥٥	٣٢٠	أبو بكر الصديق <sup>رض</sup>	٨١١
٢٥٥	١٥٣	أبو بكر عبدالله بن حفص بن عمر الزهري	٨١٢
		أبو بكر عبدالله بن الزبير الحميدي	٨١٣
٣٨٣	٢٣٣	أبو بكرة نفيح بن الحارث الثقفي	٨١٤
٤٤	١٦	أبو بكر بن أبي شيبة	٨١٥
٦١٦	٣٤٤	أبو بكر بن المنكدر بن عبدالله	٨١٦
		أبو بكر بن أبي موسى الأشعري	٨١٧
٧٣	٣٣	أبو توبة الربيع بن نافع الحلبي	٨١٨
		أبو التياح يزيد بن حميد الضبعي	٨١٩
		أبو جعفر محمد بن أبي سمينة	٨٢٠
٤٥	٣٢٩، ١٦	أبو الجهم عبدالله بن الحارث بن الصمة	٨٢١
١٤٧	٨٢	أبو حاجب سودة بن عاصم	٨٢٢
٨٦	٤٠	أبو حازم سلمة بن دينار الأعرج المدني	٨٢٣

٦٧٣	٣٧٧	أبو حرب بن أبي الأسود الديلي	٨٢٤
١٥٦	٨٩	أبو حذرة يعقوب بن مجاهد	٨٢٥
٤٣٨	٢٦٥	أبو الحسن الجزري الشامي	٨٢٦
		أبو الحسن مهاجر الصائع	٨٢٧
١٩٥	١١٦	أبو حية عمر بن نصر الهمداني	٨٢٨
١٥٨	٩٠	أبو حي المؤذن	٨٢٩
٣٣١	٢٠٢	أبو خالد يزيد بن عبد الرحمن الدلاني	٨٣٠
١٥٣	٨٧	أبو خلدة خالد بن دينار التميمي	٨٣١
٥٥٠٣٥	٢٢-١٠	أبو داؤد سليمان بن الأشعث السجستاني الإمام المصنف	٨٣٢
١٤٧	٨٢	أبو داؤد سليمان بن داؤد الطيالسي	٨٣٣
٥٨٢	٣٣٢	أبو ذر جندب بن جنادة الغفاري صحابي <sup>رض</sup>	٨٣٤
٣٦١	٢١٩	أبو رافع مولى النبي ﷺ	٨٣٥
٣٥٦	٢١٦	أبو رافع نفيع بن رافع الصائع	٨٣٦
١٣٧	٧٣	أبو رزين مسعود بن مالك	٨٣٧
٢٩٥	١٧٨	أبوروق عطية بن الحارث الهمداني	٨٣٨
٢٣	٢	أبو الزبير محمد بن مسلم	٨٣٩

٨٤٠	أبو زرعة بن عمرو بن جرير البجلي	٤٥	٩٥
٨٤١	أبو الزناد عبدالله بن ذكوان	٤٦	٩٦
٨٤٢	أبو زيد مولى بن بني ثعلبة	١٠	٣٥
٨٤٣	أبو زيد مولى عمرو بن حريث	٨٤	١٥٠
٨٤٤	أبو سالم الجيشاني	٣٧	٨٢
٨٤٥	أبو السدي عبدالرحمن بن أبي كريمة	٧٣	١٣٧
٨٤٦	أبو سعيد الحبراني	٣٥	٧٨
٨٤٧	أبو سعيد الحميري الشامي	٢٦	٦٣
٨٤٨	أبو سعيد النخير الأنماري صحابي <sup>رض</sup>	٣٥	٧٩
٨٤٩	أبو سعيد سعد بن مالك الخدري صحابي <sup>رض</sup>	١٥	
٨٥٠	أبو سعيد كيسان بن سعد المقبري	٣٨٥	٦٨٨
٨٥١	أبو سفيان بن سعيد بن المغيرة الثقفي	١٩٥	٣٢٠
٨٥٢	أبو سلمة بن عبدالرحمن الزهري	١	٢٢
٨٥٣	أبو السمح مولى النبي ﷺ	٣٧٦	٦٧١
٨٥٤	أبو السوداء عمرو بن عمران الهذلي	١٦٤	٢٧٤
٨٥٥	أبو سهل كثير بن زياد الأسلمي	٣١١	٥٣٦



٨٥٦	أبو سهيل نافع بن مالك الأصبحي		
٨٥٧	أبو صالح ذكوان السمان الزيات	٨	٣٢
٨٥٨	أبو صخرة جامع بن شدّاد المحاربي الكوفي	١٨٨	٣١٢
٨٥٩	أبو ضمرة أنس بن عياض المدني	٨٨	١٥٥
٨٦٠	أبو عاصم ضحاك بن مخلد النبيل	٣٥	٧٨
٨٦١	أبو العالية رُفيع بن مهران الرياحي	٨٧	١٥٣
٨٦٢	أبو عبد الرحمن عبد الله بن يزيد الحبلي	١٤٨	٢٤٥
٨٦٣	أبو عبد الرحمن السلمي		
٨٦٤	أبو عبد الرحمن عن بلال		
٨٦٥	أبو عبد الرحمن (مجهول أو مسلم بن يسار)	١٥٣	٢٥٥
٨٦٦	أبو عبد الله عبد الرحمن بن عبد الجدلي	١٥٧	٢٦١
٨٦٧	أبو عبد الله مولى إسماعيل بن عبيد	٣٣٩	٦٠٣
٨٦٨	أبو عبد الله مولى بني تيم بن مرة	١٥٣	٢٥٥
٨٦٩	أبو عثمان سعد بن هانئ الخولاني	١٦٩	٢٨٢
٨٧٠	أبو عقيل زهرة بن معبد بن عبد الله بن هشام	١٧٠	٢٨٤
٨٧١	أبو عقيل يحيى بن المتوكل الضيرير	٢٨٤	٤٧٠

١٨٤	١٠٩	أبو علقمة المصري مولى بني هاشم	٨٧٢
٥٠	١٩	أبو علي عبيد الله بن عبد المجيد الحنفي	٨٧٣
		أبو علي محمد بن أحمد اللؤلؤي البصري	٨٧٤
٥٨	٢٣	أبو عوانة الوضاح الإشكري	٨٧٥
٢٣٤	١٤١	أبو غطفان سعد بن طريف المدني	٨٧٦
		أبو غطيف الهذلي	٨٧٧
١٩٤	١١٥	أبو فروة مسلم بن سالم الجهني	٨٧٨
١٥٠	٨٤	أبو فزارة راشد بن كيسان	٨٧٩
٧١	٣١	أبو قتادة الحارث بن ربعي صحابي <sup>رض</sup>	٨٨٠
٤٣٣	٢٦٢	أبو قلابة عبد الله بن زيد الجرمي	٨٨١
٥٩٣	٣٣٥	أبو قيس عبد الرحمن بن ثابت مولى عمرو بن العاص	٨٨٢
٢٦٦	١٥٩	أبو قيس عبد الرحمن بن ثروان الأودي	٨٨٣
١٢٤	٦٤	أبو كامل فضيل بن حسين الجحدري	٨٨٤
		أبو مالك سعد بن طارق الأشجعي	٨٨٥
٥٦١	٣٢٢	أبو مالك غزوان الغفاري	٨٨٦
٣٦٢	٢٢٠	أبو المتوكل علي بن داؤد أو دؤاد الناجي	٨٨٧

١٧٧	١٠٥	أبو مريم عبدالرحمن بن ماعز الأنصاري	٨٨٨
		أبو مسعود عقبة بن عمرو الأنصاري	٨٨٩
		أبو سهر عبدالأعلى بن سهر الغساني	٨٩٠
٣٠	٧	أبو معاوية الضير محمد بن خازم	٨٩١
٧٤	٣٣	أبو معشر زياد بن كليب	٨٩٢
٢٤٤	١٤٧	أبو معقل (عبدالله بن معقل) عن أنس بن مالك	٨٩٣
٢٠٤	١٢١	أبو المغيرة عبدالقدوس بن الحجاج الخولاني	٨٩٤
٢٤١	١٤٥	أبو المليح الحسن بن عمر الرقي	٨٩٥
١١٧	٥٩	أبو المليح عامر بن أسامة	٨٩٦
		أبو المنهال سيار بن سلامة البصري	٨٩٧
٢٥	٣	أبو موسى الأشعري صحابي <sup>رض</sup>	٨٩٨
٣٤١	٢٠٧	أبو النصر سالم بن أبي أمية	٨٩٩
٦٩٤	٣٨٩	أبو نضرة المنذر بن مالك العبدي	٩٠٠
١٦٧	٩٦	أبو نعام قيس بن عباية	٩٠١
١٩٢	١١٤	أبو نعيم الفضل بن دكين (الأحول)	٩٠٢
٥٦	٢٢	أبو وائل شقيق بن سلمة	٩٠٣

١٧١	١٠٠	أبو الوليد هشام بن عبد الملك الطيالسي	٩٠٤
٦١٠٣٢	٢٥-٨	أبو هريرة صحابي <sup>رض</sup>	٩٠٥
١٦٨	٩٧	أبو يحيى مصدع الأعرج	٩٠٦
		أبو يعقوب عبد الله بن يحيى التوأم	٩٠٧
٤٦٤	٢٨١	أبو اليقظان عثمان بن عُمير البجلي	٩٠٨
٤٤٦	٢٧١	أبو اليمان كثير بن اليمان الرجال	٩٠٩
		أبو يونس مولى عائشة أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٩١٠
باب في النساء			
(حرف الألف)			
		أمنة بنت عبد الله امرأة زيد بن جَدعان	٩١١
٦٤٥	٣٦٠	أسماء بنت أبي بكر الصديق <sup>رض</sup> صحابية	٩١٢
١٠٠	٤٨	أسماء بنت زيد بن الخطاب	٩١٣
٥٤٢	٣١٤	أسماء بنت شكل أو بنت يزيد بن السكن	٩١٤
٤٦٣	٢٨١	أسماء بنت أبي عميس أخت ميمونة أم المؤمنين	٩١٥
٥٩	٢٤	أميمة بنت رقية	٩١٦
٥٤٠	٣١٣	أمية أو أمينة بنت أبي الصلت	٩١٧

(حرف الباء)			
٩١٨	بُسرة بنت صفوان خالة مروان بن الحكم صحابية <sup>رض</sup>	١٨١	٣٠١
٩١٩	بهية مولاة أبي بكر الصديق	٢٨٤	٤٧٠
(حرف الجيم)			
٩٢٠	جسرة بنت دجاجة العامرية	٢٣٢	٣٨٢
(حرف الحاء)			
٩٢١	حفصة بنت عمر <sup>رض</sup> أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٣٢	٧٢
٩٢٢	حكيمة بنت أميمة	٢٤	٥٩
٩٢٣	حمنة بنت جحش الأسدية أخت أم المؤمنين زينب <sup>رض</sup> (٣١٠)	٢٨٧	٤٨٥
٩٢٤	حميدة بنت عبيد بن رفاعة	٧٥	١٤٠
٩٢٥	حميدة أم ولد لإبراهيم بن عبد الرحمن	٣٨٣	٦٨٤
(حرف الخاء)			
٩٢٦	خيرة أم الحسن البصرية	٣٧٩	٦٧٦
(حرف الراء)			
٩٢٧	الربيع بنت مَعُوذ بن عَفراء	١٢٦	٢١٢

## (حرف الزاء)

٣٩٧	٢٨١٠٢٣٧	زينت بنت أبي سلمة المخزومية (بنت أم سلمة)	٩٢٨
٤٨٥	٢٨٧	زينت بنت جحش الأسدية (أم المؤمنين <sup>رض</sup> )	٩٢٩

## (حرف السين)

٣٦٠	٢١٩	سلمى أخت أبي رافع مولى النبي ﷺ	٩٣٠
٤٦٥	٢٨١	سودة بنت زمعة أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٩٣١
٤٩٩	٢٩٤	سهلة بنت سهيل القرشية	٩٣٢

## (حرف الصاد)

١٦١	٩٢	صفية بنت شيبة العبدية	٩٣٣
-----	----	-----------------------	-----

## (حرف العين)

٧٤-٤٨	٣٣-١٨	عائشة بنت أبي بكر الصديق أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٩٣٤
٤٢٢	٢٥٤	عائشة بنت طلحة التيمية	٩٣٥
٤٦٣	٢٨١	عمرة بنت عبد الرحمن الأنصارية	٩٣٦

## (حرف الفاء)

٤٥٠	٢٧٤	فاطمة بنت أبي حبيش	٩٣٧
-----	-----	--------------------	-----

٣٤٢	٢٠٧	فاطمة بنت محمد <small>رضي الله عنه</small>	٩٣٨
٦٤٥	٣٦٠	فاطمة بنت المنذر بن الزبير	٩٣٩
(حرف القاف)			
٤٦٤	٢٨١	قمير بنت عمر زوج مسروق الكوفية	٩٤٠
(حرف الكاف)			
١٤٠	٧٥	كبشة بنت كعب بن مالك الأنصارية	٩٤١
(حرف اللام)			
٦٦٨	٣٧٥	لُبابة بنت الحارث الهلالية	٩٤٢
٥٤١	٣١٣	ليلى امرأة من بني غفار (زوجة أبي ذر الغفاري)	٩٤٣
(حرف الميم)			
٥٣٦	٣١١	مسة أم بسة الأزدية	٩٤٤
٤٣٤	٢٦٢	مُعَاذَة بنت عبد الله العدوية	٩٤٥
١٣١	٢٤٥٠٦٨	ميمونة بنت الحارث أم المؤمنين <small>رضي الله عنها</small>	٩٤٦
٩٠	٤٢	ميمونة بنت الوليد الأنصارية	٩٤٧
		مولاة أم داؤد بن صالح التمار	٩٤٨

(حرف النون)			
٩٤٩	نُدْبَة مَوْلَاة ميمونة أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٢٦٧	٤٤١
(الكنى من النساء)			
٩٥٠	أم بكر أو أم أبي بكر	٢٩٣	٤٩٧
٩٥١	أم جحدر العامرية	٣٨٨	٦٩٣
٩٥٢	أم حبيبة بنت جحش الأسية أم المؤمنين <sup>رض</sup>		
٩٥٣	أم حبيبة بنت جحش الأسدية (زوج عبد الرحمن بن عوف)	٢٨١-٢٧٩	٤٥٧
٩٥٤	أم حبيبة رملة بنت أبي سفيان بن حرب الأموية (أم المؤمنين <sup>رض</sup> )	١٩٥	٣٢٠
٩٥٥	أم الحسن جدّة أبي بكر العدوي	٣٥٧	٦٤٠
٩٥٦	أم ذرّة المدنية مولاة عائشة أم المؤمنين	٢٧١	٤٤٦
٩٥٧	أم سلمة جدّة بكار بن يحيى	٣٥٩	٦٤٣
٩٥٨	أم سلمة هند بنت أبي أمية أم المؤمنين <sup>رض</sup>	٢٣٧	٣٩٧
٩٥٩	أم سليم بنت ملحان	٢٣٦	٣٩٣
٩٦٠	أم صبية خولة بنت قيس الجهنية صحابية <sup>رض</sup>	٧٨	١٤٣
٩٦١	أم عطية نسيبة بنت كعب الأنصارية صحابية <sup>رض</sup>	٣٠٧	٥٣١



٩٦٢	أم عمارة نسيبة بنت كعب الأنصارية صحابية <sup>رض</sup>	٩٤	١٦٣
٩٦٣	أم قيس جذامة بنت محصن الأسدية	٣٦٣	٦٥٠
٩٦٤	أم كلثوم بنت محمد بن أبي بكر الصديق	٢٩٩	٥٠٨
٩٦٥	أم محمد امنة أو أمية بنت عبد الله امرأة زيد بن جدعان	٥٦	١١٢
٩٦٦	أم ابن أبي مُليكة		
٩٦٧	أم الهذيل حفصة بنت سيرين الأنصارية	٣٠٧	٥٣٠
٩٦٨	أم يونس بنت شداد	٣٨٨	٦٩٣

1	تیسیر المنیر شرح مشکاة المصابیح (اردو)
2	صحیح البخاری المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
3	صحیح مسلم المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
4	جامع الترمذی المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
5	سنن أبی داؤد المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
6	سنن النسائی المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
7	سنن ابن ماجه المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
8	مؤطا مالک المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
9	مشکاة المصابیح المترجم تصحیح شدہ (عربی۔ اردو)
10	صحیح البخاری المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)
11	صحیح مسلم المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)
12	جامع الترمذی المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)
13	سنن أبی داؤد المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)
14	سنن النسائی المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)
15	سنن ابن ماجه المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)

مؤطا مالک المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)	16
مشکاة المصابیح المترجم (ہر حدیث کے تحت مختصر تشریح و مختصر تعارفِ رواۃ۔ اردو)	17
المفصل لرجال صحیح البخاری من کتب الرجال المتداولة (عربی)	18
المفصل لرجال صحیح مسلم من کتب الرجال المتداولة (عربی)	19
المفصل لرجال جامع الترمذی من کتب الرجال المتداولة (عربی)	20
المفصل لرجال سنن ابی داؤد من کتب الرجال المتداولة (عربی)	21
المفصل لرجال سنن النسائی من کتب الرجال المتداولة (عربی)	22
المفصل لرجال سنن ابن ماجه من کتب الرجال المتداولة (عربی)	23
المفصل لرجال مؤطا مالک من کتب الرجال المتداولة (عربی)	24
المفصل لرجال مشکاة المصابیح من کتب الرجال المتداولة (عربی)	25
المفصل لرجال مشکاة المصابیح من کتب الرجال المتداولة (اردو)	26
المختصر لرجال صحیح البخاری (عربی)	27
المختصر لرجال صحیح مسلم (عربی)	28
المختصر لرجال جامع الترمذی (عربی)	29
المختصر لرجال سنن ابی داؤد (عربی)	30

31	المختصر لرجال سنن ابن ماجة (عربی)
32	المختصر لرجال مؤطا مالک (عربی)
33	المختصر لرجال مشکاة المصابيح (عربی)
34	المختصر لرجال مشکاة المصابيح (اردو)
35	تخریج أحادیث صحیح البخاری من جمیع کتب المتون
36	تخریج أحادیث صحیح مسلم من جمیع کتب المتون
37	تخریج أحادیث جامع الترمذی من جمیع کتب المتون
38	تخریج أحادیث سنن ابی داؤد من جمیع کتب المتون
39	تخریج أحادیث سنن النسائی من جمیع کتب المتون
40	تخریج أحادیث سنن ابن ماجة من جمیع کتب المتون
41	تخریج أحادیث مؤطا مالک من جمیع کتب المتون
42	تخریج أحادیث مشکاة المصابيح من جمیع کتب المتون
43	تصحیح صحیح البخاری (النسخة المتداولة فی الهند)
44	تصحیح صحیح مسلم (النسخة المتداولة فی الهند)
45	تصحیح جامع الترمذی (النسخة المتداولة فی الهند)

46	تصحیح سنن أبی داؤد (النسخة المتداولة فی الهند)
47	تصحیح سنن النسائی (النسخة المتداولة فی الهند)
48	تصحیح سنن ابن ماجه (النسخة المتداولة فی الهند)
49	تصحیح مؤطا مالک (النسخة المتداولة فی الهند)
50	تصحیح مشکاة المصابیح (النسخة المتداولة فی الهند)
51	ترقیم صحیح البخاری المترجم
52	ترقیم صحیح مسلم المترجم
53	ترقیم جامع الترمذی المترجم
54	ترقیم سنن أبی داؤد المترجم
55	ترقیم سنن النسائی المترجم
56	ترقیم سنن ابن ماجه المترجم
57	ترقیم مؤطا مالک المترجم
58	ترقیم مظاهر حق قدیم
59	ترقیم مظاهر حق جدید
60	ترقیم مشکاة المصابیح المترجم

ترقیم تیسیر المنیر شرح اردو مشکاة المصابیح	61
ترقیم صحیح مسلم (النسخة المتداولة في الهند)	62
ترقیم جامع الترمذی (النسخة المتداولة في الهند)	63
ترقیم سنن أبی داؤد (النسخة المتداولة في الهند)	64
ترقیم سنن النسائی (النسخة المتداولة في الهند)	65
ترقیم سنن ابن ماجه (النسخة المتداولة في الهند)	66
ترقیم مؤطا مالک (النسخة المتداولة في الهند)	67
ترقیم مشکاة المصابیح (النسخة المتداولة في الهند)	68
ترقیم عمدة القاری شرح صحیح البخاری	69
ترقیم إرشاد الساری شرح صحیح البخاری	70
ترقیم صحیح البخاری بشرح الكرمانی	71
ترقیم التعليق الصبیح علی مشکاة المصابیح	72
ترقیم بذل المجهود علی سنن أبی داؤد	73
مفتاح صحیح البخاری	74
مفتاح صحیح مسلم	75

مفتاح جامع الترمذی	76
مفتاح سنن أبی داؤد	77
مفتاح سنن النسائی	78
مفتاح سنن ابن ماجه	79
مفتاح مؤطا مالک	80
مفتاح مشکاة المصابيح	81
مفتاح فتح الباری شرح صحيح البخاری	82
مفتاح عمدة القاری شرح صحيح البخاری	83
مفتاح إرشاد الساری شرح صحيح البخاری	84
مفتاح شرح الکرمانی علی صحيح البخاری	85
مفتاح تیسیر الباری شرح صحيح البخاری	86
مفتاح مرقاة المفاتیح شرح مشکاة المصابيح	87
مفتاح التعليق الصبیح شرح مشکاة المصابيح	88
مفتاح شرح الطیبی شرح مشکاة المصابيح	89
مفتاح بذل المجهود شرح سنن أبی داؤد	90

مفتاح صحیح البخاری و شروحه	91
مفتاح مشکاة المصابیح و شروحه	92
مفتاح مظاهر حق قدیم	93
مفتاح مظاهر حق جدید	94
مفتاح تیسیر المنیر شرح اردو مشکاة المصابیح	95
مفتاح کتب الستة	96
مفتاح صحیح البخاری المترجم (عربی۔اردو)	97
مفتاح صحیح مسلم المترجم (عربی۔اردو)	98
مفتاح جامع الترمذی المترجم (عربی۔اردو)	99
مفتاح سنن أبی داؤد المترجم (عربی۔اردو)	100
مفتاح سنن النسائی المترجم (عربی۔اردو)	101
مفتاح سنن ابن ماجه المترجم (عربی۔اردو)	102
مفتاح مؤطا مالک المترجم (عربی۔اردو)	103
مفتاح مشکاة المصابیح المترجم (عربی۔اردو)	104
الجامع المختصر لرجال الستة	105



الجامع لشروح البخاری المتداولة	106
ذكر الدجال في الأحاديث (عربي)	107
ذكر الدجال في الأحاديث (عربي-اردو)	108
تحقيق أحاديث الدجال مع التوضيح مفصلاً	109
الرّدُّ على منكرى الدجال	110
مفتاح أحاديث الدجال	111
تحقيق رواية أحاديث الدجال	112
الأربعين ج ١ (عربي-اردو)	113
الأربعين ج ٢ (عربي-اردو)	114
الأربعين ج ٣ (عربي-اردو-ہندی)	115
الأربعين ج ٤ (عربي-اردو)	116
الأربعين (عربي-اردو-انگریزی)	117
الحصن الحصين (تصحیح شدہ)	118
الدعاء بأسماء البدریین (عربي)	119
سلام احادیث کی روشنی میں (اردو)	120

## يادداشت

## يادداشت

## يادداشت

# اظہارِ تشکر

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العلمین و العاقبة للمتقین والصلاة والسلام علی رسولہ الکریم  
أتابعہ۔ فقد قال رسول اللہ ﷺ ”من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ“۔ رواہ الترمذی۔

سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں اُن تمام علمائے کرام کا جن سے میں نے اس کتاب کی تالیف کے دوران پیش آنے والے مشکل مسائل کا حل دریافت کیا۔ اور بطورِ خاص شکر گزار ہوں حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم کا جنہوں نے اپنی علالت و بیماری اور تمام تر علمی مصروفیات کے باوجود میرے لئے مراجعت و استفسار کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا اور میں نے جب چاہا اپنی ہر طرح کی علمی مشکل کو حضرت والا سے حل کر لیا، اسیطرح میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا عبدالسلام صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد کا شکر یہ بھی بطورِ خاص ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف کے دوران میری سرپرستی و نگرانی قبول فرمائی۔ اور بڑی نا انصافی ہوگی اس اظہارِ تشکر کے موقع پر اگر میں اپنے برادرِ اسلامی جناب حاجی محمد اکرم صاحب اور جناب مولانا جمیل الرحمن صاحب کا شکر یہ نہ ادا کروں جنکے خاص اہتمام و اعتناء اور عنایت و شفقت کے نتیجے میں یہ کتاب منصہ شہود پر آئی ہے۔

اور میں اس موقع پر اپنے برادرِ نسبتی جناب حاجی أنوار حسین صاحب اور اپنے والدِ محترم جناب حافظ منیر احمد صاحب کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ پندرہ سال علمی ماحول سے دور رہنے کے بعد غالباً انہیں کی خاص توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہو کہ مجھے اس علمی ماحول نے پھر سے قبول کیا۔ اخیر میں اپنی تین بڑی بیٹیوں، دو بڑے بیٹوں ”ذوالقرنین اور محمد أبو المحاسن“ اور اپنی اہلیہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری وغیرہ میں میرا ساتھ دے کر مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس نہ ہونے دیا۔

محمد یامین منیر احمد القاسمی

# التماس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً - أما بعد

محترم علمائے کرام، طلبہ عزیز اور اس کتاب کا مطالعہ کرنے والے تمام ہی حضرات  
السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وبعد طلبِ خیر عرض ہے کہ اس کتاب کی تصحیح میں حتی الوسع یہ کوشش کی گئی ہے کہ  
غلطیاں کم سے کم رہیں یا بالکل ہی نہ رہنے پائیں لیکن چونکہ خطاؤں اور غلطیوں سے مکمل  
حفاظت تقریباً ناممکن ہے اس لئے آنجناب سے مؤدبانہ التماس و گزارش ہے کہ کسی بھی  
طرح کی غلطی چاہے اعراب کی ہو، یا ترجمہ کی ہو، یا نحوی، صرفی اور لغوی تحقیق کی ہو، یا  
کتابت کی ہو الغرض کیسی بھی ہو مہربانی فرما کر اس کو کتاب کے اخیر میں دئے ہوئے  
سادے صفحات پر مع حوالہ صفحہ نمبر تحریر فرمائیں اور درج ذیل پتہ پر مطلع فرما کر ممنون  
و ماجور ہوں نیز اپنے مفید مشااور قیمتی آراء سے نوازا نا بھی نہ بھولیں۔ (جزاک اللہ)

## (الملتمس)

محمد یامین منیر أحمد القاسمی

مجمع الحدیث بمراد آباد (الہند)

TEL&FAX:00915912416559

MOB:00966507434615#00919997484366#9358167528

E.mail:yameenmadani@yahoo.com

# اظہارِ تشکر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ الحمد لله رب العلمين و العاقبة للمتقين والصلاة والسلام على رسوله الكريم  
أتابعه. فقد قال رسول الله ﷺ "من لا يشكر الناس لا يشكر الله" - رواه الترمذي -

سب سے پہلے میں شکر گزار ہوں اُن تمام علمائے کرام کا جن سے میں نے اس کتاب کی تالیف کے دوران پیش آنے والے مشکل مسائل کا حل دریافت کیا۔ اور بطورِ خاص شکر گزار ہوں حضرت مولانا محمد یونس صاحب شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم کا جنہوں نے اپنی علالت و بیماری اور تمام تر علمی مصروفیات کے باوجود میرے لئے مراجعت و استفسار کا دروازہ ہر وقت کھلا رکھا اور میں نے جب چاہا اپنی ہر طرح کی علمی مشکل کو حضرت والا سے حل کر لیا، اسیطرح میں ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مولانا عبدالسلام صاحب شیخ الحدیث جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی مراد آباد کا شکر یہ بھی بطورِ خاص ادا کروں جنہوں نے اس کتاب کی تالیف کے دوران میری سرپرستی و نگرانی قبول فرمائی۔ اور بڑی نا انصافی ہوگی اس اظہارِ تشکر کے موقع پر اگر میں اپنے برادرِ اسلامی جناب حاجی محمد اکرم صاحب اور جناب مولانا جمیل الرحمن صاحب کا شکر یہ نہ ادا کروں جنکے خاص اہتمام و اعتناء اور عنایت و شفقت کے نتیجے میں یہ کتاب منصفہ شہود پر آئی ہے۔

اور میں اس موقع پر اپنے برادرِ نسبتی جناب حاجی أنوار حسین صاحب اور اپنے والدِ محترم جناب حافظ منیر احمد صاحب کا ذکر بھی ضروری سمجھتا ہوں کیونکہ پندرہ سال علمی ماحول سے دور رہنے کے بعد غالباً انہیں کی خاص توجہ اور دعاؤں کا نتیجہ معلوم ہوتا ہوگا مجھے اس علمی ماحول نے پھر سے قبول کیا۔ اخیر میں اپنی تین بڑی بیٹیوں، دو بڑے بیٹوں ”ذوالقرنین اور محمد أبو المحاسن“ اور اپنی اہلیہ کا بھی شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کی تیاری وغیرہ میں میرا ساتھ دے کر مجھے اپنی کم مائیگی کا احساس نہ ہونے دیا۔

محمد یامین منیر احمد القاسمی